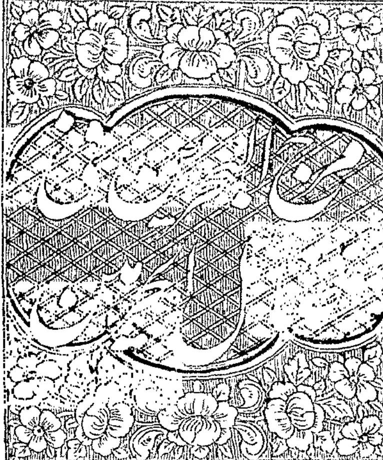
تمت

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا

بشرى للمؤمنين وطوبى للعاشقين كه كتاب مستطاب جالاية مكه معظمه و مدينه منوره



از تصنیفات مولوی محمد عبد الغفار مفتی صدر نظامت ممالک محروسہ گوالیار

در مطبع منشی نولکشور ... طبع شد

حمد بیقیاس اوس معبود ارحم الراحمین کو زیبا ہے جسنے ہمکو فضل عظیم اور رحمت عمیم سے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین
کی امت مین پیدا کیا اور روز ازل مین اُمَّةٌ مُّذْنِبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ سے یاد فرمایا او رنعت بیحد وثنا
اوس حبیب کبریا صاحب قاب قوسین او ادنیٰ کو شایان ہے جسنے ہمکو صراط مستقیم اور دین قویم
تعلیم فرمایا اور مژدہ روح پرور لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ و خطاب عظمت نصاب كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ
وَاَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ سنایا اور ہزاران ہزار تحفے سلام آل و اصحاب حضرت سید الکائنات پر جنکی خیر
و برکت او رتعلیم وہدایت سے تمام عالم مالا مال ہوا بعد حمد و نعت کے کہتا ہے فقیر گنہگار المعتصم بذیل المختار
محمد عبد الغفار ابن حافظ احمد حسن خیرآبادی حنفی قادری کہ فقیر نے بعد حاصل کرنے فراغ کتابون کے
اپنے جد امجد جناب تقدس نصاب مولانا و مرشدنا حضرت مولانا بہادر علیخان صاحب مغفور محدث دہلوی
سے عرصہ کئی سال کا منقضی ہوا کہ یہ عبد ضعیف بسابقۂ فضل سرمدی و حسن توفیق حضرت صمدی بشرف
زیارت حرمین شریفین مشرف ہوا بعد معاودت منجملہ احسن نتائج و ثمرات و اعظم فتوحات اس سفر مبارک کے
یہ عمل محمود و فعل مسعود ظہور مین آیا کہ ایک رسالہ موسوم بہ تبصرۂ حنفا در باب ثبوت اسلام والدین شریفین
حضرت رسول الثقلین باحسن الوجوہ مرتب ہوکر پسند طبائع شریفۂ علما کبار اس زمانہ کا ہوا اور اسکے ثمن مین
برات نجات و نامۂ کفارت سیئات بارگاہ خداوندی سے عطا ہوا لیکن ایک مدت ست جانبہ نادق و عزم

واثق رکھتا تھا کہ باقتضاے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کوئی کتاب ایسی کامل اور جامع فضائل اور حالات حرمین شریفین مین زبان اردو عام فہم مین لکھون جسکو سب مسلمان مرد اور عورتین پڑھکر فائدہ عظیم حاصل کرین اور وہان کے فضائل و برکات و ترقی درجات سے واقف ہوکر دل و جان سے بشوق زیارت حرمین شریفین کہ موجب حصول اعظم سعادت دنیا و آخرت و قوی ترین اسباب عفو و مغفرت ہے مستعد ہووین اور اس دنیاے ناپایدار مین خواب غفلت اور ظلمت جہالت سے عبرت پکڑین اور اس فقیر کے حق مین دعاے خیر کرین ہر چند کہ بعض علمانے بضمن مسائل حج و عمرہ تحریر حالات مختصر پر اکتفا کیا ہے لیکن کوئی کتاب ایسی جسمین اکثر حالات اور فضائل مقامات مقدسہ حرمین شریفین کی بتفصیل بعبارت اردو آسان مذکور ہون نظر نہ آئی ورنہ یون تو کتابین حدیث و تفسیر و سیر کی ان اذکار مسعود آثار سے معمور ہین کروڑون شکر و احسان بحضرت رحمان کہ باوجود کمال ضعف و ناتوانی و کثرت عوارض جسمانی و تلاطم تغیرات و حوادثات زمانی بتائید فضل و رحمت سبحانی و مساعدت فیوض حضرت شان رحمانی یہ کتاب بوجہ التزام اس ترتیب خاص و عنوان تازہ کے کمال عرق ریزی اور جانفشانی سے تمام ہوئی کوئی روایت اسمین ضعیف اور بے سند کامل نہین لکھی گئی اہل اسلام کو مژدہ اور مبارکبادی ہے کہ بمضمون اطلبوا الرفیق ثم الطریق سفر مبارک حرمین شریفین کے لیے رفیق شفیق کا ہونا ہر مسلمان کے لیے ضروری تھا اس صورت مین اگر بچشم انصاف غور کی جاوے تو یہ کتاب سفر و حضر بر و بحر مین ایسی رہبر صادق اور ہادی کامل اور رفیق شفیق ہے کہ کسی یار ہمدم اور رفیق راسخ قدم سے ایسے فائدے اور نفع عظیم زنہار نصیب نہون گے غرض کہ یہ کتاب کہ منجملہ اعظم باقیات صالحات اور زاد آخرت اس فقیر سے ہے مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے حالات کے واسطے عجیب و غریب آئینہ حقنما ہے اور اس سفر مبارک کے لیے بہت بڑا توشہ اور ذخیرہ ہے قابل اسکے ہے کہ تعویذ جان اور آئینہ دین و ایمان سمجھی جاوے اور لائق اسکے ہے کہ زاد الحرمین اور مرآت الحرمین نام رکھی جاوے لیکن جناب مستطاب حضرت مبدء فیاض و بارگاہ عرش آب حضرت سید الکائنات سے دلمین یہی القا ہوا کہ نام اسکا **مرج البحرین فی فضائل الحرمین** رکھا گیا جو مسلمان بھائی مرد و عورت اس سے فائدہ پاوے اوس پر لازم ہے کہ اس گنہگار کے حق مین دعاء حسن خاتمہ کی ضرور کرے رب العالمین سب مسلمانون کے اعظم مقاصد دینی و دنیوی بر لاوے اور اس خیر کثیر سے اجر کبیر عطا فرماوے آمین بجاہ سید المرسلین رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اس کتاب مستطاب کی بارہ باب مین اور ہر باب مین پانچ فصلین مین

باب پہلا

فصل پہلی

حج کے فرض ہونے کے بیان مین

مسلمان بھائیون کو خوب دل لگا کر سننا چاہیے کہ حج کرنا بھی مانند نماز روزہ زکوٰۃ کے فرض مین ہے انکار کرنے والا کافر ہے حق تعالیٰ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا یعنی خدا کی بندگی کے لیے فرض ہے لوگون پر قصد کرنا خانہ کعبہ کا جو طاقت رکھتا ہو اوس گھر کی طرف راہ چلنے کی علماء دین لکھتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس عبادت کو خبر کی صورت مین بیان فرمایا اسمین کمال تاکید پائی جاتی ہے جیسے کہ روزہ کے باب مین فرمایا کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ ورنہ مقصود حقیقت مین امر ہے معتبر تفسیرون مین وارد ہوا کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی تو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے سب قومون کو جمع کر کے یہ حکم سنایا مسلمانون نے قبول کیا اور یہود و نصاریٰ مجوس صابئین مشرکین ان پانچ فرقون نے نہ مانا تب حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ یعنی جو نہ مانے ہمارے اس حکم کو پس اللہ بے پرواہ ہے سارے عالمون سے اس سے مراد یہ کہ جو اس حکم کو بجا نہ لاوے اور انکار کرے وہ کافر ہے اس آیت شریف کی تفسیر مین تفسیر احمدی و مدارک مین وارد ہوا کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ جو ہماری نعمتون کا شکر نکرے اور کفران کی راہ سے چلے پس تحقیق اللہ بے پرواہ ہے اون لوگون سے اور اونکی عبادتون سے اور بعض مفسرین فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے جو اس آیت شریف مین وَمَنْ كَفَرَ کے ساتھ ارشاد فرمایا اسمین نہایت مرتبہ کی تاکید فرضیت حج کی ثابت ہوتی ہے جیسے کہ نزدیک اسکا ذکر آتا ہے انشاء اللہ تعالیٰ اور بعض کہتے ہین کہ یہ حکم تغلیظاً تصور کرنا چاہیے **ف** مسلمان کو اس بات پر اعتقاد کامل رکھنا چاہیے کہ پروردگار عالم کو کسیکی عبادت کیطرف حاجت و ضرورت نہین ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ بندون کی عبادت سے کچھ خدا کا بھلا اور فائدہ نہین ہوتا ہے بلکہ اوسکے کرنے سے بندے گنہگار ہی اپنے گناہون کی نجاستون اور آلودگیون سے پاک و صاف ہوکر جنت کے جانیکے لائق ہو جاتے ہین اور دین اور دنیا مین خوبی او سرخروئی پاتے ہین اور جو خدا و رسول کے حکم کو بجا نہ لاوے

اور منحرف ہو جاوے تو اپنی خوبی اور بھلائی کر کر آپ دونون جہان مین برا بنتا ہے کیونکہ جو کچھ ارحم الراحمین
اور اوسکے حبیب رحمۃ للعالمین نے فرمایا ہے اوسمین سراپا رحمت اور خیر و برکت اور سعادت دنیا و آخرت ہے
اور جو کچھ کہ اوسکے خلاف ہے اوسمین دونون کی رسوائی اور خرابی ہے۔ تفسیر معالم و احمدی وغیرہ مین وارد
ہوا کہ جب حضرت ابراہیم ع کعبہ شریف کی بنا سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ نے آپکو ارشاد فرمایا کہ
اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ۝ یعنی پکار دے
لوگون مین حج کے واسطے کہ آوین تیری طرف پانو چلتے اور سوار ہو کر دبلی دبلی اونٹنیون پر چلی آتی
راہون دور سے حضرت ابراہیم ع نے عرض کیا ما یبلغ صوتی یعنی خداوندا میری آواز کہین پہونچیگی
اللہ تعالیٰ نے فرمایا عَلَیْکَ الْاَذَانُ وَ عَلَیْنَا الْبَلَاغُ تیرا کام پکارنا ہے اور پہونچا دینا سبکو ہمارے
ذمہ ہے چنانچہ آپ موافق حکم الٰہی کے مقام پر کھڑے ہوئے تو وہ اتنا اونچا ہوا کہ سب پہاڑون سے
بلند ہو گیا پس آپ نے اونگلیان کانون مین دیکر تین بار چارون طرف پکارا یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ
قَدْ بَنٰی بَیْتًا وَّ کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَاَجِیْبُوْا رَبَّکُمْ یعنی اے لوگو خبردار ہو جاو کہ تحقیق پروردگا(ر)
تمھارے نے بنایا تمھارے لیے گھر اور فرض کیا تمپر حج پس قبول کرو حکم پروردگار اپنے کا حق تعالیٰ
نے آپ کی آواز کو مشرق سے مغرب تک سبکو سنوا دی اب جن لوگون کے نصیب مین حج کرنا تھا اونھون نے
اپنے باپون کی پیٹھ یا مان کے پیٹ سے جواب دیا لَبَّیْکَ اللّٰہُمَّ لَبَّیْکَ لکھا ہے کہ جسنے ایکبار جواب
دیا وہ ایک حج کریگا اور جسنے کئی بار جواب دیا وہ کئی حج موافق جواب کے کریگا اور جسنے جواب نہ دیا وہ
محروم رہیگا عبد اللہ ابن عباس رض فرماتے ہین کہ سب سے پہلے یمن والون نے جواب دیا لہذا یمن کے
لوگ اکثر حج کرتے ہین علماے دین لکھتے ہین کہ گو یہ خطاب اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ کی طرف ہے
مگر اس آیت شریف سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے اسواسطے کہ جب حق تعالیٰ قرآن مجید مین کسی
اور شریعت کا حکم بیان فرماوے اور اوسکو منسوخ نکرے تو وہ حکم ہمپر بھی واجب اور لازم ہو جاتا ہے
اور اگر اس آیت کے مخاطب ہمارے رسول مقبول صلعم ہون جیسے کہ بعض مفسرین لکھتے ہین تو فرضیت
حج کی بے تکلف ظاہر ہے چنانچہ صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم
نے خطبہ شریف مین فرمایا اَیُّہَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْکُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
فسکت حتی قالها ثلثا فقال لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم ای لوگو فرض کیا گیا ہے تمپر

حج بس حج کرو پس عرض کیا ایک مرد نے آیا ہر سال فرض ہے یا رسول اللہ پس چپ رہے آپ یہان
تک کہ اوسنے وہی بات تین بار کہے تب فرمایا کہ اگر کہتا مین ہان تو بیشک واجب ہو جاتا ہر سال اور
اور البتہ طاقت نہ رکھتے تم ادا کرنے کی صحیح بخاری او صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عمر رض سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ بنیاد اسلام کی اوپر پانچ چیز کے ہے ایک گواہی اسبات کی کہ نہین
ہے کوئی معبود بحق سوا اللہ کی اور تحقیق محمد صلعم بندہ اور رسول اوسکے ہین دوسرے ٹھیک
پڑھنا نماز کا تیسرے دینا زکوٰۃ کا چوتھے حج پانچوین روزے رمضان کے اس حدیث سے صاف
ظاہر ہوا کہ حج ارکان اسلام سے ہے مثل نماز روزہ کے پس جو شخص کہ مقدرت پا کر حج نکرے اوسکا
اسلام پورا نہین کیونکہ ظاہر ہے کہ ہر چیز بغیر اپنے تمام رکنون کے ناتمام اور ناقص ہے علاوہ اسکے
جناب سرور عالم صلعم نے اوس شخص کے حق مین جو قدرت پا کر حج نہ کرے بہت سخت وعیدین بیان
فرمائی ہین جنکا ذکر خدا چاہے نزدیک آتا ہے تو اوس سے بھی فرضیت حج کی ثابت ہے کیونکہ جس
فعل کے نکرنے پر وعید وارد ہوتی ہے اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے تفسیر احمدی مین وارد ہوا کہ صاحب تفسیر
فج عمیق کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ محمد بالیش فرماتے ہین کہ ایک بزرگ سے پوچھا جسے طواف کرتے دیکھا
کہ تو کہان کا رہنے والا ہے مینے کہا کہ خراسان کا ہون کہا کہ کتنے فاصلے پر ہے مینے کہا کہ دو مہینے یا
تین مہینے کا راستہ ہے تو اونھون نے فرمایا کہ تم تو کعبہ شریف کے ہمسایہ مین سے ہو مینے کہا کہ آپکا
شہر کتنے فاصلے پر ہے تو اونھون نے کہا کہ مین پانچ برس کے راستے سے آیا ہون جب نکلا تھا جوان
تھا اب بوڑھا ہوگیا تو مینے سنکر کہا کہ قسم ہے اللہ کی یہ ہی عبادت خدا کی اور یہ ہی محبت صادق ہے
پس وہ ہنسے اور ذوق شوق الٰہی مین اشعار عربی پڑھنے لگے اسی طرح چند اذکار شیخ ا
حضر انوی نے بھی لکھے ہین تو سمجھنا چاہیے کہ یہ ہین آثار قبولیت دعا خلیل الرحمٰن کے کہ مخلوق خدا پیادہ
اور سوار برسون کی راہ سے چلی آتی ہے کیا اچھا کہا ہے ؎ ہر کجا چشمہ بود شیرین + مردم
مرغ و مور گرد آیند + مسند احمد و نسائی و سنن دار قطنی مین بروایت حضرت ابن عباس رض وا
لحج مرۃ فمن زاد فتطوع یعنی حج تمام عمر مین ایکبار فرض ہے اور جو زیادہ کرے وہ نفل ہے بس
بڑی شامت اور گمراہی ہے کہ مقدور ہوتے مسلمان اس فرض کو نہ ادا کرے او محروم و بدنصیب
اس دنیا سے ناپائدار سے رخصت ہووے

فصل دوسری
حج کے فرض ہونے کے احکام میں

پوشیدہ نہیں ہے کہ سب دین کی کتابوں میں حدیث سے ثابت ہے کہ حج فرض ہونے کے لیے استطاعت
بالاتفاق سب اماموں کے نزدیک شرط ہے پس حضرت امام شافعی کے نزدیک مراد استطاعت سے
توشہ اور سواری ہے ابن عمر رض سے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص رسول مقبول صلعم کے پاس
اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز واجب کرتی ہے حج کو فرمایا توشہ اور سواری نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ
نے اہل حدیث کہتے ہیں کہ حضرت نے انہیں دو شرطوں کو اسلیے ذکر فرمایا کہ یہ دونوں اصل اور
ضروری ہیں اور حضرت امام مالک رح کے نزدیک استطاعت میں قدرت سواری پر ضروری نہیں صحت
اور قدرت پیادہ چلنے کی کافی ہے اور حضرت امام اعظم رض کے نزدیک صحت جسمی اور توشہ و سواری
اور امن راہ سب شرط ہیں چنانچہ اس جگہ تفصیل ان شرائط کی لکھی جاتی ہے اہل اسلام پر مخفی
نہ رہے کہ شرطیں حج کا فرض ہونے کی کئی ہیں اول اسلام ہے یعنی مسلمان پر فرض ہے نہ کافر پر اور
حریت ہے یعنی آزاد پر ہے نہ بردہ پر اور عقل ہے یعنی ہوشیار پر نہ دیوانہ پر اور بلوغ ہے یعنی بالغ پر
نہ لڑکے پر در مختار وہدایہ وغیرہ میں وارد ہوا کہ اگر لڑکا پہلے بالغ ہونے سے اور غلام پہلے آزاد ہونے
کے حج کریگا اگرچہ باجازت مولی ہو حج فرض اوس سے ساقط نہ ہوگا بلکہ بعد بالغ ہونے اور آزاد ہونے
کے بشرط استطاعت اور حج کرنا لازم آئیگا ہاں وہ پہلا نوافل سے شمار کیا جاویگا اور شرط صحت ہے
یعنی تندرست پر ہے نہ بیمار پر چنانچہ فقہ کی معتبر کتابوں میں لکھا ہے کہ اپاہج لولے اندھے عاجز مفلوج
بیمار شیخ فانی پر کہ قدرت سواری پر اپنے آپ ٹھہرنے کی بغیر مشقت عظیمہ کی نہ رکھتے ہوں حضرت
امام اعظم رض کے نزدیک واجب نہیں نہ خود اوپر انکے نہ مال پر کہ اور سے حج کرائیں یا مرتے وقت وصیت
کریں اور صاحبین یعنی حضرت امام ابویوسف رح و حضرت امام محمد رح کے نزدیک انکے مال پر واجب ہے کہ اور سے
حج کرائیں اور شرط ہے قدرت زاد و راحلہ پر یعنی جو قادر ہو خرچ راہ اور سواری پر اور جو مقدور نہ ہو تو
فرض نہیں ہے اور خرچ اسقدر ہو کہ جانے اور آنے کو کفایت کر جاوے اور زائد ہو حاجت اصلی سے اور نفقہ
عیال اوسکے سے پھرنے تک اور شرط راستہ کا امن ہے علماء دین کے نزدیک رستہ کی امن سے
یہ مراد ہے کہ غالب اوس میں سلامتی ہو اگرچہ جاتا کسی پر آفت بھی پہنچے خواہ تری اور خشکی اسمیں برابر ہیں کیونکہ

ظاہر ہے کہ دریا اور جنگل آفت اور صعوبت سے خالی نہیں ہوتا مانند کم ہونے پانی اور شدت گرمی کی اور چلنے لوؤن کے پس ایسی آفت کے احتمال سے استطاعت باطل نہیں ہوتی جیسے کہ تصریح اس مسئلہ کی درمختار برہان قنیہ عالمگیری وغیرہ مین مذکور ہے اور اسی پر فتوی ہے اور مراد قادر ہونے توشے پر سوائے حاجت اصلی کے یہ ہے کہ سوائے ادائے قرض کے اگرچہ مہر بی بی کا ہو اور سوائے خرچ گھر اور نفقہ عیال وغیرہ کے لیئے گھر پھر آنے تک کا موافق کھانے پہننے سواری وغیرہ کے رکھتا ہو پس اگر گھر اوسکے رہنے سے زیادہ ہو کہ کرایہ کو دیتا ہو یا لباس یا کتابین دین کی حاجت سے زائد ہون یا لونڈی غلام جنسے خدمت نہ لیتا ہو اوسکو لازم ہے کہ اونکو بیچکر حج ادا کرے اور اگر کسی پاس گھر لونڈی غلام نہین مگر نقدی اس قدر ہے کہ اوس سے حج کرے یا گھر مع سامان کے مول لے اس صورت مین بھی اوسکو حج کرنا چاہیئے اور مراد قادر ہونے سواری پر یہ معنی ہین کہ مالک ہو خود سواری کا یا کرایہ کر سکتا ہو عاریت اور اباحت سے قدرت سواری پر ثابت نہین ہوتی پس بمذہب حنفی بہ استطاعت رکھنے والا وہ شخص ہے کہ مسلمان آزاد عاقل بالغ تندرست قادر زاد وراحلہ پر سوائے حاجت اصلی کے حج مہینون مین یا بروقت سفر کرنے حاجیونکے اوسکے وطن سے بشرط امن رستہ کی اس کے یہ سب شرطین مرد کے واسطے ہین اور عورت کے لیئے اگرچہ بوڑھیا ہو سوائے ان شرطون کے دو شرطین اور ہین (۱) یا خالی ہونا عدت سے (۲) دوسرے ہمراہ ہونا خاوند یا محرم جوان متقی کا بغیر جبر کے شرع شریف کے حکم سے محرم وہ شخص ہے کہ جسکے ساتھ کبھی نکاح درست نہو بسبب قرابت کے ہو یا علاقہ دودھ کے یا سسرال کے مسلمان ہو یا کافر بندہ ہو یا آزاد اور زاد وراحلہ محرم کا عورت پر لازم ہے بروایت مشہور مگر اصح یہ ہے کہ لازم نہین کذا فی منسک ابن العماد اور بعد حاصل ہونے اس استطاعت کے خاوند کی اجازت کی حاجت نہین پر یہ شرط اوس حالت مین ہے کہ مکے شریف تک تین دن کی راہ سے کم نہو اور اگر سفر تین دن سے کم ہو تو اکیلا جانا عورت کا درست ہے محرم کی حاجت نہین ظاہر الروایت یہی ہے اور ایک روایت مین حضرت امام اعظمؒ اور امام ابو یوسفؒ سے عورت کو سفر ایکدن کا بھی بغیر خاوند یا محرم کے نہین درست ہے ملا علی قاری شرح منسک مین لکھتے ہین کہ بمقتضائے فساد اس زمانہ کے فتویٰ اسی روایت پر ہے اور حضرت امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک ہمراہ ہونا نیک بخت عورتون کا جمع

ردون کے قائم مقام خاوند یا محرم کے ہے اور اجازت خاوند کی بھی شرط ہے اس صورت مین کہ مردون اور عورتون کو چاہیے کہ جب تک ان شرطون کا سرانجام اور انتظام بخوبی نکرلین حج کا ارادہ نکرین پس جو لوگ کہ بغیر درستی سامان سفر کے دور دراز رستون سے مانگتے کھاتے حج کو جاتے ہین اونکی بڑی غلطی اور کوتاہ اندیشی ہے کہ نفل کے حاصل کرنے کے واسطے سوال کے وبالون مین گرفتار ہوجاتے ہین یہانتک کہ بسبب غلبہ پریشانی افلاس کے نماز وغیرہ ضروریات دین کی بھی پابند نہین رہتے ہین صاحب ابن السبیل لکھتے ہین کہ جب حضرت شبلیؒ حج کو چلنے لگے تو فقیرون نے آکر کہا کہ ہم بھی اللہ پر توکل کرکے آپ کے ساتھ چلین گے کہا چلو بشرطیکہ توشہ ساتھ نہ لو سوال نکرو کوئی کچھ دے تو قبول نکرو تیسری شرط مین اونکو عذر ہوا حضرت شبلی رح نے فرمایا تمکو خدا پر توکل نہین لوگون کی توشہ پر توکل ہے اسی طرح ایک شخص نے حضرت امام احمد حنبلؒ سے پوچھا کہ میرا ارادہ ہے کہ محض اللہ پر توکل کرکے اور بے سامان حج کو جاؤن فرمایا کہ جا لیکن اکیلا قافلہ کے ساتھ نہ جانا اوسنے عرض کیا کہ اکیلا تو نہین جاسکتا آپ نے فرمایا تو اللہ پر توکل نہین کرتا قافلہ کے مال پر توکل کرتا ہے صحیح بخاری مین عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ یمن کے لوگ بغیر خرچ لیے حج کو آتے تھے اور اپنے آپ کو متوکل ٹھہراکر مکہ والون کو ستاتے تھے یہانتک کہ لوٹ مار کرنے لگتے تھے حق تعالی نے اونکے حق مین یہ آیت شریف نازل فرمائی وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى یعنی توشہ ساتھ لیا کرو اسواسطے کہ بہتر فائدہ توشہ کا بچنا ہے سوال کرنے سے ف یمن کے لوگون نے توکل کو توشہ خیال کیا تھا اور حقیقت مین وہ توکل نہ تھا پس فرمایا کہ تقوی بہتر اوس سے ہے اوسکو توشہ ٹھہراؤ خلاصہ یہ کہ درستی سامان کی منافی توکل کے نہین ہے بلکہ یہ افضل اور عمدہ ہے کاملین کے نزدیک بھی اور جو کوئی کہ ارادہ کرے مرتبے توکل کا بغیر لینے اسباب وسامان کے اوسکو بھی مضائقہ شرعی نہین ہے بشرطیکہ مضبوط ہوکر صبر کرسکے ورنہ اوسمین بہت خطرے اور نقصان ہین

فصل تیسری

دوسرے سے حج کرانے کے مسئلون مین

پوشیدہ نرہے کہ مسلمان کو اپنے عمل نماز روزہ حج صدقہ وغیرہ کا ثواب دوسرے کو پہونچانا نزدیک علما اہل سنت وجماعت کی درست ہے اسکی تصریح اور تحقیق علماے دین نے اس طرح پر فرمائی ہے کہ عبادت کئی

قسم ہے ایک تو نری مالی جیسے زکوۃ اسمین نیابت درست ہے حالت اختیار مین بھی اور حالت ضرورت
مین بھی اسلیے کہ مقصود حاجت روائی فقیر کی ہے سو حاصل ہے بسبب ادا کرنے نائب کے دوسری عبادت
نری بدنی جیسے نماز اسمین کسی حال مین نیابت نہین درست ہے اسلیے کہ وہان مقصود نفس کا مشقت
و تعب مین ڈالنا ہے اور وہ حاصل نہین ہوتا نائب کے کرنے سے تیسری عبادت کہ مالی اور بدنی دونو
مرکب ہے جیسے حج اوسمین بوقت عاجز ہونے اور لاحق ہونے عذر شرعی کے نیابت درست ہے نہ حالت
قدرت مین اسی طرح درمختار اور ہدایہ و عالمگیری مین مذکور ہوا اسجگہ چند مسئلے ضروری واسطہ فائدہ عام
مسلمانون کے لکھے جاتے ہین **مسئلہ** حج نفل بغیر عذر کے بھی بطور نیابت درست ہے اسلیے کہ باب
نفل کا وسیع تر ہے اور حج فرض بغیر عذر شرعی کے بطور نیابت نہین درست ہے **مسئلہ** جو شخص
قدرت حج کی رکھتا تھا اور سب شرطین اوسمین موجود تھین پھر وہ معذور ہوگیا خواہ بہت بڑھاپے سے
یا بیماری سے جیسے لولا لنگڑا اپاہج اندھا مفلوج وائم الحبس اور اوسکے پاس مال ہے تو اس صورت مین
اوس شخص پر واجب ہے کہ دوسرے کو مال دیکر اپنی طرف سے حج کرائے ادا ہو جائیگا بشرطیکہ وہ عذر
ہمیشہ رہا ہے اور اگر بعد حج کرانے کے عذر جاتا رہا تو اوسکو خود حج کرنا چاہیے ہان اگر اوس شخص نے
اوسی معذوری کی حالت مین کسیطرح آپ حج ادا کیا تو ادا ہوگیا یعنے بعد دور ہونے عذر کے اور حج
کرنا لازم نہین ہے **مسئلہ** جسپر کہ حج واجب تھا اور وہ بغیر ادا کرنے کے مرگیا مگر اوسنے وصیت کی
تھی حج کرانے کی تو اوسکے وارثون پر حج کرانا تیسرے حصہ مال سے لازم ہے جہان سے اوسنے
بیان کیا ہو ورنہ اوسکے وطن سے اگر تہائی مال کافی ہو ورنہ جہان سے کافی ہوسکے اور اگر اتفاق
سے نائب حج رستہ مین مرگیا تو پھر تہائی مال کسی اور کو خرچ دیکر اوسکے وطن سے حج کرائے اگر کافی
ہو ورنہ جہان تک وہ پہونچا تھا اوسکے آگے سے دوسرے کو بھیجے اور اگر وصیت نکی تھی لیکن وارث
اوسکی طرف سے آپ حج کرے یا اوسکے مال سے حج کرائے تو بھی درست ہے **مسئلہ** جسپر کہ حج فرض ہوا
اور وہ حج کرنے کے واسطے گیا ابھی وقت حج کا نہین آیا تھا کہ اوسنے انتقال کیا اس صورت مین علماء
دین فرماتے ہین کہ اگر وہ شخص بعد فرض ہونے حج کے فورًا روانہ ہوا یعنے جب بالغ فرض ہوا اوسی سال مین گیا تو حج
اوسکے ذمہ پر نہین رہا وا لا اوسکی طرف سے وارث پر حج کرانا اوسکے مال سے واجب ہے اگر اوسکی وصیت ہو جہان سے
اوسنے بیان کیا ہو ورنہ اوسکے گھر سے یہ قول ہے حضرت امام اعظم رح کا اور اسی پر فتوی ہے اور جیسا کہ

سکے نزدیک جہان انتقال کیا ہو وہین سے نائب الحج مقرر کرے اور اگر وصیت نہ کی ہو تو درست ہے
مسئلہ جسنے کہ آپ حج نہین کیا اوسکو غیر کیطرف سے حج کرنا مذہب حنفی و مالکی مین درست ہی مگر بہتر یہ ہے
کہ پہلے اپنا حج کرے پھر دوسرے کی طرف سے اور حضرت امام شافعی و امام احمد حنبل کے نزدیک درست نہین ہے
مسئلہ نائب الحج کو چاہیے کہ حج کرانے والے کی نیت ضرور کرے یعنی اسطور سے کہے کہ احرام
باندھتا ہون مین فلانے کیطرف سے اور لبیک کہتا ہون مین فلانے کی طرف سے اور اگر بھول جاے نام اوسکا تو صرف
نیت کر لینے دل سے بھی صحیح ہو جائیگا حضرت امام حسن بصری رضی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جسنے وصیت کی حج کی اللہ تعالی ثواب تین حج کا عنایت فرماتا ہے ایک حج واسطے اوسکے جسنے
اوسکی طرف سے احرام باندھا اور ایک حج واسطے وصیت کرنیوالے کے اور ایک حج واسطے اوسکے جسنے
کہ لکھا اوس وصیت کو اور جسنے کہ حج کیا مردہ کے واسطے بغیر اوسکی وصیت کے حق تعالی ایک حج کا
ثواب اوس مردیکو عنایت فرماتا ہے اور واسطے حج کرنے والے کے ثواب ستر حج کا لکھا جاتا ہے روایت
کیا شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین اور بھی احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ حق تعالی ایک حج کرنے سے تین شخصون کو جنت مین داخل فرماتا ہے وصیت کرنیوالے حج کو اور جاری
کرنے والے وصیت کو اور جسنے کہ حج کیا اوسکی طرف سے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ مثال اوس شخص
کی کہ غزا کرتا ہے فی سبیل اللہ اور لیتا ہے اجرت اوسپر مانند حضرت موسیٰ کی مان کی ہی کہ دودھ پلاتی
تھین اپنے بچے کو اور اجرت لیتی تھین پس جو شخص کہ حج پر اجرت لیتا ہے اوسکی مثال حضرت موسیٰ کی
مان کی سی ہے کچھ مخالفت شرعی نہین کیونکہ اس ضمن مین یہ شخص بھی خیر و برکت حج سے اور حسن سعادت
شرف زیارت سے مشرف ہو جاتا ہے انتہی حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ جو شخص حج کرتا ہے اپنے مان باپ کیطرف سے تو لکھا جاتا ہے ایک حج واسطے اوسکے
اور دوسرا اوسکے مان باپ کی طرف سے اور در مختار مین وارد ہوا کہ جسنے حج کیا اپنے مان باپ کیطرف سے
پس تحقیق اوسنے اپنا بھی حج ادا کیا اور دس حجون کا ثواب اوسکو حاصل ہوا اور اوٹھایا جاویگا وہ دن قیامت
کے ابرار مین **ف** علماء دین لکھتے ہین کہ ماں باپ کیطرف سے حج مطلقاً درست ہے یعنی بحالت
وصیت اور بلا وصیت دونون صورتون مین جائز ہے حضرت علامہ غزالی احیاء العلوم مین روایت کرتے
ہین کہ حضرت علی بن موفق یون فرماتے ہین کہ مینے رسول مقبول صلعم کیطرف سے حج کیا تو مین مشرف بزیارت

مشرف ہوا اور آپ نے مجسے ارشاد فرمایا کہ اے ابن موفق کیا تو نے میری طرف سے حج کیا مینے عرض کیا کہ ہان یا رسول اللہ پھر آپنے فرمایا کہ میری طرف سے لبیک کہی تو نے عرض کی مینے کہ ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ اے ابن موفق پس تحقیق کفایت کرونگا مین تجھکو اسکے عوض مین قیامت کو کہ پکڑونگا مین تیرے ہاتھ اور داخل کرونگا تجھکو جنت مین اوسوقت کہ مخلوق قیامت کی حساب کی سختیون اور شدتون مین گرفتار ہوگی

فصل چھٹی

مقدور والون کے حج نکرنے کے عذابون اور گناہونکے بیان مین

پوشیدہ نہ ہے کہ جو مسلمان ابعد حاصل ہونے استطاعت شرعی کے حج ادا نکرے اوسکی بہت بڑی سخت وبال اور عذاب ہین جامع ترمذی مین حضرت علی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرورعالم صلعم نے کہ جو شخص مالک ہوا توشہ اور سواری کا کہ پہونچاوے اوسکو بیت اللہ شریف تک اور وہ حج نکرے پس فرق نہین اوسپر کہ مرے یہودی یا نصرانی یعنی اوسکا مسلمان ہونا اور یہودی نصرانی ہونا برابر ہے اور مسند دارمی مین حضرت ابی امامہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسکو منع نکرے حج کرنے سے کوئی حاجت ظاہری یا بادشاہ ظالم یا مرض روکنے والا اور وہ مرگیا اور حج نہین ادا کیا تھا پس وہ مرے چاہے یہودی ہوکر یا نصرانی بلکہ یہ اسواسطے فرمایا کہ یہود ونصاری حج کے قائل نہین ہین تفسیر احمدی مین وارد ہوا کہ اللہ تعالی نے جو حج نکرنے والے کے باب مین اسطور سے فرمایا وَمَنْ كَفَرَ اسمین نہایت شدت اور غلظت گناہ اور عذاب کی نسبت نہ کرنے والے حج کے ثابت ہوتی ہے کیونکہ ظاہرا یہ مضمون وَمَنْ تَرَكَ سے بھی ادا ہوسکتا تھا اسی طرح صاحب ہدایہ لکھتے ہین تفسیر معالم مین شعبی رہ سے منقول ہے کہ جسنے قدرت پائی حج کرنے کی اور اوسنے حج نکیا یہان تک کہ وہ مرگیا تو وہ داخل ہوگیا ومن کفر کی وعید مین حضرت علامہ غزالی احیا مین لکھتے ہین کہ جسنے مقدور ہوتے حج نکیا تو حقتعالی کیطرف سے اوسکے حق مین بہت بڑا سخت وبال اور عذاب ہے خداوند کریم سب مسلمان بھائیونکو اس گناہ سخت اور عذاب عظیم سے محفوظ رکھے فرمایا حضرت عمر رضہ نے کہ البتہ تحقیق قصد کیا ہومینے یہانتک کہ لکھدون مین شہرونمین حاکم کہ لیا جاوے جزیہ اون لوگونسے جو طاقت حج کی رکھتے ہین اور نہین کرتے ہین اور سعید ابن جبیر وابراہیم نخعی ومجاہد وطاؤس رضہ سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ اگر جانین ہم کسی شخص کو کہ مقدور رو استطاعت حج کرنیکا رکھتا ہے اور وہ مرجاوے بغیر حج کرنے کے تو نہ پڑھین ہم اوسکی نماز جنازہ کی یہانتک کہ نہ پڑھی نماز جنازہ کی اون لوگون کی جو اونکے ہمسایہ مین مقدور والے لوگ رہتے تھے

اور بغیر حج ادا کرنے کے مرگئے جیسے کہ احیاء العلوم مین مذکور ہے اور صاحب ہدایہ لکھتے ہین کہ حضرت عمر رضؓ
نے فرمایا کہ البتہ تحقیق قصد کرتا ہون مین اسبات کا کہ جنکو مین دیکھون کہ قدرت رکھتے ہون توشہ اور
سواری پر اور وہ حج نکرین تو جلا دون مین اونکے گھرون کو قسم ہے اللہ کی نہین دیکھتا ہون مین اونکو
مسلمان تین بار آپنے یہی ارشاد فرمایا حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم
نے کہ نہین ضرورت ہے اسلام مین ف اہل حدیث ضرورت اوسکو کہتے ہین جسنے کبھی حج نہ کیا ہو
یعنی جسنے حج نکیا بعد واجب ہونے کے تو نہین وہ مسلمان طیبی محدث لکھتے ہین کہ ظاہر احدیث اس
بات پر دلالت کرتی ہے کہ جو طاقت رکھے حج کی اور وہ حج نکرے تو نہین ہے وہ مسلمان پس مراد اس سے
تغلیظا اور تشدید ہے یا یہ کہ مسلمان کامل نہین اور بعض علماء دین فرماتے ہین کہ معنی ضرورت کے ہین
ترک کرنا نکاح اور حج کا یعنی ترک کرنا نکاح اور حج کا دین محمدی مین نہین ہے بلکہ رہبانیت مین ہے
پس مسلمان کو بعد حاصل ہونے قدرت کے ترک کرنا نکاح اور حج کا نہ چاہیے کہ اسکے بڑے وبال
مین حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق واسطے ابلیس لعین کے اور شیاطین
تابعدار ہین کہ وہ اونسے کہتا رہتا ہے کہ حاجیون اور غازیون کو جہانتک بن سکے گمراہ کرو یعنی اونکو
راہ مغفرت اور نجات پر نہ آنے دو حق تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ
الْمُسْتَقِيْمَ یعنی شیطان نے بارگاہ الٰہی مین عرض کیا کہ تحقیق مین صراط مستقیم پر بیٹھکے تیرے بندونکو
بہکاونگا اس آیت شریف کی تفسیر مین حضرت ابن مسعود و حسن و سعید ابن جبیر رضؓ کا اتفاق ہے کہ صراط
مستقیم سے مراد رستہ مکہ معظمہ کا ہے روایت کیا شیخ احمد حضراوی نے عقد الثمین مین اور بھی علامہ
غزالی نے احیا مین نقل کرتے ہین کہ اس آیت شریف مین بعض کے نزدیک صراط مستقیم سے مراد رستہ مکہ
معظمہ کا ہے حضرت امام حسن بصری رضؓ سے روایت ہے کہ وارد ہوا حدیث قدسی مین کہ فرماتا ہے حق
سبحانہ تعالی کہ اے بندہ تجھکو تندرستی دی مینے اور معیشت تیری فراخ کی مینے پانچ برس [illegible] گذر گئے کہ تونے
میری طرف رغبت نکی کیا تو میرے فضل عظیم اور رحمت کاملہ سے ناامید ہوگیا اسی طرح زاد ایج مین بھی
وارد ہوا ف بعض علماء دین اسی حدیث سے بیان فرماتے ہین کہ مسلمان کو چاہیے کہ بعد پانچ
برس گذر جانے کے اگر کشایش اور وسعت حاصل ہو تو پھر زیارت بیت اللہ شریف کی کرے ابن عباس رضؓ
سے روایت ہے کہ جو شخص طاقت اور قدرت شرعی حج کرنے کی رکھتا ہو اور حج نکرے اور اوسی حالت مین

مرجاوے داخل ہووے وہ شخص دوزخ کی آگ مین تین بار یہی کلمہ وارد ہوا اور حضرت امام حسن بصری
سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص نہ حج کرے اور نہ وصیت حج کی کرے یعنی
مقدور والا تو حقتعالی دن قیامت کے کوئی عمل اوسکے قبول نفرماوے معاذ اللہ منہا احیاء العلوم
مین وارد ہوا کہ ہے حضرت ابن عباس فرماتے ہین کہ جو شخص مرا کہ اوسنے نہ زکوۃ دی اور نہ حج کیا تو
وہ قیامت مین خدا سے چاہیگا پھر جانا دنیا مین اور آپنے پڑھی یہ آیت شریف رب ارجعون
لعلی اعمل صالحا فیما ترکت ای الزکواۃ والحج اسی وجہ سے سب دین کی معتبر کتابون مین وارد ہوا ہے
کہ مسلمان پر جس سال مین کہ حج فرض ہوا اوسی سال مین بجالاوے یا سفر کر جاوے مکہ شریف کیطرف
یہی مذہب ہے حضرت امام اعظم اور امام ابو یوسف اور امام مالک کا مگر امام محمد اور امام شافعی کے
نزدیک فی الفور واجب نہین بدلیل اس حدیث کے حج کی فرضیت چھٹے برس ہجرت کے ہوئی
تھی اور رسول مقبول صلعم نے دسوین برس ادا کیا لیکن علماے حنفیہ جواب دیتے ہین کہ وہان
دیرکی ضرورت بوجہ شرعی تھی کہ تا احکام اسلام سب خاص و عام کو اچھی طرح پہونچ جائین اور آپ
اس عرصے تک اپنی حیات کا علم تھا جیسے کہ درمختار وغیرہ مین مذکور ہے پس اس باب مین جو علماء دین
کہ قائل ہین فوراً حج ادا کرنے کی ہوا اونکے نزدیک دیر کرنے والا فاسق مردود الشہادۃ ہے نہ شافعی کے
کے نزدیک سنن ابو داؤد مین حضرت ابن عباس رضہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جو شخص قصد حج کا رکھتا ہو وہ شتابی کرے یعنے جس سال مین اوسپر فرض ہوا اوسی سال مین
بجالاوے یا سفر کر جاوے مکہ شریف کیطرف اور مشکوۃ کرمانی مین روایت ہے کہ سرور عالم
صلعم نے فرمایا تعجلوا الی الحج فان احدکم لا یدری ما یعرض لہ یعنی شتابی کرو حج مین
اسواسطے کہ کوئی تمھارا نہین جانتا ہے کہ کیا پیش اوسکو عارض ورلاحق ہوگی ف حضرت شیخ
عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ جو کوئی چاہے حج کرنا اور قادر ہو وہ اوسکے ادا کرنے پر پس
چاہیے کہ وہ جلدی کرے اور فرصت وقت کو غنیمت جانے اس لیے کہ ڈھیل مین بہت سی
آفتین ہین علماء دین لکھتے ہین کہ اگر کوئی مسلمان حج نکرے یہان تک کہ تلف ہو جاوے مال اوسکا
تو ہوتا ہے اوسکو یہ کہ قرض لیوے مال اگرچہ نہ قادر ہوا اوسکے ادا کرنے پر اور امید ہو یہ کہ نہ
موقدرہ کر سکا اوس سے اللہ تعالی اسپر اگر نیت ادا کرنے کی رکھتا ہوگا کہ جب قادر ہونگا ادا کرونگا

غرض حاصل سب آیتون اور حدیثون کا یہی ہے کہ جس مسلمان پر حج فرض ہوا اور اوسکے پاس کوئی حجت شرعی نہین ہے تو اوسکے حق مین رسول مقبول صلعم نے صاف یہ حکم فرمایا کہ وہ چاہے یہودی ہوکر مرے خواہ نصرانی بنکر لیئے اوسکا مسلمان اور یہودی نصرانی ہونا برابر ہے اللہ تعالی کو کچھ اوسکی پرواہ نہین ہے تو اب مسلمان کو بہت بڑا خیال اس بات کا ہر دم رکھنا چاہیے کہ حج کے جانے مین جتنے وسوسے بد اور خطرے فضول آئین وہ سب شیطانی سمجھکر اوسپر لاحول پڑھے اور بیکھٹکے صراط مستقیم پر ہو لے مال و اولاد کو اتنا دوست نہ رکھے کہ وہ جہنم مین پہونچا دے اور اس دنیاء ناپایدار کی چند روز کی عیش و آرام کے بدلے آخرت مین ایک مدت دراز دوزخ مین طرح طرح کی سختیان اور عذاب بھگتے اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى مرد مسلمان کی علامت ایمان یہی ہے کہ جب اوسپر حج فرض ہو تو اوسوقت کسی عزیز و قریب کی جدائی اور محبت مال و حشمت دنیوی کا خیال کرکے ایسی بڑی سعادت اور راحت دنیا و آخرت کو مفت نہ کھو بیٹھے خاصکر ان دنون مین کہ خداوند کریم نے اپنے محبوب کی امت کے واسطے کس آسانی سے سامان مغفرت مہیا فرما دیے ہین اب بھی کوئی مقدور ہوتے پست ہمتی اور غفلت و نامردی اختیار کرے تو اس بدنصیبی اور غلطی کا کیا ٹھکانا خوب یاد رکھے اور کان کھول کر سن لو کہ بہت نزدیک ہے مرنا اور سب دولت و حشمت چھوڑکر تنہا قبر مین جانا اور احکم الحاکمین کے روبرو ذرہ ذرہ کا حساب دینا اور اوسنا فرمانی اور خواہش نفسانی کا عذاب بھگتنا خداوند کریم سب مسلمانونکو یہ دولت و نعمت عظمی نصیب فرمائے آمین

فصل پانچوین

آداب سفر حج کے بیان مین

پوشیدہ نہ ہے کہ محدثین نے آداب سفر حج کے بہت سے بیان فرمائے ہین چنانچہ حضرت امام محمد غزالی احیاء العلوم مین اکثر اونمین سے بیان فرماتے ہین اس فصل مین چند آداب اس سفر مبارک کے لکھے جاتے ہین پہلا یہ کہ جو مسلمان حج کا ارادہ کرے تو اوسپر لازم ہے کہ نیت خالص محض خدا کیواسطے کرے یعنی اوسمین کسیطرح کی ریا اور خیال نام و نمود اور قصد سیر و سوداگری کا نہو ہان اگر مقصد اصلی حج ہو اور تجارت بالعرض ہو تو مضائقہ نہین حق تعالی فرماتا ہے لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ یعنی حج کے ساتھ اگر نفع تجارت کا بھی تلاش کرو تو کچھ گناہ نہیں

اور چاہیے کہ جانے سے پہلے سب گناہوں سے توبہ نصوح کرے اور امانتونکو پہونچادے اور قرض
ادا کرے اور حقوق العباد بخشوائے جہانتک ہوسکے اور دشمنون کو راضی کرے کیونکہ قبول ہونا توبہ کا
اسپر موقوف ہے رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی توبہ بندہ کی یہانتک
کہ راضی کرے اپنے دشمنونکو پس جب راضی ہوئے دشمن راضی ہوتا ہے اللہ تعالی اور قبول کرتا ہے
توبہ اوسکی اور روزہ اوسکا اور نماز اوسکی اور ایک درم جو دشمنون کے حق مین دیا جائے بہتر ہے ادا
کرنے والے کے لیے ہزار برس کی عبادت سے اور چاہیے کہ حج کے لیے مال حلال طیب جمع کرے مال
حرام سے حج قبول نہین ہوتا ہے مستطاع ابن العماد مین روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم
نے کہ جب کوئی حج کرتا ہے مال غیر حلال سے اور کہتا ہے لبیک حق تعالی فرماتا ہے لا لبیك
ولا سعدیك وحجك هذا مردود علیك یعنی لبیک پکارنا تیرا قبول نہین اور یہ حج تیرا
رد کیا گیا ہے تجہپر پس جسکو پاس مال مشتبہ ہو وہ قرض لیکر حج کرے اور اپنے مال مشتبہ سے قرض ادا کرے
احیا مین وارد ہوا کہ احمد بن حواری فرماتے ہین کہ تہا مین ابی سلیمان دارانی رضہ کے ساتھ جبکہ آپنے ارادہ
کیا احرام کا تو نہ لبیک کہی یہان تک کہ ہم چلے گئے بقدر ایک میل کے اور آپ غش مین پڑے رہے
جب آپکو غش سے افاقہ ہوا تو آپ نے فرمایا کہ اے احمد تحقیق پہونچی مجکو یہ حدیث کہ تحقیق جسنے حج
کیا مال حرام سے پہر اوسنے لبیک کہی تو اللہ تعالی فرماتا ہے لا لبیك ولا سعدیك حتی ترد ما
بیدیك یعنے لبیک پکارنا تیرا قبول نہین اور یہ حج تیرا رد کیا گیا ہے تجہپر یہان تک کہ پہینک دیوے اوس
مال کو جو تیرے ہاتھہ مین ہے پس مین ڈرتا ہون اس سے کہ کہین یہ کہا جاوے میرے لبیک کے جواب مین
ابن عمر رضہ فرماتے ہین کہ مسلمان کی سعادت اور بزرگی اسمین ہے کہ سفر حج کے واسطے توشہ مال طیب
سے لیوے اور تہے کہ آپ فرماتے تہے کہ سب مین زیادہ افضل حاجیون مین سے وہ ہے جو تقوی مین
زیادہ خالص ہے اور مال مین زیادہ پاک ہے اور یقین مین زیادہ نیک ہے سفیان بن عیینہ فرماتے ہین
کہ حج کیا علی بن حسین نے پس جبکہ آپ نے احرام باندہا اور سوار ہوئے تو رنگ آپکا زرد ہوگیا اور
لرز گئے اور نہ طاقت رہی آپمین لبیک کہنے کی پس کہا آپ سے ایک شخص نے کہ آپ کیون نہین لبیک
کہتے ہین تو آپ نے فرمایا کہ ڈرتا ہون مین اس بات سے یہ کہ کہا جاوے واسطے میرے لا لبیك ولا سعدیك
غرض جب آپنے لبیک کہی تو آپ غش کہا کر سواری پر سے گر گئے پس یہی آپپر کیفیت وارد رہی یہانتک

بیان اوصاف حلال کمائی

لہ آپ نے حج ادا کیا شیخ احمد جعفراوی عقد الثمین میں روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جسنے حج کیا حلال کمائی سے تو نہیں اوٹھاتا ہے کوئی قدم مگر کہ لکھتا ہے اللہ تعالی بعوض ایک ایک قدم
کے ستر نیکیاں اور محو کرتا ہے ستر گناہ اور بلند فرماتا ہے ستر درجے اور واجب ہے مہیا کر دینا نفقہ عیال
اور اولاد کا اور جسکا کہ نفقہ اسپر واجب ہے اپنے پھرنے تک یعنے اونکو بے سامان اور پریشان
چھوڑ جانا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کفی بالمرء اثماً ان یضیع اھلہ یعنی کافی ہے آدمی کو گنہ گار
ہونے میں ضائع کرنا اپنے اہل کا پس اگر ماں باپ اسکی خدمت کے محتاج ہوں تو اونکو اس حالت میں
چھوڑ جانا مکروہ ہے لیکن اگر حج فرض کے جانے کو روکیں تو اونکا کہنا نہ مانے البتہ نفل حج سے اونکی خدمت
واطاعت بہتر ہے اور ماں باپ اگر نہوں تو دادا دادی کو مثل اونکے سمجھنا چاہیے اور رجانے کے وصیت کو کسی میں
کے نام تاکہ حقوق العباد اور حقوق اللہ جو اوسکے ذمہ پر ہوں انکے بعد ادا کرے فرمایا رسول مقبول صلعم
کہ نہیں حلال ہے کسیکو جو ایمان لاے اللہ اور پچھلے دن پر کہ سوے دو رات مگر اس حال میں کہ وصیت
اوسکی لکھی ہو نیچے سر کے مراد یہ کہ لکھکر سرہانے رکھ چھوڑے اور چاہیے کہ قرآن مجید اور وضو کا برتن
اور مسواک سرمہ سلائی آئینہ کنگھی سوئی تاگا مقراض چھری اوستر اعصا اپنے ساتھ لیوے کہ مستحب ہے
اور جمعرات یا پیر کے دن سفر کرے اور وطن سے ایسا رخصت ہو جیسا دنیا سے آخرت کو جاتا ہے اور پہلے
سفر کرنے کے حج کے مسائل ضرور معلوم کرلے اور دل اسقدر لینا چاہیے کہ رفیقوں ضعیفوں کی بھی کچھ
تھوڑی خبر گیری ہوتی جاے اور رفیق صالح موافق المزاج صالح پیدا کرے اور اگر ان خوبیوں کا کوئی
عالم فقیہ بر نصیب ملجاے تو سبحان اللہ راہ میں خدا و رسول کے ذکر سنتا جاے اور مسائل حج وغیرہ
کے سیکھتا جاے اور جو کوئی مسلمان بے سامان اپنے گھر سے نکلا ہو تو اوسکو برا نہ کہے بلکہ جو ہوسکے
اوسکی مدد کرے ورنہ جواب نرم کہے اور ساتھ والوں سے نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آوے تیزی
اور سختی سے بہت بچے اور مستحب ہے کہ سواے رفیق کے کسیکی کھانی سواری وغیرہ میں شرکت نکرے
تا جھگڑا نہو اور چاہیے کہ رات کو کم سوئے غرض گھر سے باہر آنے کے پہلے سات محتاج کو کچھ دے اور
دو رکعت نماز نفل ادا کرے قبیلہ اور توکل ہو اللہ کے ساتھ اور پھر یہ دعا پڑھے اللھم انت الصاحب
فی السفر والخلیفۃ فی الاھل والمال والولد والاصحاب والاخوان احفظنا وایاھم من
کل افۃٍ وعاھۃٍ اور جب دہلیز پر پہونچے سورۃ انا انزلنا اور یہ دعا پڑھے بسم اللہ توکلت علی اللہ

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی اللھم بک انتشرت والیک توجھت
وبک اعتصمت وعلیک توکلت اللھم زودنی التقوی واغفر لی ذنوبی ووجھنی
للخیرات اینما توجھت اور جب اپنے گھر سے نکلے یہ دعا پڑھے اللھم انی اعوذ بک من ان اضل او
اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی بسم اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم اللھم وفقنی لما تحب وترضی واعصمنی من الشیطان الرجیم اور آیۃ
الکرسی اور قل ھو اللہ اور معوذتین پڑھ کر سات مسکین کو کچھ دے اور سب سے رخصت ہو کر چلا جاوے اور کہے
استودع اللہ دینکم وایمانکم وخواتیم اعمالکم اور رخصت کرنے والے کہین فی حفظ اللہ
وکنفہ زودک اللہ التقوی وجنبک عن الردی اور کشتی جہاز مین سوار ہونے کے وقت کہے
بسم اللہ مجریھا ومرسٰھا ان ربی لغفور رحیم وغیرہ دعائین سفر کی جو حصن حصین مین
وارد ہین عمل مین لاوے ارحم الراحمین بجاہ رحمۃ للعالمین یہ دن سب مسلمانون کو نصیب فرماوے آمین رب العالمین

باب دوسرا
فصل پہلی
احرام کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ جب حاجی جہاز مین نزدیک یلملم کے پہونچے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دو منزل مکہ معظمہ
سے جسکے بتیس میل مین بالفعل اوسکو سعدیہ کہتے لیکن جہاز والے بتا دیتے ہین تو اوسکے اوپر پہلے
گذرنے سے احرام باندھے اور احرام کے دو کپڑے ہوتے ہین ایک تہمد جس سے نیچے کا بدن
چھپاتے ہین دوسرے چادر جس سے اوپر کا بدن ڈھکتے ہین اور اگر کوئی دونون کے لیے ایک ہی
کپڑا رکھے تو بھی جائز ہے اور احرام کا کپڑا سفید نیا بہتر ہے ورنہ دھویا ہوا ہو تہمد اکثر متوسط
آدمیون کے لیے پانچ ہاتھ کا لنبا اور ناف سے گھٹنون کے نیچے تک کا چوڑا اور چادر چھ ہاتھ کی
لنبی اور کندھون سے تہمد کے باندھنے کے مقام تک چوڑی کافی ہے اور جو احرام باندھنے والا
موٹا چھوٹا بڑا ہو تو اپنے موافق کم زیادہ کرے جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو اول سیے ہوئے کپڑے
موزے وغیرہ بدن سے نکالے اور سر کے بال منڈاوے اگر عادت ہو ورنہ دھوئے فقہ کی کتابون اور حج
کے رسالون مین یہ مسئلہ اسی طرح لکھا ہے مگر ملا علی قاری فرماتے ہین سر کے بالون کا باقی رکھنا بہتر ہے بلکہ وقت

خارج ہونے کے احرام سے دور کرے تا اسکے اعمال حج مین نقص نہ آنے پائین اور حضرت رسول مقبول صلعم
اور صحابہ کبھی سر کے بال نہین منڈاتے تھے مگر حج یا عمرہ مین سوائے حضرت علی رض کے پس عوام اہل مکہ
وغیرہ جو احرام باندھنے کے وقت سر منڈاتے ہین اگرچہ مدت احرام کی تھوڑی ہو قابل اعتبار کے نہین ہے
اس مقام مین علما لکھتے ہین کہ سر منڈانا فی نفسہ بوجب تقریر صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ حضرت علی رض کو
اس سے منع نہین فرمایا خالی سنت سے نہین ہے پس جو لوگ احرام کے وقت سر منڈانا مستحب کہتے ہین
مراد اونکی خاص اون لوگون کے واسطے ہے جو عادت سر منڈانے کی رکھتے ہین اور اونکے نزدیک سر منڈانا
نظافت مین داخل ہے مانند دور کرنے بغل کے بالون اور تراشنے ناخن کے اور نظافت بلاشبہہ احرام باندھنے
کے وقت مطلوب ہے ہان جو لوگ سر پر بال رکھتے ہین چنانچہ عادت شریف سرور عالم صلعم اور اکثر اصحاب
کی تھی اونکے بالون کی نظافت مین دھونا کنگھی کرنا تیل لگانا کافی ہے اور بجا آوری کرنے اعمال کے
لیے کثافت کا اعتبار کرنا نہین چاہیے ورنہ اور بالون بدن اور ناخنون میں بجاوزن اعمال کا مانع ہونا ہے غرض
خوب پاک صاف ہو کر خوشبو لگا دے یہانتک کہ حیض والی عورت اور زچہ کو بھی غسل کرنا سنت ہے
اور اگر کوئی صرف وضو ہی پر اکتفا کرے تو بھی درست ہے اور وہ ضرورت نہونے کسی امر مانع کے وطی
کرنا بھی مستحب ہے تا کہ اسکا دل حج اور عمرہ مین اور طرف نہ بھٹکنے پیدا ہو سکے وہ تہمد باندھ لے اور چادر
اوڑھے دونون کندھون پر اور جو لوگ کہ چادر کے دامن کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندھے
پر ڈالتے ہین ملا علی قاری فرماتے ہین کہ یہ طریقہ خاص طواف مین ہے ورنہ کھولنا کندھے کا نماز مین
کہ مکروہ ہے لازم آئیگا اسی طرح بحر الرائق مین مذکور ہے اور معمول اہل مکہ کا بھی یہی ہے پھر دو رکعت
نفل وقت غیر مکروہ مین احرام کی نیت سے قل ہو اللہ اور قل یا کے ساتھ پڑھے **ف** وقت مکروہ نفلون
کے لیے سورج نکلتے ڈوبتے ٹھیک دوپہر بعد نماز صبح سے طلوع آفتاب تک اور بعد نماز عصر کے غروب
تک اور اگر کوئی نماز فرض کے بعد احرام باندھے تو بھی کافی ہے پس اگر وہ شخص ارادہ حج اور عمرہ دونو
رکھتا ہے تو یون کہے اللّٰھُمَّ اِنّی اُرِیدُ الحجّ والعُمرۃ فیسرھما لی وتقبلھما منّی اسکو قران کہتے ہین
اور جو ارادہ حج کا صرف رکھتا ہے تو یون کہے اللّٰھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منّی اور اسکو افراد
کہتے ہین **ف** افراد کے معنے تنہا کرنا حج کا اسطرح پر کہ عمرہ اوس سال مین نکرے یا بعد ایام حج اپنے سال
کے کرے یا تنہا کرنا عمرہ کا اسطرح سے کہ اوس سال مین حج نکرے یا کرے لیکن عمرہ پہلے شوال سے

[illegible]

یا بعد ایام حج کے ادا کرے اور متمتع کے لیے بالفعل نیت عمرہ کی کافی ہے آگے چلکر بعد عمرہ کے نیت حج کی بھی کرے تمتع اسکو کہتے ہین کہ حج کے مہینون مین پہلے عمرہ بجا لاوے بعد اسکے حج کرے حضرت امام اعظم رہ کے نزدیک قران افضل ہے اور بعد اسکے تمتع ہے کیونکہ رسول مقبول صلعم نے احرام قران کا باندھا تھا امام نووی و محققین شافعیہ بھی یہی لکھتے ہین کہ رسول اللہ صلعم احرام حجۃ الوداع کا قران باندھا تھا غرض بعد نیت کے پکارے لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک اس سے کم نکرے پھر درود شریف پڑھے پست آواز سے جو بعد التحیات کے پڑھتے ہین پھر دعا مانگے اللھم انی اسئلک رضاک والجنۃ واعوذ بک من غضبک ومن النار پس جسوقت کہ لبیک کہے تو محرم ہو گیا چاہیئے کہ ہر نماز کے بعد اور اوٹھتے بیٹھتے چڑھتے اوترتے صبح شام ہوتے راہ پر موڑتے لوگون سے ملاقات کرتے لبیک کہے اور جب کہے تین بار برابر کہے اگرچہ فرض فقط ایک ہی بار کہنا ہے اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید اور جو ذکر اللہ کی عظمت پر دلالت کرے حکم لبیک کا رکھتا ہے رب العالمین وہ دن اور وہ وقت سب مسلمان بھائیون کو نصیب کرے آمین +

فصل دوسری

اون چیزون کے بیان مین جنکا احرام مین کرنا حرام ہے اور مکروہ و مباح ہے مع ذکر احکام عورتون کی احرام باندھنے کے عورت سے صحبت کرنا رغبت سے بات چیت کرنا خواہش سے ہاتھ لگانا آنکھ بھر کر دیکھنا فسق و فجور کرنا جھگڑنا غصہ کرنا ساتھ والون پر مگر غصہ دین کی بات پر منع نہین سارے بدن پر سے کسی جگہ کے بال پوری یا تھوڑی دور کرنے ناخن کترنے یا کتروانے اپنے یا غیر کے سیا ہوا لباس پہننا یا بنا ہوا اسطرح کہ اکثر بدن یا عضو کو ڈھانپ لے جیسے کرتہ جیسا انگرکھا جامہ نیمہ فرغل عبا قبا ٹوپی پاجامہ موزے وغیرہ بنا ہوا اور مراد پہننے سے پہننا باندر عادت ہے پس اگر جبا یا عبا کو کندھون پر ڈالے بغیر پہننے آستینون کی یا پجامہ اوڑھا تو جائز ہے مگر مکروہ ہے ڈھانکنا سر کا یا گالون کا کسی کپڑے سے چادر مین گھنڈی تکمہ لگا کر باندھنا ٹخنون کا ڈھانکنا موزہ جرابون سے سر اور منہ پر پٹی باندھنا اگرچہ بیماری کی جہت سے ہو پہننا اوڑھنا رنگین کپڑے خوشبودار کا لیکن بعد رنگ کے دھو یا ہوا بغیر خوشبو کا درست ہے خوشبو لگانا بدن مین یا کپڑون مین خوشبودار چیز کا کھانا مہندی لگانا بالون یا بدن مین تیل ملنا بالون کو گل خیرو وغیرہ سے دھونا یا گوند وغیرہ سے جمانا جانور صحرائی کا شکار کرنا یا روکنا یا جتانا یا شکار پر مدد کرنی کسی طور سے ہو یا اوسکا گوشت پکانا یا دودھ دوہنا یا فروخت کرنا یا خریدنا کھجانا بدن کا اس طرح پر کہ بال ٹوٹ جائے یا جوئن مر جاوے یا دور ہو جاوے یا دور کرنا مارنے کے لیے کسیکو

دینا بشرطیکہ مار ڈالے یا واسطے مرجانے کے دھوپ مین ڈالے درخت حرم کو سواے گھاس اذخر کے قطع کرنا
یا جانا کہ اکثر ان چیزون مین جزا لازم آتی ہے اور جو چیزین کہ مکروہ ہین مگر انپر جزا لازم نہین آتی سو وہ
یہ ہین کہ دور کرنا میل کا بدن سے کھولنا بالون کا کنگھی کرنا کھجانا زور سے باندھنا چادر کا گردن پر چھپانا ناک منہ
کا کپڑے سے اوڑھنا قبا جبہ لبادے وغیرہ کا کندھون سے بغیر پہننے کے گرہ باندھنا چادر یا تہمد کی
ایک کنارہ کو دوسرے کنارے سے یا دونون کنارونکو ملا کر کانٹا یا سوئی چبھونا یا ڈورے وغیرہ سے باندھنا
تہمد چادر کو دو پاٹ سیکر یا پیوند لگا کر باندھنا اوڑھنا سیاہ زرد نیلا کپڑا غیر خوشبودار پہننا سونگھنا خوشبو کا
گندھی کے پاس خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھنا پٹی باندھنا سواے سر منہ کے کسی اور عضو پر بغیر مرض کے
ڈھانکنا ناک یا ٹھوڑی کا کپڑے سے مگر ہاتھ سے ڈھانکنا مکروہ نہین اور تکیہ پر پیشانی رکھکر اوندھا سونا
یہ سب چیزین احرام کی حالت مین مکروہ ہین کہ انپر جزا لازم نہین آتی اور جو چیزین کہ احرام مین مباح ہین وہ
یہ ہین غسل کرنا واسطے طہارت کے یا بوجہ دور کرنے غبار و گرمی کے غوطہ لگانا کپڑا دھونا واسطے طہارت کے
نہ زینت کے سیلنا انگشتری پہننا تلوار پرتلے مین لٹکانا اگرچہ سیا ہو ہتھیار باندھنا کفار سے لڑنا ہمیانی
باندھنا سر یا منہ کو کسی چیز کے سایہ مین رکھنا سرمہ لگانا بغیر خوشبو کا مگر خوشبودار سرمہ ایک بار یا دو بار لگاوے
تو صدقہ دیوے زیادہ مین قربانی کرے آئینہ دیکھنا مسواک کرنا ڈاڑھ اوکھاڑنا ٹوٹے ہوے ناخن کو کاٹنا فصد
لینا پچھنے لگانا بغیر مونڈنے بالون کے ختنہ کرنا دمل کا قطع کرنا ٹوٹے ہوے عضو کی درستی کرنی پٹی باندھنا کرتہ کو
چادر کی طرح اوڑھنا یا اوسکا تہمد باندھنا پگڑی کو کمر پر لپیٹنا بغیر گرہ لگانے کے چادر کے دونون کونے
تہمد مین کھوسنی قبا لبادے وغیرہ کا اپنے اوپر ڈالنا بغیر داخل کرنے کندھونکے یا لیٹ کر اوڑھ لینا سر یا منہ
کا تکیے پر رکھنا سر یا سینہ پر ہاتھ رکھنا اپنا یا غیر کا جوتا یا کھڑاون پہننا جس سے ٹخنہ نہ چھپے ڈھانکنا ڈاڑھی کا
نیچے ٹھوڑی سے اور کانون گردن ہاتھ کا بلکہ تمام بدن کا سواے سر منہ کے اوٹھانا سر پر لیکن صندوق
چارپائی کا مگر کپڑون کی گٹھری یا پشتارہ وغیرہ نہ اوٹھاوے کھانا گوشت شکار صحرائی کا کہ اسکو احرام باندھنے والے
نے شکار نہ کیا ہو زمین حل مین بغیر شرکت محرم کے شکار کرنا مچھلی کا کھانا گھی چربی روغن زیتون تل کے تیل کا بغیر
خوشبو کا تیل لگانا زخم مین کاٹنا درخت گھاس کا زمین حل سے خشک ہو یا تر شعر پڑھنا جسمین کچھ بری بات
نہو نکاح کرنا ذبح کرنا جانور کا آہستہ کھجانا اور اگر جون کے مرنے یا جھڑنے بال کا خوف نہو تو زور سے
کھجانا بھی جائز ہے بیٹھنا گندھی کے پاس بغیر نیت خوشبو سونگھنے کے مارنا خادم کا ادب سکھلانے کے واسطے

مارنا جانور ایذا دینے والون کا نہین حرج ہے مین مگر جونکا مارنا اسلیے درست نہین کہ وہ پیدا ہوتی ہے بدن کے
میل سے اب معلوم کرنا چاہیے کہ وقت احرام عمرہ کا آفاقی کے لیے تمام سال ہے مگر عرفہ اور عید کا دن اور ایام
تشریق ان پانچ دن مین مکروہ تحریمی ہے اور مکان احرام باندھنے کے آفاقی کو عمرہ اور حج کے لیے پانچ
مشہور ہین ہر ایک کو میقات کہتے ہین مدینے شریف والون کے لیے ذوالحلیفہ اوسکو عوام آبار علی
کہتے ہین وہان کئی کنوئین ہین یہ جو بعض لوگ کہتے ہین کہ حضرت علی رض نے وہان کے کنووین جنونکو
مار کر ڈالا ہے اسکی اصل کہین کتاب سے نہین ثابت ہوتی ہے برجندی لکھتے ہین کہ ذوالحلیفہ ایک
پانی ہے بنی خیثم کا اور حلیفہ تصغیر ہے حلفہ کی اور وہ ایک گھاس ہے کہ پانی مین اوگتی ہے در مختار مین
لکھا ہے کہ یہ مقام مکہ معظمہ سے دس منزل مدینہ طیبہ کیطرف ہے اور فتح الباری مین مذکور ہے کہ ایکسو
اٹھانوے میل ہے اور مدینہ طیبہ سے چار یا چھہ میل کا فاصلہ رکھتا ہے اور سید سمہودی تاریخ مدینہ
طیبہ مین لکھتے ہین کہ مینے ناپ کر معلوم کیا کہ باب السلام مسجد نبوی سے دہلیز مسجد الشجرہ تک کہ ذوالحلیفہ
مین وہان سے احرام باندھتے ہین انتیس ہزار سات سو ساڑھے چھپن گز کا تفاوت ہے اور میقات
مصر اور شام اور مغرب والون کا اگر مدینہ شریف کی طرف سے آوین تو وہی ذوالحلیفہ ہے اور اگر تبوک
کی راہ سے گذرین تو جحفہ ہے اب یہ مقام ویرانہ ہے لہذا اب احرام رابغ سے باندھتے ہین اور میقات
نجد والون کا قرن ہے اور وہ ایک پہاڑ ہے مکہ شریف سے دو منزل جسکے پچاس میل گنے ہین اور میقات
اہل یمن اور تہامہ اور ہند کا یلملم ہے جسکا بیان ہوچکا اور میقات اہل عراق یعنی بصرہ کوفہ خراسان وغیرہ کا
ذات عرق ہے مکہ معظمہ سے بیالیس میل کہ وہ بستی زمانہ سابق مین ویران ہوکر مکہ شریف کی طرف آبسی
تھی اسواسطے بہتر عراقیون کے لیے یہ ہے کہ وادی عقیق سے کہ وہ ایک یا دو منزل ذات عرق سے
مقدم ہے احرام باندھین اور وقت احرام حج کا تمام مہینہ شوال ذی قعدہ کا اور دس دن ذی الحجہ
کے ہین امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک اس سے پہلے مکروہ ہے اور حضرت امام شافعی رح کے نزدیک ہرگز
جائز نہین اور جو آفاقی مکہ یا حرم مین جانے کو میقات پر گذرے اوسپر احرام باندھنا حج یا عمرہ کا اور بجالانا
ایک کا ان دونون مین سے واجب ہے حضرت امام اعظم رح کے نزدیک اگرچہ الحار ہو خواہ قصد حج
وعمرہ کا رکھتا ہو یا تجارت وغیرہ کے لیے جاتا ہو اور حضرت امام شافعی رح کے نزدیک اگر اور کام کو جاتا ہو
سوا حج وعمرہ کے تو اوسپر احرام حج یا عمرہ کا واجب نہین لیکن میقات پر رہنے والا یا میقات کے اندر

تحقیق مقام ذوالحلیفہ

بیان پانچ میقات

بیان وقت احرام حج

ہتے رہنے والا یا ملکی جو کسی کام کو باہر نکلکر میقات پرستے گذرا اور ہر ایک افقی کہ مکہ معظمہ یا حرم مین جائیگا
قصد رکھتا ہو جناب نیت حج یا عمرہ کی کریگا بالاتفاق اوسپر احرام باندھنا اور حج و عمرہ کرنا لازم نہین اور
مکان احرام حج کا مکہ کے لیے تمام حرم ہے مگر مسجد الحرام بہتر ہے خصوصًا میزاب رحمت کے نیچے
اور مکان احرام عمرہ کا زمین حل ہے مگر تنعیم بہتر ہے اور آفاقی جب مکہ شریف مین داخل ہوکر احرام
نکلا وہ بھی حکم مکی کا رکھتا ہے اگرچہ نیت اقامت کی نکرے ایسا ہی حال ہے میقاتی یا حلی والیکا اگر کسی
کام کو بغیر احرام باندھنے کے مکہ شریف مین آیا ہو اور مکہ کو سوائے حج کے مہینون کے تمام
سال وقت عمرہ کا ہے اور حج کے مہینون مین عمرہ کرنا مکروہ ہے اگر قصد حج کا رکھتا ہو ورنہ مکروہ نہین
ف آفاقی کہتے ہین اوسکو جو میقات سے باہر رہتا ہو اور مکی سے مراد حضرت امام اعظم کے
نزدیک جو آفاقی نہو خواہ خاص مکہ شریف کا رہنے والا یا میقات پر یا میقات کے اندر مکہ شریف کی طرف
رہتا ہو اور حضرت امام مالک کے نزدیک خاص مکہ شریف کا رہنے والا مراد ہے اور حضرت امام شافعی
کے نزدیک مکہ شریف کا رہنے والا اور جو مکہ معظمہ سے فاصلہ سفر شرعی کا نہ رکھتا ہو ایک ہی حکم رکھتا ہے
پوشیدہ نہ رہے کہ علماء دین لکھتے ہین کہ عورت کے واسطے بہ نسبت مرد کے بعد احرام باندھنے کے
چند چیزین خاص ہین اول پہننا سیے ہوئے کپڑے کا جیسے جبہ کرتا پاجامہ دستانہ وغیرہ کا مگر کپڑا دھوئے ہوا
جسمین رنگا ہوا مثل زعفران کسم وغیرہ کے پہننا جائز نہین دوسرے پہننا موزون جرابون کا جس سے
ہڈی ٹخنے کی چھپی رہے تیسرے ڈھانکنا سر کا مگر منہ پر نہ ہو پنچے اگر پردہ نشین ہو تو منہ پر کھانچیون
وغیرہ سے ڈھکنا بنا کر باندھے اور اوپر سے کپڑا اڑا لکر منہ کو غیرون سے چھپاوے بالفعل اکثر عورتین جالیدار
پنکھے کو کرتے کے برقعے مین منہ کے قریب کرا استعمال کرتی ہین اچھین اونکے منہ پر کپڑا بھی نہین پہنچتا
اور پردہ بھی باقی رہتا ہے چوتھے آہستہ کہنا لبیک کا پانچوین چھٹے نکرنا اضطباع و رمل کا طواف مین
ف اضطباع کہتے ہین چادر کے دامن کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائین کندھے پر
ڈالنا حالت طواف مین اور رمل کہتے ہین دونون کندھون کو ہلاتے ہوئے اکڑ کے اتراتے
چھوٹے چھوٹے قدم رکھکر جلدی چلنا طواف مین ساتوین آٹھوین نہ بوسہ دینا حجر اسود اور
رکن یمانی کا بروقت جمع ہونے مردون اجنبی کے نوین نہ پڑھنا دوگانہ طواف کا جسوقت کہ مقام
ابراہیم کے پاس بھیڑ ہو مردون کی دسوین نہ دوڑنا درمیان صفا مروہ کے گیارھوین نہ چڑھنا

بیان معنی آفاقی

بیان ... عورت ... احرام ... کے بعد

بیان معنی اضطباع و رمل

معظمہ وہ بسبب مردون کا وہان جانا ہو بارھوین سر نہ منڈانا احرام سے باہر آنے کے وقت تیرھوین
بال کترانے ایک انگلی کے قدر زیادہ بخلاف مرد کے کہ اوسکو چوتھائی کترانا واجب ہے چودھوین تعیین
کترانے کی بخلاف مرد کے کہ اوسکو سر منڈانا بھی جائز ہے پندرھوین تاخیر کرنا طواف زیارت مین بارھوین
ذی الحج سے حیض و نفاس کے عذر سے بخلاف مرد کے کہ اوسپر تاخیر سے قربانی لازم آتی ہے سولھوین
ساقط ہونا طواف وداع کا بروقت روانہ ہونے ساتھ والون کے حیض و نفاس کے عذر سے بخلاف
مرد کے کہ اوسپر واجب ہے اور عورت کو حالت احرام مین حریر سونا چاندی پہننا جائز ہے اور عورت
حیض و نفاس والی کو سب ارکان حج وعمرہ کے کرنا جائز ہین مگر طواف کعبہ شریف کا جائز نہین ہے
اسسے اسلئے کہ طواف مسجد مین ہوتا ہے اور ناپاک کو مسجد مین جانا منع ہے لیکن باوجود منع
ہونے کے اگر اس حالت مین طواف کریگی تو فرض ادا ہو جائیگا اسی واسطے اگر عورت کو پہلے طواف
زیارت کرنے کے حیض آئے اور ساتھ والے اوسکے ٹھہر نہین سکتے اس حالت مین اگر طواف کرے گی
حج اوسکا صحیح ہوگا لیکن گنہگار ہوگی اونٹ یا گائے قربانی کرے اور توبہ کرے اور نفتی مشکل حکم توتکار کیتا ہے
پس عورت کو چاہیے کہ ان مسائل کا خوب دھیان رکھین ورنہ بعض صورتون مین نقصان حج مین آجائیگا

فصل تیسری جنایات احرام کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ جنایت سے مراد وہ گناہ ہے جسپر کفارہ لازم آئے پس محرم اگر پورے عضو یا تمام
بدن کو ایک مجلس مین خوشبو لگاوے یا کپڑے یا فرش کو تھوڑا یا بہت خوشبودار کرے یا بالون کو مہندی لگاوے
یا خوشبو قدر کثیر کھاوے یا دو مرتبہ سے زیادہ سرمہ خوشبودار لگاوے تو اوسپر قربانی لازم ہے اور اگر اس سے
کم ہو تو صدقہ ہے مثل صدقہ فطر کے اور خوشبو کے استعمال کرنے مین قصداً اور سہواً اور عمداً اور جبر برابر ہے
یعنی ہر حال مین جزا لازم ہے مرد ہو یا عورت پس اگر کوئی مہندی کو سر پر لگائے تو وہ قربانی چاہئین ایک
خوشبو کے بدلے دوسرے سر ڈھانکنے کے عوض اسی طرح اگر کوئی کئی عضو کو کئی مجلس مین خوشبو لگاوے
تو ہر ایک کا کفارہ جدا ہے اگر محرم مشک یا کافور وغیرہ کپڑے کے کونے مین باندھے تو فطرہ کے برابر
صدقہ دے اگر حلوائے زعفر کھانا جائز ہے روغن زیتون یا تل کا تیل خوشبو مین داخل ہے اگرچہ فی نفسہ
انمین خوشبو نہین لیکن یہ اصل ہین اور خوشبوؤن کی پس اگر خوشبو کی طرح بدن یا کپڑے مین اسکو لگا

تو جزا لازم ہے اور اگر زخم مین لگا ہے تو مضائقہ نہین پینے کی چیز مین اگر خوشبو ملکر غالب ہو تو قربانی
چاہیے اور جو مغلوب ہو تو صدقہ لازم آتا ہے اور اگر کھانے مین بغیر پکائے ہوئے خوشبو ملاکر کھاوے
تو کچھ لازم نہین آتا غالب ہو تو صدقہ لازم ہے اور پکے مین ہر صورت کچھ لازم نہین آتا اگر احرام سے پہلے
ایک عضو پر خوشبو لگی تھی بعد احرام کے دوسرے عضو پر چلی گئی تو مضائقہ نہین خوشبو لگانے سے
اگر کفارہ لازم آئے تو اوس خوشبو کو بدن یا کپڑے سے دور کرنا چاہیے ورنہ بعد ادا کرنے کفارہ کے
اور کفارہ لازم آئیگا جبتک خوشبو باقی رہیگی اگر سیا ہوا ایک کپڑا یا کئی کپڑے سیے ہوئے ایکدن
یا کئی دن برابر بطور عادت کے پہنے یا چند روز دن کو پہنے رات کو اوتارے بغیر قصد ترک کرنے کے یا ایکدن
مین بعض وقت کرتہ پہنے اور بعض وقت ٹوپی اور موزہ اور بعض وقت پاجامہ یا سر یا منہ پورا یا چوتھائی تمام
دن یا تمام رات ڈھانکا تو سیا ایک قربانی لازم آتی ہے اور جو ایکدن یا ایک رات سے کم ڈھانکے تو صدقہ دے
اور اگر محرم سردی یا مرض کی ضرورت سے سر یا تمام بدن کو ڈھانکے یا سیے ہوئے کپڑے پہنے
جبتک وہ ضرورت باقی ہو ایک ہی قربانی لازم آتی ہے اگرچہ ایک قمیص کی ضرورت کے وقت دو پہنے
یا ٹوپی پہننے کی ضرورت کے ساتھ عمامہ بھی باندھے اور اگر ایک عضو کے ڈھکنے کی ضرورت کے وقت
دو عضو کو ڈھانکا تو دوہرا کفارہ لازم آئیگا یعنی تمام رات یا دن مین قربانی کمتر مین صدقہ لیکن عمرہ
اگر تمام رات یا تمام دن سے کم مین اگرچہ پہر پہر مین بجالائے اور اول سے آخر تک سر ڈھانکے رہے
تو قربانی دے اور جو تھوڑی دیر ڈھانکے تو صدقہ دے اگر محرم سر یا منہ پر بغیر مرض کے تمام دن یا تمام
رات پٹی باندھے تو مثل فطرہ کے صدقہ دے اور باقی بدن پر باندھنے سے کچھ لازم نہین آتا مگر مکروہ
ہے اگر محرم چوتھائی سر کے بال یا اس سے زیادہ منڈائے یا ساری گردن کے بال منڈائے یا دونون
بغل یا ایک بغل کے بال یا زیر ناف کے بال دور کیے یا کئی عضو کے بال ایکوقت مین مونڈے یا چوتھائی
تک سر نہ منڈایا یا صفا مروہ مین سعی نکی یا طواف کعبہ اور طواف صفا مروہ بغیر عذر سوار ہوکر کیا یا عرفات
سے پہلے غروب کے امام سے پہلے پھر آیا یا مزدلفہ مین نہ ٹھہرا یا عورت کو شہوت سے بوسہ دیا ان سب
صورتون مین قربانی لازم آتی ہے اور اگر محرم نے کئی عضو کو کئی جگہ مین مونڈا ہر ایک کے بدلہ قربانی دے
اگر محرم نے ایک مجلس مین چوتھائی سر منڈایا پھر دوسری مجلس مین دوسرا چوتھائی اسی طرح سارا سر
منڈایا تو ایک ہی قربانی لازم آئیگی جبتک پہلی بار کا کفارہ نہ دیا ہو اگر قارن قربانی کرنے سے پہلے

مرشد آگاہ او سپر دو قربانی لازم ہین محرم اگر محرم یا غیر محرم کا سر مونڈے یا بال کترے تو مونڈنے والا اور کترنے والے پر صدقہ اور محرم مونڈانے
والے پر قربانی لازم ہے اگر سر یا ایک یا ڈاڑھی سے کئی بال اوکھاڑے یا ہاتھ پھیرنے سے دور ہوگئے
تو ہر ایک کے بدلے ایک لپ بھر گیہون دے اسی طرح اگر ایک ہاتھ یا ایک پانون سے یا ہر ایک ہاتھ
پانون سے کچھ ناخن کترے تو مثل فطرہ کے صدقہ دے مگر ناخنون مین ہر ناخن کے بدلے مثل صدقہ
فطر دے پس اگر سب کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو کچھ کم کرے جتنی چاہے اگر محرم نے مونچھین دور کین تو
فطرہ کے برابر صدقہ دے اور جو تھوڑی اونمین سے دور کی ہون تو قیاس کرنا چاہیے اگر چوتھائی ڈاڑھی
سے آدھی ہو تو آدھی قیمت قربانی کی دے اور اگر چوتھائی ہو تو چوتھائی قیمت اوسکی دے اگر محرم نے
طواف زیارت بے وضو کیا یا طواف وداع ترک کیا یا طواف وداع اور طواف قدوم حالت جنابت مین
کیا تو ایک بکری قربانی کرے اور اگر طواف زیارت حالت جنابت مین کیا تو اونٹ یا گاے قربانی کرے
اور اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل بے وضو کیا تو ایک صاع جو یا چھوارے یا آدھا
صاع گیہون صدقہ دے ان سب صورتون مین اگر طہارت کے ساتھ پھیرے گا تو وہ کفارہ ساقط
ہو جائیگا اور اگر طواف عمرہ کا حالت جنابت مین یا بیوضو کیا جبتک مکہ معظمہ مین ہو پھیرلے اور اگر نہ پھیر
تو بے وضو کو بکری قربانی کرنا لازم ہے اور جنب کو بھی کفایت کرتا ہے اگر سعی کل یا اکثر بغیر عذر ترک کی
تو قربانی اوسپر لازم آئیگا اور اگر ایک سے تین پھیر تک ترک کیے تو ہر پھیر کے بدلے مثل صدقہ فطر
کے لازم آتا ہے لیکن اگر سب کی قیمت قربانی کے برابر ہو تو اختیار ہے چاہے قربانی دے چاہے صدقہ
مین سے کچھ کم کرے اگر کنکریان مارنا تینون بار یا ایکبار ترک کیا یا دسوین تاریخ رمی جمرۃ العقبی کی ترک
کی تو بکری قربانی کرے اور اگر ایکبار سے کم ترک کی ہو تو ہر کنکری کے بدلے مثل صدقہ فطر دے یا بدلہ اوسکے
ایک روزہ رکھے اور محرم کو اختیار ہے چاہے قربانی کرے یا قیمت خیرات کرے اگر ایک یا دو یا تین جون
مارے بدن یا کپڑے سے یا ایسا کام کرے جس سے وہ مر جائین یا دوسرے کو مارنے کے لیے حوالہ
کرے یا زور سے کھجانے مین جون مر جائے تو ایک لپ بھر گیہون خیرات کرے اور اگر تین سے زیادہ
ہون تو مثل صدقہ فطر دے جو درخت زمین حرم مین ہرا بھرا اکھڑا ہوا اگر اوسکو محرم یا غیر محرم کاٹے تو
اوسکی قیمت سے گیہون مول لیکر آدھا آدھا صاع فقیرون کو دے یا قربانی کرے ف جنایت کے کفارہ
مین جہان قربانی لازم آتی ہے اگر وہ جنایت عذر کے سبب سے ہو تو کفارہ دینے والے کو اختیار ہے

چاہے قربانی کرے چاہے صدقہ دے تین صاع گیہون چھہ مسکین کو اور چاہے تین روزے بیار کہو یا علیحدہ جس جگہ قربانی کرنی لازم آتی ہے وہان قربانی بکری کی کفایت کرتی ہے مگر جسنے عورت سے صحبت کی ہو بعد وقوف عرفات کے پہلے سر منڈانے سے یا طواف زیارت کیا ہو ناپاک ہونے مین یا حیض و نفاس مین تو اوسکو اونٹ یا گاے ہی قربانی کرنا چاہیے اور جہان صدقہ دینا پڑتا ہے اوس سے مثل صدقہ فطر کے مراد ہے اکثر علما دین لکھتے ہین کہ بغیر عذر کے قربانی ہی کرنا چاہیے مگر بعض محققین نے کتاب اسرار وغیرہ سے تحقیق کیا ہے کہ قربانی کا مقدور نہو تو صدقہ مثل فطرہ کے چھہ مسکین کو دے اور جو یہہ بھی نہو سکے تو تین روزے رکھے اور عذر کی حالت مین ان تینون مین سے جسکو چاہے پہلے ہی سے اختیار کرے پس جو قربانی کہ عوض جنایت کی ہو وہ صرف حق محتاج کا ہے نہ آپ کہاے نہ غنی کو دے نہ اپنے اصول و فروع کو یعنی مان باپ دادا دادی بیٹا بیٹی اور اونکی اولاد مگر بہائی بہن محتاج کو دینا جائز ہے اور بی بی خاوند کو نہ دے نہ خاوند بی بی کو نہ اپنے غلام لونڈی کو مگر ذمی کو دینا جائز ہے

فصل چوتھی طریقہ ادا کرنے عمرہ اور کیفیت داخل ہونی مکہ شریف مین

پوشیدہ نرہے کہ عمرہ کہتے ہین احرام باندھکر طواف کعبہ اور سعی صفا مروہ مین کرنے کو پس جو آفاقی یعنی احرام کی جگہ سے باہر رہتے والا سواے مہینہ شوال اور ذی قعدہ اور دس دن ذی الحج کے میقات پر سے گذرے وہ صرف عمرہ کا احرام باندھے اور جو ان مہینون مین اوسکا گذر ہو تو وہ عمرہ کی نیت سے یا نیت قران یا تمتع سے احرام باندھکر لبیک کہتا ہوا جیسے پہلے مذکور ہو چکا ہے مکہ شریف کی طرف چلے جب زمین حرم مین پہونچے طاقت ہو تو پیادہ ننگے پانون چلے اور نہایت آداب و آہستگی اور توبہ و استغفار کے ساتھہ قدم اوٹھاے اور یہ دعا پڑھے اللّٰھم ان ھذا حرمك وحرم رسولك فحرم لحمی ودمی وعظمی علے النار اللّٰھم امنی من عذابك یوم تبعث عبادك واجعلنی من اولیائك واھل طاعتك وتب علیّ انك انت التواب الرحیم پھر لبیک کہے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہکر درود شریف پڑھے اور دعا مانگے اپنے لیے اور مان باپ وغیرہ کل مسلمانون کے لیے جب شہر مکہ معظمہ پر نظر پڑے یہ دعا پڑھے اللّٰھم اجعل لی بھا قرارًا وارزقنی بھا حلالًا پھر جب پہونچے مقام مدعی پر جہانسے پہلے کعبہ معظمہ نظر آتا تہا کہڑے اور جو چاہے سو دعا مانگے ف مدعی یعنی دعا مانگنے کی جگہ اور وہ ایک زمین بلند ہے کہ حضرت

نے اوسکو بلند کیا تھا وہان سے کعبہ شریف کی جہت نظر آتی تھی ساڑھے نو سو برس تک اور اسکے بعد درمیان
مین مکان بلند بن گئے اس جہت سے نظر آنا موقوف ہوگیا لیکن دعا مانگنا اوس مقام پر ابھی مستحب ہے
بہتر دعا یہ ہے ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم
انی اسئلک من خیر ما سئلک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم واعوذ بک
من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم پھر لبیک کہتا ہوا اور جہانتک
ہوا ممکن ہو تو سیدھا مسجد الحرام مین جاتے نہین تو اسباب اپنا کسی کے پاس چھوڑ کر بغیر کچھ بدلے مکان
کرایہ لینے کھانے پینے کے مسجد الحرام کی طرف چلے جب پہونچے باب بنی شیبہ پر جسکو بالفعل باب السلام
کہتے ہین کمال عاجزی اور ادب سے داہنا پانون بڑھاتے اور لبیک کہکر یہ دعا پڑھے بسم اللہ والحمد للہ
والصلوۃ علی رسول اللہ اللھم افتح لی ابواب رحمتک وادخلنی فیھا اللھم انی اسئلک
فی مقامی ھذا ان تصلی علی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وعلی اٰلہ وسلم عبدک ورسولک
وان ترحمنی وتقبل عثراتی وتغفر ذنوبی وتضع عنی وزری جب نظر کعبہ معظمہ پر پڑے ہاتھ
اوٹھاکر کہے اللہ اکبر اور جو چاہے سو دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیرے کہ دعا اسوقت مقبول ہوتی ہے
پھر چلے حجر اسود کیطرف یہ دعا پڑھتا ہوا اللھم انت السلام ومنک السلام والیک یرجع
السلام حینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت ربنا وتعالیت یاذا الجلال
والاکرام اللھم زد بیتک ھذا تعظیما وتشریفا ومھابۃ وزد من تعظمہ وشرفہ
من حجہ وعمرۃ تعظیما وتشریفا ومھابۃ پس داہنا کندھا اپنا مقابل بائین کونے حجر اسود
کے رکھے اور تمام بدن اپنا بائین طرف چھوڑ کر نیت طواف کی کرے اور کہے اللھم انی ارید
طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط فیسرہ لی وتقبلہ منی پھر سامنے حجر اسود کے آکر کانون تک
ہاتھ اوٹھاکر کہے بسم اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد والصلوۃ علی رسول اللہ پھر دونون ہاتھ
حجر اسود پر رکھکر بیچ مین منہ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسی کے ممکن ہو اسکو استلام کہتے ہین اور
مستحب ہے منہ پیشانی کا رکھنا اور چومنا تین بار پھر کہے اللھم ایمانا بک وتصدیقا بکتابک
ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک اور اگر بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا نہو سکے تو لاٹھی وغیرہ کو چھوکر
چومے اور جو یہہ بھی نہو سکے تو دونون ہاتھ اوسکی طرف اوٹھا کر کہے اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والحمد للہ

بیان طریق طواف

بیان بوسہ دینے حجر اسود اور استلام کا

تعالی والصلوٰۃ علی نبیہ المصطفےٰ اور یہ سمجھکر کہ گویا ان دونوں ہاتھوں سے غنیے اوسکو چھولیا ہاتھون کو چومکر پھر اضطباع کیے ہوے رمل کرتا ہوا جسکے معنی بیان ہوچکے ہین داہنی طرف کو چلنے اور جو ہوسکے تو جب لوگ کم ہوں تب بجالاے اور شروع طواف سے لبیک کہنا موقوف کرے جب ملتزم کے سامنے آئے یعنے درمیان حجراسود اور دروازہ کعبہ شریف کے پہونچے تو کہے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم جب دروازہ کے مقابل آئے کہے اللھم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا المقام مقام العائذ بک من النار اللھم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر جب رکن عراقی کے سامنے پہونچے کہے اللھم انی اعوذ بک من الشک والشرک والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب فی الاھل والمال والولد اور جب میزاب رحمت کے مقابل پہونچے کہے اللھم اظلنی تحت ظل عرشک یوم لا ظل الا ظلک ولا باقی الا وجھک واسقنی بکاس محمد صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم شربۃ لا اظمأ بعدھا اور جب رکن شامی کے پاس پہونچے کہے اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور یا عزیز یا غفور رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم یا عالم ما فی الصدور اخرجنی من الظلمات الی النور جب رکن یمانی پر پہونچے استلام کرے اور ترک بھی جائز ہے اور جب درمیان رکن یمانی اور حجراسود کے پہونچے پڑھے ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پھر حجراسود کے پاس آکر استلام بطور سابق کرے اور یہ دعا پڑھے اللھم اغفر لی برحمتک واعوذ برب ھذا الحجر من الدین والفقر وضیق الصدر وعذاب القبر اسمین حطیم کو شامل کرلے اور رمل فقط تین پھیرے تک سنت ہے چار باقی مین نہین اور ہر پھیرے مین استلام حجراسود کا کرنا چاہیے اور اگر اول و آخر استلام پر اکتفا کرے تو بھی جائز ہے ان سات پھیرے کا نام ایک طواف ہے پھر مقام ابراہیم کی طرف چلے یہ آیت پڑھتا ہوا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی وہان دو رکعت نماز پڑھے

پہلی رکعت مین قلیا اور دوسری مین قل ہو اللہ ۔ یہ دو رکعتین مذہب حنفی مین واجب ہین اور بعد نماز کے
جو حضرت آدم نے دعا مانگی تھی پڑھے اللّٰھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم
حاجتی فاعطنی سؤلی وتعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر
قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا کتبت لی ورضنی بما قسمت لی یا ارحم الراحمین
ف حضرت امام محمد غزالی احیاء العلوم مین لکھتے مین کہ جب حضرت آدم نے یہ دعا مانگی وحی آئی کہ اے
آدم تو نے مجھسے ایسی دعا مانگی کہ مینے قبول کی اور بخشی مینے تیرے گناہ اور دور کیے تیرے رنج وغم اور ہرگز
نہ مانگیگا اس دعا کو تیری اولاد مین سے کوئی تیرے بعد مگر اوسکے ساتھ بھی ایسا ہی کرونگا اور نکالونگا
اوسکی محتاجی کو آنکھون کی راہ سے اور اوسکی تجارت سب تاجرون سے بہتر کرونگا اور آئیگی اوسکے
پاس دنیا اور یہ اوسکو مکروہ جانے گا اور یہ اوسکو پھیر نہ دے سکیگا غرض پھر ملتزم پر سینہ اور پیٹ
اور دہنا رخسارہ لگا کر دونون ہاتھ سر سے اوپر سیدھے دیوار پر پھیلا کر یہ دعا پڑھے اللّٰھم یا واحد
یا ماجد لا تنزع منی نعمۃ انعمتہا علی اللّٰھم انی وقفت علی بابک العالی والتزمت باعتابک
وارجو رحمتک واخشی عذابک اللھم حرم شعری وجسدی علی النار اللھم کما صنت
وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسئلۃ غیرک اللھم یا رب البیت العتیق
اعتق رقابنا ورقاب اٰبائنا وامھاتنا واصحابنا واحبائنا من النار یا کریم یا غفار
یا عزیز یا جبار تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم ۞
اللّٰھم رب البیت العتیق قنی من النار واعذنی من کل سوء واقنعنی بما رزقتنی
وبارک لی فیما اٰتیتنی وصل علی النبی الہاشمی اللّٰھم اغفرلی ذنوبی لا یغفر الذنوب
الا انت انک غفور رحیم ۞ پھر زمزم شریف پر جاکے قبلہ رخ کھڑے ہوکر تین بار دم لیکر
خوب سیر ہوکے پانی پیے اور آپ ڈول نکال سکے تو نہایت بہتر ہے نکلے ہوے پانی کو اپنے بدن پر
ڈالے اور ہر دم لینے کے وقت کعبہ شریف کو دیکھے اور ہر بار پڑھے اللّٰھم انی اسئلک علما نافعا
ورزقا واسعا وعملا صالحا وشفاء من کل داء پھر حجر اسود کا بوسہ دیکر باب صفا سے
صفا کی طرف جسکو باب بنی مخزوم بھی کہتے ہین نکلے اور جب مسجد سے باہر چلے تو پہلے بایان پانون
اوٹھائے اور پہلے پہونچنے سے کہے ابدأ بما بدأ اللہ بہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ان الصفا

وعا حضرت آدم

ملتزم

زمزم شریف

والمروۃ من شعائر اللہ پوری آیت پڑھے اور صفا پر چڑھ کے خانہ کعبہ کو باب الصفا کی راہ سے کہ سامنے
بیٹ سے دیکھے اور اوسکی طرف منہ کیے ہوے ہاتھ کندھوں تک اوٹھاے اسطرح پر کہ ہتیلیاں
آسمان کیطرف ہون اور یہ دعا پڑھے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد الحمد للہ علی ما ھدانا
الحمد للہ علی ما اولانا الحمد للہ علی ما الھمنا الحمد للہ الذی ھدانا وما کنا لنھتدی لولا
ان ھدانا اللہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی
لا یموت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ وصدق وعدہ ونصر
عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ
الدین ولو کرہ الکافرون اللھم انک قلت وقولک الحق ادعونی استجب لکم وانک
لا تخلف المیعاد وانی اسئلک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی توفانی وانا
مسلم سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی
العظیم اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ واتباعہ الی یوم الدین
اللھم اغفر لی ولوالدی ولمشائخی وللمسلمین اجمعین والسلام علی المرسلین والحمد
للہ رب العالمین اور بہت دیر تک وہان ٹھہرا رہے اور یاد الہی اور دعا مین مشغول رہے کہ دعا
کے قبول ہونے کی جگہ ہے پھر اوتر کے مروہ کیطرف دعا مانگتا ہوا خدا کو یاد کرتا ہوا بہ آرام تمام چلے
جب پہونچے مینار سبز تک جو بائین طرف دیوار مسجد الحرام مین منصوب ہے دوڑے دوسرے مینار
تک کہ مقابل ہے حضرت عباس کے گھر کے اور یہ دعا پڑھے رب اغفر وارحم وتجاوز عما
تعلم انک تعلم ما لا نعلم انک انت الاعز الاکرم واھدنی للتی ھی اقوم اللھم اجعلہ حجا مبرورا
وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا اللھم اغفر لی ولوالدی وللمومنین والمومنات والمسلمین
والمسلمات یا مجیب الدعوات ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب
النار اور پھر آہستہ چلے جب پہونچے مروہ پر تو جو کچھ کہ صفا پر کیا تھا بجالائے یہ ایک پھیرا ہوا پھر
صفا کی طرف آسے جسطرح گیا تھا یہ دوسرا پھیرا ہوا اسی طرح سات بار پھرے کہ شروع صفا سے
اور ختم مروہ پر ہو اور ہر بار دونون مینار سبز کے درمیان مین دوڑے اور یہ دوڑنا گھوڑے کی دوڑ
سے کم اور رمل سے زیادہ ہو حنفی مذہب مین اسمین اضطباع نہین ہے شافعی مذہب مین ہے

پھر رو بقبلہ ہو کر اپنے داہنی جانب سے سر منڈائے یا سر کے بال کترائے چوتھائی یا اس سے بھی زیادہ
تمام سر تک مگر منڈانا بہتر ہے اور عورت بقدر ایک انگشت کے تمام بالون سے کترائے بعد اسکے
مونچھین کترائے بغل کے بال دور کرے اور بالون کو دفن کر دے اور وقت حجامت کرانے کے
یہ دعا پڑھے الحمد لله على ما هدانا وانعم علينا وقضى عنا نسكنا اللهم هذه ناصيتي — دعاء وقت حجامت کے
بيدك فاجعلني بكل شعرة نورا يوم القيمة وامح عني بها سيئة وارفع لي درجة
في الجنة العالية اللهم بارك لي في نفسي وتقبل مني اللهم اغفر لي وللمحلقين
يا واسع المغفرة آمين پھر مسجد الحرام مین آکر دو رکعت سامنے حجر اسود کے پڑھ کر احرام اوتارے
کہ عمرہ تمام ہو چکا اور ایسا ہی متمتع کو کرنا چاہیے لیکن اگر وہ چاہے یا اوسکے ساتھ قربانی ہو تو وہ
احرام باندھے رہے جب وقت حج کا آئے تو دوسرا احرام حج کا باندھے اور قارن حج تک ایک ہی احرام باندھے رہے

فصل پانچوین

طریقہ ادا کرنے حج مین +

پوشیدہ نہ رہے کہ حج کہتے ہین احرام باندھکر عرفات پر ٹھہرنے اور طواف زیارت کرنیکو وقتون مقرر
مین پس طریقہ ادا کرنے حج کا یہ ہے کہ آفاقی اگر اکیلا حج ادا کیا چاہے تو احرام باندھے جسطرح پہلے
گذرا پس اگر سیدھا عرفات کو جاوے بضرورت یا بغیر ضرورت کے اوسپر سے طواف قدوم کہ مثل تحیۃ المسجد
کے سنت ہے ساقط ہوا مگر بغیر ضرورت گنہگار ہوگا کہ بہت سنتین اوس سے جاتی رہینگی چنانچہ
آگے مذکور ہونگی والا طواف القدوم بجا لائے جسطرح عمرہ مین گذرا پس اگر طواف کے بعد سعی کرنا
مین منظور نہو بلکہ بعد طواف الزیارۃ کے کہ وہ سنت ہے تو اضطباع اور رمل اس طواف مین نکرے
اور اگر اس لحاظ سے کہ طواف الزیارۃ کے دن بہت ارکان ادا کرنے دشوار ہونگے سعی اسی طواف
کے بعد کرنا منظور ہو تو یہ بھی جائز ہے اضطباع اور رمل کی ساتھ حاصل یہ ہے کہ جس طواف کے
بعد سعی ہو اوسمین اضطباع اور رمل چاہیے جیسا طواف عمرہ مین اور لبیک کہنا بھی اس طواف اور
سعی مین موقوف نکرے جیسے طواف عمرہ مین اول طواف سے موقوف کرتے ہین البتہ جو حاجی بعد
طواف الزیارۃ کے سعی کرے اوسکو لبیک کہنا صفا مروہ مین نہ چاہیے بلکہ وہ موقوف کرتا ہے
پہلی رمی سے جمرۃ العقبہ مین پھر بعد طواف القدوم یا بعد طواف وسعی کے مکے شریف مین ٹھہرے

نہ احرام باندھے تب اور جو چیزین احرام مین منع ہین اونسے بچے اور یہی حکم قارن کا اور اوس متمتع کا جسکے
پاس قربانی ہو اور جب چاہے طواف نفل بغیر اضطباع و رمل کے کرتا ہے مگر عمرہ حج کے مہینون مین ادا
نکرے کیونکہ وہ مکی ہوگیا پس ساتوین تاریخ ذی الحجہ کو امام مسجد الحرام مین بعد ظہر کے ایک خطبہ احکام
حج مین پڑھتا ہے اوسکو سنے اور آٹھوین تاریخ آفاقی محرم اور جو مکی غیر محرم ہو وہ احرام باندھکر بعد نماز
صبح کے ہمراہ امام اور لوگونکے منی کو جاوے اور مکی بعد طواف نفل کے احرام باندھے تو بہتر ہے پس
اگر اسکے بعد سعی حج بھی منظور ہو تو اس طواف مین اضطباع و رمل کرے اور اگر قصد سعی کا بعد طواف الزیارت
کے ہو تو نکرے اور منی مین پہونچکر مسجد خیف کے پاس ٹھہرے اور رات تک پانچ نمازین وہان
پڑھے اور رات بھر لبیک اور دعا و استغفار مین مشغول رہے ف طبرانی اور بیہقی عبد الله بن مسعود سے
روایت کرتے ہین کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ نہین کوئی مرد و عورت کہ عرفہ کی رات منی مین
یہ دعا ہزار بار پڑھے مگر کہ جو مانگے سو پاوے سبحان الذی فی السماء عرشه سبحان الذی
فی الارض موطئه سبحان الذی فی البحر سبیله سبحان الذی فی النار سلطانه سبحان
الذی فی الجنة رحمته سبحان الذی فی القبر قضاؤه سبحان الذی فی الهواء روحه
سبحان الذی رفع السماء سبحان الذی وضع الارض لاملجأ ولا منجا منه الا الیه اور صبح
کی نماز اندھیرے سے پڑھکر بعد طلوع آفتاب کے عرفات کو جاوے مسجد خیف کے پہاڑ کی راہ سے جسکو
ضب کہتے ہین اور پھرے راہ مازمین سے کہ مزدلفہ اور عرفہ کے درمیان ہے اور نکلتے ہوے یہ دعا پڑھے
اللهم اجعلها خیر غدوة غدوتها قط واقربها من رضوانك وابعدها من سخطك اللهم
الیك غدوت وایاك رجوت وعلیك اعتمدت ووجهك اردت فاجعلنی ممن تباهی
به الیوم من هو خیر منی وافضل پس جب نگاہ جبل رحمت پر پڑے دعا مانگے اور تسبیح و تہلیل و تحمید
و استغفار و تکبیر پڑھے پھر عرفات مسجد النمرہ کے پاس جسکو مسجد ابراہیم کہتے ہین قیام کرے ف
نمرہ نام مقام یا پہاڑ کا ہے جسپر میل حرم کے بنے ہوے ہین پس کھانے پینے سے پہلے زوال کے فارغ
ہوکر غسل کرے کہ سنت موکدہ ہے تا زوال کے وقت یا پیشتر سے مسجد النمرہ مین جا بیٹھے بعد زوال کے
خطبہ سنکر امام کے پیچھے نماز ظہر و عصر کی ایک اذان و دو تکبیر کے ساتھ ظہر کے وقت پڑھے اور ان دونون
نمازون کے درمیان نوافل اور سنتین نہ پڑھے اور نہ کھاوے پیوے جب نماز سے فراغت پاوے فوراً عرفات

دعا عرفہ کی رات منی میں پڑھنی ۱۲

سواے وادی عُرنہ کے جہان چاہے اور جگہ پاوے اونٹ پر سوار ہوکر روبقبلہ امام کے پیچھے ورنہ داہنے
بائین ٹھہرے مگر جبل رحمت کے پاس بڑے بڑے سیاہ پتھرون کے فرش پر ٹھہرنا بہتر ہے کہ وہ موقف
سرورعالم صلعم کا ہے اور وہان اب احاطہ بطور مسجد کے بنا ہے مگر پہاڑ پر چڑھ کے ٹھہرنا اور او سکو سب جگہون سے
بہتر جاننا کچھ اصل نہین رکھتا الغرض زیادہ تر کھڑا رہنا بیٹھنا لیٹنا بھی جائز ہے اور اس حالت مین مسکین
محتاج کی طرح ہاتھ پھیلا کر دعا مانگے اور سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ کمال عاجزی سے
شام تک پڑھتا ہے اور درمیان مین ہر ہر ساعت کے بعد لبیک پکارتا ہے اور اپنے گناہون کو یاد کر
خوب روئے اور توبہ واستغفار دل سے کرے اور اپنے مان باپ اور استاد اور زندہ والدون کے لیے
اور دوستون اور تمام مسلمانون کے لیے مغفرت چاہے اور اس دن قصور اور گناہون سے بہت پرہیز
کرے بلکہ مباح سے بھی بچے محض دعا و استغفار و توبہ و تسبیح و تلاوت وغیرہ مین مشغول رہے کہ
ایسا دن پھر کہان ملیگا طبرانی وبیہقی وابن ابی شیبہ حضرت علیؓ وابن عباس وجابرؓ سے روایت
کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم عرفات مین یہ دعا پڑھتے تھے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد و
للہ الحمد وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اھدنی بالھدی
ونقنی واعصمنی بالتقوی واغفر لی فی الاخرۃ والاولی اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا
اللھم لک صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر
ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللھم اھدنا بالھدی وزینا بالتقوی واغفر لنا فی
الاخرۃ والاولی اللھم انی اسئلک رزقا حلالا طیبا مبارکا اللھم انک امرتنی بالدعاء
ومنک الاجابۃ وانک لا تخلف المیعاد اللھم ما احببت من خیر فحببہ الینا ویسرہ لنا وما
کرھت من شئ فکرھہ الینا وجنبناہ ولا تنزع منا الاسلام بعد اذ ھدیتنا لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شئ قدیر اللھم
اجعل فی صدری نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا وفی قلبی نورا اللھم اشرح لی صدری
ویسر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر وتشتت الامر وعذاب القبر اللھم انی اعوذ
بک من شر ما یلج فی اللیل وشر ما یلج فی النھار وشر ما تھب بہ الریاح وشر بوائق الدھر ربنا
اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اللھم انی اسئلک من خیر

ما سئلك به نبيك واعوذ بك من شر ما استعاذ به نبيك صلى الله عليه وعلى آله وسلم
ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين رب اجعلنى مقيم الصلوٰة
ومن ذريتى ربنا وتقبل دعاء ربنا اغفر لى ولوالدى وللمؤمنين يوم يقوم الحساب رب
ارحمهما كما ربيانى صغيرا ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل فى قلوبنا
غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤف الرحيم ربنا اتك انت
السميع العليم وتب علينا انك انت التواب الرحيم لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم
اللهم انك تعلم وترى مكانى وتسمع كلامى وتعلم سرى وعلانيتى ولا يخفى عليك
شئ من امرى وانا البائس الفقير المستغيث المستجير الوجل المشفق المقر المعترف بذنبه
اسئلك مسئلة المسكين وابتهل اليك ابتهال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف الضرير
من خضعت لك رقبته وفاضت عيناه ونحل لك جسده ورغم لك انفه اللهم لا تجعلنى
بدعائك شقيا وكن لى رؤفا رحيما يا خير المسئولين ويا خير المعطين يا ارحم الراحمين والحمد
لله رب العالمين آمين اور مناسب ہے کہ دعاء حضرت خضرؑ کو بھی وظیفہ کرے یا من لا یشغله
شأن عن شأن ولا سمع عن سمع ولا تشتبه عليه الاصوات يا من لا تغلطه كثرة المسائل
بالحاجات ولا تختلف عليه اللغات ويا من لا يبرمه الحاح الملحين فى الدعاء ولا تضجره
مسئلة السائلين اذقنا برد عفوك وحلاوة مغفرتك ولذة مناجاتك ورحمتك اور
یہ دعا کہ حضرت امام محمد غزالیؒ احیاء العلوم میں لکھتے ہیں نہایت موثر ہے الٰہی من مدح اليك
نفسه فانى لائم لنفسى اخرست المعاصى لسانى فمالى وسيلة من عمل ولا شفيع سوى
الامل غرض بعد ڈوبنے سورج کے لبیک اور دعائیں پڑھتا ہوا امام کے ساتھ مزدلفہ کی طرف آئے
ف مزدلفہ ایک مقام ہے عرفات سے تین کوس مکہ معظمہ کی طرف وہاں بھی نہر جاری ہے ازدلاف
کے معنی قریب ہونا چونکہ حضرت آدمؑ وہاں حضرت حوا سے قریب ہوئے اسلیے اسکو مزدلفہ کہتے ہیں اگر
طاقت پائے تو جلدی چلے کہ سنت ہے جب مزدلفہ کے پاس پہونچے اگر ہو سکے تو پیادہ ہو لے اور غسل
کر لے ورنہ وضو کرے اور مزدلفہ کے پہاڑ کے پاس جسکو مشعر الحرام کہتے ہیں مسجد کے قریب راہ سے اتنی
طرف اوترے نہ عین راہ میں کہ مکروہ ہے سوائے وادی محسر کے کہ وہاں سے گذرتے ہوئے بقدر پھینکنے

ایک پتھر کے شتاب چلے سوار ہو تو سواری کو تیز کرے بشرطیکہ اور چلنے والون کو ایذا نہ دے اور وہانسے
کوچ کرتے ہوے یہ دعا پڑھے اللھم لا تقتلنا بغضبك ولا تھلکنا بعذابك وعافنا قبل ذلك پس اگر
ہوسکے تو پہلے اسباب اوتارنے سے نماز مغرب وعشا کی ایک اذان وایک تکبیر کے ساتھ امام کے پیچھے عشا
کے وقت ملا کر پڑھے مگر امام شافعی وامام مالک کے نزدیک دو تکبیر کے ساتھ ادا کرے اور سنت مغرب وعشا
کی اور وتر بعد ان دونون کے ادا کرے اور مغرب کی نماز مین بھی نیت ادا کی کرے جماعت سنت موکدہ ہے
اگر اکیلے پڑھے تو بھی اسی طرح جمع کرے رات بھر وہان رہے اور مثل عرفات کے خدا کی یاد مین مشغول رہے
جب صبح صادق ہو تو اندھیرے مین فجر کی نماز امام کے پیچھے ورنہ اکیلے پڑھ کے پہاڑ مشعر الحرام کے پاس
جسکو جبل قزح بھی کہتے ہین اور اب وہان ایک مکان بھی بن گیا ہے جاکر قبلہ رو ہوکر لبیک وتسبیح و درود شریف مین
مشغول ہو اور ہاتھ پھیلا کر قریب طلوع آفتاب تک دعا مانگے اور یہ دعا بہتر ہے اللھم بحق المشعر الحرام
والبیت الحرام والشھر الحرام والرکن والمقام بلغ روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم منا التحیۃ
والسلام وادخلنا دار السلام یا ذا الجلال والاکرام پھر سات کنکریان باقلے یا چنے کی برابر مزدلفہ
سے اوٹھا کر منی مین آئے اور نالہ کے نشیب مین پانچ گز یا اس سے کچھ زائد کے فرق سے جمرۃ العقبہ کے سامنے
منی کو داہنی جانب کعبہ کو بائین طرف چھوڑ کر سواری پر کھڑا ہوکر یا پیادہ اور داہنے ہاتھ کی انگوٹھے اور انگلی
شہادت سے وہ کنکریان متفرق خوب تاک کر جمرۃ العقبے پر مارے اور ہر کنکری مارنے مین یہ دعا پڑھے بسم اللہ
اللہ اکبر رغما للشیطان وحزبہ ورضی للرحمن ولطفہ اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا
وذنبا مغفورا اور کنکریان پھینکنے کے وقت ہاتھ اسقدر بلند ہو کہ بغل نظر آنے لگی اور پھینکنے کا طریق یہ ہے
کہ کنکری انگوٹھے کے ناخن پر رکھکر شہادت کی اونگلی سے پھینکے یا شہادت کی اونگلی کے اوپر کے جوڑ پر اندر کی
جانب رکھکر انگوٹھے کے ناخن سے پھینکے یا ان دونون کے پور مین پکڑ کر پھینک دے یہ سب سے سہل ہے
اگر جمرۃ العقبہ پر لگے یا اوسکے آس پاس تین گز تک پڑے تو بہتر ورنہ اوسکی عوض اور پھینکے اور پہلی کنکری
پھینکتے ہوے لبیک کہنا موقوف کرے خواہ یہ شخص مفرد ہو یا قارن یا متمتع اور کنکریون کو جمرات پر سے
اوٹھا کر نہ مارے اسواسطے کہ رمی مقبول کی کنکریان فرشتے اوٹھا لیجاتے ہین جو باقی رہتی ہے وہ نامقبول
ہے پس رمی کرنا کنکری نامقبول سے نہین چاہیے لیکن جائز ہے کراہت کے ساتھ پس جلد وہانسے
چلا آئے اور قربانی کرے قربانی مفرد پر مستحب ہے اور قارن اور متمتع پر واجب اور ان دونون کو

وقوف
مزدلفہ مین
...

رمی جمرۃ العقبہ
...مع دعا

اگر قدرت نہ ہو تو تین روزے دسوین سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکھے اور ذبح کرتے
پہلے یہ دعا پڑھے انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین
ان صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا
اول المسلمین اللہم تقبل منی ھذا النسک واجعلھا قربانا لوجھک وعظم اجری علیھا
قربانی کے دنبہ بکری کے سر پاؤن کا سیاہ ہونا اور باقی بدن کا سفید ہونا بہتر ہے اور مستحب ہے کہ قربانی
کے دونون ہاتھ ایک پاؤن باندھکر اوسکا منہ بائین ہاتھ سے پکڑ کر داہنے ہاتھ سے رو بقبلہ
ہو کر ذبح کرے اسکے بعد سر منڈائے یا بال کترائے جیسا عمرہ مین بیان ہو چکا اور منڈاتے وقت یا بعد
اسکے تکبیر بھی کہے اور دعا مانگے جیسے عمرہ مین گذرا اب سب چیزین حلال ہوگئین مگر عورت سے بات چیت کرنا
رغبت کی کہ وہ بعد طواف الزیارۃ کے جائز ہوگا پھر اوسی دن مکہ شریف مین آکر طواف الزیارۃ ادا
کرے بغیر اضطباع و رمل کے اگر پہلے رمل و سعی کر چکا ہو اور اگر پہلے سعی نکی ہو تو اس طواف مین رمل
کرے نہ اضطباع پھر صفا مروہ مین سعی کرے اور یہ طواف گیارھوین بارھوین بھی جائز ہے لیکن
بعد طواف کے رہے منی مین آکر گیارھوین کو امام مسجد خیف مین بعد ظہر کے خطبہ پڑھتا ہے اور احکام
باقی رہے بیان کرتا ہے خطبہ سننے کے بعد جمرہ اولی پر جو مسجد خیف کے پاس ہے بدستور سابق سات
کنکریان مارے پھر تھوڑا سا بڑھکر رو بقبلہ ہوکر حمد خدا بجا لائے اور درود شریف پڑھے اور دعا مانگے
جتنی دیر مین سورہ بقر پڑھ سکے یا تین پاو سپارہ یا بیس آیتین پھر جمرۃ الوسطی پر آکر بھی ویسا ہی کرے
مگر بائین طرف ذرا سرکے اور اترائے اور نشیب مین ٹھہرے پھر جمرۃ العقبی پر کنکریان مار کر بلا توقف دعا مانگتا ہوا
اپنے مقام پر آئے اور شب کو وہین رہے کہ سنت ہے اور امام شافعی کے نزدیک واجب ہے پھر بارھوین تاریخ بھی بعد ظہر کو مثل گیارھوین
کے کنکریان مارے اور اگر اوسی دن چلا آوے تو بھی مضائقہ نہین حق تعالی فرماتا ہے فمن تعجل فی یومین فلا اثم
علیہ یعنی جو شخص شتابی کرے دو دن مین پس نہین گناہ اوسپر چنانچہ بہت لوگ اسی دن چلے آتے ہین مگر بہتر یہ ہے
کہ تیرھوین تاریخ بھی بعد ظہر کے کنکریان پھینک کر آوے اور محصب مین آکر ٹھہرے اور دعا مانگے کہ حضرت صلعم نے وہان قیام
کیا ہے **ف** محصب نام ہے ایک گھاٹی کا درمیان مکہ معظمہ اور منی کے وہان کنکریان ہین اور حصبا کنکری کو کہتے ہین پس محصب
یعنی جہان کنکریان ہون اور وہان ٹھہرنا عام ہے خواہ رات بھر اور یہ بہتر ہے یا اوتر کے سوار ہی
ٹھہر سکے غرض پھر آفاقی حج کرنے والے کو خواہ مفرد ہو خواہ قارن یا متمتع طواف وداع یعنی طواف

رخصت واجب ہے مگر عمرہ لانے والے اور حیض والی عورت اور زچہ اور غیر آفاقی پر واجب نہین اس طواف
کو بغیر اضطباع و رمل کے جیسا کہ بیان ہو چکا گھر جانے کے وقت بجا لاوے اور پانی زمزم شریف کا پینے کے بعد
بطور تبرک کے اپنے سر منہ باقی بدن پر ڈالے پھر ملتزم پر آکر چمٹے اور اپنے سینے اور داہنے گال کو دیوار
کعبے پر رکھے اور دونون ہاتھ کو دروازے کی چوکھٹ کی طرف پھیلاوے اور پردہ کعبہ شریف کا جیسا غلام
اپنے مولی کا دامن پکڑ کے تقصیر بخشوا تا ہے ہاتھ مین پکڑ کر روتا ہوا گناہ بخشواوے اور استغفار و دعا و
کلمہ توحید اور درود شریف پڑھے پھر دروازے کی چوکھٹ کو بوسہ دے اور جو چاہے سو دعا مانگے
اور استلام حجر اسود کا کرے اور کعبہ شریف کو حسرت سے دیکھتا ہوا اپنی جدائی پر روتا ہوا الٹے پاؤن
پھرے اور باب الوداع سے باہر آوے مگر عورت حیض والی اور زچہ دروازے پر سے رخصت ہو طواف
وداع اوس سے ساقط ہے اور رخصت ہونے کے وقت کچھ مسکینون پر خیرات کرے ف پوشیدہ نہ رہے
کہ باہم علماء دین کے اختلاف ہے اس مسئلہ مین کہ قربانی واجب ہے یا سنت ہے حضرت امام اعظم رح
اور صاحبین اور امام زفر رح کے نزدیک قربانی مسلمان پر واجب ہے کہ آزاد مقیم ہو بشرطیکہ مالک
نصاب کا ہو اور حضرت امام شافعی اور ایک روایت مین امام ابو یوسف کے نزدیک سنت موکدہ ہے اور مشہور
و مختار مذہب امام احمد کا بھی یہی ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ غنی پر واجب ہے ورنہ سنت ہے
اسی طرح شرح سفر السعادت مین ہے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے جو شخص
مقدور رکھتا ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری مسجد مین نہ آوے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ موٹا کرو تم اپنی قربانیون کو پس تحقیق یہ تمہارے سواریان ہونگی پل صراط پر ابن ماجہ و احمد زید ابن
ارقم رض سے روایت کرتے ہین کہ اصحاب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ قربانیان کیا ہین یعنی کیا ہے
اصل انکی آپ نے فرمایا کہ قربانی سنت تمہارے باپ کی ہے کہ حضرت ابراہیم ہین صحابہ نے عرض کیا کہ
کیا ثواب واسطے ہمکو یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ ہر بال کے مقابلے مین نیکی ہے یہ صرف اور بقر مین
کہ بال رکھتے ہین پھر عرض کیا صحابہ نے کہ کیا ہے اجر و ثواب ہمکو اون جانورون مین جو پشم رکھتے ہین مثل
بھیڑ اور اونٹ آپ نے فرمایا کہ بمقابلہ ہر بال پشم کے نیکی ہے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
صلعم نے کہ نہین کیا آدمی نے کوئی عمل نیک دن قربانی کے محبوب زیادہ خون بہانے سے یعنی قربانی کرنے
اور تحقیق وہ جانور قربانی کیا ہوا آویگا اپنے سینگون اور کھرون سے یعنی نیکیان عمل مین رکھا جاویگا اور

قربانی کا بیان

بیان حج

نیزان عمل جاری ہو جاریگی اور تحقیق وہ خون کہ گرتا ہے نزدیک خدا کے مقبول ہوتا ہے پہلے اس سے کہ گرے زمین پر پس خوش کرو اپنے نفسون کو اوس سے روایت کیا ترمذی وابن ماجہ نے مستحب ہے کہ قربانی کے دن پہلے نماز عید سے کوئی چیز نہ کھاوے پہلے گوشت قربانی کا کھانا چاہیے اسکا بہت بڑا ثواب ہے فتاوی خلاصۃ المضمرات مین وارد ہوا کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے روزہ رکھا قربانی کے دن تا پڑھنے نماز عید کے یعنی باز رہا کھانے پینے سے پس گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی ساٹھ ہزار برس اور جسنے روزہ رکھا اٹھوین تاریخ بیس گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی بار دو ہزار برس اور جسنے کہ روزہ رکھا عرفہ کے دن پس گویا کہ اوسنے عبادت کی اللہ تعالی کی چوبیس ہزار برس اسی طرح فتاوی ابراہیم شاہی مین وارد ہوا اتباع رسول مقبول صلعم پہلے نماز عید سے کچھ نہین کھاتے تھے بعد نماز عید کے گوشت قربانی سے تناول فرماتے تھے اسیطرح ہدایہ مین ہے اور نماز عید کی حاجیون پر واجب نہین اسواسطے کہ اوسدن حاجی لوگ ارکان حج کے ادا کرنے مین مصروف ہوتے ہین اس وجہ سے تخفیف کے لیے نماز عید کی معاف ہوئی لیکن اگر دسوین کو جمعہ پڑے تو نماز جمعے کی معاف نہین اسواسطے کہ اوس تاریخ مین جمعہ کبھی اتفاق ہی سے پڑتا ہے پس مین اتنا حرج نہین برخلاف عید کے کہ ہمیشہ دسوین کو ہوتی ہے اور جمعہ منی مین جائز ہے اگر حاکم حجاز یا مکے کا یا نائب اوسکا وہان موجود ہوا اور حج کرنے والے پر قربانی غنی ہونے کی جہت سے واجب نہین مگر بعض کے نزدیک مکی پر واجب ہے لیکن قارن اور متمتع پر قربانی واجب ہے مقدور نہوتو تین روزے دسوین سے پہلے اور سات بعد ایام تشریق کے رکھے اور یہ قربانی شکرانہ ہے اور قربانی افراد تمتع قران کی دسوین سے بارھوین تک حرم مین کرنا چاہیے اگر اس سے پہلے یا غیر حرم مین کریگا تو جائز نہین مگر قربانی نذر کی جانی اور نذر کی اور قربانی نفلی اگر دسوین سے پہلے پیچھے کرے تو جائز ہے اور مکی اور جو وہان رہتا ہے اونکو قران تمتع جائز نہین اور اگر کرین تو ادا ہو جائیگا مگر قربانی لازم آئیگی اگر کوئی بعد احرام باندھنے کے بیماری یا خوف دشمن وغیرہ سے حج کو نہین جا سکتا تو کسی کے ساتھ قربانی مکہ معظمہ کو بھیجے اور دن اور وقت ذبح کا مقرر کردے تا اوسکے بعد احرام اوتارے سر منڈانا یا کترانا سر کے بالونکا شرط نہین مگر بہتر ہے پھر اگلے سال قضا کرے اگر صرف عمرہ کی نیت تھی تو صرف عمرہ قضا کرے اور اگر فقط حج کی نیت تھی تو حج اور عمرہ دونون بجالاوے اور اگر قران کی نیت کی ہو تو دو عمرہ ایک حج کرے اور قارن روکا گیا ہو

تو دو قربانی بھیجے اور خطبے حج کے تین ہین ہر ایک بعد زوال کے ساتوین سے گیارہوین تک ایک ایک دن کے بعد ہر ایک مین احکام حج کے مناسب الحال بیان ہوتے ہین پس ساتوین کو بعد ظہر کے امام کو چاہیے ایک خطبہ پڑھے اور اوسمین جلسہ نکرے دوسرا نوین کو عرفات پر مسجد نمرہ مین پہلے نماز ظہر مثل خطبہ جمعہ کے دو خطبے پڑھے یعنے بیچ مین جلسہ کرے تیسرا گیارھوین کو منی مین بعد ظہر کے ایک خطبہ مثل ساتوین کے پڑھے **ف** علماء دین مین اختلاف ہے اس باب مین کہ جسکی نماز عید فوت ہو گئی ہو تو وہ ادا کرے یا نہ ادا کرے ظاہر مذہب حنفی یہ ہے کہ اس نماز کی قضا نہین ہے اسواسطے کہ یہ نماز سوا اس صفت خاص کے نہین آئی ہے لیکن ہدایہ کے بعض شرحون مین مذکور ہوا کہ اگر چاہے تو ادا کرے دو رکعت یا چار رکعت اسی طرح فتاوی محیط اور فتاوی قاضیخان مین وارد ہوا پس افضل یہ ہے کہ ادا کرے چار رکعت ابن مسعود سے باسناد صحیح وارد ہوا کہ جسکی نماز عید فوت ہو گئی ہو تو وہ چار رکعت ادا کرے جیسے کہ فتح الباری مین مذکور ہے پس پہلی رکعت مین سبح اسم اور دوسری مین والشمس اور تیسری مین واللیل اور چوتھی مین والضحی اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ اس باب مین رسول مقبول صلعم نے بہت بڑا اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے اسیطرح مذہب امام احمد کا اور کرمانی لکھتے ہین کہ نزدیک مالک و شافعی کی دو رکعت ادا کرے اور نزدیک امام احمد کے چار رکعت اور نزدیک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی انتہا ہی چاہئے اگر دیکھو حاشیہ و مختار مین درج ہو کر پڑھنا ان چار رکعت کا بطریق تطوع ہے نہ بطریق قضا و اللہ اعلم

باب تیسرا

فصل پہلی

فرائض و واجبات و سنن حج وغیرہ اور اقسام طواف کے بیان مین

پوشیدہ نرہے کہ فرض حج کے پانچ ہین اول احرام اور یہ شرط ہے دوسرا وقوف یعنی ٹھہرنا عرفات پر عرفہ کے دن زوال سے دسوین کی صبح تک اگرچہ ایک لحظہ ہو کسی حالت مین تیسرا طواف الزیارت اور یہ رکن ہے لیکن ٹھہرنا عرفات پر اقوی ہے لہذا اگر کسی نے پہلے ٹھہرنے عرفات کے جماع کیا تو حج باطل ہو اور پہلے طواف کے فاسد نہین ہوتا چوتھا ترتیب ان تینوں مین پانچوین ادا کرنا ہر فرض کا اوسکے وقت و مکان مین ان فرضون سے اگر کوئی ترک ہو تو حج ادا نہو گا اور امام شافعی کے نزدیک سعی بعد طواف اور سر منڈانا بھی فرض ہے اور واجبات حج کے چھ ہین ایک میقات پر حالت احرام مین گذرنا دوسرا سعی کرنا صفا مروہ مین تیسرے سعی بعد طواف کے کرنا چوتھے شروع سعی صفا سے کرنا پانچوین سعی پیادہ اگر عذر نہو چھٹے ٹھہرنا عرفات پر زوال سے غروب تک بلکہ کچھ رات تک ساتوین متابعت امام کی عرفات

بیان واجبات حج

بھرنے مین آٹھوین تاخیر کرنا نماز مغرب و عشا مین مزدلفہ پہونچنے تک نوین ٹھہرنا مزدلفہ مین رات کو اگر چہ ایکساعت ہو دسوین رمی یعنی کنکریان مارنا گیارھوین رمی اول پہلے سر منڈانے یا کترانے سے کرنا بارھوین رمی پہرون کے اوسی دنین کرنا ایام نحر مین سے تیرھوین ترتیب رمی اول و حلق اور طواف مین بعض کے نزدیک چودھوین ترتیب تینون رمی مین پندرھوین سر منڈانا یا سر کے بال کترانا سولھوین کرنا ان دونون کا ایام قربانی مین سترھوین کرنا ان دونون کا حرم مین مگر امام ابو یوسف کے نزدیک یہ سنت ہے اٹھارھوین طوف الزیارت کرنا قربانی کے دنون مین اونیسوین طواف مین حطیم کو بھی داخل کرنا بیسوین طواف داہنی طرف سے کرنا اکیسوین طواف با طہارت کرنا بائیسوین طواف مین ستر عورت کرنا تیئسوین طواف مین پاک ہونا کپڑے کا بقدر ستر عورت کے چوبیسوین طواف پیادہ کرنا اگر عذر نہ ہو پچیسوین دوگانہ طواف کے بعد یہ سب واجبات حج مین اور خاص جیسے چھبیسوین طواف رخصت آفاقی کو ستائیسوین رمی کرنا قارن متمتع کا پہلے ذبح سے اٹھائیسوین قربانی کرنا قارن متمتع پر اونتیسوین قربانی کرنا قارن متمتع پر پہلے سر منڈانے یا بال کترانے سے تیسوین قربانی کرنا قارن متمتع پر قربانی کے دنون مین اکتیسوین ترک کرنا ممنوعات احرام کا غرض جس چیز کو بے عذر ترک کرنے سے قربانی لازم آئے وہ واجب ہے مگر اس کلیہ سے چند چیزین مستثنے ہین جیسے ترک کرنا دوگانہ طواف کا تاخیر کرنا نماز مغرب مین عشا تک پس سوا سے فرائض و واجبات کے جو چیز حج مین گذرے یا سنت ہی یا مستحب لیکن سنت موکدہ اونسے بقول فقیہ ابو اللیث کے چار ہین اول طواف القدوم دوسرے رمل طواف کعبہ مین تیسرے دوڑنا صفا مروہ مین چوتھے رات کو رہنا منی مین انکے ترک سے گنہکار ہوتا ہے لیکن کفارہ لازم نہین آتا اور عمرہ مین احرام

بیان عمرہ

فرض ہے اور طواف کعبہ کا مگر احرام شرط ہے اور طواف رکن اور واجب عمرہ مین طواف صفا مروہ کا سر منڈانا یا کترانا اور سنن اور مستحبات عمرہ کے مثل حج کے ہین اور مفسد حج کا صحبت کرنا ہے پہلے ٹھہرنے عرفات سے اور مفسد عمرہ کا صحبت کرنا ہے پہلے طواف کے پوشیدہ نہ رہے کہ طواف سات قسم ہے ایک طواف قدوم اوسکو

بیان طواف

طواف التحیۃ اور طواف اللقا بھی کہتے ہین کہ اول سب سے بمجرد داخل ہونے مکہ شریف مین بجا لاتے ہین لیکن اگر امام نماز فرض یا نماز جنازہ کی پڑھتا ہو یا نماز فرض یا وتر یا سنت موکدہ اس سے ترک ہوتی ہو مثلا وقت اتنا ہے کہ اگر طواف کریگا تو سنت صبح کی جاتی رہین گی فقط فرض فجر کی پڑھ سکتا ہے تو ان چیزونکو پہلے طواف سے ادا کرے اور وہ آفاقی مفرد اور قارن پر سنت ہے نہ عمرہ کرنے والے اور متمتع اور مکہ

مگر امام مالک کے نزدیک واجب ہے بلکہ اس طواف مین نکرے اگر طواف صفا مروہ کا اسکے بعد منظور ہو
دوسرا طواف الزیارت کہ اوسکو طواف الرکن اور طواف الواجب اور طواف یوم النحر بھی کہتے ہین اور وہ
فرض ہے حج مین اوسکا وقت دسوین تاریخ کی فجر سے بارھوین کی آخر تک اگر اس سے تاخیر کریگا تو
قربانی لازم آویگی تیسرا طواف الوداع کہ اوسکو طواف الرخصت اور طواف الصدر اور طواف الافاضہ
اور طواف آخر العہد بالبیت بھی کہتے ہین یہ طواف واجب ہے آفاقی پر مفرد ہو یا قارن یا متمتع پس عمرہ
لانے والے اور مکی پر واجب نہین اول وقت اوسکا بعد طواف الزیارت کے ہے اور آخر تمام عمر مگر رخصت
ہونے کے وقت مکہ معظمہ سے بہتر ہے چوتھا طواف عمرہ کا اور وہ فرض ہے عمرہ مین پانچوان طواف نفل
کہ مکی یا آفاقی بعد طواف قدوم یا طواف عمرہ کے جب چاہے بجا لائے چھٹا طواف تحیۃ المسجد کہ مستحب ہے
داخل ہونے والے کے لیے اسواسطے کہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ تحیۃ اس مسجد کا طواف ہے ساتوان
طواف النذر اور وہ واجب ہے نذر ماننے والے پر اور طواف نفل بہتر ہے نماز نفل سے آفاقی کے حق مین
مگر مکی کے حق مین نماز نفل بہتر ہے طواف سے اگر طواف کعبہ یا طواف صفا و مروہ کرنے مین تکبیر شروع
ہوسکے یا جنازہ واسطے نماز کے پیش آیا طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھے باقی طواف کو بعد ادا کرے اور دوگانہ
ہر طواف کا مذہب حنفی مین واجب ہے اور امام شافعی کے نزدیک سنت ہے بہتر یہ ہے کہ بعد طواف
کے فوراً مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھے اسکے بعد بہتر مقام اوسکے واسطے اندر کعبہ کا پھر حطیم میزاب
کے نیچے پھر حطیم سے جو جگہ کعبہ سے قریب ہو پھر گرد کعبہ کے جو اوس سے قریب زیادہ ہو پھر باقی
مطاف پھر مسجد الحرام پھر تمام حرم مگر وقت طلوع اور غروب اور ٹھیک دوپہر مین اور بعد صبح کے طلوع
تک اور بعد نماز عصر کے غروب تک۔ اور وقت خطبہ اور شروع تکبیر فرض کے مکروہ ہے پس اگر طواف
صبح یا بعد نماز عصر کے کیا ہو تو دوگانہ اوسکا بعد طلوع کے قبل اشراق اور بعد فرض مغرب پہلے سنت
کے ادا کرے اور یہ دوگانہ اگرچہ واجب ہے لیکن واجب بالغیر ہونے کی جہت سے کہ تابع طواف کا ہے
مکروہ وقت مین حکم نفل کا رکھتا ہے لہذا اس کے ترک سے قربانی لازم نہین آتی لیکن اگر بعد صبح
بعد نماز عصر کے پڑھیگا تو کراہت کے ساتھ ادا ہوجائیگا پڑھنے مین اگر معلوم ہو تو قطع کرنا اوسکا
چاہیے اور پھر پڑھنے کے اعادہ اولیٰ و بہتر ہے مگر طحاوی کے نزدیک بعد صبح اور بعد نماز عصر کے مکروہ
نہین ہے مثل نماز جنازہ و سجدہ تلاوت کے اور امام شافعی کا بھی یہی مذہب ہے اور طواف مین سلام کلام مسئلہ

بتانا جائز ہے مگر بات چیت نکرنا اور جو کام حاضری کے خلاف ہو اوسکا چھوڑنا مستحب ہے اور کبھی طواف النفل کرنا اور دوگانہ ہر ایک کا سب کے بعد پڑھنا مکروہ ہے مگر امام ابو یوسف کی نزدیک اکٹھا کرنا طوافون طاق کا جائز ہے اور عمرہ اور تمتع مین طواف قدوم نہین ہوتا اور عمرہ مین اور مکی پر مطلقاً طواف رخصت بھی نہین ہوتا ہے +

فصل دوسری

عرفہ اور عرفات اور عشرہ ذی الحجہ اور منی کے فضائل مین اور حج اکبر اور حج مبرور کی تحقیق مین

رزین محدث سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ بہتر دنون مین سے وہ عرفہ ہے جو جمعہ کے دن پڑے اوس دن کا حج بہتر ہے اور دنون کے ستر حج سے اہل حدیث لکھتے ہین کہ یہ تو مشہور ہے کہ بعضون کے حج قبول ہوتے ہین اور اونکے واسطے سے اور حاجیون کی بھی مغفرت ہوتی ہے تو جمعہ کا حج اس سے مستثنیٰ ہے یعنے جمعے کے حج مین کل کی مغفرت بلا واسطہ ہوتی ہے حضرت علامہ غزالی احیا مین نقل کرتے ہین کہ جس سال مین کہ عرفہ جمعہ کے دن پڑے حق تعالی کل اہل عرفہ کو بخشدیتا ہے اور دنیا کے سب دنون سے وہ دن افضل و اشرف ہے وارد ہوا کہ عرفہ حجۃ الوداع جناب سرور عالم صلعم کا بھی جمعے کے دن پڑا تھا اور اوسی دن عرفات مین یہ آیت شریف نازل ہوئی اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ تا آخر مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا کہ ایسی آیت ہم مین اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ روز نزول عید قرار دیتے حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مین خوب جانتا ہون کہ جسدن یہ آیت نازل ہوئی عرفہ کے دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی ہے اور سان مسلمانون کی دو عیدین جمع تھین کیونکہ جمعہ کا دن بھی عید ہے اور عرفہ بھی عید ہے کہتے ہین کہ اوسی دن یہود و نصاری مجوس مشرکین کی بھی عید تھی شاید اسی حدیث کے سبب سے کہ جس حج مین عرفہ جمعہ کے دن پڑتا ہے لوگ اوسکو حج اکبر کہتے ہین حقیقت مین اس حج کا بہت بڑا ثواب ہے لیکن قرآن مجید مین حج اکبر سے یہ مراد نہین ہے بلکہ عین حج مراد ہے اور احتراز ہے حج اصغر سے کہ عمرہ کو کہتے ہین ف دسوین سال ہجرت سے رسول مقبول صلعم خود حج کو تشریف لے گئے اس حج مین آپ نے ایسی باتین فرمائین جیسے کوئی وداع کرتا ہے یعنی رخصت کرتا ہے اسوجہ سے حجۃ الوداع کہتے ہین بعد تمام فرمانے خطبہ کے آپ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالی تم سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہوگے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپ نے احکام الہی بخوبی پہونچائے اور نصیحت امت کی کما حقہ فرمائی آپ نے آسمان کیطرف

کلمہ کی اور انگلی اوٹھا کے تین بار فرمایا اللھم اشھد یا اللہ گواہ رہ اور فرمایا کہ تین چیزین ہین جو مومن کو پاک و
صاف رکھتی ہین ایک اخلاص عمل مین یعنی عبادت بے ریا دوسرے مسلمانون کی جماعت مین شریک رہنا
تیسرے بھائی مسلمانون کی خیرخواہی پھر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہین غائبون کو یہ سب باتین
پہونچا دین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ حج مبرور کی جزا نہین
مگر جنت لوگون نے پوچھا کہ نیکی حج کی کیا ہے فرمایا اطعام الطعام ولین الکلام یعنی کھانا کھلانا اور نرمی
سے بات کہنا اہل حدیث لکھتے ہین کہ حج مبرور حج مقبول کو کہتے ہین اور علامت اوسکی یہ ہے کہ حاجی
آپ کو گناہون سے بچائے اور حج اوسکا محض خدا کے واسطے ہو اور ریا و فخر وغیرہ کا کچھ دخل نہو
اور احیا مین علامہ غزالی فرماتے ہین کہ اگر حج کرنے والے کی عادتین اور سب فعل بعد حج کرنے کے پہلے
سے نیک ہوجاوین اور دنیا سے نفرت اور آخرت کی رغبت پیدا ہو تو یہ علامت حج مقبول کی
ہے والا نا مقبول اور بعض علما لکھتے ہین کہ حج کی راہ مین نقصان ہونا اور مصیبت
و تکلیف مال و بدن مین اوٹھانا یہ سب علامات قبولیت حج کی ہین کیونکہ حج کرنے کی مصیبت کا
ثواب برابر اجر خرچ کرنے جہاد کی ہے پس وہ تکلیف و مصیبت خدا کی راہ مین ہے تو چاہیے کہ اس سفر
مبارک کی تکلیفات ظاہری سے نہ گھبراوے حق تعالی کسی عمل کا اجر و ثواب نہین ضائع کریگا جیسے کہ
تعریح اسکی احیا وغیرہ مین ہے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص محفوظ رکھے زبان اور کان
اپنے کو عرفے کے دن بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اوس عرفہ سے تا عرفہ سال آیندہ روایت کیا بیہقی
نے صحیح مسلم مین حضرت ابوقتادہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ارحم الراحمین کے
فضل سے امید رکھتا ہون مین کہ ثواب عرفہ کے دن کے روزہ کا اسقدر ہووے کہ کفارہ دو برس کے
گناہون کا ایک سال گذشتہ کا اور ایک سال آیندہ کا اور امید رکھتا ہون مین کہ ثواب عاشورہ کے دن
کے روزہ کا کفارہ ہو ایک برس کے گناہون کا اور بیہقی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم
نے کہ عرفے کے دن کا روزہ مانند ہزار روزہ کے ہے ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ وجہ افضلیت عرفہ
کے روزہ کی اوپر عاشورہ کے روزہ کے یہ ہے کہ عرفہ کا روزہ نبی آخرالزمان کی شریعت سے ہے
اور روزہ عاشورہ کا حضرت موسی کے شریعت سے ہے لیکن اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ عاشورہ کا دن
بھی نہایت بابرکت ہے فقیہ ابواللیث سمرقندی تحریر فرماتے ہین کہ عبداللہ ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ فرمایا

فصل حج مبرور
علامات حج مبرور

فصل مصیبت راہ حج

فضیلت روزہ عرفہ
روزہ عاشورہ

مقبول صلعم نے کہ جسنے روزہ رکھا دسوین محرم کا دیا جاتا ہے اوسکو ثواب دس ہزار حاجیون کا اور عمرہ کرنے والونکا اور ثواب دس ہزار شہید کا اور جسنے اسدن یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو ہر بال کے عوض اللہ تعالی اسکے درجے بلند کریگا جنت مین اور جسنے کہ افطار کرایا روزہ کسی مسلمان کا نوین تاریخ محرم کی پس گویا کہ اوسنے افطار کرایا روزہ تمام امت محمد صلعم کا اور اونکے پیٹ بھر دیا صحابہ نے عرض کیا البتہ تحقیق کی رسول اللہ نے عاشورہ کو سب دنون پر فرمایا کہ ہان پیدا کیا اللہ تعالی نے آسمان و زمین کو عاشورہ کے دن اور پیدا کیا پہاڑون اور تارون کو اور لوح و قلم کو اور آدم کو اور حضرت حوا کو اور جنت کو عاشورہ کے دن اور داخل فرمایا حضرت آدم کو جنت مین عاشورہ کے دن اور پیدا ہوے حضرت ابراہیم عاشورہ کے دن اور نجات دی آپکو اللہ تعالی نے آگ سے عاشورہ کے دن اور صحت پائی حضرت ایوب نے عاشورہ کے دن اور حضرت آدم کی توبہ قبول ہونا اور حضرت داود کے گناہ کی بخشش ہونا اور حضرت سلیمان کی بادشاہت واپس ہونا اور حضرت عیسی کا پیدا ہونا اور آسمان پر جانا اور رسول مقبول صلعم کا پیدا ہونا اور قیامت قایم ہونا یہ سب باتین عاشورہ کے دن ہوئین ہین اور فدیہ حضرت اسمعیل کا عطا ہونا اور فرعون کا غرق ہونا اور بنی اسرائیل کے واسطے دریا مین رستہ ہوجانا اور حضرت نوح کا کشتی سے فارغ ہونا یہ سب عاشورہ کے دن ہوا بعض اہل حدیث فرماتے ہین کہ عاشورہ کو عاشورہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے دس نبیون کو اس دن مبارک مین دس کرامتین عنایت فرمائین جیسے کہ مذکور ہوا علاوہ اسکے حضرت ابراہیم کا مرتبہ خلیل ہونچنا حضرت ادریس کا آسمان پر جانا اور حضرت یونس کا شکم ماہی سے نکلنا یہ سب عاشورہ کے دن ہوا اور بعض فرماتے ہین کہ عاشورہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ اللہ تعالی نے اسدن مبارک مین اس امت پر دس کرامتین عنایت فرمائین اول مہینا رجب کا کہ فضیلت اس مہینے کی سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت اس امت کی سب امتون پر دوسرا مہینہ شعبان کا اسکی بزرگی سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت رسول مقبول صلعم کی سب نبیون پر تیسرا مہینہ رمضان مبارک کا کہ اسکی فضیلت سب مہینون پر ایسی ہے جیسے فضیلت اللہ تعالی کی سب مخلوق پر چوتھے لیلۃ القدر کہ وہ بہتر ہے ہزار مہینون سے پانچوین دن عید الفطر کا کہ وہ دن جزا ملنے کا ہے اور چھٹے دس دن ذی الحجہ کے ساتوین دن عرفہ کا کہ روزہ اسکا کفارہ دو برس کے گناہون کا ہے آٹھوین دن قربانی کا کہ یہ دن خدا کی مہمانی اور ضیافت کا ہے نوین دن جمعہ کا کہ وہ سید الایام ہے

دسوین عاشورہ کا دن کہ اسکا روزہ کفارہ برس دن کا ہے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے عاشورہ کے دن اپنے عیال پر وسعت کھانے وغیرہ کی کی تو اللہ تعالیٰ اوسپر وسعت اور فراغت رکھتا ہے سال بھر سفیان رح فرماتے ہین کہ اس عمل کا ہمنے تجربہ کیا تو ایسا ہی پایا چونکہ اس دن مبارک مین ہر طرح سے جامعیت اور اکملیت حاصل تھی تو معرکہ شہادت جناب سید الشہدا بھی اسی دن عالم ظہور مین آیا غرض اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ مختار کے نزدیک عرفہ کا روزہ خاصکر حاجیون کے واسطے مکروہ ہے بدلیل اسکے کہ رسول مقبول صلعم نے افطار فرمایا اور غالب ہے کہ اسمین مصلحت اور حکمت شرعی یہ ہو کہ اوس دن حاجی لوگ بسبب ضعف اور کسل روزہ کے دعا و استغفار مین اور حج کے ارکان ادا کرنے مین سست اور غافل ہو جاوین یہان تک کہ اہل سلف کا فرمانا یہی ہے کہ عرفات والون کو افطار کرنا مستحب ہے اور بروایت ابو الشیخ کتاب الثواب مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ روزہ ذی الحجہ کی آٹھوین کا کفارہ ایک برس کے گناہ ہوتا ہے اور نوین کا روزہ کفارہ دو برس کے گناہ ہونیکا ہے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا سرور کائنات صلعم نے کہ نہین ہے کوئی دن دوست زیادہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ کہ عبادت کیجاوے اوسکی ذی الحجہ کے عشرہ سے کہ اوسکے ہر دن کا روزہ برابر ہے برس دن کے روزہ کے اور عبادت ہر رات کی برابر ہے شب قدر کی عبادت کے روایت کیا ترمذی و ابن ماجہ نے اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ یعنی بعضے مفسرین ان دس راتون کو تین قسم پر لکھتے ہین اول تو دس راتین ذی الحجہ کے مہینے کے اول کی کہ سب حاجی لوگ اطراف و جوانب سے اون دس راتون مین مکہ معظمہ مین یا اوسکے گرد و نواح مین حج و طواف بجالانے کو جمع ہوتے ہین اور ابتدا جمع ہونے کی شب اول سے ہوتی ہے اور انتہا اوسکی دسوین رات کو ہوتی ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ دنون مین سے کوئی دن اس مرتبہ کا نہین ہے کہ اوسمین نیک عمل بہتر اور افضل ہو ذی الحجہ کے دس راتون سے کہ ہر روزہ اوسکا برابر روزون ایک برس کے روزونکے برابر ہے ثواب مین اور عبادت ہر رات کی اون راتون مین سے شب قدر کی عبادت سے دس گنی ہے دوسرا رمضان مبارک کے آخر کا دہا کہ عابد لوگ اعتکاف کی سنت ادا کرنے کو اور شب قدر کی برکتین حاصل کرنے کو تمام سال اوسکے انتظاری مین کاٹتے ہین حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جب یہ دہا داخل ہوتا تھا تو رسول خدا صلعم گھر کو چھوڑ کر کمر چست باندھکر مسجد شریف مین اعتکاف کو

شیعے تھے اور اپنے اہل و عیال کو شب بیداری مین اپنے ساتھ شریک فرماتے تھے اور تحفہ دریافت پرسلے
درجے کی فرماتے تھے تیسرا محرم کا اول وہ کہ شہداء کربلا کے کربت اور غربت کے دن ہین اور خون ریخ
بنے کہ اللہ تعالی کی راہ مین کھینچا ہے اوسکا ثواب اونکی ارواح مقدس پر اوس دہے مین نازل ہوتا ہے
اور بدبختی لوگ جہالت کی راہ سے رسومات غم والم کے قائم کرنے کو جیسے سینہ زنی اور کتاب خوانی اور تعزیہ
سازی اور نوبت نوازی کے واسطے تمام سال انتظار اوس دہے کا کرتے ہین اور بعض مفسرون نے
ان دس راتون کو تمام سال مین سے متفرق لیا ہے کہتے ہین کہ پانچ راتین رمضان شریف کی آخر کے
دہے کی کہ اونکی گمان شب قدر کی برکتون کا ہے اور ایک رات عید الفطر کی اور ایک رات عرفہ کی
اور ایک رات عید الضحی کی اور ایک رات معراج کی یعنی ستائیسوین رجب کی اور ایک شب برات یعنی
پندرھوین رات شعبان کی علماء دین لکھتے ہین کہ جو شخص نذر مانے برس کے افضل دنون کی روزہ
رکھنے کی تو یہ نذر اوسکی عشرہ ذی الحجہ کی طرف عائد ہوگی اور جو نذر مانے افضل دن کے روزہ رکھنے
کی تو دن عرفہ کا ہوگا اور جو نذر کرے ہفتہ کے دنون مین سے افضل دن کے روزہ رکھنے کی تو دن
جمعہ کا ہوگا اور بعض علما فرماتے ہین کہ عشرہ ذی الحجہ کا باعتبار دنون کے افضل ہے بسبب ہونے
عرفے کے دن کے اوسمین اور راتین عشرہ رمضان کی افضل ہین بسبب ہونے شب قدر کے اوسمین
ہکذا فی اشعۃ اللمعات حضرت فقیہ ابو اللیث رح باسناد طویل روایت کرتے ہین کہ حق تعالی نے تحفہ بھیجا
حضرت موسی بن عمران ع کو پانچ دعائین کہ لائے اونکو حضرت جبرئیل عشرہ ذی الحجہ مین اول دعا لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت بیدہ الخیر
وهو علی کل شیء قدیر دوسرے اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له الها واحدا
صمدا احدا فردا باقیا لم يتخذ صاحبة ولا ولدا تیسرے اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له احدا صمدا لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد چوتھے
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو
حی لا یموت بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر پانچوین حسبی الله وکفی سمع الله لمن
دعا لیس وراء الله منتهی اور وارد ہوا کہ یہ کلمے نازل ہوئے انجیل مین حواریون نے حضرت عیسی
سے فضیلت اور ثواب ان کلمات کا پوچھا آپ نے اسکا ثواب اور فضیلت بحساب بیان فرمائی ابو النضر نا

تنبیہ
فضیلت عشرہ ذی الحجہ
فضیلت عشرہ رمضان
بسبب شب قدر

ابن القاسم فرشتے ہین کہ مجھسے بیان کیا ایک شخص نے کہ اوسنے عشرہ ذی الحجہ مین یہ پانچون دعائین پڑھین
اور اونکی برکت سے دعا مانگی پس دیکھا اوسنے خواب مین کہ گویا گھر مین پانچ طباق نور کے ہین اور پرتلے اور سارا
گھر نور سے معمور ہوگیا حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسوقت ہوتا ہے
دن عرفہ کا تحقیق اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے طرف آسمان دنیا کے پھر فخر فرماتا ہے ساتھ حاجیون کے
روبروے فرشتون کے اور فرماتا ہے کہ دیکھو میرے بندون کی طرف کہ آئے میرے پاس پراگندہ بال
اور گردآلودہ چلاتے ہوے ہر راہ دور سے ساتھ لبیک اور ذکر کے گواہ کرتا ہون مین تمکو کہ تحقیق
مینے بخشا اونکو پھر کہتے ہین فرشتے کہ اے پروردگار ہمارے فلانا شخص ہے کہ نسبت کیا جاتا ہے گناہ
کے ساتھ اور فلانا مرد اور فلانی عورت گناہ کرتے ہین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اوسوقت فرماتا ہے اللہ
عزوجل کہ تحقیق بخشا مینے اونکو پھر فرمایا کہ نہین ہے کوئی دن کہ بہت آزاد کیے جاوین اوسمین آگ سے
برابر دن عرفہ کے روایت کیا شرح السنہ مین اور حضرت طلحہ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ نہین دیکھا گیا شیطان کسی دن زیادہ ذلیل اور راندہ ہوا اور بہت حقیر اور بہت غصے مین بھرا ہوا
برابر عرفہ کے دن کے ف یعنی شیطان ہمیشہ مسلمانون کی نیکیان دیکھکر غصہ کھاتا ہے اور خوار ہوتا ہے
مگر عرفہ کے دن سب دنون سے زیادہ خوار اور غصہ ناک ہوتا ہے اور نہین ہے سبب اسکا مگر اس وجہ سے
کہ دیکھتا ہے اوترنا رحمت الٰہی کا عام و خاص پر اور معاف کرنا غفور الرحیم کا بڑے گناہونکو مگر کہ دیکھا
گیا دن بدر کے یعنی اوس دن کہ فتح مسلمانون کی اور عزت اور شوکت اسلام کی ہوئی خواری اور ذلت
شیطان کی مانند خواری و ذلت عرفہ کے دن کی سی تھی یا زیادہ پس تحقیق دیکھا شیطان نے
جبرئیل کو دن بدر کے کہ درست کرتے ہین اور جماتے ہین ملائکہ کی صفون کو روایت کیا شرح السنہ
مین اور جو دعائین کہ اس دن مین پڑھی جاتی ہین وہ پہلے مذکور ہوگئین حدیث شریف مین وارد ہوا کہ بڑا
گنہگار لوگون مین وہ شخص ہے جو عرفہ کے دن عرفات پر ٹھہرے پس گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اوسکو
نہین بخشا اور بھی وارد ہوا کہ بعض گناہ ایسے ہین کہ اونکا کفارہ کوئی عبادت نہین ہوسکتی مگر ٹھہرنا عرفات
ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ عرفات نام رکھنے کی یہ وجہ ہے کہ حضرت ابراہیم کو اوس جگہ معرفت حاصل
ہوئی تھی اس بات کی کہ خواب میرا خدا کی طرف سے ہے یا یہ وجہ کہ جبرئیلؑ نے معرفت مناسک حج آپکو
وہان تعلیم فرمائی تھی یا یہ وجہ کہ حضرت آدم و حوا کو آپس مین وہان معرفت حاصل ہوئی تھی جیسے کہ تفسیر

فضیلت روز عرفہ

فضیلت شام عرفات

سعادات دینی و دنیوی مذکورہ بالا اور خداے کریم اپنے فضل عظیم سے سب مسلمانوں کو اور ہم کو ان مقامات تک جانا نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

حج اور عمرہ کے فضائل میں

اہل اسلام کو معلوم ہو کہ حج بڑی عبادت ہے کہ حج کی بہت سی فضیلتیں آیتوں اور حدیثوں میں آئی ہیں اول یہ آیت فضل میں جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے لیشہدوا منافع لہم تفسیر والوں کے نزدیک منافع کے معنی میں اختلاف ہے تفسیر معالم میں سعید ابن مسیب اور محمد بن علی الباقر سے روایت ہے کہ مراد منافع سے عفو اور مغفرت ہے اور سعید ابن جبیر کے نزدیک مراد تجارت ہے اور مجاہد و عطا کے نزدیک حج کا نفع عام ہے دنیا و آخرت میں امام زمخشری تفسیر کشاف میں اس آیت شریف کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام اعظم نے پہلے حج ادا کرنے سے اور عبادتوں کی تفضیل اور تعریف فرمایا کرتے تھے مگر جب آپ نے حج ادا کیا اور ملاحظہ فرماے خصائص و برکات و حسنات و درجات حج کے تو آپ نے تفضیل دی حج کو اوپر سب عبادتوں کے اسی طرح تفسیر احمدی میں مذکور ہے ف اس جگہ فقیر عرض کرتا ہے کہ اہل اسلام ذرا غور و فکر کریں اس مضمون پر کہ بخشا جانا حق العباد اور مظالم کا سواے حج کے اور کسی عبادت کے طفیل نہیں ہو سکتا چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا کہ بڑا گنہگار لوگوں میں وہ شخص ہے جو عرفہ کے دن عرفات پر ٹھہر کر پس گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اوسکو نہیں بخشا پوشیدہ نہ رہے کہ اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ حج سے بڑے گناہ بھی جھڑتے ہیں یا نہیں بعض فرماتے ہیں کہ معاف ہوتے ہیں جیسے حربی مسلمان ہوتا ہے تو اوسکے گناہ سب معاف ہو جاتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور بندوں کے حق نہیں معاف ہوتے ہیں جیسے ذمی مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں نہ بندوں کے قاضی عیاض لکھتے ہیں کہ اجماع ہے اہل سنت کا اوپر کہ بڑے گناہوں کو نہیں جھاڑتی ہے مگر توبہ اور حضرت طیبی محدث اور میر بادشاہ کا یہی مذہب ہے کہ حج سے گناہ کبیرہ اور حق العباد دونوں معاف ہوتے ہیں چنانچہ حضرت عباس ابن مرداس سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے دعا مانگی واسطے امت اپنی کے عرفہ کی شام کو بخشش کی پس قبول کی گئی کہ تحقیق میں نے بخشا واسطے اونکے سواے حقوق بندوں کے پس تحقیق میں لونگا واسطے مظلوم کے حق اوسکا ظالم سے کہا حضرت صلعم نے اے رب میرے اگر چاہے تو دے مظلوم کو جنت کی نعمتیں بدلا اوسکو

حق سے کہ ظالم نے لیا ہے اور بخشدے واسطے ظالم کے پس نہ قبول کی گئی اوس رات کی تمام کو جب صبح کی
تو حضرت نے مزدلفہ میں پھر وہی دعا مانگی پس قبول کی گئی کہا راوی نے پس ہنسے حضرت یا کہا راوی نے
مسکرائے پس کہا حضرت ابابکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے کہ قربان ہون ماں باپ ہمارے آپ پر کہ تحقیق یہ وہ
ساعت ہے کہ نہیں آپ ہنستے تھے اسمین یعنی اس ساعت عظیم الشان کا یہ مقتضا نہین ہے کہ آپ ہنسین
پس کس چیز نے ہنسایا آپ کو ہمیشہ ہنساوے اللہ تعالی آپ کے دانتون کو فرمایا حضرت نے کہ تحقیق
دشمن خدا ابلیس نے جب جانا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے قبول فرمائی دعا میری اور بخشا میری امت کو تو لی
مٹی پس شروع کی ڈالنی مٹی اپنے سر پر اور چلکارنا شروع کیا دا ویلاہ واثبوراہ پس ہنسایا مجھکو اوسکی
بیقراری اور گھبراہٹ نے روایت کی ابن ماجہ نے اور نقل کی بیہقی نے کتاب بعث و نشور مین مانند
اسکے **ف** ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مغفرت عام ہوئی یعنی اللہ تعالی اور بندون کے
دونون کے حق بخشے گئے اور طبرانی کہتے ہین کہ یہ حکم محمول ہے اوس ظالم پر جسنے توبہ کی اور عاجز
حقون کے ادا کرنے سے اسلیے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ اور اسی طرح بیہقی لکھتے ہین اور مواہب لدنیہ مین ترمذی سے منقول ہوا کہ حج
کفارہ مظالم کا بھی ہوتا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ ظلم ماسوے شرک کے ہے اور حضرت شیخ محدث
دہلوی اس حدیث کی تحقیق مین فرماتے ہین کہ حج سے حقوق اللہ بخشے جاتے ہین اور حقوق العباد مین
اختلاف ہے جمہور اہل سنت اسپر ہین کہ نہین بخشے جاتے ہین اور ظاہر حدیث سے بخشا جانا عام ثابت
ہوتا ہے واللہ اعلم حسنؒ اوی ہین کہ شیطان کا یہ حال ہوا اوسکا نام محسر ہے یعنی حسرت مین ڈالنے والا
شیطان کو یہ مقام مزدلفہ کے پاس ہے بانسو پینتالیس گز کی قدر اسوجہ سے اوس جگہہ سے حاجی لوگ
جلد گذر تے ہین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جسنے خدا کے لیے
حج کیا اور عورتون سے خواہش کی بات چیت نہ کی اور ساتھ والون سے گالی گلوج جھگڑا نہ کیا تو وہ جسوقت
وقت ایسا پاک ہوا کہ گویا اوسی دن اوسکی ماں نے جنا اور بھی صحیحین مین حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک گناہ بخشواتا ہے اور حج مبرور کی جزا نہین مگر جنت فرشتے کہتے
ہین کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف کفارہ گناہون کا ہی نہیں ہے بلکہ مرتبہ اسکا یہ ہے
کہ علاوہ کفارہ ہونے گناہون کے خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے اوسکو جنت مین داخل کریگا

بیان

فضائل

فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حج مبرور بہتر اور افضل ہے دنیا و مافیہا سے اور نہیں ہے جزا حج مبرور کی
مگر جنت اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ حج غیر مقبول بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور کہا جاتا ہے واسطے
اوس شخص کے کہ حج نہین قبول ہوا اوسکا کہ نکلا تو اپنے گناہون سے اور جسکا کہ حج قبول ہوا پس
تحقیق وہ پہونچا مقصد کو روایت کیا شیخ احمد جعفراوی نے عقد الثمین مین حضرت امام حسن بصری رح
سے روایت ہے کہ ایک حج مقبول بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور اوسکو حکم چار سو آدمیون کی شفاعت
کا دیا جاویگا جس کسیکی چاہے اپنے کنبے وغیرہ مسلمانون کی اور بھی آپ سے مجالس کبیہ مین روایت ہے
کہ حج غیر مقبول کفارہ ستر برس کے گناہونکا ہوتا ہے اور ثواب حج مقبول کا بیحساب ہے حضرت ام سلمہ رض سے
روایت ہے کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ جسنے احرام باندھا حج کا یا عمرہ کا بیت المقدس سے
مسجد الحرام تک بخشے جاتے ہین اوسکے گناہ اگلے اور پچھلے یا یہ فرمایا کہ واجب ہو جاتی ہے اوسکے لیے
جنت نقل کی ابو داؤد و ابن ماجہ رح نے ف بعض اہل حدیث لکھتے ہین کہ اس حدیث مین اشارہ ہے

فضیلت

طرف اسکے کہ احرام کی جگہ جتنی دور ہوگی اوتنا ہی ثواب زیادہ ہوگا چنانچہ اپنے گھر سے احرام باندھکر
جانا افضل ہے اگر ممنوعات احرام سے بچ سکے ورنہ میقات سے افضل ہے حضرت شیخ رض لکھتے ہین
کہ جب حاجی بیت المقدس سے آتا ہے مکہ شریف کی طرف تو راہ مین مدینہ طیبہ بھی ملتا ہے پس وہ شخص
مشرف ہوتا ہے ساتھ افضل اور اشرف مقامون کے اول اور اوسط اور آخر مین اسوجہ سے خداوند کریم
کی جناب سے حاجی کو یہ ثواب عظیم نصیب ہوتا ہے جامع ترمذی مین عبد اللہ ابن مسعود رض سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو اس واسطے کہ یہ دونون دور کرتے ہین
گناہون اور محتاجی کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کو اور سونے چاندی کو حاصل حدیث یہ ہے
کہ پے درپے کرو حج اور عمرہ یعنی قران کہ اوسمین حج اور عمرہ دونون ہوتے ہین یا یہ مراد ہے کہ عمرہ کیا
ہے جسنے تو پھر حج کرو اور حج کیا تو پھر عمرہ کرو اور مراد فقر سے یا تو فقر ظاہری ہے یا فقر باطنی یعنی
حج کی خیر و برکت سے مسلمان مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے اور کیون نہو کہ بندہ ضعیف گنہگار
جب آستانہ اقدس اپنے پروردگار غفار الذنوب پر پہونچ گیا تو اس سے زیادہ مسلمان کے واسطے
کون سی بڑی دولت اور سعادت دنیا و آخرت ہے عمران بن حصین رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے کہ ساتھ کرو حج اور عمرہ کو کہ یہ دونون عمر اور رزق مین ترقی کرتے ہین اور دور کرتے ہین دونون

تناہون کو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کو روایت کیا ابن جوزی نے عبد الرزاق محدث سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حج کرو اور غنی ہو جاؤ احیا میں بھی یہ حدیث وارد ہوئی ہے
حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ چھوٹی اور بڑی عمر والی اور عورت کا جہاد حج
اور عمرہ ہے روایت کیا نسائی نے حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ ضعیف آدمی کا جہاد حج
ہے روایت کیا ابن ماجہ نے اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ عورتوں پر جہاد ہے فرمایا کہ ہاں عورتوں پر
ایسا جہاد ہے کہ نہیں ہے لڑائی اس میں وہ حج اور عمرہ ہے روایت کی ابن ماجہ نے ف حج و عمرہ میں لڑائی تو نہیں
ہے لیکن بسبب کمال مشقت اور ریاضت اور حاصل ہونے تفرقہ عزیزان اور وطن سے عورتوں کے
حق میں بمنزلہ جہاد کے ہے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
میں دیکھتی ہوں کہ جہاد سب عملوں سے افضل اور اعلیٰ ہے اور ہم عورتیں جہاد نہیں کرتی ہیں تو آپ نے
فرمایا کہ افضل جہاد حج مبرور ہے تو آپ فرماتی ہیں کہ جب سے یہ سنا ہے میں نے تو نہ چھوڑا میں نے حج کو روایت کیا
بخاری نے حضرت علی رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جس نے حج کیا اور بعد اسکے غزا کی تو
لکھا جاتا ہے اوسکے غزا کا اجر و ثواب برابر چار سو حج کے تو آپ فرماتی ہیں کہ اس فرمان عظیم الشان کو سنکر
ان مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے جو طاقت اور قدرت حج اور جہاد کرنے کی نہ رکھتے تھے پروردگار عالم نے
اپنے حبیب مکرم معظم کو وحی بھیجی کہ اے حبیب میرے جو شخص تجھ پر تحفہ درود شریف کا بھیجیگا تو اوسکے
درود شریف کا اجر و ثواب برابر چار سو جہاد کے ہے اور ہر جہاد برابر چار سو حج کے روایت کیا شیخ احمد
حقراوی نے عقد الثمین میں اور اسی طرح روایت کیا ابو حفص عمر الملیانشی نے اور اسی روایت کو حضرت شیخ
عبد الحق محدث دہلوی جذب القلوب میں تحریر فرماتے ہیں عبد اللہ ابن عباس رض فرماتے ہیں کہ تھے ہم رسول خدا
صلعم کے ساتھ منیٰ میں ناگاہ آئی ایک جماعت اہل یمن کی اور وہ لوگوں نے آکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ
قربان ہوں ماں باپ ہمارے تم پر یا رسول اللہ بیان فرمایئے ہمارے سامنے اجر و ثواب حج کے آپ نے فرمایا
کہ جو آدمی نکلا اپنے گھر سے بہ نیت حج اور عمرہ کے پس جو قدم کہ اوٹھاتا ہے اور رکھتا ہے زمین پر گر
جھڑتے ہیں گناہ اوسکے ایسے جیسے پتے درخت سے جھڑتے ہیں پس جو وقت کہ پہونچتا ہے مکہ شریف
میں تو ملائکہ اوس سے مصافحہ اور سلام علیک کرتے ہیں اور جس وقت کہ پہونچتا ہے ذو الحلیفہ میں اور غسل کرتا
تو اوسکو اللہ تعالیٰ گناہوں سے پاک کر دیتا ہے اور جس وقت کہ احرام باندھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اوسکی نیکیوں کو

تروتازہ اور نیا کردیتا ہے اور جسوقت کہ کہتا ہے لبیک اللہم لبیک اللہ تعالی اوسکے جواب مین فرماتا ہے
کہ اے بندہ میرے مین تیرے پاس موجود ہون سعادت اور رحمت لیکر اور سن رہا ہون تیری تسبیح کو
اور نظر رحمت کی کر رہا ہون تیری طرف تیرے اور جب کہ طواف اور سعی کرتا ہے صفا و مروہ کی اللہ تعالی اوسکو
بیشمار نیکیان عنایت کرتا ہے اور جب عرفات مین آتا ہے اور باآواز بلند اپنی حاجتونکو چاہتا ہے تو حقتعالی فخر
فرماتا ہے اپنے بندون سے ساتون آسمان کے فرشتون پر اور فرماتا ہے کہ اے ملائکہ میرے دیکھو میرے
بندون کی طرف کہ آئے مین میرے پاس دور دور از رستے سے گرد و غبار آلودہ اپنے مال کو میری راہ مین
خرچ کیا اور اپنے بدنون کو میری راہ مین تکلیف مین ڈالا قسم ہے مجھے اپنی عزت و جلال کی کہ بدلے انکی بدیون کو
نیکیان کردیا اور اونکو گناہون سے ایسا پاک کردیا جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوئے ہیں پس جسوقت
کہ کنکریان پھینکتے ہین اور سر منڈاتے ہین اور آنکر کعبہ شریف کی زیارت کرتے ہین تو پکارتا ہے پکارنے
والا عرش سے کہ اے حاجیو پھر واپنے گھرون کو اس حال مین کہ اللہ تعالی نے تمکو بخشدیا اور اب عمل نئے
سرے کرو یعنی زمانہ گذشتہ کے گناہ سب معاف ہوئے اور آیندہ سے حساب شروع ہوگا اس حدیث کو
فقیہ ابو اللیث سمرقندی نے روایت کیا بڑے اسناد طویل اور راویان صحابہ جلیل سے اور طبرانی نے معجم کبیر
مین اور بزار نے ابن عمر سے روایت کیا باسناد جید و معتبر حضرت سہل ابن سعد سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ لبیک کہتا ہے مگر کہ لبیک کہتے ہین جو ہین داہنی طرف اور بائین
طرف اوسکے ہر قسم پتھر یا درخت یا ڈھیلے سے یہان تک کہ تمام ہوجاوے زمین اسطرف سے اور اوسطرف سے
یعنی داہنے بائین طرف سے نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یعنی جو کوئی لبیک کہتا ہے تو سب
چیزین موافقت کرتی ہین اوسکی یعنی وہ بھی لبیک کہتی ہین علماء حنفیہ کے نزدیک مستحب ہے کہ بعد لبیک
کہنے کے آہستہ درود شریف پڑھے اور خدائے کریم کی رضا مندی چاہے اور اپنے لیے دعا مانگے تفسیر
فتح العزیز مین وارد ہوا کہ ازرقی مجاہد سے روایت کرتے ہین کہ حضرت موسی واسطے حج کے سرخ رنگ
اونٹ پر سوار آئے اور روحا سے آپ نے احرام باندھا اور وہ گلیم قسطوانی آپ نے پہنی یعنی اکایہ کا
کیا اور دوسرے کو چادر کیا پس آپ نے طواف کیا اور درمیان صفا مروہ کے لبیک لبیک کہتے ہوئے
آپ دوڑتے تھے کہ ایک آواز غیب سے اونکے کان مین پہونچی کہ لبیک عبدی انا معک حضرت
موسی اس آواز کی لذت سے بے اختیار زمین پر سجدہ کرتے ہوئے گر پڑے در مختار مین حضرت امام اعظم رض

کے فضائل مین وارد ہوا کہ آپ نے عشا کے وضو سے چالیس برس فجر کی نماز پڑھی اور پانچ اوپر پچاس حج کیے اور دیدار حق نصیب ہوا سو بار۔ آپکا ایک قصہ مشہور و معروف ہے کہ اخیر حج مین آپ نے خانہ کعبہ کے خادمون سے ایک رات اندر رہنے کی اجازت چاہی پس آپ اندر جاکر داہنے پاؤن سے کھڑے ہوئے اور بائین کو داہنے سے لگالیا اور اس ہیئت سے آپ نے آدھا قرآن مجید پڑھا اور رکوع کیا اسی طرح سے دوسری رکعت مین بائین پاؤن سے کھڑے ہوئے اور آدھا باقی قرآن مجید ختم کیا بعد سلام پھیرنے کے آپ روئے اور پروردگار کی جناب مین مناجات کی کہ اے اللہ نہین عبادت کی اس بندہ ضعیف نے حق عبادت لیکن پہچانا تجھکو حق معرفت پس بخشدے نقصان خدمت اسکی کا بعوض کمال معرفت اوسکی کے کعبہ شریف کے ایک کونہ کی طرف سے ایک آواز غیب سے آئی کہ اے اباحنیفہ رض تحقیق پہچانا تونے حق معرفت کا اور تحقیق خدمت کی تونے میری اور بہت اچھی کی اور تحقیق بخشا مین نے تجھکو اور جو تیرے مذہب مین ہونگے دن قیامت تک نور اللہ مرقدہ صحیحین مین ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر دین ثریا پر لٹکا ہوا ہوگا تو بھی کچھ لوگ فارس کے اوس پالینگے اور ایک روایت مین ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اگر علم ثریا پر معلق ہوگا تو کچھ لوگ فارس کے اوسے پالینگے انتہی اس حدیث مین آنحضرت صلعم نے خبر دی کہ فارس کے لوگون مین بھی بڑے دیندار اور بڑے ذی علم پیدا ہون گے سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حضرت امام اعظم رض کہ اولاد ہرمز بن نوشیروان بادشاہ فارس سے ہین ایسے بڑے عالم دیندار ہوئے کہ اونکے سبب سے تمام امت محمد صلعم کو باعتبار دین کے نصیب ہوا اور قیامت تک اونکا فیض باقی اور جاری رہیگا گو اہل اس حدیث کی وہی ہین اور اور بھی علماے کاملین اہل فارس مین ہوے چنانچہ محمد بن اسمٰعیل بخاری رح بھی فارسی تھے اسی طرح پیشین گوئی کی عالم قریش یعنی حضرت امام شافعی مین اور حضرت امام مالک مین بھی ہے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو مسلمان حج کرتا ہے تمام گناہ اوسکے بخشے جاتے ہین اور ایک فرشتہ آنکر دونو شانونکے بیچ ہاتھ رکھکر کہتا ہے کہ اے بندے گنہگار زمانہ گذشتہ کے تیرے گناہ سب بخشے گئے روایت کیا

فصل چھٹی

رمضان شریف کے عمرہ کے ثواب مین

پوشیدہ نہ رہے کہ رمضان شریف مین عمرہ کرنے کی بہت بڑی فضیلت ہے حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق عمرہ کرنا رمضان شریف مین برابر ہے

مین روایت کی بخاری اور مسلم نے اور بروایت صحیح مسلم اس طور سے وارد ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ
کہ عمرہ کرنا رمضان شریف مین گویا میرے ساتھ حج ادا کرنا ہے ابوداود و طبرانی و حاکم حضرت ابن عباس رضی
سے اتنا اور زیادہ روایت کرتے ہین کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ عمرہ رمضان شریف کا میرے ساتھ حج
کرنے کے برابر ہے بغیر شک کے اور بھی حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ آئین ام سلیم حضرت صلعم کے
پاس اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ابوطلحہ اور اوسکے بیٹے نے حج کیا اور مجھکو چھوڑ دیا آپ صلعم نے فرمایا کہ اے
ام سلیم عمرہ کرنا رمضان شریف مین میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے روایت کیا ابن حبان نے
اور ابی معقل رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ عمرہ رمضان شریف کا برابر حج کے ہے روایت کیا
ابن ماجہ نے اور اسی طرح ابی طلیق رضہ سے روایت ہے کہ اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا عمل
ہے وہ جسکے کرنے سے آپ کے ساتھ حج کرنے سے برابر ہو جاؤن آپ نے فرمایا کہ عمرہ کرنا رمضان
شریف مین روایت کیا ابن خزیمہ وغیرہ نے ف جس بھائی کے دلمین توفیق حج کی پیدا ہووے تو وہ
سمجھکر ایسے دنون مین چلے کہ رمضان شریف مکہ معظمہ مین اوسکو نصیب ہو اسواسطے کہ احادیث صحیحہ سے
ثابت ہے کہ جسنے رمضان شریف مین عمرہ کیا پس اوسکو ثواب جناب رسول مقبول صلعم کے ساتھ حج
کرنے کا حاصل ہوتا ہے تو اب اس ثواب کا کیا حد و حساب ہے خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے سبکو
نصیب فرماوے خداے کریم کا شکر بے انتہا ہے کہ اس فقیر گنہگار کو یہ خیر و برکت اور سعادت دنیا و آخرت کی
نصیب ہوئی وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور پھر جلد نصیب فرماوے آمین فقیر نے دیکھا کہ اکثر
اہل مدینہ طیبہ و اہل یمن و مصر و شام و مغرب کے لوگ خاصکر رمضان شریف مکہ معظمہ مین آکر کیا کرتے ہین
اور رات دن عمرہ لانے مین مصروف رہتے ہین علاوہ اس ثواب عظیم کے مکہ شریف مین یون تو ہمیشہ
مسلمان کے واسطے جنت نصیب ہی مگر خاصکر رمضان شریف مین کچھ ایسا اہتمام اور لطف ہوتا ہے کہ
روے زمین پر وہ جلسہ نہ ہوگا یہ کمال مسلمان کو دیکھنا نصیب ہے اسی طرح رجب شریف ماہ معراج
مین کچھ ایسا لطف و کیفیت مدینہ طیبہ مین نظر آتا ہے کہ دنیا مین جانیے فردوس برین ہر ایک کو دکھلائی دیتا ہے
ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے پایا رمضان شریف مکہ معظمہ مین اور روزہ
رکھے اور عبادت کی جو ہو سکی لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب ایک لاکھ رمضان شریف دوسری
جگہ کا اور لکھتا ہے واسطے اوسکے ہر دن اور رات ثواب ایک بردہ آزاد کرنے کا اور بوجھ گھوڑون کا اللہ کی

راہ مین دینے کا اور خبرون اور مہربانی نیکی کا روایت کیا ابن ماجہ نے اور بروایت ابوحفص میانشی اسطرح وارد ہوا کہ ہر روز اللہ تعالی اوسکی مغفرت کرتا ہے اور مرتبہ شفاعت کا عطا کرتا ہے اور ہر روز دعا اوسکی قبول فرماتا

فصل پانچوین

حاجیون کے فضائل مین

حضرت عماد تمرا الی احیاء العلوم مین حضرت امام حسن بصری رحمۃ سے روایت کرتے مین کہ جب حاجی لوگ مکہ شریف مین پہونچتے مین تو ملائکہ اونسے ملاقات کرتے مین پس سلام علیک کرتے مین انکو جو اونٹون پر سوار ہوتے مین اور مصافحہ کرتے مین اونسے جو خچرون پر سوار ہوتے مین اور پیدل والون سے ملتے مین اسی طرح حضرت فقیہ ابو اللیث نے روایت کیا اور بھی احیا مین وارد ہوا کہ حضرت عمر رضی نے فرمایا کہ بخشش کی گئی واسطے حاجیون کے اور اونکی جنکی حاجی لوگ بخشش چاہتے مین مہینہ ذی الحجہ اور محرم وصفر تا بیسوین ربیع الاول اور ایک روایت مین دسوین ربیع الاول وارد ہوئی اسی طرح روایت کیا ابن ابی شیبہ نے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حاجی مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے جس وقت کہ وہ داخل ہوا مکہ شریف مین یہان تک کہ پھر آوے اپنے کنبے مین تا عالم روز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ اے اللہ بخشش کر حاجیون کی اور اونکی جنکی بخشش چاہین روایت کی بیہقی اور حاکم نے ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلعم نے کہ جسوقت ملاقات کرے تو حاجی سے یعنی جو کہ حج کر چکے پس سلام کر اوسپر اور مصافحہ کر اور اوس سے کہہ کہ بخشش چاہے تیرے لیے پہلے اس سے کہ داخل ہو اپنے گھر مین اسلیے کہ تحقیق وہ بخشا گیا ہے روایت کی احمد نے پہلے گھر داخل ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ وہ ہنوز راہ خدا مین ہے اور اپنے کنبے مین نہین مشغول ہوا پاک ہے گناہون سے اور بخشا گیا ہے پس استغفار و دعا اوسکی دوسرے کے واسطے بھی مقبول ہے اور حاجی کے حکم مین عمرہ کرنے والا اور جہاد کرنے والا اور طالب علم بھی ہین یعنی یہ لوگ جب گھر کو آوین تو اونسے بھی پہلے داخل ہونے کے گھر مین اسی طرح سلام اور مصافحہ کرکے دعا اپنی مغفرت کی کراوے کہ وہ بھی بخشے گئے ہین خلاصہ یہ کہ ثواب حاجی کا اللہ تعالی پر ثابت ہو جاتا ہے وقت نکلنے گھر سے تا داخل ہونے گھر مین یعنی بعد حج کرنے کے پھرنے سے وہ ثواب نہین منقطع ہوتا ہے حضرت علامہ غزالی رح احیا مین لکھتے ہین کہ تحقیق تھا دستور اگلے بزرگون کا کہ غازیون اور حاجیون کا استقبال کیا کرتے تھے اور انکی آنکھون کے بیچ مین بوسہ دیتے تھے اور اونسے دعا کرایا کرتے تھے اور اسباب مین بہت جلدی کیا کرتے تھے یعنی پہلے اس سے کہ حاجی لوگ گھرون مین جا کر گناہون مین مبتلا ہو جاوین مسلمانون کو چاہیے کہ جہانتک

ہونگا بزرگان دین کے طریقونکو نہ چھوڑین کہ اونمین ہرطرح سے خیروبرکت اورسعادت دنیا وآخرت ہے بلکہ اگر غور کرکے دیکھے تو گھر بیٹھے سامان مغفرت حاصل ہوتا ہے امام فاکہی حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہین اللہ کی اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ مہمان اللہ کے تین ہین جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے روایت کی نسائی نے اور بیہقی نے حاکم اور بیہقی سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ حاجی سواری کی اونٹنی کے لیے ہر قدم کی سات سو نیکیاں ہین نیکیون حرم سے لوگون نے پوچھا کہ یارسول اللہ نیکیان حرم کی کیا ہین فرمایا ہر نیکی لاکھ نیکی کے برابر ہے **ف** دوسری حدیث مین یہ جو وارد ہوا کہ پیادہ چلنے والے کو بزرگی ہے اوپر سوار چلنے والے کے جیسے بزرگی لیلۃ القدر کی اور راتون پر پس اہل حدیث لکھتے ہین کہ یہ حدیث اور مانند اسکے مکے شریف کے اور آس پاس کے رہنے والون کے حق مین ہے کیونکہ پیادہ چلنے سے اون لوگون مین احتمال ضعف کا نہین ہے نہ دور کے رہنے والون کے حق مین اسی وجہ سے اب فتوی اسی روایت پر ہے کہ حج کی راہ مین سوار ہو کر جانا بہتر ہے تا وقت ادا کرنے حج کی قوت بخوبی باقی رہے اور اگر باوجود قدرت کے پیادہ چلیگا تو بھی درست ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ خدا تعالی نازل فرماتا ہے اوپر حاجیون کے ایکسو بیس رحمتین ساٹھ واسطے طواف کرنے والونکے اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والون کے اور بیس واسطے نظر کرنے والون خانہ کعبہ کے روایت کیا بیہقی نے باسناد حسن شیخ احمد جعفراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ روایت ہے کہ جس اونٹ پر کہ حج کیا جاوے ایکبار برکت دیجاتی ہے اوسکی چالیس پشتونمین اور حضرت حافظ ملا اسمعیل افندی محدث رح روح البیان مین روایت کرتے ہین کہ جس اونٹ پر حج کیا جاتا ہے سات بار تو ہو جاتا ہے حق اوسکے اللہ کے یہ کہ چرا دے اوسکو بہشت مین اور حضرت شیخ مہرانی محدث رح لکھتے ہین کہ پہونچی مجھکو یہ بات کہ ایک حمام والا اپنے حمام کو گرم کیا کرتا تھا تو وہ ایکبار اونٹ کی ہڈیون کا بار واسطے جلانے کے لایا تو وہ کہتا ہے کہ میںنے اوسکو ڈالا آگ مین تو وہ بار نکل آیا آگ مین سے اسی طرح تیسری بار بڑے زور سے نکل آیا یہ ماجرا عجیب دیکھکر نہایت فکر پیدا ہوئی کہ یکایک ایک آواز غیب سے سنی سینے کہ یہ ہڈیان اوس اونٹ کی ہین جو چلا ہے مکہ شریف کا رستہ دس بار تو آگ اسکی ہڈیونکو کیسے جلا سکتی ہے حاجیون کو مقام مسرت ہے کہ جب خداوند کریم کی رحمت اور مغفرت اسقدر حاجیون کی سواری پر شامل حال ہے تو سوار ہونیوالونکی

بزرگی کا کیا حساب اور اونکی نجات و مغفرت مین کیا شک و شبہ ہے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جب دن عرفہ کا ہوتا ہے اور حاجی عرفات مین حاضر ہوتے ہین تو رحمت خدا اونکے نزدیک ہوتی ہے آسمان دنیا کے ساتھہ اور دروازے آسمان کے کھل جاتے ہین پس حقتعالی فخر کرتا ہے ساتھہ حاجیون کے اوپر فرشتون کے فرماتا ہے کہ اے ملائکہ دیکھو میرے بندون کو کہ میری عبادت کے لیے آئے ہین میرے پاس پریشان بال اور گرد و غبار آلودہ دور و دراز رستون سے بامید مغفرت تحقیق مین اون سبکو بخشتا اور پکار دو کہ اے بندون میرے پھر و اپنے گھرون کو کہ گناہ بخشے گئے اور جس کسی کی چاہو شفاعت کرو اگرچہ گناہ اونکے بیشمار ہون تحقیق کہ مین ارحم الراحمین ہون رحمت میری سب چیزونکو گھیرے ہوئی ہے

باب چوتھا

فصل پہلی

مکہ شریف کو رستے مین آتے جاتے مرنیکے ثواب مین اور اوس راہ مین خرچ کرنیکے اجر مین

حضرت ابو الفضل کرمانی اپنے مناسک مین لکھتے ہین کہ حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو شخص مر گیا مکہ معظمہ کو رستہ مین آتے یا جاتے بخشدیتا ہے حقتعالی اوسکو گناہ پہلے اوسکے کھولا جائیگا اوسکا دفتر حساب کا اور تولے جاوینگے اوسکے اعمال اور داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب عذاب کے اور حیاۃ العلوم مین لکھا ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو مر گیا اوسکو ثواب حج اور عمرہ کا دیا جائیگا قیامت تک اور بعض کتب احادیث سے ثابت ہوا کہ پیدا کریگا اللہ تعالی اوسکے لیے ایک فرشتہ کہ حج کرتا رہیگا اوسکے واسطے قیامت تک اور صاحب ہدایہ نقل کرتے ہین کہ جو شخص مر احج کی راہ مین لکھا جاتا ہے اوسکے واسطے ثواب حج مبرور کا ہر سال حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ جو شخص نکلا گھر سے بہ نیت جہاد پس مر گیا وہ تو لکھیگا اللہ تعالی اوسکا اجر دن قیامت تک اور جو شخص نکلا گھر سے در انحالیکہ وہ عمرہ لانیوالا ہے اور وہ مر گیا لکھیگا اللہ تعالی اجر اوسکا دن قیامت تک روایت کی ابوذر نے عدۃ الاناۃ فی اماکن الاجابہ مین وارد ہوا کہ فرمایا حضرت نے کہ جو نکلے قصد کر کے اس گھر کا یعنی خانہ کعبہ کا حج کرنے والے یا عمرہ لانے والے سے پس ذمہ اللہ کا اگر اوسکو پھیرے پھیرے مزدوری اور غنیمت کے ساتھہ اور اگر اوسکی روح قبض کرے داخل کرے اوسکو جنت مین اور ضحاک رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو مسلمان نکلا گھر سے بہ نیت زیارت کعبہ شریف کے اور وہ پہلے پہونچنے کے مر گیا اللہ تعالی واجب فرما دیتا ہے داخل ہونا اوسکا جنت مین روایت کیا بیہقی نے فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص مر اغزا مین

یا حج یا عمرہ میں تو اللہ تعالیٰ اوسکا اوسی حال میں اوٹھاوے گا دن قیامت کے روایت کی حاکم نے مستدرک
میں اور دارقطنی کی روایت میں یہ اور وارد ہوا کہ داخل کیا جاویگا جنت میں اور احیاء العلوم میں حضرت
امام حسن بصری سے روایت ہے کہ جو شخص مر الجہ رمضان شریف کے یا بعد غزا کے یا بعد حج کے تو
مرا وہ شہید ہوا اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہو کہ جس وقت نکلا حاجی اپنے گھر سے تو وہ اوسی وقت
آجاتا ہے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں اگر مر جاوے پہلے ادا کرنے حج کے تو اللہ تعالیٰ پر اسکا اجر و ثواب ثابت ہو گیا اور
اگر زندہ رہا اور ادا کیا تو بخشا گیا حقتعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ یعنی جو کوئی نکلا اپنے گھر سے وطن چھوڑ کر اللہ و رسول
کی طرف پھر آ پکڑے اوسکو موت سو ٹھہر چکا اوسکا ثواب اللہ پر اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے حضرت ابو ہریرہ
سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو شخص نکلا بارادہ حج یا عمرہ یا جہاد کے پھر مر گیا اوس بیچ
میں لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے ثواب جہاد کرنیوالے اور حج کرنیوالے اور عمرہ کرنیوالے کا روایت کیا بیہقی
نے شعب الایمان میں صحت اسنین کے حکم میں ہے وہ شخص کہ جو علم دین کی طلب کے لیے نکلا تھا
اور پھر مر گیا یعنی اوسکے لیے ثواب عالموں کا سا لکھا جاتا ہے حضرت بریدہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت
نے کہ حج کے رستے میں خرچ کرنا مانند خرچ کرنے جہاد کے رستے کے ہے یعنی ایک درم برابر سات سو
کے ہے اور حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ خرچ ایک درم کا حج میں سے بہتر دینا
کسی مستحق کو برابر خیرات کرنے چالیس ہزار دوسری جگہ کے ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہو
کہ فرمایا حضرت نے کہ حج اور عمرہ کرنے والے مہمان ہیں اللہ کے اور زیارت کرنے واسطے اوسکے ہیں اگر
اوس سے کچھ مانگیں تو دیتا ہے مغفرت چاہیں تو بخشتا ہے دعا مانگیں تو قبول کرتا ہے شفاعت کریں
تو مقبول ہوتی ہے اور جو صدقہ دیں ایک ایک کا بدلا لاکھ لاکھ کا ثواب ملیگا قسم ہے اوس ذات کی جسنے بھیجا
مجکو سچ ایک درم اونمیں بھاری ہو تمہارے اس پہاڑ سے اور اشارہ کیا پہاڑ ابوقبیس کیطرف روایت کیا
امام فاکہی نے اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ جو کچھ حاجی حج کے رستے میں خرچ کریں حقتعالیٰ اونکو
پہلے موت کے کئی ہزار عوض دیتا ہو اور ایک ایک میں ہزار وارد ہوا حضرت انس رضہ سے روایت ہو کہ فرمایا
حضرت نے کہ جسنے پلایا مسلمان کو ایک گھونٹ پانی کا پس گویا کہ اوسنے زندہ کیا ستر نبیوں کو ایک
شخص نے عرض کیا کہ یہ کیسی یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہ یہ اسوجہ سے کہ ننگے ستر نبی بنی اسرائیل سے

ایک میدان مین اونکے ساتھ ایک مشک تھی پانی کی جب سوگئے وہ تو چوہے سنے آنکر وہ مشک کاٹ ڈالی اور
پانی سب بہ گیا جب جاگے وہ تو پیاس کی شدت مین سب مرگئے روایت کیا احمد حضراوی نے عقد الثمین مین
امام زندوسی رح سے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ نگھبانی کرو اپنی مالون کی
ساتھ دینے زکوٰۃ کے اور دوا کرو اپنی بیماریون کی ساتھ دینے صدقے کے اور دفع کرو بلا کی موجون کو ساتھ
دعا و زاری کے حضرت ابو سعید خدری رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو مسلمان پہناوے لباس کسی
مسلمان ننگے کو پہناوے گا اوسکو اللہ تعالی بہشت کے سبز لباس اور جو پلاوے کسی مسلمان پیاسے کو پلاویگا
اوسکو اللہ تعالی شراب پاک خالص کہ مہر کی گئی ہوگی اوسپر روایت کیا ابو داؤد و ترمذی نے حضرت علی رض
سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جلدی کرو ساتھ للہ دینے کے یعنے موت یا بیماری سے پہلے وہ
اس لیے کہ بلا نہین بڑھتی ہے للہ دینے سے روایت کیا رزین نے حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص خیرات کرے برابر کھجور کے یعنے برابر صورت مین ہو یا قیمت مین حلال کمائی
سے اور نہین قبول کرتا ہے اللہ تعالی مگر حلال پس تحقیق وہ قبول فرماتا ہے اوسکو داہنے ہاتھ مین پھر
پالتا ہے اوسکو واسطے خیرات کرنے والے کے جیسے کہ پالتا ہے ایک تمھارا بچھیرے اپنے کو یہان تک
کہ ہوتا ہے وہ صدقہ یا ثواب مانند پہاڑ کے روایت کی بخاری اور مسلم نے حضرت جابر اور حضرت حذیفہ رض سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے جو نیکی ہے وہ صدقہ ہے یعنے جو کام نیکی کے ہین خواہ کہنے کے خواہ
کرنے کے اہین موافق مرضی اللہ و رسول کے اونکا ثواب مانند للہ دینے کے ہے روایت کی بخاری اور
مسلم نے اور یہی صحیحین مین وارد ہوا کہ فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالی خرچ کر اے بیٹے آدم
کے خرچ کرونگا مین تجپر **ف** اس حدیث کے یہ معنی ہین کہ خرچ کر اموال فانیہ دنیا مین تاکہ پاوے
اموال عالیہ باقیہ عقبی مین اور بعض کہتے ہین کہ وے لوگون کو جو کچھ دیا ہے دینے تجکو تاکہ دون مین
تجکو دنیا اور عقبی مین یہ اشارہ ہے طرف اس آیت کے وَمَا اَنفَقتُم مِّن شَیءٍ فَھُوَ یُخلِفُہٗ
یعنے جو کچھ کہ خرچ کرتے ہو تم کسی چیز سے پس اللہ تعالی عوض دیتا ہے اوسکا حضرت ابو درداء رض سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کہاوت اوس شخص کی کہ خیرات کرتا ہے وقت مرنے کے
یا آزاد کرتا ہے مانند اوس شخص کے ہے کہ تحفہ بھیجتا ہے یعنے کھانا کہ پیٹ بھر چکا ہو یعنی مرتے وقت
للہ دینے اور آزاد کرنے بردے مین ثواب کم ہوتا ہے جیسے کہ ثواب کم ہوتا ہے بعد پیٹ بھر چکنے کے

دسیئے مین چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے البتہ تھوڑا دینا آدمی کا حالت تندرستی مین ایک درم بہتر ہے اوسکے لیے للہ دینے سو درم کے سے نزدیک مرنے اپنے کے یعنی تندرستی مین تھوڑا سا دینا زیادہ ثواب رکھتا ہے بہت دینے سے مرتے وقت حضرت ابا بکر صدیق رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین مکار اور نہ بخیل اور نہ دینے والا کر احسان کرنے والا روایت کی ترمذی نے ف نہ داخل ہوگا یعنی اول ہی نہ داخل ہوگا بغیر عذاب کے یا بعد عذاب کے داخل ہوگا اور بخیل سے مراد ہے کہ حق واجب مال مین سے نہ ادا کرے اور دوسرے معنی منان کے روایت ہین کاٹنے والا یعنی جو ناتیدارون سے انقطاع کرے اور مسلمانو سے محبت نہ رکھے حضرت علی رضہ سے ہی کہ آپنے دیکھا دن عرفہ کے ایک شخص کو سوال کرتے ہوئے آپنے فرمایا کہ اس دن مین اور اس جگہ مین مانگتا ہی تو غیر خدا سے پس مارا اوسکو ساتھ درہ کے روایت کی رزین نے اسی طرح لکھا ہی کہ مسجد مین بھی نہ سوال کرنا چاہیے جسکو پاس ایکدن کا کھانا ہو وہ غنی ہی اوسکو حرام ہی سوال کرنا مذہب حنفی مین غرض سوال کو بہت بڑی سخت گناہ ہین البتہ اگر خوف ہو مرنیکا تو مباح ہی

فصل دوسری

حاجیون کے شمار کے بیان مین اور کیفیت قبول ہونے حج کل حاجیون کی

حضرت امام حسن بصری اپنے رسالے مین لکھتے ہین کہ حضرت آدم عم کے صحیفون مین حق تعالی فرماتا ہے کہ حج کے دن آٹھ لاکھ حاجی آتے ہین اگر کم ہوتے ہین تو فرشتون کو بھیجکر آٹھ لاکھ پورے کرتا ہون اور ستر ہزار فرشتے ہر روز واسطے طواف کعبے کے بھیجتا ہون اور احیا مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا اس گھر سے یعنی خانہ کعبہ سے یہ کہ حج کرین اوسکا ہر برس چھ لاکھ پس اگر کم ہون اوس سے تو پورا کر دیتا ہے فرشتون سے اور حیات القلوب مین منقول حضرت امام ابو بکر محمد بن حسن نقاش منقول ہے کہ اکثر عدد حاجیون کے پندرہ لاکھ تک پہونچتے ہین اور کمتر چھ لاکھ حضرت علامہ غزالی احیا مین لکھتے ہین کہ علی بن موفق رضہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ حج کیا مینے ایک برس جب ہوئی عرفہ کی رات تو سو گیا مین منی مین بیچ مسجد خیف کے پس دیکھا مینے خواب مین کہ دو فرشتے اوترے آسمان سے سبز لباس پہنے ہوئے ایک نے دوسرے کو آواز دی کہا عبداللہ دوسرے نے اوسکے جواب مین کہا لبیک یا عبداللہ کہا کہ جانتا ہے تو کہ اس سال کتنے آدمیون نے حج کیا اوسنے کہا کہ مین نہین جانتا کہا کہ چھ لاکھ آدمیون نے حج کیا لیکن جانتا ہے تو کہ اون مین سے

کتنون سے حج قبول ہوے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہا کہ چھہ آدمیون سے کہ یہ کہکر دونون غائب ہوگئے
آسمان پرپس مین یہ سنکر نہایت گھبرایا اور کمال غمگین ہوا اور یہ وہم پیدا ہوا کہ جس حال مین کہ چھہ لاکھہ مین
سے چھہ آدمیون سے کے حج قبول ہوے تو مین کہان رہا اون چھہ مین جب مزدلفہ مین پہونچا تو کھڑا ہوا مین
نزدیک مشعر الحرام کے اور دلمین فکر کی مخلوق کی کثرت کو اور حج مقبول والون کی قلت کو اسی حال مین
مجھپر نیند کا غلبہ ہوا کہ سوگیا مین ناگاہ وہ شخص اوترے اور اونہون نے آپسمین وہی باتی گفتگو کی پھر کہا
ایک نے کہ آیا جانتا ہے تو کہ کیا حکم کیا اس رات مین ارحم الراحمین نے کہا کہ مجکو نہین معلوم کہا کہ پروردگار
رحیم وکریم نے سب کیطرف نظر رحم وکرم سے دیکھا اور اون چھہ آدمیون کی بدولت چھہ لاکھہ کے حج قبول
کیے تو وہ فرماتے ہین کہ جاگا نہایت خوشوقت ہوکر اور دوسری روایت مین اس طور پر وارد ہوا کہ علی بن
موفق فرماتے ہین کہ ایک سال مینے حج کیا جب فارغ ہوا مین ارکان حج سے تو یہ فکر پیدا ہوئی کہ
اہل عرفات مین کسیکا حج نہ قبول ہوا ہو تو مینے رب العالمین سے عرض کی کہ اے رب میرے تحقیق بخشا
مینے اپنے حج کو اور دیا مینے ثواب اسکا اوس شخص کو جسکا حج نہ قبول ہوا ہو تو وہ فرماتے ہین کہ مینے
دیکھا حضرت رب العزت کو خواب مین کہ ارشاد ہوا مجکو کہ اے علی کیا سخاوت کرتا ہے تو مجھپر مینے پیدا کیا
سخاوت کو اور سخی لوگون کو اور مین ہون سخی سب سے زیادہ اور مین ہون کریم و رحیم سب سے زیادہ اور
مجکو زیبا اور شایان ہے رحم وکرم کرنا سب سے زیادہ تحقیق بخشا مینے کل اونکو جنکا حج کہ نہ مقبول ہوا بدولت
اونکے جنکا حج مینے قبول کیا اور یہ بھی آپ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ مینے حج کیے پچاس اور اونکا
ثواب جناب رسول مقبول صلعم کو اور آپکے چارون یارونکو اور اپنے ماں باپ کو بخشدیا فقط ایک حج باقی رہگیا
اور نظر کی مینے عرفات والون کی طرف کہا مینے کہ اے رب میرے اگر ہے ان لوگون مین وہ شخص جسکا حج
نہین قبول ہوا پس تحقیق بخشا مینے اوسکو یہ حج پس رات کی مینے مزدلفہ مین اور دیکھا اللہ عزوجل کو خواب
مین کہ ارشاد ہوا مجکو کہ اے علی کیا مجھپر سخاوت کرتا ہے تحقیق بخشا مینے کل اہل عرفات کو اور دوگنی انکی اور
شفاعت قبول کرونگا انمین سے جو اپنے کنبے اور ہمسایہ مین نیکی کرینگے وانا اہل التقوی واہل
المغفرۃ **ف** اس صورت مین مسلمان کو اپنے رب کریم سے یہی امید رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے بندۂ ضعیف
کی عبادت رد نہین فرماتا ہے اور محروم و بدنصیب اپنے دربار عالی سے کسی کو نہین پھیرتا ہے شیخ احمد جعفراوی
تحفۃ الثمین مین تاویلات نجمیہ سے نقل کرتے ہین کہ عام لوگون کا حج قصد خانہ کعبہ اور زیارت خانہ کعبہ ہے اور

حج خاصان حق کا قصد رب البیت اور زیارت رب البیت ہے جیسے کہ حقتعالی قول خلیل نقل فرماتا ہے اِنِّی ذَاهِبٌ اِلٰی
رَبِّی سَیَهْدِیْنِ اور بھی آپ حضرت ابو العالیہ سے نقل کرتے ہین کہ آویگا حاجی دن قیامت کے اور نہ گناہ ہوگا اوسپر جس وقت کہ
اوسنے بعد حج کے باقی عمر مین تقوی اختیار کیا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

فصل تیسری
کعبہ شریف کے بنا کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ تفسیر عزیزی وغیرہ دینا کی معتبر کتابون مین وارد ہوا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اوترے تو آپکو بسبب تنہائی اور نہ دیکھنے مکان چھت دار کے کمال وحشت ہوئی عرض کیا کہ خداوندا زمین مین اکیلا رہتا ہون کوئی نہین ہے میرے ساتھ کہ تیری عبادت مین شریک ہو اور نہ کوئی مکان چھت دار دکھائی دیتا ہے اللہ تعالی نے فرمایا کہ عنقریب تیری اولاد سے بہت آدمی پیدا ہونگے اور میری تسبیح و تہلیل مین مصروف ہونگے اور گھر بنا دینگے لیکن تجھکو چاہیے کہ اول گھر میرے نام کے تیار بنا اور اوسکو مانند عرش اور بیت المعمور کے قبلہ اور طواف کی جگہ سمجھ حضرت آدم نے عرض کیا کہ خداوندا کس جگہ بناون حکم ہوا کہ اوس جگہ جہان ہمنے تیرے بدن کی خاک کو گارہ کیا تھا اور چالیس برس تک وہ خاک اوسی جگہ پڑی رہی اور تمام زمین کو اوسی جگہ سے ہمنے پھیلایا حضرت آدم نے عرض کیا کہ اوس جگہ کا نشان مجکو دینا چاہیے حضرت جبرئیل کو حکم ہوا کہ آدم کے ساتھ جاو اور کعبہ معظمہ کی جگہ کا نشان دو اور بھی اوس گھر کے بنانے مین مدد دو چنانچہ بموجب حکم الہی کے حضرت آدم کو وہ جگہ بتلائی اور فرشتون کو حکم کیا کہ زمین کے نیچے سے بنیاد اس گھر کی نکالو جب وہ بنیاد روے زمین پر پہونچی تو بیت المعمور کو جو آسمان مین ملائکہ کے طواف کی جگہ ہے اوتار کر اوس بنیاد پر رکھدیا اور حضرت آدم کو طواف کرنے کا اور اوسکی طرف نماز پڑھنے کا حکم ہوا غرض کعبہ شریف کے بنا ہونے تا زمانہ طوفان اسی اسلوب پر رہی وقت طوفان کے بیت المعمور اوٹھا لیا گیا اور مقابل خانہ کعبہ کے ساتوین آسمان پر رکھدیا اب تلک ملائکہ اوسکے طواف اور زیارت مین مصروف ہین جیسا کہ حدیث معراج مین اسکا ذکر بخوبی بیان ہے پس بعد طوفان کے کعبہ شریف کی جگہ ایک ٹیلا بلند سرخ رنگ زمین سے نمودار تھا اور وہ بنیاد حضرت آدم کی زمین کے نیچے برقرار تھی لیکن لوگ واسطے مانگنے حاجتون اور مرادون کے اوسی جگہ کا قصد کرتے تھے اور نذرین اوسکے وہان چڑھاتے تھے یہان تک کہ حضرت خلیل علیہ السلام کو کعبہ معظمہ کے بنانے کا حکم ہوا آپنے اوسی بنیاد پر

دیوارون کو اوٹھایا اور واسطے اندازہ اوس مکان کے حضرت جبرئیل ؑ ایک ابر بحکم الٰہی لائے آپ نے موافق
اندازہ اوسکے سایہ کی کعبہ شریف بنایا اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ سورہ حج مین بیان فرماتا ہے وَاِذْ بَوَّاْنَا
لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ آخر تک پس قصہ حضرت ابراہیم کے خانہ کعبہ بنانے کا موافق احادیث کے
اس طور پر ہے کہ جب حضرت ابراہیم ؑ نے نمرود کی آگ سے نجات پائی اور اپنے باپ اور قوم کے ایمان لانے
سے مایوس ہوئے تو آپ وطن چھوڑ کر طرف حران کے چچا اپنے کے پاس جنکا نام ہاران تھا گئے اونھون نے
نہایت محبت سے اپنے پاس رکھا اور اپنی بیٹی حضرت سارہ ؑ کے ساتھ نکاح کر دیا اس مراد سے کہ آپ بطمع
مال و اسباب اور محبت گھر بار کے اپنی ملت سے پھر جاوین لیکن خلیل ؑ مین اس بات کی گنجایش کہان اور آپکے
فیضان صحبت اور شرف ملازمت کیمیا خاصیت سے حضرت سارہ ؑ بھی آپکے ساتھ متفق ہوگئین اور
بت پرستون کے دین کی برائیان بیان کرنی شروع کین ہاران نہایت غصہ ہوا اور آپ کو مع حضرت
سارہ کل اسباب چھین کر نکالدیا حضرت سارہ ؑ نے چلتے وقت آپ کے ساتھ اس بات پر عہد کیا کہ مین ہرگز
تمھاری نافرمانی نکرون گی بشرطیکہ تم بھی نافرمانی نکرو اوسوقت حضرت لوط کہ آپکے بھتیجے تھے ساتھ ہوئے
اول ارادہ مصر کا کیا اتفاقاً اوس جگہ ایک بادشاہ ظالم حاکم تھا اوسکی یہ عادت تھی کہ ہر عورت خوبصورت
کو اوسکے خاوند سے چھین لیتا تھا اور خاوند کو قتل کر ڈالتا تھا حضرت ابراہیم ؑ یہ حال سنکر ڈرے اسوجہ
سے کہ حضرت سارہ ؑ اوس زمانہ مین اپنے حسن و جمال مین ممتاز تھین حدیث شریف مین وارد ہوا کہ
جو حسن حضرت آدم ؑ کو عنایت ہوا تھا نصف اوسکا حضرت یوسف ؑ کو اور چھٹا حصہ حضرت سارہ ؑ کو عنایت
ہوا اور باقی تمام آدمیون کو تقسیم ہوا القصہ حضرت ابراہیم ؑ نے حضرت سارہ ؑ سے فرمایا کہ اگر سپاہی تمہارے
لینے کے واسطے آوین تو تم ہرگز نہ ظاہر کرنا کہ حضرت ابراہیم ؑ میرے خاوند ہین بلکہ یہ کہدینا کہ میرے بھائی
ہین اسواسطے کہ مین دین اسلام کی رو سے تمھارا بھائی ہوتا ہون اور خداے حقیقی تمکو اوس ظالم کے ہاتھ
سے محفوظ رکھیگا اور میرے ننگ و ناموس کو نہ ضائع کریگا کہ یکایک آدمی اوس بادشاہ کے حضرت
ابراہیم ؑ کے پاس آئے اور پوچھا کہ یہ عورت تمھارے ساتھ کیا رشتہ رکھتی ہے آپ نے فرمایا کہ میری
دینی بہن ہے اونھون نے آپ کو تو چھوڑ دیا مگر حضرت سارہ ؑ کو لے گئے جب حضرت خلیل ؑ نے یہ ماجرا
دیکھا تو آپ واسطے نماز کے کھڑے ہوگئے اور دعا مین مشغول ہوئے پس جب کہ حضرت سارہ ؑ اوس
ظالم کے روبرو گئین تو آپکا حسن و جمال دیکھتے ہی وہ ظالم فریفتہ ہو گیا اور چاہا کہ آپ کے ساتھ برا ارادہ

قصہ حضرت ابراہیم بنانے کعبہ

بیانات حضرت سارہ

کرے کہ حضرت سارہؑ نے فرمایا کہ مجھکو مہلت دے کہ راستہ کی گرد وغبار سے صاف ہو جاؤن اور رسم عبادت
اپنی بجالاؤن اوسنے کہا کہ بہین نہا دہو لو پس حضرت سارہؑ نے وضو کیا اور آپ نماز کے واسطے کھڑی
ہوگئین اور دعا مین مشغول ہوگئین اوس ظالم نے جو دیکھا کہ آپ نماز سے نہین فارغ ہوتی ہین چاہا کہ عین
نماز مین دست درازی کرے کہ دونون ہاتھ اوسکے غیب سے شل ہوگئے اور مرگی کے عارضے مین مبتلا ہوکر
گر پڑا یہان تک کہ سانس بند ہوگئی او منہہ سے کف جاری ہوا یہ حال اوسکا دیکھکر آپ ڈرین کہ مبادا
چوکیدار مجکو تہمت قتل کی لگاکر ہلاک کرین تو آپ نے دعا کی کہ بار خدایا اس ظالم کو چھوڑ دے کہ اب اسکو
عبرت ہوگئی چنانچہ ہوش مین آیا اور پھر بے ادبی کرنی چاہی اور پھر اوسی عذاب مین گرفتار ہوا غرض
تیسری بار اوس ظالم نے کہا کہ اس عورت کو یہان سے لیجاؤ کہ یہ آدمی نہین ہے یا جنہ ہے یا ساحرہ
ہے اور اسکو میرے شہر سے باہر کردو اور اسی قسم کی دوسری عورت رکھتا ہون قبطیون میں سے
اوسکو بھی اس عورت کے ساتھ کردو پس حضرت سارہؑ حضرت ہاجرہؓ کو اپنے ساتھ لے آئین حضرت
ابراہیمؑ نماز مین مشغول تھے بعد فارغ ہونے کے آپ نے پوچھا کہ کیا حال ہے آپ نے عرض کیا
کہ خیر ہے حقتعالی نے اوس ظالم کے ہاتھ کو کوتاہ کیا اور ایک خادمہ مجکو اوسنے دی حضرت ابراہیمؑ
خوش ہوئے اور وہان سے کوچ کرکے فلسطین کی زمین مین رہنا اختیار کیا وہان کے لوگون نے
آپ کو کچھ زمین نظر کی کہ اوسکی زر تحصیل سے بہت فراغت ہوئی کہ آپ نے غلام خریدے اور مویشی
جمع کیے اور رسم ضیافت اور لنگر خانہ قائم کی اور حضرت لوطؑ کو واسطے ادائے رسم رسالت کے
سندوم وغیرہ شہرون کیطرف روانہ کیا اس درمیان مین حضرت سارہؑ کو اولاد کا شوق نہایت
غالب ہوا تو آپ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ ہاجرہؓ کو بیٹے ہمکو بخشا شاید اس سے کوئی لڑکا پیدا
ہو کہ مین اوس سے دل بہلاؤن حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ تمھارے مزاج مین رشک بہت ہے
مبادا اس سے جو لڑکا پیدا ہو اور تمکو پھر رنج ہو حضرت سارہؑ نے اس بات پر بہت اصرار کیا غرض
یہان تک کہ حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے اور آپ حضرت سارہؑ کی گودی مین پرورش پاتے تھے اور حضرت
ہاجرہؓ آپ کو دودھ پلاتی تھین لیکن حضرت ابراہیمؑ حضرت سارہؑ کے خوف سے حضرت اسمٰعیلؑ کیطرف
دیکھتے نہ تھے اور اجنبی کیطرح رہتے تھے ایک دن باقتضائے بشریت علٰحدہ مکان مین آپ نے حضرت
اسمٰعیلؑ کو حضرت ہاجرہؓ کی گودی مین دیکھا تو بسبب جوش محبت اور غلبہ شفقت کے اپنی گودی مین لیکے

حضرت اسمٰعیل کے چہرے نورانی پر کسی پوستے دیے یکایک حضرت سارہ کو جو یہ حال معلوم ہوا تو نہایت رشک
پیدا ہوا یہانتک ایکدن آپ نے قسم کھائی کہ ناک اور کان تیرے کاٹوں گی یعنی حضرت ہاجرہ کے
پس حضرت ابراہیم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے انکو فرمایا کہ کان اور ناک میں سوراخ کر دو اور اوس میں زیور پہنا
دو کہ قسم تمہاری اوتر جاتے اور باعث حسن و زیبائش کا ہو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اوس دن سے
یہ رسم تمام عالم میں عورتوں کے لیے جاری ہوئی غرض حضرت سارہ کے دل میں روز بروز رشک بڑھنے لگا
یہانتک کہ ایکدن آپ نے حضرت ابراہیم سے کہا کہ اسی وقت اس لڑکے کو اور اسکی ماں کو گھر سے
نکالدو اور ایک ایسے جنگل میں جہاں آب و دانہ او سایہ کچھ نہ ہو چھوڑ کر چلے آؤ حضرت ابراہیم نے ہر چند فہمایش
کی مگر آپ نے نہ مانا ناچار جناب الٰہی میں رجوع کی ارشاد ہوا کہ موافق حضرت سارہ کے کہنے کے عمل
کرو پس حضرت ابراہیم نے فوراً حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل دونوں کو سوار کیا اور روانہ ہوئے لکھا ہے
کہ جب آپ اوس میدان میں پہونچے جہاں اب خانہ کعبہ ہے حکم الٰہی پہونچا کہ ان دونوں کو اسی جگہ چھوڑ کر
چلے جاؤ آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک مشک پانی اور تھوڑے چھوہارے انکو دیئے اور آپ وہاں سے
چلے حضرت ہاجرہ بھی آپ کے پیچھے چلیں اور یہ کہتی تھیں کہ ہمکو کہاں چھوڑ کر جاتے ہو ایسے جنگل میں
مگر حضرت ابراہیم پیٹھ پھیرے چلے جاتے تھے آخر کار حضرت ہاجرہ نے کہا کہ کیا حکم خدا ایسا ہی ہے آپ نے
اسقدر فرمایا کہ ہاں تب حضرت ہاجرہ نے کہا کہ اب ہمکو کچھ گھبراہٹ نہیں ہے وہ ارحم الراحمین ہے
کبھی ہمکو ضائع نہ کریگا اور نہایت اطمینان دل سے پھر کر حضرت اسمٰعیل کے پاس گئیں اور دودھ پلانے
لگیں جب حضرت ابراہیم ثنیۂ کداء پہاڑ سے آگے بڑھ گئے تو آپ کعبہ شریف کی سمت پر متوجہ ہوکر کلمات
دعا اسطور پڑھنے لگے ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم
آخر تک آپ نے ہر ایک امر میں رب العالمین سے اوسوقت دعا مانگی چنانچہ ہر قسم کا میوہ مکہ معظمہ میں
بہم پہونچتا ہے اور نبوت بھی تا قیام قیامت آپ کی اولاد میں جاری ہے اسواسطے کہ نبی آخر الزمان
اولاد خلیل سے ہیں غرض وہ پانی جب تمام ہوگیا تو حضرت اسمٰعیل پیاس سے بیتاب ہوئے حضرت
ہاجرہ بھی یہ حال دیکھکر بیقرار ہوئیں اور کوہ صفا پر دوڑیں اور خدا سے فریاد کی اسی طرح پھر مروہ پر جاکر
خدا سے فریاد کی سات بار اسی طرح اتفاق ہوا حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ سعی درمیان صفا
و مروہ کے اسی وجہ سے مقرر ہوئی تاکہ بیچارگی اور بیکسی کی حالت میں اون خاصان حق کا خیال کر

جناب الہی مین زاری پیش کرین غرض وہان سے اوترکر آپ حضرت اسمعیلؑ کے پاس آئین تو دیکھا کہ حضرت
جبرئیلؑ کے پر مارنے سے پانی نکلا اور بعض لکھتے ہین کہ آپ نے دیکھا کہ حضرت اسمعیلؑ کے پانون مارنے
کی جگہ سے پانی سرد و شیرین جاری ہے حضرت ہاجرہ نے اونکو فرمایا کہ زم زم زبان سریانی مین اسکو
معنی ہوتے ہین کہ ٹھہر جا ٹھہر جا پس آپ نے اوسکو جلدی سے بطور تغار گھیر دیا رسول مقبول صلعم نے
فرمایا کہ اگر حضرت ہاجرہ اوس پانی کو نہ گھیر دیتین تو سارا عالم اوسکا پانی پیتا بعد چند روز کے بنی جرہم
نواح مین سے اوس جگہ اوترے اور مقابل خانہ کعبہ کے جانورون کو اوڑتے دیکھا تو متعجب ہوکر وہان
آئے دیکھا کہ پانی غیب سے جوش مار رہا ہے اور ایک عورت لڑکا لیے ہوے اوس پانی کے پاس بیٹھی ہے
قوم نے وہان رہنے کی آپ سے اجازت چاہی آپ نے اونکو اجازت دی اس شرط سے کہ کچھ
حقداری تمکو پانی مین نہوگی اونھون نے یہ شرط قبول کی اور وہان آباد ہوئی پھر منو قسطلی اوہان آکر
رہے ہے کہ بنی اعمام جرہمیون کے تھے پس ایک چھوٹی سی بستی ہوگئی جب حضرت اسمعیلؑ سات برس کے
ہوے تو آپ نے جرہمیون سے زبان عربی سیکھی جب آپ بارہ برس کے ہوے تو اوس جماعت کے
سردار نے اپنی لڑکی کا نکاح آپ کے ساتھہ کردیا اس عرصے مین حضرت ہاجرہؑ کا انتقال ہوگیا لکھا ہے
کہ جب حضرت اسمعیلؑ کی عمر چودہ برس کی ہوئی تو حضرت سارہؑ کے حضرت اسحاق پیدا ہوے ف باہم
علماے دین کے اختلاف ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسمعیلؑ کو راہ خدا مین ذبح کیا یا حضرت
اسحاق بعض کے نزدیک حضرت اسحاقؑ ہین لیکن صحیح ترین یہ روایت ہے کہ حضرت اسمعیلؑ ہین کہ رسول
مقبول صلعم نے فرمایا انا ابن الذبیحین اشارہ حضرت اسمعیلؑ و حضرت عبداللہ کیطرف ہے پس
بعض کے نزدیک حضرت اسحاق حضرت اسمعیلؑ سے سات برس چھوٹے تھے اور بعض کے نزدیک
بارہ برس ایکدن حضرت ابراہیمؑ نے خواب مین دیکھا کہ حضرت اسمعیلؑ کو بنام خدا تعالی ذبح کرتا ہون لیکن
آپ نے اوس خواب پر اعتماد نفرمایا دوسرے دن پھر ویسی ہی خواب مین دیکھا پھر یاد نہ کیا پھر تیسری بار
دیکھا اوسوقت آپ نے جانا کہ یہ الہام غیبی ہے پس آپ نے یہ خواب حضرت اسمعیلؑ کے روبرو
بیان کیا کہ اللہ تعالی مجکو ایسا حکم فرماتا ہے آپ نے عرض کیا کہ انشاء اللہ تعالی مجکو آپ صابر
پاوینگے دل وجان سے مین راضی ہون پس حضرت ابراہیمؑ مستعد ہوکر واسطے قربانی کے گھر
شریف سے باہر نکل کر کہ کوئی اس کام سے روک کے اہتمام میں سے لگے

یہی جگہ مقرر ہوئی اور قیامت تک رہیگی حضرت مولانا ے روم رح فرماتے ہین ؎ ہر چہ گیرد علتے
علت شود . کفر گیرد کاملی ملت شود . لکھا ہے کہ راہ مین شیطان نے حضرت اسمعیل کو بہکایا آپ نے حضرت ابراہیم سے عرض کیا
کہ ایک شخص مجکو ایسا ایسا کہتا ہے آپ نے فرمایا کہ سنگریزے اوٹھا کر اور تکبیر کہکے اوسکو مار کہ وہ شیطان رجیم ہے
راہ خیر و حق سے باز رکھتا ہے غرض جب آپ قربانی کی جگہہ پہونچے تو حضرت اسمعیل نے عرض کیا کہ کئی باتین
عرض کیا چاہتا ہون حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجکو قبول ہین آپنے عرض کی کہ اول یہ کہ آپ اپنی آنکھونکو وقت ذبح کرنے باندھ لیجئے
کہ مبادا میرے خون کے دیکھنے سے آپکا ہاتھہ ذبح کرنے سے رک جاوے اور یہ سبب میری نامقبولیت کا ہو
اور خدا کے حکم مین ڈھیل و دیر پیش آوے دوسرے یہ کہ میرے ہاتھہ پانو ایک رسی سے باندھ دیجئے کہ مبادا
وقت جان دینے کے تڑپون اور اس بے ادبی سے دنیا سے رخصت ہون تیسرے یہ کہ جب آپ گھر تشریف
لیجاوین تو میری ماں سے سلام فرمادیوین اور میرا پیراہن دیدیوین تا وہ اپنی تسلی اوس سے کرین غرض
جب حضرت مستعد اس کام کے ہوے تو حضرت جبرئیل نے آن کر آپ سے عرض کیا کہ مرضی حقتعالی کی ایسی
ہے کہ اسمعیل کو مانند گرانے جانور کے زمین پر گراو حضرت ابراہیم نے ایسا ہی کیا جیسے کہ قرآن مجید مین
وارد ہوا فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا وَفَدَيْنَاهُ
بِذِبْحٍ عَظِيمٍ یعنی جسوقت کہ وہ دونو مطیع و منقاد حکم الٰہی کے ہوے اور پیشانی کے بل گرایا حضرت
اسمعیل کو تو پکارا ہمنے کہ اے ابراہیم تحقیق سچا کیا تونے اپنے خواب کو اور بدلہ دیا ہمنے اوسکا ساتھہ
قربانی بڑی کے چنانچہ مفسرین لکھتے ہین کہ وہ مینڈھا بڑے بڑے سینگ کا تھا اور چالیس برس مرغزار
بہشت مین چرا تھا بعض کے نزدیک یہ وہ مینڈھا تھا کہ ہابیل نے قربان کیا تھا اور وہ قربانی مقبول
ہوئی تھی یا یہ کہ جبل ثبیر سے حضرت جبرئیل لے آئے اور بعض مفسرین ذبح عظیم سے مراد روح مقدس حضرت
امام حسین کی لیتے ہین کہ آپ پوتے حضرت ابراہیم کے اور نواسے حضرت نبی آخرالزمان صلعم کے ہین لکھا ہے
کہ جب آپنے چھرے حلقوم مبارک حضرت اسمعیل پر پھیرے تو حق سبحانہ تعالی نے آپ کی حلق کو تانبے کا
کردیا اور بعضے کہتے ہین کہ آپ کا حلق مبارک کٹتا جاتا تھا اور اوسی وقت درست ہوتا جاتا تھا کیا خوب فرمایا
ہے ؎ کشتگان خنجر تسلیم را . ہر زمان از غیب جانی دیگر است . تفسیر وسیط مین وارد ہوا کہ جیسے حضرت
ابراہیم نے خواب مین ذبح کرنا حضرت اسمعیل کا دیکھا تھا لیکن اثر خون نہ دیکھا تھا بیداری مین بھی ظہور
اوسکا ویسا ہی ہوا غرض جب حضرت اسحاق پیدا ہوے تو حضرت سارہ انکی پرورش مین مصروف

عرض

تحقیق

ہوچکین اور ایک طرحکار شکار کم ہو گیا تو او سوقت حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ سے اجازت جانے کی
چاہی آپ نے اجازت بشرطیکہ سواری سے نہ اوتریں اور نہ رات کو رہین پس آپ روانہ ہوئے اور مکہ
معظمہ مین پہونچے آباد دیکھکر بہت خوش ہوئے پوچھا کہ اس شہر کے مالک کا گھر کہان ہے لوگون نے
بتایا اتفاق سے حضرت اسمعیل اوسوقت شکار کو چلے گئے تھے اور آپ کی معاش اسی مین تھی کہ تیر و کمان
سے شکار کر لاتے تھے اور آب زمزم مین پکا کر نوش فرماتے حق تعالی آپ کو اسی پر صبر و قناعت عنایت
فرمایا پس جب آپنے حضرت اسمعیل کو گھر مین نہ پایا اونکی بیوی کو دروازہ پر بلا کر دریافت کیا کہ تمھارے خاوند
کہان گئے ہین اور کب آوینگے اونھون عرض کیا کہ شکار کو گئے ہین اور شام کو آوینگے آپ نے
سوچا کہ اگر انکے آنے تک ٹھہرونگا تو رات کو ٹھہرنا پڑیگا اور خلاف وعدہ لازم آئیگا پس آپ نے
احوال پوچھنا شروع کیا اونھون نے کچھ شکایت اپنی گذران کی اور حضرت اسمعیل کی بیان کی آپ نے
یہ سب سنکر فرمایا کہ جب تمھارے خاوند آئین تو بعد سلام یہ کہدینا کہ یہ چوکھٹ لائق تمھارے دروازے
کے نہین ہے شام کو جب حضرت اسمعیل آئے اور تمام گھر کو انوار نبوت سے مالامال پاکر پوچھا کہ کوئی
مہمان آیا تھا آپ نے سب کیفیت عرض کی تمام و کمال سنکر آپ نے فرمایا کہ وہ پیر مرد میرے والد
بزرگوار تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ تونے میرا شکوہ شاید آپ سے روبرو بیان کیا اب تو میرے لائق
نہین اور دوسرا نکاح آپ نے کیا بعد ایکسال کے پھر حضرت ابراہیم اوسی شرط سے تشریف لائے اور پھر
حضرت اسمعیل کو نہ پایا لیکن آپکی بیوی نے کمال آپ کی حرمت اور تعظیم و تواضع کی اور کمال اصرار سے
آب گرم سے آپ کے سر مبارک کا گرد و غبار اوسی سواری پر دھویا بعض روایات سے ثابت ہوتا ہے
کہ آپ نے دونون پانون مبارک دہلوا کر فرمایا کہ یہ پانی اندر گھر کے چھڑک دو اور اس درمیان مین آپ
حال پوچھتے رہے اور وہ بی بی شکر خدا بیان کرتی رہین کہ بڑی خوشی اور فراغت سے گذرتی ہے
حضرت اسمعیل شکار کر لاتے ہین اوس گوشت اور آب زمزم سے طبیعت سیر رہتی ہے آپ نے اونکے
حق مین دعا خیر فرمائی اور کہا کہ حق تعالی تمھارے گوشت اور پانی مین خیر و برکت بڑھاوے حدیث
شریف مین وارد ہوا کہ حضرت ابراہیم کی دعا کی یہ خاصیت ہے کہ جو شخص وہان گوشت اور پانی
پر قناعت کرے تو اوسکو حاجت دوسری قسم کی غلہ اور دانے کی نہین رہتی ہے غرض آپ
چلتے وقت یہ فرما گئے کہ بعد سلام یہ کہدینا کہ یہ چوکھٹ تمھارے دروازے کی بہت اچھی ہے

بیان

اسکو غنیمت جانو اور عزت سے رکھو حضرت اسمعیل نے گھر مین آکر بی بی سے اول سے آخر تک کیفیت عرض کی حضرت اسمعیل نے سب بیان سنکر فرمایا کہ وہ پیر مرد میرے والد بزرگوار تھے میرے حق مین سفارش فرما گئے ہین جیسے آپ اول بیوی کی تعظیم و تکریم فرمانے لگے اسپر بھی جب عرصہ گذرا تو حضرت ابراہیم نے پھر حضرت سارہ سے کہا کہ دو بار اتفاق جانیکا ہوا لیکن حضرت اسمعیل کو نہ دیکھا اب کی بار اجازت دو کہ مین چند روز اونکے پاس رہون اوسوقت حضرت سارہ نے خوشی سے اجازت دی اور آپ روانہ ہو کر پہونچے دیکھا کہ حضرت اسمعیل قریب زمزم کے بیٹھے ہوے تیر اونکو درست فرما رہے ہین دیکھتے ہی حضرت اسمعیل بے اختیار دوڑ کر معانقہ کیا حضرت سعید بن راشد کہتے ہین اس قصہ شریف کے ذکر مین نقل کرتے ہین کہ باپ بیٹے دونون ملکر اتنے روے کہ آوازین بلند ہو گئین اور پرند جانور بھی رونے لگے غرض بعد افاقہ کے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ مجکو خدا کا حکم ہوا ہے کہ اس جگہ خانہ خدا بناؤن اور اس کام کو اپنے ہاتھ سے کرونگا تم بھی اسمین مدد دے آپنے عرض کیا کہ حکم خدا اور آپکا فرمانا میرے سر آنکھون پر ہے چنانچہ عرصہ ذی قعدہ مین بنائے کعبہ معظمہ شروع ہوئی اور بعضون کو تمام ہوئی لکھا ہے کہ حضرت اسمعیل پتھر لاتے تھے اور حضرت ابراہیم بناتے تھے جب آپ کو کم و زیادہ ہونیکا خوف ہوا تو اللہ تعالی نے ایک ابر بھیجا اوسکے سایہ کے موافق آپ نے بنایا لکھا ہے کہ یہ عمارت مدت دراز قائم رہی اور بعد اسکے قوم عمالقہ نے اوسی اسلوب پر بنایا بعد اسکے جرہمیون نے

بیان حج

پھر قریش نے بنایا اہل سیر لکھتے ہین کہ اول بنا کعبہ کی زمین پر حضرت آدم نے کی مقابل بیت المعمور کے کہ ساتوین آسمان پر ہے بعد اسکے حضرت شیث نے پس جبکہ طوفان نوح آیا تو بحکم الٰہی فرشتون نے سب پتھر کعبہ شریف کے مع حجر اسود جمع کرکے کوہ ابو قبیس مین دفن کر دیے بعد اسکے حضرت ابراہیم نے بحکم الٰہی خانہ کعبہ تعمیر فرمایا لیکن یہ روایات چندان قابل اعتماد نہین ہین مذہب تحقیق یہی ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم کے کسی نے خانہ کعبہ نہین بنایا اور از روے آیات و احادیث بھی یہی ثابت ہے جو مشتاق تفصیل ہو کتب تفاسیر مین دیکھلے جیسی کہ تفسیر فتح العزیز مین اسکی تصریح مذکور ہے ف پوشیدہ نہ رہے کہ جس جگہ خانہ کعبہ بنا ہے وہ جگہ حضرت آدم کی بھی پیدائش سے پہلے معظم اور مکرم بلکہ پیدائش آسمان و زمین سے بھی پہلے وہ جگہ واجب التعظیم تھی حضرت

امام فاکہی سعید ابن مسیّب سے نقل کرتے ہین کہ فرمایا حضرت علی رض نے کہ پیدا کیا اللہ تعالی نے کعبہ شریف کو
چالیس برس پہلے پیدایش زمین و آسمان کے پس مثل جھلی کے تھا اوپر پانی کے اور بروایت حضرت
ابو ہریرہ وارد ہوا کہ کعبہ شریف زمین کی پیدایش سے دو ہزار برس پیشتر پیدا ہوا کہتے ہین کہ جب
حضرت آدم حج کو چلے فرشتون نے کہا کہ اے آدم اچھا کرا اپنا حج کہ تحقیق ہمنے حج کیا ہے تجھسے
پہلے دو ہزار برس تفاسیر معتبر مین وارد ہوا کہ حضرت عبد اللہ ابن زبیر رض نے اپنے عہد مین سنہ چونسٹھ
ستائیسوین رجب کو خانہ کعبہ موافق منشاء رسول مقبول صلعم کے حسب مرضی و باجازت حضرت عائشہ
صدیقہ رض بنا کیا تھا لیکن حجاج نے بعد غلبہ پانے کے پھر اوسی پہلی صورت پر بنا دیا جو اب موجود ہے زادہ اللہ تعظیما و تشریفا

فصل چوتھی
فضائل کعبہ شریف مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہ رہے کہ کعبہ شریف کی شان مین بہت آیات و حدیث وارد ہوئے ہین جنکا بیان
اس مختصر مین نہین ادا ہو سکتا تیمنًا و تبرکًا چند فضائل اس جگہ لکھے جاتے ہین کہ مسلمان بھائیون کا
خاصکر حاجیونکا دل سنکر خوش ہو اور محبت و الفت اوس مقام اقدس کی دلمین پیدا ہو عمدۃ الانام فی احکام
الالجاۃ مین مذکور ہوا کہ سرور عالم صلعم نے فرمایا کہ جو نکلے باراوہ زیارت کعبہ شریف کے حج کرنے والا
یا عمرہ لانیوالا تو اللہ اوسکا ذمہ وار اور ضامن ہوگا چاہے کہ اگر اوسکو پھیرے پھیرے مزدوری اور غنیمت
کے ساتھ اور اگر اوسکی روح قبض کرے تو داخل کرے اوسکو جنت مین روایت کیا ازرقی نے اور بھی اخبار العلوم
مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے قصد کیا کعبہ شریف کی زیارت کا اور راہ مین کسی طرحکا
کوئی کام خلاف نکیا تو وہ نکلا گناہون سے ایسا جیسے اوسی دن اوسکی ماں نے جنا اور بھی وارد ہوا
کہ تحقیق اللہ عزوجل نے وعدہ فرمایا کعبہ شریف سے یہ کہ قصد کرین اوسکی زیارت کا ہر برس چھ لاکھ اگر
کم ہون تو پورا فرماوے فرشتون سے اور تحقیق کعبہ شریف اوٹھایا جاویگا مانند دولھن کے اور زیارت
کرنے والے اوسکے پردون کے ساتھ لٹکے ہون گے اور طواف کرتے ہونگے گرد اوسکے یہان تک کہ داخل ہو
جنت مین مع اپنے زیارت کرنے والونکے جابر ابن عبد اللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جب دن قیامت کا ہوگا تو فرشتے کعبہ شریف کو مانند دولھن کے آراستہ کرکے میدان قیامت مین
لیجاوینگے جب میرے مرقد اطہر معنبر پر گذر ہوگا تو کعبہ معظمہ بزبان فصیح کہیگا کہ السلام علیک یا محمد صلعم

ہین جواب مین کہونگا وعلیک السلام یا بیت اللہ میری امت نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اور تو میری امت کے ساتھ کیا سلوک کریگا کعبہ شریف ویسکے جواب مین کہینگے کہ اے حبیب خالق اکبر جو شخص آپ کی امت مین سے میری زیارت کیواسطے آیا اوسکی بخشش کرانے کو مین کافی ہون اونکی طرف سے آپ اطمینان فرماوین اور جو نہین آئے اونکی شفاعت کے لیے آپ کافی ہو جاوین روایت کیا دیلمی نے اور حضرت وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ توریت مین لکھا ہے کہ تحقیق اللہ عزوجل بھیجیگا دن قیامت کے سات لاکھ فرشتے عرش سے کہ ہر فرشتے کے ہاتھ مین ایک زنجیر سونے کی ہوگی کہ اوس سے کھینچینگے کعبہ شریف کو طرف محشر کے پس ایک فرشتہ پکاریگا کہ اے کعبۃ اللہ سیر کر کعبہ شریف کہینگے کہ مین نہین سیر کرونگا جہانتک کہ پورا کیا جاوے سوال میرا حکم ہوگا کہ کہہ پس آپ کہینگے کہ اے رب میرے شفاعت قبول کر میرے ہمسایہ کی مقدمے مین جو دفن ہوئے ہین گرد میرے اللہ تعالی فرماویگا کہ قبول کی مینے پس اوٹھینگے مسلمان مکہ شریف مین کہ سبکے چہرے روشن ہونگے اور احرام باندھے ہوئے لبیک کہتے ہو گرد کعبہ شریف کے طواف کرتے ہونگے پھر حکم ہوگا کہ سیر کر پھر آپ وہی جواب دینگے حکم ہوگا کہ سوال کر آپ کہینگے کہ اے رب میرے تیرے بندے گنہگار جو دور دراز رستے سے آکر میرے مہمان ہوے انکو امن مین رکھ قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے حکم ہوگا کہ قبول کیا مینے پس پکاریگا پکارنے والا کہ آگاہ ہو جاو کہ جسنے زیارت کی کعبہ شریف کی وہ لوگ الگ ہو جاوین پس جمع ہو جاوینگے وہ لوگ گرد کعبہ شریف کے لبیک کہتے ہوے پھر حکم ہوگا کہ اب سیر کر اوسوقت آپ کہینگے لبیک اللہم لبیک اور طرف محشر کے گذر ہوگا پس اول گذر اوپر سرور عالم صلعم کے ہوگا پس آپ کہینگے کہ یا رسول اللہ آپ میری زیارت کرنے والون کی شفاعت فرماوین اور انکی زیارت کرنیوالونکی مین شفاعت کرونگا مطلع روایت کیا سلیمان ابن اوحی اور قرشی نے بحر مین حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ ایکبار طواف کرتا تھا مین حضرت کے ساتھ مینے عرض کیا کہ قربان ہون تجھپر مان باپ میرے یا رسول اللہ کعبہ شریف کیا شے ہے آپ نے فرمایا کہ اے علی اللہ تعالی نے اس گھر کی بنیاد زمین مین مرتد اسی واسطے ڈالی ہے کہ اس گھر کا طواف کرنا میری امت کو سب گناہون کا کفارہ ہو جاوے روایت کیا فقیہ ابو اللیث نے عمر ابن عبد العزیز سے روایت ہے کہ ایکبار حضرت موسی نے اللہ تعالی سے کعبہ شریف کی فضیلت پوچھی ارشاد ہوا کہ اے موسی وہ گھر میرا ہے کہ پسند کیا مینے اوسکو سب گھرون سے اور حرم میرا ہے کہ میرے خلیل نے اسکی تعظیم تکریم کی

حاضر ہوتے ہین یہان لوگ اطراف زمین سے اور عبادت کرتے ہین میرے جیسے غلام اپنے والی
سے کہتا ہے کہ حاضر ہون یہ سنکر حضرت موسی نے عرض کیا کہ خداوندا اسکا اجر و ثواب کیا ہے فرمایا کہ
اے موسی بخشدیتا ہون اونکو اور یہان تک اونکو رتبہ اور مرتبہ دیتا ہون کہ ستر آدمی اپنے کنبے کے
مجھسے بخشوا لین حضرت موسی نے عرض کیا خداوند البعض ایسے ہین سے مال اور دل پاک و صاف نہین کہتے
ہین ارشاد ہوا کہ اے موسی نیکون کے ساتھہ اون بدون کو بخشدیتا ہون روایت کیا فقیہ ابو اللیث
نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کعبہ شریف ڈھیا رہتا ہے ستر ہزار فرشتون سے
کہ وہ سب بخشش چاہتے ہین اللہ تعالی سے طواف کرنے والون کے اور رحمت بھیجتے ہین اور دعا
کرتے ہین اونکے حق مین روایت کیا امام مالکی نے اور حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے کہ نہین داخل
ہوتا ہے کوئی کعبہ شریف مین مگر کہ داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت مین اور نہین باہر آتا ہے اوس سے
مگر مغفرت لیکر اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جو داخل ہوا کعبہ شریف مین وہ داخل ہوا اللہ کی
رحمت اور اللہ کے امن مین اور جو نکلا اوس سے مگر کہ مغفرت اپنی لیکر مجالس مکیہ مین وارد ہوا کہ فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے نماز پڑھی سامنے دروازہ کعبہ شریف کے چار رکعت پس گویا کہ اوسنے
عبادت کی اللہ کی تمام خلقت کے برابر اور رحمت بھیجتے ہین اوسپر ستر ہزار فرشتے حضرت علی رض سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ جو شخص ارادہ کرے دنیا و آخرت کی بھلائی کا پس چاہیے اوسکو کہ نیت
کرے کعبہ شریف کی زیارت کی کیونکہ نہین ہے کوئی بندہ کہ سوال کرے دنیا کی ترقی اور آخرت کی بھلائی
کا مگر کہ اللہ تعالی اوسکو عنایت فرماتا ہے روایت کیا محدث طبری نے حضرت ابن عباس رض سے روا
ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مین دیکھتا ہون خراب کرنے والے کعبے کو کہ ہوگا سیاہ رنگ
پھٹا اوکھاڑیگا خانہ کعبہ کو پتھر پتھر نقل کی بخاری نے اور حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ
فرمایا حضرت صلعم نے کہ خراب کریگا خانہ کعبہ کو صاحب دو پنڈلیون چھوٹی اور تیلی کا حبشیون مین سے
نقل کی بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خرابی کعبہ شریف کی حبشی کے ہاتھ
ہوگی اور یہ مقام عبرت ہے کہ خانہ کعبہ باوجود اس قدر عظمت کے ایک حقیر آدمی کے ہاتھ سے خراب
ہوگا اور اسکے ساتھہ قیامت قائم ہوگی اور دنیا خراب ہوگی اسواسطے کہ آبادی تمام عالم کی متعلق ہے
ساتھہ آباد رہنے اس خانہ مبارک کے حضرت قتادہ رض سے روایت ہے کہ بنا فرمایا کعبہ شریف حضرت ابراہیم

جبل ابی قبیس و قدس و طور و و قان و رضوی واحد سے بعض کتب تواریخ و سیر سے ثابت ہوتا ہے
کہ بلندی بیت اللہ شریف کی اندرون میں اٹھارہ گز اور باہر گز ہم گز شرعی کہ چوبیس انگشت ہے اور طول
حجر اسود کے کونے سے تا رکن عراقی پچیس گز اور چھ بالشت ہے اور رکن یمانی سے تا رکن شامی کہ دیوار
غربی خانہ کعبہ ہے چوبیس گز اور ایک بالشت ہے اور عرض رکن یمانی سے حجر اسود تک کہ دیوار جنوبی
کعبہ شریف ہے اکیس گز اور ایک بالشت ہے اور رکن شامی سے تا رکن عراقی کہ دیوار شمالی کعبہ
معظمہ ہے بائیس گز ہے اور دروازہ کعبہ شریف کا دیوار شرقی میں اور طول دروازہ کا چھ گز اور دو
انگشت ہے اور عرض چار گز ہے اور تختے دروازہ شریف کے ساج کی لکڑی کے ہیں اونپر چاندی
کے پترے چاندی کی میخون سے جڑے ہیں اور بلندی آستانۂ اقدس کی زمین سے چار گز اور
آٹھواں حصہ گز کا ہے اور ناودان کعبہ شریف کا درمیان دیوار شمالی مابین رکن عراقی اور رکن
شامی کے ہے اور حجر اسود درمیان مشرق اور شمال کے ہے اور بلندی حجر اسود کی زمین سے اڑھائی گز
اور چھٹے حصہ گز سے کچھ زیادہ ہے اور عرض و طول حجر اسود کا ایک بالشت اور چار انگشت ہے وارد ہوا
کہ گرد خانہ کعبہ کے مشرکین نے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے اور پاؤن اونکے سیسے سے جمادیے تھے
رسول مقبول صلعم جسوقت وہان تشریف لے گئے ایک لکڑی آپ کے ہاتھ میں تھی آپ یہ آیت پڑھتے
تھے جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا یعنی آیا حق اور مٹا باطل بیشک باطل ہے مٹنے والا
اور لکڑی سے آپ بتونکیطرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے منھ کیطرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی
پشت کیطرف آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اوندھا گر پڑتا تھا اسطرح سب بت اوکھڑ اوکھڑ کے گر پڑے اور تصویرین جو
دیوار خانہ کعبہ پر کھچی تھین اونکو آپنے چاہ زمزم سے پانی منگوا کر دھلوا ڈالا اونمین حضرت ابراہیم اور حضرت
اسمعیل کی صورتمین جو تھین اونکے ہاتھونمین تیر قمار کے بنا دیے تھے آپنے فرمایا کہ مشرکین خوب جانتے مین کہ ان دونون
پیغمبرون نے یہ کبھی کام نکیا بلکہ شرارت اونکی ہاتھونمین تیر قمار کی صورت بنا دی تھے **ف** خانہ کعبہ جو منسوب بخانہ خدا ہے اسکی
یہ ہے کہ اصل نوع انسانی خاک سے ہے اور اصل کرۂ خاک کا یہی نقطہ ہے یعنی اوسی کے نیچے سے تمام زمین پھیلائی گئی تو ضرور ہوا
کہ انسان جب جسم اپنے کو مشغول عبادت پروردگار میں کرے تو اپنی اصل خاک کیطرف رجوع لاوے اور یہی
وجہ ہے کہ خانہ کعبہ قبلہ تمام عبادتونکا اور مرجع تمام خلقت کا مقرر ہوا دوسرے یہ کہ وقت عبادت کرنے کے آدمی
خلیفہ ملائکہ کا ہے کہ اصل میں یہ کام اونکا ہے جیسے کہ وقت غصہ کے خلیفہ درندہ جانورونکا ہے اور وقت شہوت کے خلیفہ بہائم

کا ہے اور وقت گرد کعبہ کے طواف شیطان کا ہے اور عبادتگاہ ملائکہ کی آسمان میں بیت المعمور ہے
پس زمین میں یہ مقام مقابل بیت المعمور کے ہے ازرقی حضرت امام حسن بصری وغیرہ تابعین سے روایت
کرتے ہیں کہ کعبہ شریف مقابل بیت المعمور کے ہے اسی طرح بروایت حضرت ابن عباسؓ ثابت ہوا
تیسرے یہ کہ اس مکان عظیم الشان میں ظہور یہ بیت آلہی کا حضرت اسمعیلؑ کے ساتھ کہ اولاد معظم
حضرت ابراہیم اور سید انساب شریعت حضرت ختم المرسلین کے تھے یہ رنگ عجیب ظہور میں آیا کہ متصل اوس
مکان اقدس کے پانی قدرت خدا سے جوش مارتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے فِيهِ
آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَّقَامُ إِبْرَاهِيمَ پس اوس جائے اقدس میں نشانیاں عجیب و غریب روشن
ہیں مانند اسکے کہ پرند جب اوڑتے ہوے خانہ کعبہ کے قریب آتے ہیں تو اوپر نہیں اوڑتے ہیں جبکہ
ادہر کچہ اودہر ہوکر پھٹ جاتے ہیں اور جوش آثار زمزم شریف کا شب برات کو اور حجر اسود کا باوجود
عظیم صدموں اور انقلابوں کے ابتک باقی رہنا حضرت ابن نقاش لکھتے ہیں کہ ظاہرا کعبہ شریف
میں ہزار آدمی سما سکتے ہیں اور موسم حج میں ہزاروں آدمی ایک ہی بار میں داخل ہوجاتے ہیں اسیطرح
باقی رہنا مقام ابراہیم کا ابتک بہت بڑی آیت آلہی ہے شیخ احمد حضراوی عقد الثمین میں لکھتے ہیں کہ اگر مینہ یمنی جانب رکن کا نی
تو ارزانی ہوتی ہے یمن میں اور جو جانب رکن شامی برسے تو شام میں ارزانی ہوتی ہے اور جو جانب رکن عراقی برسے تو ارزانی
طرف عراق کی ہوتی ہے اور جو جانب حجر اسود کے برسے تو ارزانی طرف ہندوستان وغیرہ کے ہوتی ہے اور اگر
برسے ہر طرف کعبہ شریف کی تو ارزانی سب جگہ ہوتی ہے صحائف انبیاء بنی اسرائیل میں وارد ہوا کہ پایا
سے وہ خداوند حقیقی جسنے کہ تجلی فرمائی اوپر طور کے اور چمکا نور اوسکا ساعیر سے کہ نام کوہ بیت المقدس
ہے اور بے پردہ ظاہر ہوا کوہستان فاران سے فاران نام مکہ معظمہ کا ہے غرض اس مکان عظیم الشان
میں پروردگار عالم نے ایسے انوار ذاتی محبوبیت اور رحمانیت کی رکھی ہیں کہ جو دیکھتا ہے کامل ناقص
عجمی ترکی خواہ مخواہ وہاں کے انوار و برکات عیاں اور نمایاں دیکھکر اپنا محبوب اور معشوق سمجھتا
اور لاریب خانہ خدا جانتا ہے یہاں تک کہ جنات اور حیوانات بھی اس خانہ مبارک کی تعظیم میں مصروف
ہیں ازرقی بروایت طلق بن حبیب رحمہ نقل کرتے ہیں کہ ایک اژدہا جانب مسجد الحرام سے آکر دیکھا میں نے کہ سات
بار گرد کعبہ بیت اللہ کے پھر کر مقام ابراہیم میں جاکر دو رکعتیں ادا کیں حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ اوس مجلس شریفہ
میں حاضر تھے اونھوں نے اور اور لوگوں نے اوس سے بطور فہمایش کے کہا کہ مبادا منافق تجکو ستانے آویں تو

کرکے قتل کرین پس یہ بستی پر وہ آسمان کو اوٹھ گیا اور ابو الطفیل روایت کرتے ہین کہ اسی طرح ایک جن نوجوان
سانپ کی شکل مین آکر طواف کرتا تھا بنو جرہم نے اوسکو غلطی سے مار ڈالا پس اوس صدمہ سے ایک غبار
عظیم پیدا ہوا اور بنو جرہم مر گئے اسی طرح وارد ہوا کہ سنہ ۱۰۶ سو پندرہ مین ماہ جمادی الثانی ایک اونٹ مسجد الحرام
مین داخل ہوا ہر چند لوگون نے اوسکو پکڑنے کا قصد کیا لیکن اوسنے سات بار طواف کیا اور حجر اسود کا بوسہ
دیا اور پھر مصلے حنفی کی جگہ آکر مقابل میزاب رحمت کے کھڑا ہو کر اتنا رویا کہ پتھر اوسکے آنسوون سے بہنے
لگے یہان تک کہ انتقال کیا لوگون نے اوسکو درمیان صفا مروہ کے دفن کر دیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
تفسیر فتح العزیز خداوند کریم اپنے فضل عظیم سے اوسکا مشاہدہ سب مسلمانونکو ظاہراً اور باطناً نصیب کرے آمین

فصل پانچوین
فضائل مین نظر کرنے کعبہ شریف کے

ابن ابی شیبہ اور ازرقی اور جندی سے روایت ہے کہ نظر کرنا طرف کعبہ شریف کے عبادت ہے اور بھی روایت
کیا بیہقی نے شعب الایمان مین عطا ابن یسار سے ابن عباس سے روایت ہے کہ نظر کرنا طرف کعبہ شریف
کے محض ایمان ہے روایت کیا جندی اور قرشی نے حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے
کہ جو شخص ایک ساعت خاص واسطے رضامندی خدا و رسول صلعم کے اور بلحاظ تعظیم خانہ کعبہ کی طرف منہ
کرکے بیٹھے اللہ تعالیٰ اوسکو ثواب عنایت فرماتا ہے مثل اوس شخص کے کہ جسنے حج اور عمرہ اور جہاد کیا ہوا اور
خدا کی راہ مین واسطے جہاد کے گھوڑے دوڑائے ہون اور روزے رکھے ہون احیاء العلوم مین وارد
ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ عز و جل نظر فرماتا ہے ہر رات طرف اہل زمین
کے پس اول نظر فرماتا ہے طرف اہل مسجد الحرام کے پس جسکو دیکھتا ہے طواف کرتے بخشدیتا
ہے اوسکو اور جسکو کہ دیکھتا ہے نماز مین اوسکو بھی بخشدیتا ہے اور جسکو کہ کھڑے ہوئے کعبہ
شریف کی طرف منہ کیے ہوئے دیکھتا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ حق تعالیٰ جلشانہ اول
اہل مکہ کی طرف نظر فرماتا ہے پس جسکو کہ طواف مین یا نماز مین یا مسجد الحرام مین بیٹھے یا کعبہ
شریف کی طرف منہ کیے بیٹھے دیکھتا ہے اوسکو بھی بخشدیتا ہے اوسوقت ملائکہ عرض کرتے
ہین کہ اب کوئی نہین باقی رہا مگر سونے والے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اونکو بھی اونہین ملا دو حضرت
امام حسن بصری سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ایک نظر کعبہ شریف

کیا اون کے گناہ او سکے بخشے جاتے ہین اگرچہ شمار مین برابر جہاگ سمندر کے اور ذرون ریگ کے ہوون سعید بن مسیب سے روایت ہو کہ جسنے نظر کی طرف کعبہ شریف کے ایمان اور صدق دل سے تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہوگیا جیسے اوسی دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا روایت کیا ازرقی نے او جناب عطار بن یسار سے روایت کرتے ہین کہ نظر کرنے والا طرف کعبہ شریف کے بغیر طواف او بغیر نماز مین وہ برابر ہے ثواب مین برس دن کی عبادت کھڑے رہنے والے اور رکوع کرنے والے اور سجدہ کرنے والے کے ابن ابی شیبہ اور جندی حضرت طاؤس سے روایت کرتے ہین کہ نظر کرنی طرف کعبہ شریف کے افضل ہے ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور ہمیشہ کھڑے رہنے رات عبادت او ہمیشہ جہاد کرنے والے سے ابن سائب مدنی سے روایت ہے کہ جسنے نظر کی طرف کعبہ شریف کے ایمان اور صدق دل سے جھڑتے ہین گناہ او سکے جیسے جھڑتے ہین پتے درخت سے روایت کیا ابن جوزی نے اور ابن عدی اور بیہقی شعب الایمان مین بروایت حضرت ابن عباس نقل کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ اللہ تعالی جل جلالہ بیس رحمتین ہر دن اور ہر رات مین واسطے نظر کرنے والون کعبہ شریف کے نازل فرماتا ہے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسنے نظر کی بیت اللہ شریف کیطرف ایمان اور صدق دل سے اور بنظر طلب ثواب کے بخشے گئے او سکے اول آخر گناہ اور اوٹھایا جاویگا وہ دن قیامت کے امن پانے والون عذاب سے شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے نظر کی طرف کعبہ شریف کے اور یقین او سپر خطائین مانند جہاگ سمندر کے بخشدیگا اللہ تعالی او سکی کل خطائین فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ پانچ چیزون کے طرف نظر کرنا عبادت ہے نظر کرنا طرف قرآن مجید کے اور طرف کعبہ شریف کے اور طرف ماں باپ کے اور طرف چہرہ عالم کے اور نظر کرنا زمزم شریف مین کہ وہ محو کرتا ہی گناہونکو روایت کیا امام رافعی نے اور بعض تفاسیر مین وارد ہوا کہ النظر الی وجہ العلی عبادة یعنی فرمایا حضرت نے کہ نظر کرنا طرف چہرہ علی کے عبادت ہے ارحم الراحمین بصدق رحمة للعالمین بسائونکو اوس مقام اقدس کا دیکھنا نصیب فرماوے آمین رب العالمین

باب پانچوان

فصل پہلی

طواف کرنے کے فضائل مین

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص طواف کرے خانہ کعبہ کا سات بار اور نہ کلام کرے

مگر ساتھ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے دور کی جاتی ہین اسکی
دس برائیان اور لکھی جاتی ہین دس نیکیان اور بلند کیے جاتے ہین دس درجے اور جو شخص کہ طواف مین کلام
کرے وہ بھی داخل ہوتا ہے دریاے رحمت الٰہی مین دونون پاؤن سے مانند داخل ہونے والے پانی کے
نقل کی ابن ماجہ نے ف کلام کرے یعنی کلمات مذکورہ پڑھے یا ان کلمات کے مانند اور اذکار صلوٰۃ اور ادعیہ
پڑھے چنانچہ وارد ہوا کہ طواف مین ذکر خدا کے ساتھ معروف ہونا اسکا یہ مرتبہ ہے کہ سر سے پانوتک

بیان ترک کلام بطواف

دریاے رحمت مین وہ شخص مستغرق ہوجاتا ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ طواف
کرنا مانند نماز کے ہے مگر کہ تم بولتے ہو اوسمین پس جو کوئی کہ بولے اوسمین پس نہ بولے مگر نیکی کے ساتھ
نقل کی ترمذی و نسائی و دارمی نے ف مانند نماز کے ہے یعنی ثواب مین لیکن فرق یہ ہے کہ طواف
مین کلام مفسد طواف نہین ہے جیسے کہ نماز مین مفسد ہے چنانچہ مسئلہ فقہیہ ہے کہ طواف مین سلام کلام
مسئلہ پوچھنا بتانا جائز ہے مگر بات چیت کرنا اور جو کام عاجزی کی خلاف ہو اوسکا چھوڑنا مستحب ہے پس مانند نماز
کہنے سے یہ نہین لازم آتا کہ بعینہ نماز ہو جاوے اور طواف کو جو مانند نماز کے فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ نماز افضل ہے طواف سے بعض تفسیرون
مین وارد ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جو سورہ بقر مین طواف کرنے والون کو اور اعتکاف کرنے والون اور نماز پڑھنے
والونکو مقدم فرمایا اس سے علما استنباط کرتے ہین کہ طواف نفل بہتر ہے نماز نفل سے آفاقی کے حق مین اور مکی کے حق مین نماز نفل بہتر ہے طواف سے
محمد بن منکدر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا سات بار اور

بیان فضیلت ... طواف

کوئی عمل لغو اوسمین نہ کیا تو وہ شخص ایسا آزاد ہوگیا جیسے کسی بردہ کو آزاد کردیتے ہین روایت کیا طبرانی
نے کبیر مین اور ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نازل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اوپر حاجیون کے
ایکسو بیس رحمتین ساتھ واسطے طواف کرنیوالونکے اور چالیس واسطے نماز پڑھنے والونکے اور بیس واسطے نظر کرنے والونکے روایت کیا
بیہقی نے باسناد حسن عبداللہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا پچاس بار
تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہوگیا جیسے ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا روایت کیا ترمذی نے عبداللہ ابن عمر رض سے روایت ہے
کہ سنا مینے رسول خدا صلعم سے کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا اور پڑھین مقام ابراہیم مین دو رکعتین تو ہوگیا وہ شخص مانند
آزاد کیے ہوے بردہ کے روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ جو شخص حاضر ہوا کعبہ شریف کے پاس اور نہین
ارادہ کرتا ہے مگر طواف کرنا اور اوسنے طواف کیا تو وہ گناہون سے ایسا پاک ہوگیا جیسے ماں کے
پیٹ سے آج پیدا ہوا جامع ترمذی مین وارد ہوا کہ جسنے طواف کیا کعبہ شریف کا سات پھیرے دیگا اوسکو

بیان اسکا کہ طواف برابر عمرہ کے ہے

بیان ثواب وقت صبح کا اور عصر کے وقت کا

بیان ثواب اوس طواف کا جو ننگے سر کیا جاوے

اللہ تعالی بدلے ہر طواف کے ثواب آزاد کرنے دس بردی کا اولاد حضرت اسمعیل سے
عدۃ الانابہ مین وارد ہوا کہ سات طواف ایک عمرہ نے کے برابر ہین ابن عمر رضی سے روایت
ہے کہ دو طواف ہین کہ نہین موافقت کرتا ہے اون دونون کی ساتھ کوئی بندہ مسلمان مگر
کہ وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے کہ ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ایک طواف بعد
صبح کے ہے کہ نزدیک طلوع آفتاب کے تمام ہو اور دوسرا طواف بعد عصر کے ہے
کہ نزدیک غروب کے فارغ ہو ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر آگے پیچھے
ہوجاوے تو آپ نے فرمایا کہ اوسیوقت مین شامل ہوجاتا ہے روایت کیا امام فاکہی
اور ازرقی نے احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جنے طواف
کیا سات پھیرے ننگے سر تو وہ شخص ایسا ہوگیا جیسے کسی بردے کو آزاد کر دیتے ہین
اور جسنے کہ مینھہ مین سات پھیرے طواف کیا تو زمانہ گذشتہ کے گناہ بخش دیے جاتے
ہین داؤد بن عجلان رض فرماتے ہین کہ مینے طواف کیا ابی عقال کے ساتھ مینھہ برستے مین
جب فارغ ہوئے ہم تو ابی عقال نے کہا کہ پھر کر واسی عمل کو پس تحقیق مینے طواف
کیا انس بن مالک رض کے ساتھ مینھہ برستے مین جب فارغ ہوا مین تو مجھسے کہا کہ پھر کر اس
عمل کو پس تحقیق مینے طواف کیا رسول مقبول صلعم کے ساتھ مینھہ برستے مین جب طواف
ہم کر چکے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر کر واس عمل کو پس تحقیق تمکو بخشدیا اللہ تعالی
نے روایت کیا ابن ماجہ نے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جنے طواف کیا مینھہ
برستے مین لکھتا ہے اللہ تعالی اوسکے لیے ہر قطرے پر ایک نیکی اور محو کرتا ہے بدی
روایت کیا قرشی نے مناسک مین وارد ہوا کہ طواف کرنیوالا داخل ہوتا ہے اللہ کی رحمت
مین اور تحقیق اللہ تعالی فخر فرماتا ہے ملائکہ پر ساتھ طواف کرنیوالونکے اور پیادہ طواف
کرنیوالی کی بزرگی اوپر سوار کے مانند بزرگی چودھوین رات کے اوپر تمام تارون کے
ابن مجاہد رض فرماتے ہین کہ جس عبادت کی کہ لوگ طاقت نہین رکھتے تھے اوسکو ابن زبیر رض
کیا کرتے تھے پس ایکبار اتفاق سے ایک بہاؤ پانی کا ایسا آیا کہ کعبہ شریف پانی سے
بھر گیا یہانتک کہ آدمی رک گئے طواف کرنے سے مگر ابن زبیر کہ آپ نے اوسوقت

تیرے کے طواف کیا ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسنے طواف
کیا کعبہ شریف کا سات بار شدت گرمی میں اور قدم پاس پاس رکھے اور آنکھیں نیچی رکھین
اور کم کیا کلام مگر اللہ کے ذکر کے ساتھ اور بوسہ دیا حجر اسود کا اور طواف کرنے مین کسیکو ایذا دی
مگر کہ لکھتا ہی اللہ تعالی واسطے اوس کے ستر ہزار نیکیان اور محو کرتا ہے ستر ہزار
بدیاں اور بلند فرماتا ہے ستر ہزار درجے اور آزاد کرتا ہے اوسکی طرف سے ستر ہزار بردے
ہر بردے کی قیمت دس ہزار درم اور اوسکی شفاعت ستر آدمیوں کے واسطے لیئے ہون
یا غیر قبول کیجاویگی روایت کیا قرشی نے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ ہر آئینہ بزرگتر اللہ کے
نزدیک وہ فرشتے ہین جو طواف کرتے ہین عرش مجید کا اور اولاد آدم مین وہ بزرگتر ہین
جو طواف کرتے ہین کعبہ شریف کا اور فرمایا کہ طواف کرنا کعبہ شریف کا دریای رحمت الہی مین
غوطے مارنا ہے ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ کعبہ شریف کو
ڈھانپے رہتے ہین ستر ہزار فرشتے بخشش چاہتے رہتے ہین طواف کرنیوالونکی اور رحمت بھیجتے
رہتے ہین اونپر روایت کیا امام فاکہی نے ابن عمرؓ فرماتے ہین کہ جب رسول خدا صلعم کہین
باہر سے تشریف لاتے تھے تو سب عملونسے زیادہ محبوب اور مرغوب آپکو طواف ہوتا تھا روایت
کیا ابوذرؓ نے اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ کثرت کرو طواف کرنے مین پہلے اس سے کہ کعبہ
شریف دنیا سے اوٹھایا جاوے اور بھی وارد ہوا کہ نہین غروب ہوتا ہے آفتاب کسی دن
مگر ایک ابدال طواف کرتا ہے اور نہین ہوتی ہے کوئی صبح مگر کہ ایک اوتاد طواف کرتا ہے
اور جب یہ بات موقوف ہوجاویگی تو کعبہ شریف دنیا سے اوٹھا لیا جاویگا پس آدمی صبح کرینگے
اور کعبہ شریف کو نہ پاوینگے پھر قرآن مجید اوٹھا لیا جاویگا لوگ کاغذ کورا پاوینگے پھر قرآن
مجید دل سے بھی نکلجاویگا یہانتک کہ ایک کلمہ بھی یاد نرہیگا اور لوگ جاہلیت کے ذکر دل
اور شعر دن پڑھنے مین مشغول ہوجاوینگے پھر نکلیگا دجال اور اوتر ینگے حضرت عیسیٰ
اور اوسکو قتل کرینگے اور اسکے ساتھ قیامت لگی ہے جیسے کہ تصریح اسکی احیاء العلوم مین مذکور
ہے حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے
طواف کیا کعبہ شریف کا سات بار اور پھر مقام ابراہیم مین جاکر دو رکعتین پڑھین اور پیا

پانی زمزم کا الٹیدیتا اوسکے سارے گناہ بخشدیتا ہے روایت کیا جندی نے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص بارادہ طواف گھر سے نکلتا ہے تو وہ ایسا ہی کہ دریاے رحمت الٰہی مین داخل ہوکر چلتا ہے پس جبکہ طواف کرتا ہے تو دریاے رحمت الٰہی مین غوطے کھاتا ہے اور ہر قدم رکھنے پر پانسو گناہ دور ہوتے ہین و ہر قدم اوٹھانے پر پانسو نیکیان لکھی جاتی ہین اور جبکہ طواف کرکے مقام ابراہیم مین پہونچتا ہے تو وہ ایسا پاک ہوجاتا ہے کہ گویا مانکی پیٹ سے اوسدن پیدا ہوا اور ایک فرشتہ سامنے آکر کہتا ہے کہ اب آگے عملونکا دھیان رکھو اور گذرے سب بخشے گئے اور اوسکو ستر آدمیونکی اپنے کنبے سے شفاعت کرنیکا رتبہ دیا جاتا ہے روایت کیا ازرقی نے عمرو بن شعیب سے اور حضرت ابوسعید رضؓ سے روایت ہے کہ اول جسنے طواف کیا کعبہ معظمہ کا وہ فرشتے ہین حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پیشتر اور نہین ہے کوئی فرشتہ کہ دنیا مین آتا ہے مگر کہ وہ فرشتہ اول عرش کے نیچے غسل کرتا ہے اور اوترتا ہے احرام باندہ کر پس پہلے آنکر طواف کرتا ہے پھر دو رکعت مقام ابراہیم مین پڑہ کر واسطے تعمیل حکم کے روانہ ہوتا ہے حضرت امام حسن بصری رضؓ اپنے رسالہ شریف مین لکھتے ہین کہ صحف حضرت آدم مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ستر ہزار فرشتے ہر روز واسطے طواف خانۂ کعبہ کے بھیجتا ہون وارد ہوا کہ ایک ولی منتظر رہا چالیس برس رات دن یہ کہ تنہا طواف کرے بے شرکت دوسرے شخص کے پس دیکھا اوسنے بعد انتظار چالیس برس کے طواف کی جگہ کو خالی تو وہ دوڑا کہ شروع کرے طواف ناگاہ دیکھا اوسنے ایک سانپ کو طواف مین اوس ولی نے کہا کہ تو کون ہے کہا اوسنے کہ مین بھی منتظر اوسی عمل کا جسکا تو منتظر تھا تجھسے سو برس پہلے غرض بیت اللہ کسی ساعت طواف کرنیوالوں سے خالی نہین رہتا ہے خداوند کریم اوس خانۂ اقدس کے قربان ہون سب مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین یا رب العالمین

فصل دوسری

مقام ابراہیم اور حجر اسود کی فضائل مین

تفصیلی کیفیت مقام ابراہیمی

معتبر تفسیرون مین وارد ہوا کہ مقام ابراہیم نام ایک پتھر کا ہے کہ اوسپر حضرت ابراہیم نے

کھڑے ہوکر خانہ کعبہ تعمیر فرمایا تھا اور معنی مقام ابراہیم کے یعنی جگہ کھڑے ہونے حضرت ابراہیم
شیخ عزیزالدینؒ سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہیں کرد و سنگ مربع ہے اور چاروں طرف
پاو گزہے اور اوپر نشان دونون قدمون مبارک کاہے گرد قدمون شریف کے چاندی
کے پترے لگے ہین اور نیچان قدمونکا چاندی کے پترون سے ساڑھی سات قیراط ہے
اور چارون طرف مقام کے ایک صندوق زمین مین مضبوط کیا ہے اور اوس صندوق
غلاف اطلس سیاہ زربفت کا ڈالا ہے اور اوسکے اوپر ایک گنبد چھوٹا سا لکڑی کا چار ستون پر
کھڑا ہے اور اندر اوسکے سونے اور لاجورد وغیرہ سے تمام نقش دار کیا ہے اور اوپر گنبد کے
شیشے کے تختونکو باہم ملا کر پیچ زد کیا ہے اور چارونطرف صندوق کے چار ٹٹیان جالیدار
ہفت دھات کی اون چار ستونون سے کہ مذکور ہوے وصل کی ہین اور وارد ہوا کہ جس وقت
حضرت ابراہیمؑ کو حج کے لیے پکارنے کا حکم ہوا تھا تو آپ مقام پر کھڑے ہوئے تو وہ زمین
کے سب پہاڑون سے اونچا ہوگیا تھا فرق درمیان مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے
اکیس گز کا ہے اور بھی وارد ہوا کہ مقام ابراہیم اور حجراسود دونون بہشتی پتھر ہین کہ حضرت
ادریسؑ نے طوفان کے خوف سے ابوقبیس پہاڑ پر چھپا دیے تھے جب حضرت ابراہیمؑ
کعبہ بنانے لگے تو حضرت جبرئیلؑ نے انکا نشان بتایا تب آپ ان دونونکو ابوقبیس پہاڑ پر
نکال لائے حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ نہین باقی رہی زمین مین کوئی چیز جنت کی سوائے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے
اور فرمایا کہ بہترین جگہون مین سے خدا کے نزدیک کعبہ اور مقام ابراہیم اور ملتزم ہے
حضرت قتادہ رضہ سے روایت ہے کہ پہلے اسلام کی عادت نہ تھی کہ مقام ابراہیم کو
کوئی ہاتھ لگاوے لیکن یہ عمل اس امت مین رواج پایا جن لوگون نے کہ پہلے اسلام کے
اس پتھر کو دیکھا تھا وہ نقل کرتے تھے کہ حضرت ابراہیمؑ کے قدم مبارک کا اثر اس پتھر
مین نمودار تھا لیکن بسبب زیادہ چھونے کے اب اثر اوسکا بخوبی ظاہر نہین ابن ابی شیبہ
عبداللہ ابن زبیرؓ سے نقل کرتے ہین کہ آپ نے ایک جماعت کو مقام ابراہیم کو چھوتے
دیکھا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو اس پتھر کے چھونے کا نہین حکم دیا ہے

بیان تعظیم مقام ابراہیم

بلکہ صرف حکم اسکا یہی ہے کہ متصل اسکے نماز پڑھو بیہقی اپنی سنن مین روایت کرتے ہین کہ مقام
ابراہیم رسول مقبول صلعم کے زمانۂ مبارک اور حضرت خلیفۂ اول کے عہد مین متصل خانۂ
کعبہ کے تھا حضرت عمر رضہ نے اوسکے واسطے ایک مکان تجویز کرکے رکھدیا جیسی اوسی جگہ ہے
مجالس مکیہ مین وارد ہوا کہ جسنے مقام ابراہیم مین جاکر دو رکعتین پڑہین بخشے گئے گناہ اوسکے
اگلے اور پچھلے اور دیجاتی ہین اوسکو نیکیان برابر شمار ہر اوس آدمی کے جسنے نماز پڑہی ہے حکم
اور قیامت کے دن امن مین رہیگا بڑی گھبراہٹ سے اور حکم فرماتا ہے اللہ تعالی جبرئیل
اور میکائیل اور تمام ملائکہ کو کہ استغفار چاہین اوسکی اور وارد ہوا کہ بہترین جگہو نمین ہیچ خدا کے
نزدیک درمیان مقام ابراہیم اور حجر اسود کے ہے اور نہین ہے کوئی فرشتہ کہ واسطے
تعمیل حکم الہی کے زمین پر آتا ہے مگر کہ بعد طواف مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑھتا ہے
بعد اسکے روانہ ہوتا ہے **ف** حاجی کو چاہیے کہ جسوقت سات پھیرے کعبہ شریف کے
کر چکے جسکا نام ایک طواف ہے تو پھر مقام ابراہیم کیطرف چلے یہ آیت پڑھتا ہوا
وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور وہان جاکر دو رکعت نفل پڑہے پہلی مین
قلیا اور دوسری مین قل ہو اللہ اور بعد نماز کے حضرت آدم کی دعا پڑھ کے خدا سے
حاجت چاہے کہ وہ دعا ہم لکھ آئے ہین قبولیت دعا مین کمال مؤثر ہے حضرت
ابن عمر رضہ سے روایت ہے کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ تحقیق
حجر اسود اور مقام ابراہیم یاقوت ہین یاقوتون بہشت سے محو کیا اللہ تعالی نے نور
ان دونونکا اور اگر نہ دور کرتا نور انکا تو البتہ روشن کردیتے اوس چیز کو کہ درمیان مشرق
اور مغرب کے ہے روایت کی ترمذی نے حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے

بیان سیاہ ہونے حجر اسود کا

کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ اوترا حجر اسود بہشت سے اور وہ تھا زیادہ سفید دودھ سے
پس سیاہ کردیا اوسکو بنی آدم کے گناہون نے نقل کی احمد اور ترمذی نے **ف** مقام
غور کرنے کا ہے کہ جب گناہونکی تاثیر سے پتھر سیاہ ہوگیا تو کیا حال ہوتا ہوگا گنہگارو کے
دلونکا بسبب کرنے گناہونکے معاذ اللہ منہا حضرت ابن عباس رضہ سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت صلعم نے بیچ حق حجر اسود کے کہ قسم ہے اللہ کی البتہ اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی

دن قیامت کے کہ ہونگی واسطے اوسکے دو آنکھین کہ دیکھیگا ساتھ اونکے اور ہوگی زبان کہ بولیگا ساتھ اوسکے گواہی دیگا اوسکے لیے جسنے کہ بوسہ دیا ہوگا ساتھ حق کے نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ و دارمی نے ف ساتھ حق کے یعنے ساتھ ایمان اور صدق و یقین کے اور واسطے طلب ثواب کے محدث ہروی لکھتے ہین کہ جسنے حجر اسود کو صدق دل سے بوسہ دیا تو وہ اوسکی گواہی دیگا خیر کے ساتھ اور جسنے کہ اوسکو بوسہ دیا ہنسی اور مذاق کی راہ سے نعوذ باللہ تو وہ گواہی دیگا اوسکی شر کے ساتھ اور ہوگا وہ دن قیامت کے اوس شخص کا دشمن اور لکھتے ہین کہ اسیطرح ہر جگہ قیاس کرنا چاہیے کہ جسنے خدا کی عزت دی ہوئی جگہ کی تعظیم و تکریم کی اور وہانکے آداب بجا لایا تو وہ جگہ قیامت کے دن اوس شخص کی شفاعت کریگی اور جسنے کہ نعوذ باللہ خدا کی عزت دی ہوئی جگہ کو خفیف سمجھا یا کوئی فعل لغو وہان کیا تو وہ مقام قیامت کے دن اوسکا دشمن ہوگا روایت کیا شیخ احمد خضراوی نے عقد الثمین مین وارد ہوا کہ حضرت عمر رض نے حجر اسود کے بوسہ دینے کی وقت فرمایا کہ مین جانتا ہون کہ تو پتھر ہے نہ ضرر کرتا ہے نہ نفع دیتا ہے اور اگر نہ دیکھتا مین رسول مقبول صلعم کو بوسہ دیتے تو مین تجھکو بوسہ نہ دیتا تو حضرت علی رض نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عمر اس سے نفع و ضرر متصور ہے آپ نے کہا کہ کیونکر حضرت علی رض نے فرمایا کہ حق تعالی نے کاغذ عہد اولاد آدم کا اسکے شکم مین امانت رکھا ہے اور اسنے کہا کہ مین گواہی دونگا جو پورا کریگا اس عہد کو پس گواہی اسکی یہی نفع ہے حضرت عمر رض نے سنکر فرمایا کہ پناہ مانگتا ہون مین اپنی زندگی سے اوس قوم مین جسمین تم نہو اے ابو الحسن لیکن مقام سمجھنے کا ہے کہ یہ ذرہ ضرر کا نفع ہے اور جسکی نفی حضرت عمر رض نے کی تھی وہ ذاتی اور ضرر کا نفع مراد تھا پس دونون باتین اپنی جگہ ٹھیک ہین حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ آویگا حجر اسود دن قیامت کے مانند پہاڑ ابو قبیس کے اور اوسکے واسطے زبان ہوگی اور ہونٹ ہونگے روایت کی احمد اور حاکم نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حجر اسود دہنا ہاتھ اللہ عز و جل کا ہے زمین مین مصافحہ کرتا ہے مصافحہ کرنا اپنے بندون سے جسطرح کہ مصافحہ کرتا ہے ایک تم مین سے بھائی اپنے سے تو اکابر اہل حدیث لکھتے ہین کہ چاہیے کہ وقت بوسہ دینے حجر اسود کے بیعت الہی کا تصور کرے اور کمال آداب و حضوری و زاری سے بوسہ دے بعد اسکے ابن عباس رض کہتے ہین کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے

دست تحقیق کہا ابن عباس نے کہ نہین کوئی مسلمان کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مراد مانگے حجر اسود کے پاس مگر کہ رب العالمین اوسکو عنایت فرماتا ہے روایت کیا ازرقی نے اور بھی وارد ہوا کہ جسنے پائی بیعت رسول خدا صلعم کی پھر اوسنے بوسہ دیا اور مسح کیا حجر اسود کا پس تحقیق اوسکو بیعت حاصل ہوئی رسول مقبول صلعم کی ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ چھونا حجر اسود کا محو کرتا ہے گناہونکو روایت کیا احمد اور ابن حبان نے اور بھی وارد ہوا کہ تحقیق رب العالمین پھیر دیگا حجر اسود کو دن قیامت کے ویسا ہی جیسا کہ پیدا کیا اول بار روایت کیا ازرقی نے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے چھوا حجر اسود کو تو وہ نکلا گناہونسے ایسا جیسے وسیدن اوسکی ماں نے جنا حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جسنے مسح کیا حجر اسود کا سوا اسکے نہین کہ اوسنے مسح کیا رحمان کے ہاتھ کا جل جلالہ روایت کیا ابن ماجہ نے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ کثرت کرو حجر اسود کے بوسہ دینے مین قریب ہے کہ تم گم کروگے اسکو یعنے ایک رات طواف کرتے ہوگے اور پھر ہوتی نہ پاؤگے تحقیق اللہ تعالیٰ نہین اوتارتا ہے کوئی شے جنت کی زمین مین مگر کہ پھیر اوسکو وہین پھیر دیگا پہلے قیامت کے روایت کی ازرقی نے ف اہل حدیث لکھتے ہین کہ حاجی کو چاہیے کہ دونون ہاتھ حجر اسود پر رکھکے بیچین منھ سے بوسہ دے اگر بغیر ایذا دینے کسیکے ممکن ہو اور مستحب ہے منھ پیشانی کا رکھنا اور چومنا تین بار اور اگر بوسہ دینا ممکن نہو تو ہاتھ کو اوسپر لگا کے چومے اور جو یہ بھی نہو سکے تو لاٹھی وغیرہ کو چھوا کر چومے اور جو یہ بھی نہو سکے تو دونون ہاتھ اوسکی طرف اوٹھا کر کہے اللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہِ الْمُصْطَفٰی اور یہ سمجھکر کہ گویا ان دونون ہاتھونسے مینے اسکو چھو لیا ہاتھونکو چومے رب العالمین سبکو نصیب کرے

فصل تیسری
رکن یمانی و حطیم و میزاب رحمت و ملتزم کے فضائل مین

ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ رکن یمانی پر دو فرشتے مقرر ہین کہ آمین کہتے ہین دعا مانگنے والونکے واسطے اور حجر اسود پر تو فرشتے بیشمار مقرر ہین روایت کیا ازرقی نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا سرور عالم صلعم نے کہ نہین گذرا مین

رکن یمانی پر کبھی مگر کہ نزدیک وسکے ایک فرشتہ ہے کہ وہ آمین کہتا رہتا ہے پس جب تم گذرو اوسکو
تو یہ دعا کیا کرو اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور حضرت
ابو ہریرہ رض کی روایت مین اسطور سے وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ رکن یمانی پر ستر
فرشتے مقرر ہین پس جو شخص کہ کہتا ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا
وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً الخ تو وہ ستر فرشتے کہتے ہین کہ آمین روایت کیا ابن ماجہ نے
ف پہلی روایت مین وارد ہوا کہ دو فرشتے ہین اور اس روایت مین ستر فرشتے مذکور ہوئے
تو اہل حدیث فرماتے ہین کہ جائز ہے کہ کبھی حضرت نے دو فرشتے دیکھے اور کبھی ستر فرشتے
ملاحظہ کیے حضرت عطا ابن یسار سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
آپ رکن یمانی کا بہت مسح کرتے ہین آپ نے فرمایا کہ نہین آیا مین کبھی اسکے پاس مگر کہ جبرئیل کو
مینے اوسکے پاس کھڑے دیکھا کہ استغفار چاہتا ہے واسطے چھونے والونکے روایت کیا
ازرقی نے حضرت امام حسن بصری رح سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق رکن یمانی کے
نزدیک ایک دروازہ ہے دروازون جنت سے اور حجر اسود بھی جنت کے دروازون مین
سے ہے اور تحقیق نہین ہے کوئی بندہ کہ دعا مانگے حجر اسود اور رکن یمانی کے پاس مگر کہ اللہ
تعالیٰ اوس دعا کو قبول فرماتا ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ درمیان رکن یمانی اور حجر
اسود کے ایک باغ ہے جنت کے باغون سے ابن عمر رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا
صلعم نے کہ چھونا رکن یمانی کا محو کرتا ہے گناہونکو روایت کیا احمد اور ابن حبان نے **ف**
اہل حدیث مسح رکن یمانی کا اسطور پر لکھتے ہین کہ حاجی دونون ہاتھون یا ایک ہاتھ سے اوسکو
مس کرے اور اگر ازدحام ہو تو اوسکا بدلہ نہین ہے اشارہ وغیرہ سے جیسے کہ بدلہ ہے
حجر اسود کا اسی روایت پر عمل ہے پوشیدہ نرہے کہ کعبہ شریف کے چار رکن ہین رکن اسود
رکن یمانی رکن عراقی رکن شامی انمین رکن اسود کی بسبب ہونے حجر اسود کے بہت بڑی فضیلت
ہے اور رکن عراقی اور رکن شامی کے لمس مین کلام ہے اسکی تحقیق شیخ علیہ الرحمۃ نے سفر السعادۃ
مین کماحقہ فرمائی ہے حطیم ایک احاطہ ہے کعبہ شریف سے شام کی جانب نصف دائرہ کی
شکل پر کہ اوسکے گرد بقدر آدمی کے سینہ کے دیوار بلند سنگ مرمر کی کھینچی ہوئی ہے در متصل

کعبہ شریف کے دونون طرف وسعین راہ ہے اور وہ احاطہ بہت ہے فقط چھ گز اونمین جگہ کعبہ کی ہے چنانچہ احادیث مین وارد ہوا کہ قریش نے جب خانۂ کعبہ بنایا اور حلال مال اتنی جگہ داخل کرنے کو کافی نہوا اسواسطے اوسکو باہر رکھا مگر اوسمین نماز پڑھنیکا اور کعبہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کا ایک حکم ہے وآرد ہوا کہ جسنے نماز پڑھی حطیم مین دو رکعتین جانب رکن شامی کے پس گویا کہ زندہ رکھا اوسنے ستر ہزار رات کو یعنے شب بیداری کی اور حاصل ہوا اوسکو ثواب مانند عبادت ہر مسلمان مرد اور عورت کے اور گویا کہ اوسنے حج کیے چالیس حج مقبول اور مبرور مجالس مکیہ میزاب رحمت اسنا ہی مین پرنالہ کہتے ہین درمیان دیوار شمالی کعبہ کے درمیان رکن عراقی اور رکن شامی کے ہے یعنے حطیم کیطرف ہے حضرت عطا بن رباح رحمہ سے روایت ہے کہ جو شخص کھڑا ہوا نیچے میزاب رحمت کے اور دعا مانگی مگر کہ قبول کیجاتی ہے دعا اوسکی اور جسنے کہ پڑھین نیچے اوسکے دو رکعتین تو وہ نکلا گناہون سے ایسا جیسے اوسیدن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا روایت کیا ازرقی نے اور طبری نے شیخ اسعد جعفر اوسی عقد الثمین مین اکابر محدثین سلف سے نقل کرتے ہین کہ جسنے نماز پڑھی نیچے میزاب رحمت کے دو رکعتین پھر اوسنے دعا کی کسی مراد کی سو بار سجدے مین مگر کہ اللہ تعالی اوسکو قبول فرماتا ہے اور اسکا تجربہ اہل حدیث نے فرمایا ہے اور اسی کو علامہ قرشی نے بطور تجربہ اہل حدیث سے نقل کیا حضرت امام حسن بصری رحمہ سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ سنا مینے کہ ایکدن حضرت عثمان رض آئے اور آپ نے لوگون سے فرمایا کہ تم مجھسے پوچھو کہ اسوقت کہانسے آئے لوگون نے پوچھا کہ اے امیر المومنین اسوقت کہانسے آئے آپ نے فرمایا کہ اسوقت کھڑا تھا مین جنت کے دروازے پر اور آپ کھڑے تھے اوسوقت نیچے میزاب رحمت کے اور دعا مانگ رہے تھے عبد اللہ ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کے ملتزم ہے نہین دعا مانگتا ہے کوئی مصیبت زدہ وہان مگر کہ اوس بلا سے نجات پاتا ہے روایت کیا طبرانی نے

فصل چوتھی ✤
زمزم شریف کے فضائل مین ✤

پوشیدہ نرہے کہ علماء دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ پانی زمزم شریف کا سوا ہے

بیان قبولیت دعا نیچے میزاب رحمت کے ...

اوس پانی ہے جو جاری ہوا اونگلیون مبارک رسول مقبول صلعم سے سب پانیون سے افضل
اوراشرف ہے حتی کہ کوثر سے بھی افضل ہے جیسے کہ شیخ احمد حضراوی عقدالثمین مین اسکی تصریح فرماتے ہین
حضرت امام ایمنؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے کبھی بھوک پیاس کا شکوہ نفرمایا ہو
کہ صبح ہوتی تھی آپ پی لیتے تھے زمزم شریف کو پس اکثر مین آپکی خدمت اقدس مین کھانا فجر کالاتی
مگر آپ فرماتے کہ مین سیر شکم ہون حاجت غذا کی نہین رکھتا ہون روایت کیا قرشی نے حضرت
ابن عباس رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے پانی زمزم کا جس نیت سے
پیا جاوے وہ مراد حاصل ہوتی ہے پس اگر پیوے بہ نیت شفا عنایت فرماوے اللہ تعالیٰ
اور اگر پیوے بہ نیت پناہ شر شیطان سے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ اور اگر پیوے واسطے دفع
پیاس کے دور فرماوے اللہ تعالیٰ روایت کیا قرشی نے اور تھے حضرت ابن عباس رضہ
کہ جب آپ پیتے زمزم شریف کو تو یہ دعا پڑھتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا
وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ روایت کیا حاکم نے مستدرک مین اور دار قطنی نے ابن عربی
لکھتے ہین کہ یہ اثر زمزم کے صاحب اعتقاد او صحیح نیت والے کے لیے قیامت تک باقی رہیگا
پس نہ پیوے بہ نیت تجربہ اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے متوکلین کو حضرت ابو ذر رضہ سے
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ زمزم شریف سراپا برکت ہے اور غذا نہایت
خوش ذائقہ ہے روایت کیا مسلم نے اور ابو داؤد نے یہ اور زیادہ روایت کیا کہ شفا
ہے ہر بیماری کے لیے حضرت جابر رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے
کہ پانی زمزم شریف کا جس مراد کے لیے پیا جاتا ہے حاصل ہوتی ہے روایت کیا احمد اور
ابن ماجہ اور بیہقی نے محمد ابن منکدر نے حضرت جابر رضہ سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول
صلعم نے پانی زمزم کا واسطے اوس نیت کے ہے جس نیت سے کہ پیا اور مین اوسکو پیتا ہون
واسطے پیاس دن قیامت کے یہ کہکر آپنے پیا زمزم کو روایت کیا دمیاطی نے قرشی نے لکھا ہے
کہ لایق ہے جو ارادہ کرے پینا زمزم شریف کا واسطے مغفرت کے یہ کہ وقت پینے کے کہے
الھم انہ قد بلغنی ان رسول اللہ صلعم قال ماء زمزم لما شرب لہ اللهم انی اشربہ لتغفرلی
کہ اے اللہ تحقیق مجکو پہونچی یہ روایت کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ پانی زمزم کا واسطے اوس
مراد کے سبب ہے جس مراد سے کہ پیوے اے اللہ تحقیق پیتا ہون مین اسکو واسطے اپنی مغفرت کے

اور اگر ہووے تندرستی اور دور ہونے بیماری کے لیے تو بھی اسیطرح کے اور
وارد ہوا کہ کہا ابوذر نے کہ نہ تھا کھانا میرا ایک مہینہ مگر پانی زمزم کا پس فربہ ہوا مین یہانتک کہ تخت
ہوگئین شکنین پیٹ میرے کی اور بھی وارد ہوا کہ جناب سرور عالم صلعم آئے چاہ زمزم پر پس
نکالا لوگون نے آپکے واسطے ڈول پانی کا پس آپنے پیا پھر لعاب دہن مبارک کا اوس ڈول
مین ڈالکر چاہ زمزم مین ڈالدیا اور فرمایا کہ اگر تم نہ نکالتے پانی تو نکالتا مین اپنے ہاتھون سے روایت
کیا طبرانی نے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ خوب چھک کر پینا زمزم
برات ہے نفاق سے یعنے جو شخص کہ خوب سیر ہوکر زمزم پیے تو اوسمین سے نفاق جاتا رہتا ہے
روایت کیا ازرقی نے اور بھی وارد ہوا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ پانی زمزم کا اور آگ دوزخ کی
کسی بندۂ مسلمان کے پیٹ مین ہرگز جمع نہین ہوگی روایت کیا طبرانی نے اور وارد ہوا کہ تمام
زمین کے پانی شیرین اوٹھجاوینگے پہلے آنے دن قیامت کے سواے زمزم کے کہ یہ پانی
اپنی حالت اصلی پر باقی رہیگا روایت کیا فرشی نے عبد اللہ بن عباس رض سے روایت ہے
کہ ایک شخص نے پوچھا کہ کہان ہے مصلی اخیار کا آپ نے فرمایا کہ نیچے میزاب رحمت کے
پھر پوچھا کہ ابرارونکا پانی کیا ہے آپنے فرمایا کہ پانی زمزم کا اور بھی آپسے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم
کہ تپ سانس ہے جہنم کا اسکو بجھاؤ زمزم سے روایت کیا احمد و ابن ابی شیبہ و ابن حبان نے
ابوذر غفاری رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مین مکہ معظمہ مین تھا کہ میرے
گھر کی چھت چیری گئی اور اوترے حضرت جبرئیل ع اور شق کیا میرے سینہ کو اور دھویا آب زمزم سے
پھر لائے ایک طشت سونے کا بھرا ہوا حکمت اور ایمان سے اور میرے سینہ کو اوس سے
مالامال کردیا اور پھر ویسا ہی میرا سینہ درست کردیا روایت کیا بخاری نے ابن عباس رض سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے افضلتر ہین کنوونکا اوپر زمین کے چاہ زمزم ہے
روایت کیا ابن حبان اور طبری نے اور بھی حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ
رسولخدا صلعم جب چاہتے تھے کہ تحفہ دین کسی شخص کو تو آپ اوسکو پلاتے تھے آب زمزم
روایت کیا دمیاطی نے باسناد صحیح حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ آپ آب زمزم
بطور تبرک دوسری جگہ لیجایا کرتی تھین اور آپ فرماتین کہ حضرت صلعم لیجایا کرتے تھے

بیان مصلی اخیار
و شراب ابرار

روایت کیا ترمذی نے چنانچہ وارد ہوا کہ رسول خدا صلعم نے سہیل بن عمرو کو نامہ تحریر فرمایا اور پانی زمزم کا آپ نے بطور تحفہ چاہا پس آپ نے دو ظرف حضور میں روانہ کیے روایت کیا ازرقی نے ابو الطفیل حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ تھے ہم کہ نام رکھتے تھے زمزم کا شباعہ یعنی پیٹ بھر دینے والی اور تھے ہم کہ پاتے تھے زمزم کو اچھا مددگار اوپر کنبہ کے روایت کیا طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن عمر رض سے روایت ہے کہ زمزم میں ایک چشمہ ہے جنت میں سے جانب حجر اسود سے روایت کیا امام قرطبی نے اور ابن ماجہ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رض سے روایت ہے کہ کہا تھا میں نزدیک ابن عباس رض کے پس آیا ایک شخص آپ نے اوس سے پوچھا کہ اسوقت کہاں سے آیا اوسنے کہا کہ چاہ زمزم پر سے آپ نے فرمایا کہ پیا تو نے آب زمزم کو جیسے چاہیے اوسنے عرض کیا کہ کیسے چاہیے آپ نے فرمایا کہ جب پیے تو آب زمزم کو تو منہ قبلہ کیطرف کر اور بسم اللہ پڑھ اور تین بار سانس لیکر خوب چھک کر پی کے الحمد للہ کہہ پس تحقیق فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان میں یہی فرق ہے کہ وہ آب زمزم خوب سیر ہو کر نہیں پیتے ہیں روایت کیا ابن ماجہ وغیرہ نے

ف آداب زمزم شریف کے پینے کے یہ ہیں کہ تین بار سانس لیکر پیے اور ہر بار منہ کو برتن سے جدا کر کے سانس لیوے اور تینوں بار بسم اللہ پڑھ کر پیوے اور ختم کرے الحمد للہ کے ساتھ حضرت سائب رض فرماتے ہیں کہ پیو آب زمزم اولاد عباس کے ہاتھ سے روایت کیا ابن منذر نے کتاب الترغیب میں اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نظر کرنا زمزم شریف میں محو کرتا ہے گناہوں کو اور ایک روایت میں وارد ہوا کہ نظر کرنا طرف زمزم شریف کے عبادت ہے روایت کیا امام فاکہی نے حضرت امام یافعی سے بعض ابرار و صالحین سے روایت کرتے ہیں کہ اتفاق سے ہم بیٹھے تھے نزدیک کعبہ شریف کے ناگاہ ایک شخص آیا کپڑا منہ پر ڈالے ہوئے اور اوسنے جا کر آب زمزم پیا بچا ہوا میں نے پیا تو پایا اوسکو ملا ہوا شہد کے ساتھ نہ پیا میں نے اوس سے زیادہ کبھی شیرین اور مزہ دار پھر میں نے نہ پایا اوسکو مگر دوسرے روز اوسکی تلاش میں فجر سے بیٹھ گئے دیکھا میں نے کہ وہی شخص پھر آیا اور اوسنے آب زمزم نکالکر پیا اور بچا ہوا میں نے پیا تو پایا میں نے اوسکا مزہ جیسے دودھ میں شکر ملی ہوتی ہے پس آپ فرماتے ہیں کہ اکثر بزرگان دین نے پیا آب زمزم کو

واسطے روا ہونے حاجتوں کے اور وہ اوسکی خیر و برکت سے پوری ہوگئین حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص حاضر ہوا کعبہ شریف کے پاس بہ نیت حج اور اوسنے طواف کیا سات بار اور پھر مقام ابراہیم مین دو رکعتین پڑہین پھر پیا اوسنے آب زمزم تو اللہ تعالیٰ اوسکو گناہون سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے اوسیدن اوسکی مان نے جنا روایت کیا ابن جوزیؒ نے امام فاکہیؒ سے منقول ہے کہ زمزم شریف کے نام بہت ہین چنانچہ بعض نے قریب تینتیس ۳۳ کے لکھے ہین شیخ احمد حضراوی نے اونکو عقد الثمین مین نظم مین جمع فرمایا ہے اور ہر ایک نام کی شرح لکھی ہے جو مشتاق ہو اوس کتاب مین دیکھ لے بسبب طوالت کے تصریح اونکی نہ کی گئی علماء دین لکھتے ہین کہ آب زمزم کی فوائد اور خواص بیشمار ہین چند اسجگہ لکھے جاتے ہین جسکو عارضہ زیادہ کھانے کا ہو تو پیے وہ آب زمزم خوب پیٹ بھر کے اور کہے کہ ای زمزم ٹھہر میرے شکم مین پس تحقیق وہ عارضہ جاتا رہیگا اور وہ شخص تندرستی پاویگا اور یہ عمل مجرب ہے اور یہ پانی نکال ڈالتا ہے کھونٹ قریب کو دل سے اور پیشاب کھولکر آتا ہے اور کھانا خوب ہضم ہوتا ہے اور عبادت الٰہی کے لیے قوت دیتا ہے بدن آرام مین رہتا ہے آنکھونمین روشنی فہم و علم مین ترقی دلمین نرمی پیدا ہوتی ہے اور پانی زمزم کا خدا کے غصہ کو بجھا دیتا ہے شیطان غمگین ہوتا ہے رحمان راضی ہوتا ہے گویا پیدا کریگا وقت سوال منکر و نکیر کے دل مضبوط رہیگا قول ثابت پر وغیرہ فوائد کثیر ہین اہل حدیث فرماتے ہین کہ جس شخص کی بیماری مین سب حکیم و طبیب عاجز ہو گئے ہون تو وہ آئے چاہ زمزم پر اور اوس پانی سے غسل کرے جس حوض مین آب زمزم جمع ہوتا ہے بہ نیت شفا خدا چاہے تندرست ہو جائیگا علماء دین لکھتے ہین کہ وضو اور غسل کرنا آب زمزم سے بلا کراہت درست ہے اور استنجا کرنا مکروہ ہے بلکہ عارضہ بواسیر کا پیدا ہوتا ہے باقی حال آب زمزم کا پہلے تفصیل بیان ہو چکا ہے شیخ احمد حضراوی رہ عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ یہ جو برکتیں آب زمزم کو حاصل ہوئین وجہ کامل اوسکی یہ ہے کہ اوسمین لعاب دہن مبارک معطر معنبر سرور عالم صلعم کا داخل و شامل ہو گیا ہے پس جسمین کہ صاحب لولاک و صاحب قاب قوسین او ادنیٰ کا لعاب دہن معطر معنبر داخل ہو گیا تو اوسکے فوائد اور منافع اور فضائل اور خیرات و برکات کیا بیان ہو سکتے ہین

ابن ماجہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم کے سامنے ایک ڈول بھرا ہوا آب چاہ زمزم سے لائے آپ نے اوسمین کلی ڈالدی کہ اوسیوقت اوس پانی مین خوشبو مشک سے زیادہ آنے لگی **ف** سیر کی معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ چاہ زمزم بعد زمانہ حضرت اسمٰعیل کے ایک مدت تک پوشیدہ رہا اور اسکا قصہ مختصر اسطرح پر ہے کہ عمرو بن حارث سردار قوم جرہم نے حجر اسود کو مع چند ہتیارونکے کہ خانہ کعبہ مین تھے چاہ زمزم مین چھپاکر اسطرح بند کردیا کہ کچھ نشان چاہ زمزم کا نہ باقی رہا مگر جب ارادہ خدا متعلق باظہار چاہ زمزم ہوا تو عبدالمطلب پر نشان اور علامات چاہ زمزم کے بالہام غیبی ظاہر ہوئے اور عبدالمطلب بتائید آسمانی قریش پر غالب آئے اور آپنے چاہ زمزم صاف کیا اور ہتیار او حجر اسود اوس سے برآمد ہوئے اور آخر کو پانی نکلا عمق اس چاہ کا ستتہ گز ہے اور عرض اوسکے منھ کا چار گز سے چار گز ہے اور دیوار کعبہ شریف سے تا چاہ زمزم ۳۳ گز ہے اور فرق درمیان مقام ابراہیم اور چاہ زمزم کے ۱۱ گز ہے اللہ تعالی سب مسلمانونکو وہ پانی پینا اور اوس کنوین کو دیکھنا نصیب فرماوے آمین رب العالمین

فصل پانچوین
صفا مروہ کے فضائل مین اور چارون مصلونکے بیان مین

سیر کی معتبر کتابون مین وارد ہوا کہ صفا پر حضرت آدم صفی اللہ بیٹھے تھے اور مروہ پر امراد یعنے حضرت حوا بیٹھی تھین اسلیے نام انکا صفا مروہ ہوا اور مشہور یہ ہے کہ صفا مروہ نام تھے مرد و عورت کے جنسے نعوذ باللہ کعبہ شریف مین بدکاری ہوئی تھی پس وہ دونون مسخ ہوکر پتھر ہو گئے عبرت کے لیے اونکو دونون پہاڑیون پر رکھدیا تھا رفتہ رفتہ ان دونون پہاڑیونکا بھی وہی نام پڑگیا اللہ تعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ الخ مفسرین شان نزول اس آیت کی اسطور پر لکھتے ہین کہ صفا مروہ پر دو بت تھے اساف اور نائلہ اساف اوپر صفا کے تھا اور نائلہ اوپر مروہ کے پس مشرکین بسبب تعظیم ان دونونکے صفا مروہ کا طواف کیا کرتے تھے جب زمانہ اسلام کا آیا اور بت توڑے گئے تو مسلمانونکو اونکے طواف کرنے کراہت در عار تھی اللہ تعالی نے فرمایا کہ صفا مروہ اللہ کی نشانیون سے ہین یعنے ان دونون کا بھی طواف کرنا چاہیے لکھا ہے کہ صفا سے مروہ تک سات سو ستر گز کی مسافت ہے اور دونون

میلون مین تخمیناً چالیس قدم کا فرق ہے اور دونونکے مقابل بازار کے دوسری طرف بھی دو مینار سبز بنے ہوئے ہین ابن منذر کتاب الترغیب مین ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہین کہ سعی کرنا صفا مروہ کا مثل ثواب آزاد کرنے ستر بردونکے ہے روایت کیا طبرانی نے کبیر مین اور بزاز نے اور نافع ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہین کہ جسنے سعی کی درمیان صفا مروہ کے اللہ تعالیٰ اوسکے قدمونکو ثابت رکھیگا اوپر پل صراط کے اوس دن کہ پھسلینگے پاؤن روایت کیا صاحب المسالک نے پوشیدہ نرہے کہ چارون مصلونمین سے پہلا **مصلی حنفیؒ** ہے وہ ایک مکان ہے تین در کا دو منزلہ جانب شمال اس مصلے سے حطیم تک ۴۸ گز کا فاصلہ ہے دوسرا **مصلی شافعیؒ** ہے قریب چاہ زمزم کے کعبہ شریف کی دیوار سے چالیس گز پر ہے تیسرا **مصلی حنبلیؒ** ہے مقابل حجر اسود کے کعبہ شریف کی دیوار سے ۴۸ گز ہے چوتھا **مصلی مالکیؒ** ہے دیوار کعبۂ شریف سے فاصلہ ۵۹ گز کا ہے اور یہ سب مصلے مطاف سے باہر ہین اور دایرہ طواف کرنیکا جو سنگ سفید کا اب موجود ہے سنہ ۹۶۱ ہجری مین سلطان سلیمان خان سلطان روم کے حکم سے تیار ہوا ملا علی قاریؒ شرح منسک متوسط مین لکھتے ہین کہ مراد مطاف سے وہ جگہ ہے کہ مقرر کی گئی ہے واسطے طواف کرنے کے اور اسیقدر تھی مسجد الحرام رسول مقبول صلعم کے زمانہ مین اور اسیطرح مولانا قطب الدین مکی لکھتے ہین مجالس مکیہ مین

بیان مصلی حنفی و شافعی و حنبلی و مالکی

باب چھٹا

فصل پہلی

مسجد الحرام کی بنا مین اور اوسکی کمی بیشی کے بیان مین

ارباب سیر لکھتے ہین کہ جسوقت بنا کیا کعبہ شریف کو حضرت ابراہیمؑ نے اوسوقت نہ تھا کعبہ شریف کے گرد کوئی گھر اور دیوار کیونکہ بسبب تعظیم اور ہیبت کعبۂ معظمہ کے گھر بنانے مین کسی نے جرات نکی آخرکار جب قصی ابن کلاب کا زمانہ آیا کہ حضرت کی پانچوین پشت مین ہین اونھون نے جمع کیا قوم کو اور حکم دیا اونکو گھر بنانے کا چنانچہ گھر تعمیر ہونے شروع ہوئے اور دروازے گھرونکے کعبۂ شریف کیطرف کیے اس مراد سے کہ داخل ہون اوسطرف سے طواف کو اور چھوڑ دیا طواف کی جگہ کو اسیطرح رہا قرینہ رسول مقبول صلعم کے عہد مبارک اور خلیفہ اول کی زمانہ تک

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور مسلمانونکی کثرت ہوئی اوسوقت آپنے بڑھایا مسجد الحرام کو سال چودہ ہجری مین اور وہ حویلیان جوگرد مسجد الحرام کے تھین اون سب کو توڑکر مسجد الحرام مین داخل کیا اور بنائی ایک دیوار گرد قد آدم سے کچھ کم اور رکھے چراغ اوس دیوار پر پس اول دیوار مسجد کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بنائی جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے تو آپ نے بھی بہت گھر داخل کیے سال ۲۶ ہجری مین بعد اسکے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مسجد الحرام مین بہت گھر داخل کیے یہانتک کہ خریدا ایک گھر ازرق کا زیادہ دس ہزار دینار سے بعد اسکے عبد الملک بن مروان نے بلند کین دیوارین مسجد کی اور چھت بنائی ساج کی لکڑی کی لیکن بڑھایا انہین بعد اسکے بڑھایا اوسکے بیٹے ولید نے بعد اسکے زیادہ کیا ابو جعفر منصور نے دوبار ایکمرتبہ ۱۳۷ ہجری مین اور دوسری بار شروع کیا ۱۶۱ مین اور تمام کیا اوسکو ایکسو اوتہتر ہجری مین اور وفات پائی اوسنے اوسی برس مین اور بہت مال اس عمارت مین خرچ کیا چنانچہ ایک گز زمین پر پچیس ۲۵ پچیس دینار صرف ہوئے بعد اسکے زیادہ کیا معتضد عباسی نے اور داخل کیا دار الندوہ کو اور نام رکھا اوس زیادتی کا باب الزیادہ اور پشت کعبہ شریف کیطرف سے بھی بڑھایا کہ وہ زیادتی مشہور ہے باب ابراہیم کیطرف سے بعد اسکے ۹۷۹ مین سلطان سلیمان خان بادشاہ روم نے کمال مضبوطی اور آراستگی سے مسجد الحرام کی ازسرنو تعمیر کی مگر یہ عمارت اس بادشاہ کے بیٹے کے عہد مین کہ نام اوسکا سلطان مراد خان تھا سال آخر نوسو تراسی ۹۸۳ مین تمام ہوئی مجالس مکیہ مین ذکر ہوا کہ سب منارے مسجد الحرام کے سات ہین چار چارون کونون پر اور تین سوا کونون کے اور سب کنگورے مسجد الحرام کے ایک ہزار تین سو باون ہین ❊

بیان بنا مسجد الحرام حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بیان بنا عثمان رضی اللہ عنہ

بیان بنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ

بیان بنا عبد الملک بن مروان و بنا ولید و ابو جعفر و معتضد عباسی

بیان بنا سلطان مراد خان مغفور

تعداد منارہ مسجد الحرام و کنگوروں کی

فصل دوسری

مسجد الحرام مین نماز پڑھنے کے فضائل مین

شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ مینے توریت مین لکھا ہوا دیکھا کہ جو شخص پڑھے پانچ نمازین مسجد الحرام مین لکھتا ہے اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب پانچ لاکھ اور چوبیس ہزار نمازونکا اور اسیطرح روایت کیا بندی نے شیخ ابوبکر نقاش رح لکھتے ہین کہ مینے حساب کیا مسجد الحرام کی ایک نماز کا تو معلوم

کہ ایک نماز مسجد الحرام کی دوسری جگہ ۵۵ برس اور چھہ مہینے اور بیس دنون مین تمام ہوتی ہے
اور ایک دن ایک رات کی نماز مسجد الحرام کی دو سو برس اور نو مہینے اور دس راتو نمین تمام ہوتی
ہے بغیر حساب و گنتی ہونے نیکیونکے اور ثواب نماز جماعت و مسواک کے بحدیکہ شمار اوسکا دشوار او
مشکل ہوگا جیسے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی جذب القلوب مین اس مضمون کی تصریح فرماتے ہین
فسبحان اللہ ذی الفضل العظیم وصلواته علی النبی و رسوله الکبیر الکریم
اسیطرح نقل کیا مرجانی نے بہجة النفوس مین اور پھر شرح کی اس امر کی کہ یہ ثواب عظیم حاصل
ہوتا ہے اوسکو جو اکیلا مسجد الحرام مین نماز پڑھے اور جو پڑھے نماز جماعت سے تو بحساب ثواب
نماز جماعت کے اجر و ثواب ملتا ہے چنانچہ مجالس مکیہ مین وارد ہوا کہ جسنے حرم شریف مین نماز
جماعت سے ادا کی تو اوسکا ثواب دو کرور اور پانچ لاکھ نماز کے برابر ہے اور یہ ثواب عظیم کچھہ خاصکر
نماز ہی کے باب مین نہین ہے بلکہ اوس مقام اقدس مین جو اعمال و افعال مسلمان کرتا ہے ایک کے
عوض لاکھ پاتا ہے چنانچہ احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ حضرت امام حسن بصری سے روایت ہے
کہ مکہ شریف مین ایک روزہ رکھنا اور ایک درم خیرات کرنا برابر لاکھ کے ہے **ف** اہل اسرار
لکھتے ہین کہ اس مقام کو مسجد الحرام اسوجہ سے کہتے ہین کہ اہل عرفان کو اوسجگہ نظر بغیر خدا حرام ہے
حقتعالی نے اسمقام کو ایسی حرمت اور عظمت عنایت کی کہ روی زمین کی مسجدین اوسکی حرمت کو نہین
پہونچتی ہین آپ معلوم کرنا چاہیے کہ علماء دین کے نزدیک مسجد الحرام کی حد مین کئی قول وارد ہوے
اول یہ کہ مسجد الحرام سب حرم شریف ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ ساری مسجد الحرام
حرم ہے روایت کی سعید بن منصور نے اور ابوذر رض نے بتائید قوله تعالی والمسجد الحرام الذی
جعلناه للناس الخ و قوله تعالی وصدوکم عن المسجد الحرام و قوله تعالی سبحان الذی
اسری بعبده لیلا من المسجد الحرام الخ کہ اوسوقت آپ حضرت ام ہانی کے گھر مین تھے
دوسرا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام صرف مسجد الجماعت ہے اور وہ جگہ اونچی ہے جسمین کہ ٹھہرنا
حالت ناپاکی مین حرام ہے تیسرا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام سب مکہ معظمہ ہے اللہ تعالی فرماتا ہے
ان الذین کفروا و یصدون عن سبیل اللہ و المسجد الحرام امام زمخشری تفسیر کشاف
مین اس آیت شریف کی شرح مین اصحاب حضرت امام اعظم سے روایت کرتے ہین کہ مراد

تحقیق حد مسجد حرام

مسجد الحرام ہے مکہ معظمہ ہے اور چوتھا قول یہ ہے کہ مسجد الحرام صرف کعبہ معظمہ ہے
قاضی معز الدین ابن جماعہ فرماتے ہین کہ چوتھا قول بعید اور ضعیف ہے مذہب قوی اور
قریب پہلا قول ہے حضرت ابن عباس رضی سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم نے
پڑھی یہ آیت شریف اِنَّ فِی هٰذَا البَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِیْن اور آپ نے فرمایا کہ وہ پانچون نمازین
پڑھنا ہے مسجد الحرام مین اللہ تعالی اسب مسلمانونکو اوسمقام اقدس مین نماز پڑھنا نصیب فرماوین

فصل تیسری
مکہ معظمہ کے فضائل مین

اہل اسلام کو مقام آگاہی اور بیداری ہے کہ حقتعالی قرآن مجید مین فرماتا ہے وهٰذَا البَلَدِ الْاَمِیْن
یعنے قسم ہے اس شہر امانت والیکی یا امن والیکی اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مراد اوس شہر سے
مکہ معظمہ ہے کہ جامعیت اور خیر و برکت مین انتہا مرتبہ کو پہونچا ہے اسلیے کہ ہر شہر قسم قسم کے
لوگون اور قسم قسم کی چیزون اور قسم قسم کے مکانون متبرک کو جامع ہوتا ہے لیکن کسی شہر مین
خانۂ خدا کہ ہمیشہ تجلی الہی کی اوترنے کی جگہ ہو اور سب مخلوق کی عبادت کا قبلہ ہو نہین ہے
مگر یہی شہر ہے کہ یہ بزرگی اور شرف اسیکو نصیب ہوئی اور اس سبب سے اسکو جامعیت کامل
حاصل ہوئی اور ان سب صفتون کے ساتہ جناب سید المرسلین خاتم النبیین کے پیدا ہونیکی
جگہ ہے پس جامع ہے اسرار وحی محمدی صلعم کا چنانچہ رسول مقبول صلعم کی نبوت اور ولایت
کے انوار اسمین تابان اور نمایان ہین اور قیامت تک رہینگے اور وہ نور نبوت اور ولایت
جامع اور اکمل ہے سبطرح دوسری نبوتون اور ولایت سے پس اس قسم مین ایسی بڑی ترقی
اور بزرگی اس شہر مقدس کو حاصل ہو گئی کہ اپنے نسب عالم علوی و سفلی کے اسرارون اور
کمالون کو اپنے اندر سمیٹ لیا اور خالق وخلق کو آپسمین ملا دیا اہل تفسیر لکھتے ہین کہ مکہ
معظمہ ایک شہر ہے لنبا یعنے لنباؤ اوسکا زیادہ ہے چوڑاؤ سے اور پہاڑ گرداگرد اوسکے
قلعہ کے مانند واقع ہوئے ہین اور عمارتین بہت ہین اور چشمے اور چشمہ دار کنوین اور وقف حمام
اور حمام اور رباطین بہت سی ہین چنانچہ لکھا ہے کہ امام فاکہی کے زمانہ مین کہ اسمقام اقدس
کے بڑے مورخ ہین سولہ حمام گرم ہوتے تھے اور یہ شہر مقدس حجاز کی ولایت مین

بیان ولایت حجاز مع بیان شہر مکہ

بیان نہر زبیدہ

اور یہ ولایت درمیان ولایت شام و عراق و مصر و یمن کے واقع ہے اور اس ولایت مین کئی
شہر داخل ہین ایک مکہ معظمہ دوسرا مدینہ منورہ اور تیسرا یمامہ اور بہت پرگنے ان تین شہرونکے
ساتھ تعلق رکھتے ہین لکھا ہے کہ مکہ معظمہ کی آبادی نے بعہد سلطان مراد خان کے بہت فروغ
پکڑا اور پانی کی بھی بہت کثرت ہوگئی اسوجہ سے کہ اوسکے آبا واجداد نے درست کیا نہر زبیدہ کو
اور اوسمین بہت چشمے ملائے اور یہ نہر زبیدہ ہارون رشید کی بیوی بڑی جانفشانی اور خرچ
کثیر سے نہر حنین سے لائی چنانچہ اسکے صرف مین ایک کرور سات لاکھ مثقال دینار صرف ہوئے
عرفات کو بھی یہی نہر گئی ہے اور منبع اس نہر کا بعض کے نزدیک مغاک جبل کرا ہے
اور بعض کے نزدیک طاد ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے واسطے مکہ معظمہ کے یعنے جبکہ آپ وہانسے رخصت ہوئے کہا کہ کیا خوب
شہر ہے تو اور بہت محبوب ہے تو طرف میرے اور اگر تحقیق قوم میری نہ نکالتی مجکو تجھسے
تو نہ رہتا مین کہین سوائے تیرے نقل کی ترمذی نے اور بہت حدیثین اس مضمون مین صحاح ستہ
مین وارد ہوئی ہین حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ بہترین اور دوست ترین
شہرون روے زمین سے خدا کے نزدیک مکہ معظمہ ہے تمام روے زمین کو اسکے نیچے
کھینچا ہے نام اوسکا ام القریٰ ہے اور اول وہ پہاڑ جو زمین پر رکھا گیا وہ جبل ابو قبیس ہے
اور اول جنے کہ طواف کیا مکہ شریف کی زمین کا فرشتے ہین حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار
برس پیشتر اور وارد ہوا کہ مکہ شریف مین افطار کرنا دوسری جگہ کے ایک برس کے روزہ رکھنے
سے افضل ہے اور سونا وہانکا بہتر ہے دوسری جگہ کی تمام رات نماز پڑھنے سے اور آپ
فرماتے ہین کہ نہین جانتا ہو نمین کسی شہر کو روے زمین پر سوائے مکہ معظمہ کے جسمین اوٹھین
دن قیامت کے انبیا اور صدیقین اور شہدا و صالحین مردون اور عورتون سے کہ وہ سب
نجات پانے والے ہونگے دن قیامت کے اور نہین جانتا ہو نمین کہ سوائے مکہ معظمہ کے
تمام انبیا اور رسول اوسکی طرف آئے ہون اور دروازے بہشت کے کھلے ہون اوسمین
دن قیامت تک چنانچہ وارد ہوا کہ ایک دروازہ نزدیک کعبہ شریف کے اور ایک
نیچے میزاب رحمت کے اور ایک نزدیک حجر اسود کے اور ایک نزدیک رکن یمانی کے

اور ایک نزدیک صفا مروہ کے اور ایک نزدیک چاہ زمزم کے اور ایک اندر کعبۂ شریف کے
اور آپنے فرمایا کہ نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو روے زمین پر سوائے مکۂ معظمہ کے جسمین ہر عمل
خیر برابر لاکھہ کے ہو اور جسمین شراب ابرار و مصلی اخیار ہو اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو
روے زمین پر سوائے مکۂ معظمہ کے کہ حقتعالی نے رسول مقبول صلعم کو فرمایا ہو کہ فلانی جگہ
اپنی نماز کی جگہ کرو وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى اور نہین جانتا ہون کسی شہر کو
روے زمین پر جسپر صرف نظر کرنے سے عبادت لکھی جاوے بغیر پڑھنے نماز اور کرنے
طواف کے سوائے مکۂ معظمہ کے اور نہین جانتا ہون مین کسی شہر کو روئے زمین پر جسمین
طاعت اور عبادت نہ کیجاوے اور اجر و ثواب لکھا جاوے سوائے مکۂ معظمہ کے جہان
دعا کرنے سے اوترتی ہے رحمت الہی اور خوشبو جنت کی اور قبول ہوتی ہے دعا اور
فرمایا حضرت نے کہ نہین ہے کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال مگر مکۂ معظمہ و مدینۂ طیبہ
و بیت المقدس کہ ہر دروازے پر ملائکہ واسطے نگہبانی کے صف باندھے کھڑے ہونگے
فرمایا رسول مقبول صلعم نے جسنے ایک روزہ رکھا مکۂ معظمہ مین لکھے گا اللہ تعالی واسطے
اوسکے لاکھہ روزے اور جسنے ختم کیا ایکبار قرآن مجید لکھے گا اللہ تعالی واسطے اوسکے ثواب
لاکھہ ختم کا غرض اسیطرح تمامی اعمال و عبادات کو سمجھنا چاہیے حضرت امام حسن بصری سے
روایت ہے کہ حضرت آدم کے صحیفہ مین ایک سورۃ نازل ہوئی کہ ترجمہ اوسکا زبان
ہندی مین یہ ہے کہ مین خدا ہون مکۂ شریف کو پیدا کیا مینے اور کعبۂ معظمہ کو اپنے گھر کے
ساتھہ نسبت لگا کر حرمت و عظمت عنایت کی مینے پس رہنے والے مکۂ شریف کے ہمسایہ
میرے ہین اور مکۂ معظمہ کو ساتھہ رہنے والون آسمان و زمین کے آباد رکھتا ہون مین یہانتک
کہ ستر ہزار فرشتے ہر روز بھیجتا ہون مین کہ بعد طواف بیت المعمور آکر کعبۂ شریف کا طواف
کرتے ہین اور وہان سے مرقد انور اطہر سرور عالم صلعم کو جاتے ہین اور اونکی باری پھر قیامت
تک نہین آئیگی اور حج کے دن آٹھہ لاکھہ حاجی آتے ہین اگر کم ہوتے ہین تو فرشتے بھیجکر پورا
کر دیتا ہون پس جبکہ حاجی لوگ فوج فوج پریشان بال اور گرد آلودہ تکبیر کہتے ہوئے شور
مچاتے ہوئے لبیک اور تسبیح کے ساتھہ میری زیارت کے واسطے آتے ہین اور میرے

مہمان ہوتے ہین اور میری جناب کبریائی مین اوترتے ہین تو اب میرا ذمہ ہے اور مجھپر واجب ہے
کہ اونکو ثواب بحساب دیگر خوش کرون اور اونکی بدیونکو نیکیان کر دون اور اونکے درجے بلند کرون
اے آدم کعبۂ شریف کی عمارت تیرے بیٹے ابراہیمؑ کے ہاتھ سے تمام کرون اور ابراہیمؑ کو
بطفیل اسی گھر کے عزت و حرمت عطا کرون اور بعد اسکے اوسکی اولاد سے اپنی رحمت اور
فضل سے آباد کرون یہانتک کہ جمال جہان آرا حبیب اپنے محمد رسول اللہ صلعم کا مکۂ شریف سے
ظاہر کرون اور اس شہر کو اوسکی امامت سے قیامت تک آباد رکھون اور تیرے اوس فرزند
ارجمند کو خاتم النبیین کرون پس جو شخص کہ موسم حج مین میرے ملنے کا مشتاق ہو تو جان لے
کہ مین نزدیک فقرا و غربا کی جماعت کے ہون جو بال پریشان اور گرد آلودہ رکھتے ہین شیخ احمد
حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ مکۂ معظمہ مرکز اولیا اور قیام اولیا ہے خصوص اخیر زمانہ مین
سہل ابن عبد اللہ تستری سے روایت ہے کہ تھے عبد اللہ بن صالح بڑے مرتبہ کے
عارف باللہ کہ آدمیونکے مارے ایک شہر سے دوسرے شہر کو بھاگتے تھے آخر کار
مکۂ شریف مین آنکر رہے لوگون نے پوچھا کہ آپ یہان کیسے رہے آپ نے فرمایا کہ نہین دیکھا مینے
کسی شہر کو جسمین رحمت اور برکت الٰہی اوترتی ہو مانند مکۂ شریف کے اور دیکھا مینے فرشتونکو طواف
کرتے صورتون مختلف پر اور فرمایا کہ نہین ہے کوئی ولی اللہ کا کہ صحیح ہو ولایت اوسکی مگر کہ وہ
حاضر ہوتا ہے مکۂ شریف مین ہر جمعہ کی رات کو جسنے دیکھ لیا ایک کو اونمین سے یا اونمین سے
کسی نے دیکھ لیا پہونچ گیا اپنے مقصد کو حضرت شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ حضرت
امام یافعی رح بعض اکابر دین سے روایت کرتے ہین کہ اکثر اوقات کعبۂ شریف کے گرد ملائکہ اور
انبیا اور اولیا بیٹھے ہین اور اکثر جمعہ کی رات کو اور جمعرات اور پیر کی رات کو حاضر ہوتے ہین مع اپنے
تابعین اور اصحاب اور اقربا کے چنانچہ سرور عالم صلعم رکن یمانی کے پاس مع اہلبیت و صحابہ
و اولیا امت رونق افروز ہوتے ہین اور حضرت ابراہیم عم اپنی اولاد کے کعبۂ شریف کے
دروازے کے پاس بیٹھتے ہین اور حضرت عیسیٰ عم مع اپنی جماعت کے حجر اسود کی جانب بیٹھتے ہین
مگر سب سے زیادہ جماعت سرور عالم صلعم کی ہوتی ہے اور فرماتے ہین کہ اون سب نبیونمین سے
دیکھا گیا کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت عیسیٰؑ کمال محبت اور شفقت سے امت محمد صلعم کے ساتھ

پیش آتے ہین اور آپکی امت کے کمالات ظاہری و باطنی دیکھکر خوش ہوتے ہین وغیرہ اور اسرار
عجیب و حکایات غریب اس باب مین اہل حدیث نے نقل فرمائی ہین **ف** اہل حدیث لکھتے ہین کہ
مکہ معظمہ کے بہت نام اور القاب ہین امام نووی فرماتے ہین کہ نہین جانتا ہو نمین کسی شہر کو
زیادہ نامون مین مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ سے اور کثرت نامونکی ہونا دلالت کرتا ہے اوپر شرف
وفضل مسمی کے چند نام اور القاب مبارک اسجگہ تبرکاً لکھے جاتے ہین **مکہ معظمہ** قرآن مجید مین
اللہ تعالی فرماتا ہے بِبَطْنِ مَكَّةَ اہل حدیث نے اس نام مبارک کے کئی معنی بیان
فرمائے ہین بعض کہتے ہین کہ بسبب کم ہونے پانی کے یہ نام رکھا گیا اور بعض کے
نزدیک معنی چوسنے کے ہین کہ گنہگار ونکے گناہونکو چوس لیتا ہے اور بعض کے نزدیک
معنی کھینچنے کے ہین اور یہ مقام اقدس بھی مخلوق کو اپنی طرف کھینچتا ہے راہ دور و دراز سے
اور نام مبارک **بکہ** ہے اللہ تعالی فرماتا ہے لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا الخ بعض علما کے
نزدیک مکہ اور بکہ کے ایک ہی معنی ہین اور بعض کے نزدیک بکہ نام ہے اوس زمین کا
جسمین کعبۂ معظمہ ہے اور علاوہ اوس زمین کے سب مکہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ بکہ نام کعبہ
مسجد الحرام کا ہے اور مکہ نام ہے کل حرم کا جیسے کہ تحقیق ان دونون نامون مبارک کی ابن جوزی
اور جوہری نے بخوبی فرمائی ہے اور نام مبارک ہے **قریہ و ام القری** اسوجہ سے
کہ سب قریون سے افضل و اشرف ہے بوجہ اسکے کہ اسمین خانہ خدا ہے یا اسواسطے کہ
بچھائی گئی زمین اول اسی کے نیچے سے اور نام مبارک ہے **حاطمہ** کیونکہ ہلاک کرنیوالا ہے
ملحدین کو یا دور کرنیوالا ہے گناہونکو یا توڑنے والا ہے گردنون مغرورونکو اور نام مبارک
ہے **بلد امین** شہر امانت والا یا امن دینے والا اسواسطے کہ جو گنہگار یا واجب القتل اگر
اسمین پناہ پکڑے جبتک اوسمین رہے امن مین رہے اور نام مبارک **ام صفا** ہے اسوجہ سے
کہ جو شخص بصدق نیت و عقیدۂ صحیح وہان پہونچتا ہے تو اوسکو صفائے قلب اور نور معرفت
حاصل ہوتا ہے اور نام مبارک ہے **حرمیہ** اسواسطے کہ اس شہر مقدس کی بزرگیان
روز ازل سے روایت ہوتی چلی آئی ہین اور نہین ہے کوئی نبی اور رسول مگر کہ وہان
حاضر ہوا اور حج کیا بیت الحرام کا اور نام مبارک ہے **بترہ** بسبب ہونے زیادہ خیر و برکت کے

اوسمین یا اسوجہ سے کہ شہر ہے ابرار ونکا اور نام مبارک ہے راس کیونکہ مکہ معظمہ روے زمین
مین ایسا ہے جیسے تمام جسم مین سر اشرف الاعضا ہے اور نام مبارک ہے اُمّ الرحم یعنے سب جگہ
افضل خیر وبرکت مین اور نام مبارک ہے عُرُش قاضی عیاض لکھتے ہین کہ جمع ہے عرش کی
بمعنی گھرون مکہ معظمہ کے چنانچہ وارد ہوا کہ ابن عمر رضؓ موقوف کر دیتے تھے لبیک کو جبتک
کہ دیکھتے تھے آپ عرش یعنے مکہ معظمہ کے گھرونکو اور نام مبارک ہے بلد حرز وقہ
فرمایا اللہ تعالی نے حکایتاً سیدنا ابراہیم سے وَارْزُقْ اَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ یعنے جبکہ
حضرت ابراہیم نے مکہ معظمہ کے لیے دعا مانگی تو جناب باری سے حضرت جبرئیل کو
حکم فرمایا کہ ایک بستی شام کی بستیون مین سے اوٹھا کر وہان لیجا چنانچہ حضرت جبرئیل نے
طائف کی زمین کو اوٹھا کر کعبہ شریف کا سات بار طواف کرایا اور قریب مکہ معظمہ کے رکھدیا
اسیوجہ سے سیرابی اوس زمین کی مانند سیرابی شام کی زمین کے ہے یہانتک کہ لکھا ہے
کہ فواکہ ومیوہ جات فصل بہار وخریف اور صیف کے ایکدن مکہ معظمہ مین ملتے ہین شیخ احمد
حضرمی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ جسوقت داخل ہو تو مکہ معظمہ مین کسیوقت رات کو بس تحقیق
تو پایگا اوسمین جو چیز چاہیگا یہ جانے کہ دنکو اور مہین شب گذارتا ہے اوس شہر قدس
مین کوئی نگر بیٹھ بھر کر حمد او شاکر اللہ تعالی اور آپ یہ حکایت روایت کرتے ہین کہ آیا ایک
شخص ملک شام سے بارادۂ حج پس جب وہ داخل ہوا مکہ شریف مین تو دیکھے وہان ہر قسم کے
میوے بیشمار تو نہایت تعجب پیدا ہوا اور دلمین کہا کہ ہم اپنے شہر دمین باوجود کثرت
باغونکے اتنی افراط نہین پاتے ہین مگر وقت ڈیڑھ پہر دن چڑھے ضرور ہے کہ اس
شہر کے باغ ہمارے شہر کے باغون سے زیادہ ہونگے پس نکلا وہ باہر شہر کے واسطے
دیکھنے باغونکے پس دیکھے وہان مگر پہاڑ تو اور زیادہ تعجب پیدا ہوا اور سو رہا ایک پہاڑ کے
پاس جب وقت صبح کا ہوا تو دیکھا ایک جماعت کو اونٹونکے ساتھ بغیر سامان اور بوجھ کے
پس انہون نے بٹھلایا اون اونٹونکو اور اوس پہاڑ سے پتھر لیکر اونپر لاد لیے اور مکہ معظمہ
کیطرف لیکر چلے مین بھی اونکے ساتھ چلا اس طرح کہ جسوقت پہونچے وہ مکہ شریف مین
تو انہون نے کھولا اون اونٹونکو تو اونمین سے طرح طرح کے میوے تر وتازہ نکلے

جنکا وصف نہین بیان ہوسکتا تو اوسوقت جانا ہے کہ یہ رزق حق سبحانہ تعالی کیطرف سے ہے فرمایا قرآن مجید مین یُجْبیٰ اِلَیْہِ ثَمَرَاتُ کُلِّ شَیْءٍ وقولہ تعالی اَطْعَمَہُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَہُمْ مِّنْ خَوْفٍ اور نام مبارک ہے تہامہ اور حجاز اور بلدہ طیبہ و مقدسہ و قادسیہ و ناسہ و مبوحۃ و تاج و ام کوثی و ام رحم و ام المشاعر و تحفہ و معطشہ و رحم و ام ر بلد و حجاز و بلد الحرام و طیبہ و معاد اور منجملہ القاب مبارک سے ہے مشرفہ و مکرمہ و منخمہ و مہابہ و والدۃ و نادرۃ و جامعۃ و مبارکہ وغیرہ القاب معظم اور نام کرم شیخ مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس نے ایک رسالہ مکہ معظمہ کے نامون مبارک کی تحقیق اور تصریح مین لکھا ہے جنکی تصریح استقام مین دشوار ہے جو مشتاق ہو ائمہ دین کی کتب دیکھ لیوے بعض لکھتے ہین کہ یہ عمل مجرب ہے کہ اگر صاحب نکسیر کی پیشانی پر نکسیر کے خون سے یہ عبارت لکھی جاوے مَکَّۃُ وَسَطُ الدُّنْیَا وَاللّٰہُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ تو خدا چاہے بند ہوجاویگا خون نکسیر کا حاصل یہ کہ مکہ معظمہ کے فضائل بیشمار و بیحساب ہین کافی اور بس ہے کہ بلد اللہ اور بلد رسول ہے خداوند کریم سب مسلمانون کو اپنے فضل عظیم سے وہ شہر مقدس دیکھنا نصیب فرماوے آمین رب العالمین

فصل چوتھی

مکہ معظمہ کے حرم مقدس کے آداب اور حدودنکے بیان مین

پوشیدہ نرہے کہ اوس زمین کو جو گرد کعبہ شریف اور مکہ معظمہ کے ہے بسبب تعظیم کعبہ شریف کے اللہ تعالی نے واجب التعظیم کر دیا اور حرم نام اوسکا اسوجہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے اوسمین بہت سی چیزین حرام کر دین جو دوسری جگہ نہین اہل حدیث لکھتے ہین کہ جب حجر اسود حضرت ابراہیم نے کعبہ شریف مین رکھا تو اوسکی روشنی چارونطرف جہانتک پہونچی اوسقدر حد حرم کی مقرر ہوئی اور بعض کہتے ہین کہ جب اللہ تعالی نے حضرت آدم کو زمین پر بھیجا تو آپ ڈرتے تھے شیاطین سے بوجہ تنہائی کے اللہ تعالی نے فرشتونکو حضرت آدم کی محافظت کے لیے بھیجا پس جہان جہان کہ حدین حرم کی ہین وہان ہر طرف فرشتے کھڑے ہو گئے پس جتنی زمین کہ درمیان کعبہ معظما ور جگہ کھڑے ہونے فرشتونکی تھی وہ سب حرم

اور دو زمین مکہ معظمہ سے مدینہ شریف کیطرف تنعیم تک تین میل ہے اور یمن و عراق و طائف
کیطرف سات میل اور جعرانہ کیطرف نو میل اور جدہ کیطرف دس میل ہے اتنی زمین مین چارون
طرف شکار کرنا اور درخت کاٹنا درست نہین ہے اور اگر اتفاق سے کسی نے و ہان شکار مارا
یا جھاڑ کاٹا تو اوسپر کفارہ آتا ہے اور نہ چاہیے وہانکے جانورونکو سایہ اور پانی سے ہانکنا اور
نہ پتے جھاڑنا مگر اذخر و سناکو دوا کے واسطے جائز رکھا ہے لکھا ہے کہ اگر کوئی جانور درندہ
کسی جانور کے پیچھے دوڑتا ہے جب وہ جانور حرم کی حدمین داخل ہوتا ہے تو وہ درندہ
پھر جاتا ہے اور حرم کی حدمین زنہار نہین داخل ہوتا ہے اور اکثر لوگون نے حرم کی حدمین
ہرنون اور درندہ جانورونکو ایک جگہ ملے دیکھا ہے ابونعیم حلیۃ الاولیا مین حضرت مجاہد سے
روایت کرتے ہین کہ بعض بعض اوقات لاکہہ لاکہہ آدمی بنی اسرائیل سے حج کے لیے آتے تھے
اور حدحرم مین پہونچتے تھے تو ننگے پانون ہو جاتے تھے اور مصنف ابن ابی شیبہ مین مذکور ہوا
کہ جب پہونچتے تھے بنی اسرائیل مقام طوی مین تو فورًا بسبب تعظیم کعبہ و ادب حرم شریف
کے ننگے پانون ہو جاتے تھے ازرقی و ابن عساکر حضرت ابن عدی رضہ سے روایت کرتے
ہین کہ حواریون نے بھی حج خانہ کعبہ کا کیا پس جبکہ حدحرم شریف مین داخل ہوئے تو
سواریون پر سے اوتر پڑے اور پیدل چلے اور ابن ابی شیبہ سے روایت ہے کہ انبیا قبلہ جسوقت
دیکھتے تھے نشان حرم شریف کا تو ننگے پاؤن ہو جاتے تھے اور روایت کی حضرت
امام جعفر صادق ع نے اپنے باپ امام محمد باقر ع سے کہ حضرت امام حسن ع نے پندرہ حج پاپیادہ
کیے اور آپکے گھوڑے کوتل آگے آگے چلتے تھے احادیث کی کتابونمین مذکور ہوا کہ سب
نبیون نے پیادہ پا حج کیا اور حضرت آدم ع نے سراندیب سے پیادہ چلکر چالیس حج کیے
اور سعید ابن منصور مجاہد سے نقل کرتے ہین کہ حضرت ابراہیم ع اور حضرت اسمعیل ع نے
پاپیادہ حج کیا اور بعض کتب سیر سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم ع بعد بنا ر کعبہ ہر سال
ہمراہ حضرت سارہ اور حضرت اسحق کے حج کے لیے تشریف لاتے تھے مذہب حنفی مین
حکم ہے کہ اگر کوئی کسیکو قتل کرے اور حرم مین آن بیٹھے تو اوسکو قتل نکرے جبتک کہ
وہان سے باہر نہ نکلے غرض اس مقام اقدس کو ایک خصوصیت ایسی حاصل ہے کہ اوسا

بیان حرمت
تعظیم حرم شریف

اُسی جگہ کو حاصل نہین مانند بادشاہی قلعہ کے نسبت بممالک محروسہ رب العالمین اوس سرزمین عنبر شمیم مین سب مسلمانونکو پہونچاوے آمین یارب العالمین ✤

فصل پانچوین
مکہ شریف مین رہنے اور مرنے کی فضیلت مین ✤

بیان فضائل مکہ شریف

شیخ احمد جعفراوی عقد الثمین مین حضرت امام حسن بصری سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے صبر کیا مکہ شریف کی گرمی پر اگرچہ ایک ساعت دن کی دور رکھیگا اوسکو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے پانسو برس کے رستہ پر اور نزدیک فرماویگا اوسکو جنت سے دو سو برس کے رستہ اور ایک روایت مین وارد ہوا ہے سو برس روایت ہے کہ حضرت اسمعیل نے مکہ شریف کی گرمی کی اللہ تعالیٰ سے شکایت عرض کی حکم ہوا کہ اے اسمعیل کھولدونگا مین واسطے تیرے ایک دروازہ جنت کے دروازونمین سے بیچ حجر اسود کے کہ چلیگی اوپر تیرے ہوا اوسمین سے دن قیامت تک سعید ابن جبیر رض سے روایت ہے کہ جو شخص بیمار ہوا مکہ شریف مین ایک دن لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اوسکے اتنے نیک عمل کہ کرتا وہ سات برس مین پس اگر مسافر ہے وہ تو اللہ تعالیٰ اسکا دگنا اجر و ثواب عنایت کرتا ہے روایت کیا امام فاکہی نے اور قرشی نے وارد ہوا کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اگلے نبیونمین سے جب کسی پیغمبر کی امت عذاب الٰہی سے ہلاک ہو جاتی تھی تو وہ نبی مکہ شریف مین آکر عبادت الٰہی مین مشغول ہو جاتا تھا یہانتک کہ انتقال پاتا تھا روایت کیا ازرقی نے وف تفسیر فتح العزیز مین وارد ہوا کہ اسکی مثال اسطور پر سمجھنا چاہیے کہ جیسے عمدہ داران اور ارباب خدمت بادشاہی جب اپنے کام سے بیکار ہوتے ہین تو اپنے بادشاہ کی حضوری مین رجوع کرتے ہین اور اوسکے سلام و مجرے مین حاضر رہتے ہین اسیطرح سمجھنا چاہیے کہ جب کسیکا دل دنیا سے سیر ہو جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ رجوع بخدا کرے تو وہ بیت اللہ شریف کا قصد کرتا ہے گویا یہ رجوع بخدا اسی طریق مین جانتا ہے حضرت امام حسن بصری رض سے روایت ہے کہ جو شخص مرا حرم مکہ معظمہ مین تو گویا وہ مرا چوتھے آسمان مین اور بھی آپ سے روایت ہے کہ خدا تعالیٰ کی رحمت ایک طرح پر اوترتی ہے لیکن

جب زمین پر اوترتی ہے تو دس حصے ہوجاتی ہے نو حصے مکہ شریف کے رہنے والونکو
نصیب ہوتی ہے اور ایک حصہ تمام عالم کو نصیب ہوتی ہے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے
کہ جو شخص مرا مکہ شریف مین پس گویا کہ مرا وہ بیچ آسمان دنیا کے اور جو شخص مرا بیچ حرم مکہ معظمہ کے
درآنحالیکہ وہ حج کرنیوالا ہے یا عمرہ لانیوالا ہے اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی دن قیامت کے
کہ نہ حساب ہوگا اوسکا اور نہ عذاب روایت کیا جندی نے حضرت محمد بن سابط سے روایت
ہے کہ انتقال پایا حضرت نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالح اور حضرت شعیبؑ نے مکہ شریف
مین اور ان سب حضرات کی قبرین درمیان زمزم شریف اور حجر اسود کے ہین اور روایت ہے
ایک شخص سے کہ آنحضرت نے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص مرا مکہ معظمہ مین
اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالی امن والونمین سے یعنے وہ شخص امن مین رہیگا خوف بڑے سے
دن قیامت کے حضرت شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ خداوند کریم نے انعام
جلیل اور فضل عظیم فرمایا اوپر رہنے والون حرم شریف کے کہ نہین میسر کرتا رات کو کوئی بھوکا
رہکر اور کیسے بھوکا رہے جس حالمین کہ اللہ تعالی نے اوسمین کھانا لذیذ اور نفیس اور شفا
کل بیماریونکی زمزم شریف کو مقرر کیا وارد ہوا کہ حجر اسود پر لکھا ہوا ہے کہ مین ہون اللہ صاحب
مکہ کا رزق دیتا ہون اوسکو جسکے واسطے کچھ حیلہ نہو یہانتک کہ تعجب آتا ہے اوپر حیلہ والون کو
ف اہل حدیث آداب مکہ شریف مین رہنے کے بہت لکھتے ہین اونمین سے کئی ایک جگہ لکھے
جاتے ہین کہ جو شخص اوس مقام اقدس مین رہے تو اوسکو چاہیے کہ جہانتک ممکن ہوا کل حلال
کھاوے اور یہ بات خواہ کسب پیشہ سے اوسکو حاصل ہو خواہ مزدوری و محنت سے جیسے
کہ فضیل بن عیاض اور سفیان بن عیینہ و ابراہیم ادہم محنت و کسب سے قوت حلال کھایا کرتے تھے
یا استغراق کرکے بہمہ وجوہ بارگاہ الہی مین متوجہ ہوجاوے کہ رزاق مطلق مسخر کردے واسطے
اوسکے اکل حلال اور وہان سے اوسکو غذا عنایت فرماوے جہانسے اوسکو گمان نہو مانند
تمام انبیا اور اولیا کے دوسرے یہ کہ نہ سوال کرے حرم شریف مین کسی سے بہ بڑے
ظلم کی بات ہے کہ بارگاہ الہی مین رہکر مخلوق سے التجا کرے تیسرے یہ کہ ان رکھے دنیا
کی لذتون اور نفسانی خواہشون پر افسوس و حسرت دلمین نہ لاوے ورنہ آنکھین بڑا نقصان ہے

بیان آداب رہنے مکہ معظمہ

اور چاہیے کہ بغیر اہل کے ہاں نہ رہے اکثر صالحین و ابرار بغیر اہل بی کے وہان نہ رہے اور
چاہیے کہ کم کھاوے اگر غذا از مزم شریف کو کرے اور جبتک کہ اضطرار شرعی اور خواہش
صادق غالب نہووے جبتک نہ کھاوے اور چاہیے کہ مسکینون اور محتاجون کی طرح وہان
رہے اور جو بہم پہونچے تو اوسمین فقیرا اور غربا کو شامل کر لے اور جہانتک ممکن ہو کسی سائل کو خالی
پھیرے اور مزاج مین نرمی اور بردباری پیدا کرے غرور اور تکبر کو زنہار نکرے کہ ابلیس لعین کو
اسی گناہ نے بارگاہ الہی سے مردود کیا اور ہر ایک جگہہ پیشاب پاخانہ کو نہ بیٹھ جاوے ایسا ہی
نقل کیا امام قشیری نے ابن عثمان مغربی وغیرہ سے اور چاہیے کہ حرم شریف مین بغیر ضرورت
زیادہ نہ پھرے کیونکہ حرم شریف سجدہ گاہ انبیا و اولیا و ملائکہ ہے اگر کھل جاوے پردہ کبھی
تو نہ پاوے حرم شریف مین کوئی جگہہ خالی سجدہ کرنے والون سے دن رات اکثر اولیاء اللہ صاحب
حال نے یہہ کیفیت دیکھی اور محجوب ہوکر خدا سے زاری کی یہانتک وہ کیفیت اشراق اون سے
سلب ہوگئی اور چاہیے کہ کبھی دلمین خیال نکرے کہ مینے خدا کی عبادت کامل کی بلکہ اپنی
نقصان عبادت کا اقرار ہر دم کرتا رہے اور عفو و مغفرت چاہتا رہے اور کسیکی غیبت اور برائی
نکرے اور قسم نہ کھا بیٹھا کرے اور ڈرا کرے خدا کی جلال و عظمت سے لکھا ہے کہ حضرت
ابو محمد جریری رحمہ اللہ نے ایک برس مکہ معظمہ مین قیام کیا اس عرصہ مین بپاس ادب نہ لگایا تکیہ اپنے
دیوار کا اور نہ سوئے اگر غلبہ نیند کا ہوتا تھا تو بیٹھے بیٹھے آپ سو جاتے تھے اسیطرح ابو عمر زجاجی
صوفی چالیس برس مکہ معظمہ مین رہے لیکن بول و براز کے واسطے حد حرم مین کبھی نہ گئے اسیطرح
حضرت امام اعظم نے آداب مکہ معظمہ کے ادا فرمائے جزاہم اللہ خیر الجزاء حضرت ذو النون مصری
فرماتے ہین کہ دیکھا مینے ایک جوان کو نزدیک دروازہ کعبہ معظمہ کے کہ کثرت سے رکوع اور
سجدے کر رہا ہے پس قریب ہوا مین اوس سے اور کہا مینے کہ اسکا سبب کیا ہے تو اوسنے
بیان کیا کہ منتظر ہون مین اذن کا اپنی رخصت مین پس دیکھا مینے ایک رقعہ کہ گرا اوسپر اوسمین یہہ عبارت
لکھی تھی مِنَ العَزِیزِ الغَفُورِ اِلَی العَبدِ الصَّادِقِ الشَّکُورِ اِنصَرِف مَغفُورًا لَکَ مَا تَقَدَّمَ
مِن ذَنبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ حاصل یہہ کہ معصیت اور برائی سب جگہہ بد ہے لیکن بارگاہ الہی مین
اور حرم اقدس مین نہایت بد اور موجب سخت عقوبت ہے پس مرد با ایمان کو لازم ہے

کہ جبتک اوس مقام اقدس مین حاضر رہے ہر ایک اپنے اعمال و افعال مین ہر ساعت خیال رکھے
خداوند کریم سب مسلمانونکو وہان رہنا نصیب فرماوے آمین یا رب العالمین

باب ساتوان

فصل پہلی

مکہ معظمہ کے قبرستان یعنے جنت المعلا کے فضائل کے بیان مین

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ کیا اچھا قبرستان ہے یہ
روایت کیا ابو الفرج نے ف یعنے رسول مقبول صلعم نے مکہ معظمہ کے قبرستان کی تعریف بیان
فرمائی تو جس شی کو کہ حبیب کبریا نے اچھا کہا تو اوسکی بڑائی اور بزرگی کیا بیان کیجاوے سعید بن
ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلعم اوپر ثنیتہ کے اور نہین تھا اوسجگہ
اون دنون مین قبرستان پس آپ نے فرمایا کہ اوٹھاویگا اللہ تعالی اس مین سے یا سارے
حرم سے ستر ہزار وہ لوگ کہ داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے اونمین سے ہر ایک شفاعت
کریگا ستر ہزار کی چہرے اونکے مانند چودھوین رات کے روشن ہونگے حضرت ابا بکر صدیقؓ
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہونگے آپ نے فرمایا کہ غربا ف غربا یعنے وہ لوگ جو
سامان ظاہری سے عاری رہے اور دنیا کی تکلیفونپر خوشی سے صبر کیا اور خدا اور رسول کی
محبت مین سرشار رہے حضرت بریدہ اسلمی رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ جس زمین مین میرا صحابی میرے صحابیون مین سے دفن ہو تو وہ کل اہل وس مین کو کھینچنے والا
ہوگا طرف جنت کے اور اون سب پر نور پہونچانے والا ہوگا دن قیامت تک روایت کیا
ابن جوزی نے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ شفاعت کرنیوالا ہوگا واسطے اہل اوس زمین کے
اہل اسلام کو مقام غور کرنے کا ہے کہ جب ایک صحابی کے دفن ہونے سے یہ خیر و برکت او
نفع عظیم حاصل ہوتا ہے تو جنت المعلا تو وہ مقام اعلی ہے کہ وہان کیسے کیسے شیر خدا مقبول بارگاہ
کبریا آرام فرما رہے ہین مثل سیدنا عبد اللہ ابن زبیرؓ و سیدنا عبد الرحمن ابن ابا بکرؓ و سیدنا قاسم ابن رسول اللہ
صلعم و سیدنا عتاب بن اسید و سیدنا طاؤس و سیدنا عبد اللہ بن عمر بن الخطاب و سیدنا ابو محذورہ
و سیدنا حبیب بن عدی و سیدنا عبد اللہ بن کریز و سیدنا سہل بن حنیف و سیدنا عثمان و الدسیدنا

بیان بعض اسماء بزرگان مدفونین جنت المعلا

حضرت ابابکر صدیق رضہ وسیدنا عبدالقاسم بن سلام وسیدنا عطار بن رباح وسیدنا سفیان بن عیینہ
وسیدہ اسما بنت ابی بکرؓ وسیدہ حضرت خدیجۃ الکبری وسیدہ حضرت آمنہ وسیدہ میمونہ وسیدنا امام احمد
بن حجر الہیتمی شافعی وسیدنا امام عبداللہ بن اسعد الیافعیؒ وسیدنا شیخ دلاحی وسیدنا امام عبداللہ المدلسی وسیدنا
امام قشیری وسیدنا شیخ عمر العرابی وغیرہ صحابہ وتابعین واولیا وعارفین کی بہت سی قبرین ہین کہ اہل
مکہ نے کمال تحقیق سے ان حضرات کی قبرون کے نشان بنا دیے ہین اور جنت المعلا کے دروازے پر
مزار حضرت ملا علی قاری کا ہے اور راہ مین مزار سید احمد رفاعی اور ابوالبرکات نسفی صاحب کنز کا اور حضرت
خواجہ ابو عثمان ہارونی رح کا بھی مشہور ہے ف معلا اصل مین معلاۃ تھا کثرت استعمال سے تے
ایکے آخر سے دور ہوگئی ہے جیسے لفظ محابا کہ اصل مین محاباۃ تھا جنت المعلا کے دو احاطے ہین
اندر کے احاطے کے دروازے پر جانے والونکو بائین طرف قبر ملا علی قاری کی مشہور ہے سابق
مین جنت المعلا کو حجون کہا کرتے تھے تحقۃ العقد الثمین مین وارد ہوا کہ رسولخدا صلعم نے سوال کیا بیچ مقدمہ
اہل بقیع کے یعنے واسطے اہل قبرستان مدینہ طیبہ کے ارشاد ہوا کہ اونکے لیے جنت ہے پھر آپنے
سوال کیا واسطے اہل قبرستان مکہ معظمہ کے حکم ہوا کہ اے حبیب میرے سوال کیا تونے اپنے
ہمسایہ کے مقدمہ مین پس سوال کر میرے ہمسایہ کے مقدمہ مین روایت کیا ترمذی اور مسلم نے
جس مسلمان بھائی کو رب العالمین وہان جانا نصیب کرے تو چاہیے کہ کمال آداب وحضور سے
بعد تحیۂ سلام وادعیۂ ماثورہ کے قرآن مجید جتنا ہوسکے ضرور پڑھے اور خدا کی تسبیح وتہلیل اور دعا
واستغفار مین مشغول ہو اور تھوڑی تھوڑی دیر سب اہل خیر کی قبرون پر ٹھہرتا جاوے امام قرطبی
اپنے تذکرہ مین لکھتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص گذرے اوپر کسی قبرستان کے
اور پڑھے سورۂ اخلاص گیارہ بار تو اللہ تعالی ہر مردے کو ثواب گیارہ قل کا پہونچاتا ہے
کاش کہ اوسمین نہین ہوتی ہے ابن ابی شیبہ حضرت امام حسن بصریؒ سے روایت کرتے ہین
کہ جو شخص داخل ہوا قبرستان مین اور اوسنے یہ دعا پڑھی اللھم رب ھذہ الاجساد البالیۃ
والعظام التی خرجت من الدنیا وھی بک مومنۃ ادخل علیھا روحا منک وسلاما
منی تو اسکا اتنا بڑا ثواب ہے کہ استغفار مانگتا ہے واسطے پڑھنے والے کے ہر مومن جو مرا
حضرت آدم کے وقت سے اور بروایت ابن ابی الدنیا بطور پر وارد ہوا کہ لکھی جاتی ہین واسکو

نیکیان جنتی کہ حضرت آدم کی اولاد مرے قیامت تک مرجانی محدث کتے سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ دلاحج فرماتے ہین کہ مین شرف ہوا اہل جنت المعلا پر او اونسے کہا مینے کہ آیا تم کچھہ نفع پاتے ہو لوگون کے تحفہ قرأت وغیرہ سے تو اونھون نے کہا کہ اسجگھہ کوئی کسیکے حال سے واقف نہین ہے اپنے اپنے عیش و آرام مین سب مشغول ہین محمد ابن سابط سے روایت ہے کہ درمیان مقام ابراہیم اور حجر اسود کے اور رکن یمانی اور زمزم کے ایک کم سو نبیونکی قبرین ہین اور گرد کعبہ شریف کے قبرین تین سو نبیونکی ہین اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ درمیان حجر اسود اور رکن یمانی کے ستر نبیونکی قبرین ہین کہ ان سبنے انتقال کیا بھوک اور جوؤن کی تکلیف سے اور قبر شریف حضرت اسمعیل اور حضرت ہاجرہ کی حطیم مین نیچے میزاب رحمت کے ہے واللہ اعلم بالصواب

بیان اس امر کے کہ گرد کعبہ شریف کے قبرین بہت سی نبیون کی ہین و مقام قبر حضرت اسمعیل

فصل دوسری
مکہ معظمہ کی آس پاس کی مسجدون کے بیان مین

بیان مسجد حنیف جو منا مین ہے

پوشیدہ نرہے کہ جب حاجی مکہ معظمہ مین پہونچے تو سوائے مسجد الحرام کے جو اور مسجدین آس پاس مکہ معظمہ کے ہین اون سبکی جہانتک ممکن ہو زیارت کرے اونمین سے ایک مسجد حنیف منا مین ہے وارد ہوا کہ اس مسجد مین ستر پیغمبرون نے نماز پڑھی ہے اونمین سے حضرت موسیٰ بھی ہین اور وہ سب انبی وہین دفن ہین روایت کیا قرشی نے مناسک مین امام ازرقی لکھتے ہین کہ اس مسجد کے بیس دروازے تھے لیکن اب بند ہوگئے بالفعل دو دروازے یا تین کھلے ہین رسول مقبول صلعم نے عرفات پر جاتے ہوئے اس مسجد مین نماز پڑھی ہے حضرت عطا فرماتے ہین کہ فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ نے کہ اگر ہوتا مین اہل مکہ سے تو البتہ حاضر ہوتا مین ہر ہفتہ روایت کیا ازرقی نے اور حضرت مرجانی بہجۃ النفوس مین لکھتے ہین کہ مسجد حنیف مین چار سو نبیون نے بسبب صدمہ جوؤن کے وفات پائی بعض صالحین سے روایت ہے کہ اس مسجد شریف مین ہر برس حضرت خضرؑ اور حضرت الیاس جمع ہوتے ہین اور اکثر اولیاء اللہ اسکی زیارت کو آتے ہین تو اہل حدیث لکھتے ہین کہ حاجی کو چاہیے کہ ایام قیام منا مین امام کے ساتھہ جہانتک ممکن ہو نماز اس مسجد مین نہ چھوڑے کہ اسکا بہت بڑا اجر و ثواب ہے جیسا کہ علامہ غزالی احیا مین لکھتے ہین ف حنیف کہتے ہین کنارہ کو یہ مسجد بھی منا کے کنارہ مین یا منا کے پہاڑ کے کنارہ مین ہے دوسری مسجد ابو قبیس ہے

بیان مسجد ابو قبیس

جہان حضرت بلالؓ نے اول اذان دی ہے اور زیارت مسجد الشجرہ کی کہ مقابل مسجد الجن کے ہے کہ جہان حضرت نے ایک درخت کو واسطے کسی کام کے طلب فرمایا اور وہ درخت مع جڑ حاضر ہوا تھا اور مسجد الاجابہ کی بھی زیارت کرنی چاہیے کہ حضرت نے اس مسجد مین بھی نماز پڑھی بعض کہتے ہین کہ مسجد الحرس بھی یہی مسجد ہے اور مسجد الجن ہے کہ جنون نے وہان حضرت کا قرآن مجید سنکر ایمان لائے اور اسکو مسجد البیعۃ بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ جنون نے آپ سے وہین بیعت کی روایت کیا ازرقی نے اور مسجد بیعۃ العقبی کی زیارت کرنی چاہیے کہ انصار نے اول اوسجگہہ بیعت کی اور بالفعل یہ بھی آباد ہے منا کے جانے والے کو بائین طرف پڑتی ہے اور مسجد الرایہ کی زیارت کرے کہ حضرت نے وہان نماز پڑھی اور فتح مکہ کے دن وہان نیزہ گاڑا ہے روایت کیا طبرانی نے اور زیارت مسجد اجیاد کی جہان بادشاہ تُبّع کے گھوڑے بندھے تھے مگر اب اجیاد مکہ شریف مین ایک محلہ کا نام ہے اور بھی زیارت مسجد ذی طوی کی کرے کہ رسول مقبول صلعم حالت حج اور عمرہ مین وہان اوترے اور زیارت مسجد جعرانہ کرے کہ مکہ معظمہ سے نو کوس ہے غزوہ حنین کی غنیمت وہین تقسیم فرمائی اور مسجد حضرت عائشہ کی جو تنعیم مین ہے زیارت کرے اور مسجد منحر النبی کی زیارت جہان انا اعطینا نازل ہوئی کرے اور زیارت مسجد الکبش کی منا مین کرے جہان حضرت ابراہیم نے قربانی فرمائی ف منا ایک مقام کا نام ہے مکہ شریف سے تین کوس پر جانب مشرق کے کہ وہان مکانات اور دکانین بنی ہوئی ہین موسم حج مین وہان بازار نہایت آراستہ کرتے ہین اور وجہ نام رکھنے کی یہ ہے کہ منا کے معنی لغت مین اندازہ کرنے کے ہین اسجگہہ بھی قربانی کرنا اندازہ کیا جاتا ہے یا اس جہت سے کہ جب حضرت جبرئیل حضرت آدمؑ سے اسمقام مین جدا ہونے لگے تو کہا تمنّ یعنے آرزو کر حضرت آدم نے کہا اتمنّی الجنّۃ یعنے آرزو کرتا ہون جنت کی اسلیے اسمقام کا نام منا رکھا کہ امنیت حضرت آدمؑ کی یعنی آرزو وہان واقع ہوئی تھی رب العالمین سبکو وہ مقام دیکھنا نصیب کرے آمین

زیارت مسجد الشجرہ — زیارت مسجد الاجابہ — زیارت مسجد البیعہ — زیارت مسجد بیعۃ العقبی — زیارت مسجد الرایہ — زیارت مسجد اجیاد — زیارت مسجد ذی طوی — زیارت مسجد جعرانہ — زیارت مسجد تنعیم — زیارت مسجد منحر النبی — زیارت مسجد الکبش

فصل تیسری
مکہ معظمہ کے پہاڑون کے بیان اور اونکے فضائل مین

شیخ احمد حضراوی عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ پہاڑ مکہ معظمہ کے بہت ہین چنانچہ ازرقی لکھتے ہین

کہ حد حرم مکہ معظمہ میں بارہ ہزار پہاڑ ہیں اور قزوینی بحر العمیق میں لکھتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے سب
پہاڑوں کے سر جھکے ہیں طرف کعبہ شریف کے اور ابن نقاش وغیرہ اہل حدیث لکھتے ہیں کہ مکہ
معظمہ کے پہاڑوں میں اکثر پہاڑ ہیں سونے اور چاندی کے اور خزانوں کے اور جواہر کے
فضائل جبل ابو قبیس
چنانچہ بعض عارفین اہل اللہ کو بعض اوقات نظر آنے لگتے ہیں اونمیں سے پہاڑ معظم مکرم جبل ابو قبیس ہے
کہ اوسپر شق القمر ہوا اول اللہ تعالی جل جلالہ نے اسی پہاڑ کو زمین پر رکھا اور اسی پہاڑ پر حضرت
ابراہیم نے چڑھ کر خلائق کو واسطے حج کے پکارا یہ پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہے
اس پہاڑ کے منجملہ عجائبات سے قزوینی عجائب المخلوقات میں لکھتے ہیں کہ جو اس پہاڑ پر
جاکر بکری کے کلے بھونے ہوے کھائے تو وہ شخص سر کے دردون سے محفوظ ہے چنانچہ
اکثر لوگ ایسا کرتے ہیں اور انکو شفا حاصل ہوتی ہے والاعمال بالنیات لکھا ہے کہ اسی پہاڑ پر
کعبہ معظمہ آراستہ کیا جاویگا وقت لیجانے طرف جنت کے جیسے دولہن سنواری جاتی ہے اور
بیان جبل نور
ایک پہاڑ جبل نور ہے رسول مقبول صلعم پہلے نبوت کے وہیں عبادت فرمایا کرتے تھے اور
اسی پہاڑ میں نزول وحی کا ہوا اسپر سے کعبہ شریف بھی دکھلائی دیتا ہے اس پہاڑ کے منجملہ
عجائبات سے مرجانی بہجۃ النفوس میں لکھتے ہیں کہ مینے اس پہاڑ کے بعض پتھروں سے
آوازیں عجیب و غریب سنیں معلوم کیا کہ وہ سب ذکر الہی میں مشغول ہیں چنانچہ وہ آواز [illegible]
سنی جاتی تھی پس مینے اپنے باپ سے ذکر کیا اونھوں نے فرمایا کہ مینے بھی اسیطرح وہاں آوازیں
سنیں اور دیکھا مینے ایک عارف باللہ کو اس پہاڑ پر چڑھ کے بعض پتھروں سے کوئی شے
چننے لگے مینے اونسے اسکی حقیقت پوچھی تو اونھوں نے کہا کہ میں اونمیں سے اپنے سال بھر کے
بیان شق صدر جبل ثور
خرچ کے موافق سونا نکال لیتا ہوں ابو نعیم سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل و میکائیل نے
شق صدر حضرت کا اسی پہاڑ پر کیا ہے اور ایک پہاڑ جبل ثور ہے محب طبری لکھتے ہیں کہ یہ پہاڑ
مکہ شریف سے تین میل پر ہے اور اوسمیں غار ہے جسکا بیان عنقریب آتا ہے لکھا ہے کہ اس
فضائل جبل ثبیر
پہاڑ میں بوٹیاں ہر قسم کی ہیں اور اوسمیں ایک درخت ایسا ہے کہ جسکے پاس کوئی چیز بھی اوسمیں
ہووے تو کسی جانور کا زہر اوسپر اثر نکریگا اور ایک پہاڑ جبل ثبیر ہے منا سے مزدلفہ جانے
والے کو بائیں طرف پڑتا ہے ابن نقاش لکھتے ہیں کہ اس پہاڑ پر بھی دعا قبول ہوتی ہے

اور ہر گاہ تجلی الہی طور پر ظاہر ہوئی تو اوسکے تین ٹکڑے تین جگہہ مکہ معظمہ مین آکر پڑے جبل ثبیر وجبل ثور وجبل نور اور ایک پہاڑ مسجد حنیف کی پشت پر ہے جسمین غار مرسلات ہے پس جو پہاڑ کہ مشہور ومعروف ہے اونکے فضائل لکھہ دیئے گئے زیارت کرنے والون کے لیے اسیقدر کافی اور بس ہین

فصل چوتھی
مقامات زیارت مکہ معظمہ مین

اہل حدیث لکھتے ہین کہ مستحب ہے حاجی پر کہ زیارت کعبہ شریف کی اندر سے کرے اسطور پر کہ ننگے پانون سر جھکائے ہوئے کمال عاجزی اور زاری سے پشیمان اور شرمندہ اپنے بُرے کامون پر توبہ و استغفار پڑھتا ہوا داخل ہو اور واسطے تماشے قندیلون وغیرہ کے چھت کیطرف سر اوٹھا کر نہ دیکھے کہ سراسر خلاف آداب ہے اور سامنے باب کے چلا جائے جب تین ہاتھہ دیوار باقی رہے وہان نفل پڑھے کہ وہ رسول مقبول صلعم کا مصلی ہے پھر سامنے سیدہا بڑھکر اپنا رخسارہ دیوار پر رکھے اور حمد و استغفار پڑھے اور جو چاہے سو دعا مانگے یہ دعا نہایت جامع اور بہتر ہے رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا اللهم ادخلنی جنتك كما ادخلتنی بیتك وارزقنی رویتك اللهم یارب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب اٰبائنا وامهاتنا من النار یاعزیز یاغفار اللهم یاخفی الالطاف امنا مما نخاف اللهم انی اسئلك من خیر ماسئلك منه نبیك محمد صلی الله علیه وسلم ونعوذبك من شر ما استعاذ منه نبیك محمد صلی الله علیه وسلم ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلیم وتب علینا انك انت التواب الرحیم اور مستحب ہے زیارت حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کے گھر کی کہ جسمین سیدۃ النسا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئین رسول مقبول صلعم ہجرت تک اوسمین رہے اوس گھر مین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پیدائش کی جگہہ پر بالفعل ایک قبہ لکڑی کا بنا ہوا ہے اور حضرت کے وضو اور عبادت کا بھی مقام زیارتگاہ ہے اور مستحب ہے زیارت مولد رسول اللہ صلعم کہ بالفعل وہ ایک مکان مکلف پہاڑ بوقبیس کے نیچے مشہور ہے ایسی ہی زیارت حضرت ابابکر صدیق کے گھر کی کہ وہ مشہور ہے ساتھہ دوکان حضرت ابابکر کے کوچہ حجر مین کہ اوسکو زقاق صواغین کہتے ہین وہان دو پتھر دونون طرف کی دیوار مین گھڑے ہین ایک حجر متکلم جسنے

طریقہ زیارت کعبہ کے اندر سے

بیان دعا جو اندر جانے کے وقت پڑھے

شے کو جنبذ گران ۱۲

رسول مقبول صلعم سے سلام اور کلام کیا تھا دوسرا حجر متکا چسپر آپکی کہنی مبارک کا نشان ہے اور مستحب ہے زیارت مولد شریف علی ع کی کہ وہ شعب بنی ہاشم مین مشہور ہے اور زیارت دار ارقم کی کہ وہ مسجد ہے صفا کی پاس اوسمین حضرت عمر رض ایمان لائے تھے دار ارقم کو مختفی بھی کہتے ہین اسواسطے کہ حضرت صلعم ابتدائی حال مین وہان چھپ کر رہتے تھے اور وہ منبر سابقین کے ساتھ نماز جماعت سے پڑھتے تھے پھر اوسکو خیزران ہارون رشید کی مان نے مول لیا تھا اسوجہ سے اوسکو دار خیزران کہتے ہین اور مستحب ہے زیارت غار حرا کی جسکو بالفعل جبل نور کہتے ہین مکہ معظمہ سے تین کوس پر ہے وہین شق صدر آپکا ہوا اور وہی پہلی عبادتگاہ تھی وہین سورہ اقرا نازل ہوئی اور مستحب ہے زیارت غار ثور کی کہ یہ جگہ مکہ شریف سے تین کوس سے بھی زیادہ ہے اور نہایت بلند اور دشوار گزار ہے چوٹی کے پاس وہ غار ہے داخل ہونیکا مقام اوسمین ایسا تنگ ہے کہ ظاہر دیکھنے مین اوسکے اندر جانا ہرگز خیال مین نہین آتا فقط درمیان مین ایک بالشت چار انگشت کی بلندی رکھتا ہے اور دونون طرف سے کم ہو گیا ہے مگر ظاہرا اوسمین اسطور سے داخل ہوتے ہین کہ پہلے دونون ہاتھ اندر بڑھا کے باقی بدن سی گھسٹ جاتے ہین شیخ احمد حضراوی وغیرہ عقد الثمین مین لکھتے ہین کہ جو شخص داخل ہوا اس غار شریف مین تو اوسکے بعد وہ شخص دنیا کی تکلیفات مین غمگین نہو گا کہ یہ خاصیت اللہ تعالی کے فرمانے سے ثابت ہے کہ فرماتا ہے اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا اور زیارت غار مرسلات کی بھی کرنی چاہیے کہ قریب مسجد خیف کے ہے بروایت حضرت عبد اللہ بن مسعود کے سورۂ مرسلات وہین نازل ہوئی اللہ تعالی اپنے فضل عظیم سے بتصدق رحمۃ للعالمین کے یہ زیارت مقدسہ سب مسلمانونکو نصیب کرے آمین یا رب العالمین

فضائل غار حرا و غار ثور مع بیان ...

زیارت غار مرسلات

فصل پانچوین

مقامات قبولیت دعا کے بیان مین

حضرت امام حسن بصری بروایات صحیحہ نقل فرماتے ہین کہ مکہ معظمہ مین پندرہ جگہ ہین جہان صلوٰۃ و دعا زیادہ قبول ہوتی ہے اور بعض کے نزدیک زیادہ ہین لیکن اونمین سے واسطے فائدہ عام مسلمانونکے لکھی جاتی ہین اول جب کعبہ شریف پر نظر پڑے منقول ہے کہ کسی نے

دعا وقت زیارت خانہ کعبہ کے

دعا قبولیت کی جگہیں

حضرت امام اعظمؒ سے پوچھا کہ جب کعبہ شریف کو دیکھین تو کیا دعا مانگون آپ نے فرمایا کہ اپنے
مستجاب الدعوات ہونے کی اسلیے کہ اگر یہ دعا قبول ہوئی تو گویا ساری دعائین قبول ہوئین دوسرے
حجر اسود کے پاس خصوصاً دوپہر کے وقت تیسرے مطاف مین باب الکعبہ کے سامنے
چوتھے ملتزم کے پاس آدھی رات کو پانچوین حطیم مین چھٹے میزاب رحمت کے نیچے خصوصاً وقت
صبح کے ساتوین رکن یمانی کے پاس خصوصاً وقت صبح کے آٹھوین درمیان رکن یمانی اور
دروازہ بند کی پشت کی جانب خانہ کعبہ کے سامنے اس دروازہ کے تھا اوس مقام کو مستجار
کہتے ہین نوین درمیان رکن یمانی اور حجر اسود کے دسوین مقام ابراہیم کے پاس خصوصاً
صبح کو گیارھوین زمزم پر خصوصاً غروب کی وقت بارھوین خانہ کعبہ کے اندر چارون کونون مین
اور دو ستون کے درمیان خصوصاً زوال کے وقت تیرھوین چودھوین صفا مروہ پر خصوصاً
بعد عصر کے پندرھوین بین المیلین سولھوین سترھوین عرفات پر دو مقام ہین ایک بیری کے
درخت کے نیچے زوال کے وقت کہ اب اوس درخت کا نشان باقی نرہا دوسرے جبل رحمت کے
بائین طرف سورج ڈوبتے اٹھارھوین مشعر الحرام سورج نکلنے سے پہلے انیسوین بیسوین منا مین
دو جگہ ہین ایک مسجد خیف کے پاس دوسرے جہان کنکریان مارتے ہین خصوصاً دوپہر
کی آدھی لکو محمد بن حسن النقاش رح لکھتے ہین کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے گھر مین بھی دعا قبول ہوتی ہے
جمعہ کی رات کو اور مقام میلاد شریف مین پیر کے دن وقت زوال کے اور دار خیزران مین
کہ قریب صفا کے ہے اور مسجد السحر مین کہ مقابل مسجد بیعت ہے بدھ کے دن اور شکا مین اتوار
کے دن اور غار ثور مین اور مسجد الکبش مین کہ جای ذبح حضرت اسمٰعیلؑ ہے اور مسجد خیف مین
اور غار مرسلات مین اور غار حرا مین کہ وہان ہر وقت دعا قبول ہوتی ہے اور جبل ابو قبیس پر
وقت ظہر کے اور باب بنی شیبہ و باب ابراہیم و باب النبی کے پاس بھی دعا قبول
ہوتی ہے اور بھی نزدیک قبر شریف حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ و قبر سفیان بن عیینہ و قبر شریف
فضیل بن عیاض و قبر شریف امام عبد الکریم و قبر شریف شیخ ابو الحسن شیولی و قبر شریف حضرت
عبد اللہ الحسن بن ابی حمید کی و قبر شریف حضرت عبد اللہ بن اسعد الیافعی الیمنی کی بھی قبول
ہونی دعا کی جگہ ہے اور بھی نزدیک دروازہ جنت المعلا کے اور قبر شریف امام دلاجی کے

ف تمام اہل حدیث وعلماء دین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تمام مکہ معظمہ دعا قبول ہونیکی جگہ ہے لیکن جو مقامات کہ مشہور تھے وہ اسجگہ لکھے گئے رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ تحقیق رب تمہارا بڑا حیا والا اور کرم والا ہے حیا کرتا ہے اپنے بندے سے جو وقت کہ اوٹھاتا ہے اپنے ہاتھونکو یہ کہ پھیر دے اون ہاتھونکو خالی لیکن سمجھنے کی جگہ ہے کہ پروردگار علیم رحیم وکریم حکیم ہے اگر اپنی مصلحت کاملہ اور حکمت بالغہ سے کسی بندے کی دعاؤنکا ظہور دنیا میں نہ فرماوے یا ظہور میں دیر ہووے تو نا امید اور شاکی بارگاہ مجیب الدعوات مین نہووے کہ عنقریب آخرت مین اپنے فضل وکرم سے اوسکے نتیجے اور ثمرے عالی عطا فرماویگا مگر دعا کرنیوالیکو چاہیے کہ وقت دعا حضور اور اضطرار قلبی کا ضرور لحاظ رکھے آمین یا رب العالمین

باب آٹھوان مدینہ طیبہ کے حال مین

فصل پہلی

ہجرت فرمانا رسول مقبول صلعم کا مکہ معظمہ سے اور راہ مین خوارق ومعجزات کا وقوع مین آنا اور پہونچنا آپکا مدینہ طیبہ کی سرزمین مین اور قیام فرمانا محلہ بنی قبا مین

پوشیدہ نرہے کہ آگاہ ہونا احوال حضرت سید الانبیا اور حبیب کبریا صلعم پر موجب سعادت دنیا وآخرت وہزاران خیر وبرکت ہے جیسا کہ وارد ہے تنزل الرحمة عند ذکر اولیاء الله یعنے وقت ذکر اولیاء الله کے رحمت نازل ہوتی ہے پس وقت ذکر سرور عالم صلعم کسقدر رحمت عظیم نازل ہوتی ہوگی پس مطلع ہونا سید الکائنات کے حالات پر سبب قوی ہے بندہ کے مقبول اور محبوب خدا ہونے کا اور بہت بڑا سبب ہے گناہونکے بخشی جانے کا اب مقام آگاہی اور بیداری ہے کہ رسول مقبول صلعم ہر وقت احکام الہی کے پہونچانے مین مصروف رہتے تھے خاصکر موسم حج مین کہ ہر ایک جماعت اور ہر ایک قبیلۂ عرب کو دعوت اسلامی فرماتے تھے سو یہ سعادت عظمی حضرات اہل مدینہ انصار کو نصیب ہوئی چنانچہ لکھا ہے کہ گیارھوین بارھوین سال نبوت کے کچھ لوگ ایمان لائے تیرھوین سال ستر آدمی ایمان لائے اور آپکے ساتھ عہد وپیمان کیا اور عرض کیا کہ یا رسول الله ایسا نہو کہ ہمکو آپ چھوڑ دین آپنے سنکر تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ مین تمسے اور تم مجھسے جان کے ساتھ جان اور تن کے ساتھ تن کے یہ سنکر انصار نے

حال بیعت عقبہ انصار رضی الله عنهم

عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر ہم لوگ تیری راہ محبت میں مارے جاویں اور جان و مال اپنا تجھپر قربان کریں
تو اسکی کیا جزا ہے آپنے فرمایا کہ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ آیت کریمہ نازل ہوئی
اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ لکھا ہے کہ اونمین سے
ایک انصار نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ فرماوین تو آج سب مشرک منا مین جمع ہین سبکو
تہ تیغ کر ڈالون آپنے فرمایا کہ ابھی میرے رب نے مجکو یہ حکم نہین دیا پھر آپنے موافق اونکی درخواست
کے حضرت مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینہ طیبہ کو روانہ کیا دوسرے
سال اور انصار آنکر مسلمان ہوئے اور عہد و پیمان آپکے ساتھ کیا کہ آپ جو مدینہ طیبہ کو تشریف لیجاوین
تو زہے سعادت ہم خدمت و رفاقت مین کبھی کوتاہی نکرینگے اور جو کوئی جماعت مخالف آپ پر چڑھ آویگی تو
جان نثاری مین ہرگز دریغ نکرینگے آپنے فرمایا کہ ابھی میری ہجرت کے واسطے کوئی جگہ مقرر نہین
ہوئی حکم الہی کا منتظر ہون یہ دونون بیعتین بیعت عقبہ اولی اور بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہین
عقبہ کے معنی ہین گھاٹی کے یہ بیعتین بھی ایک گھاٹی پر ہوئی تھین غرض بعد بیعت عقبہ
کے رسول مقبول صلعم نے اصحاب کو اجازت ہجرت کی مدینہ طیبہ کیطرف فرمائی اور اصحاب
خفیہ روانہ ہونا شروع کیا مگر حضرت عمرؓ کہ آپ مسلح ہوکر خانہ کعبہ پر آئے اور طواف کیا اور بعد
اسکے جماعت کفار کو خطاب کرکے کہا کہ خراب و ہلاک ہون وہ لوگ جو پتھر و نکو پوجتے ہین
فرمایا کہ جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا مقابلہ کرے یہ کہکر آپ
مدینہ طیبہ کو روانہ ہوئے کسی نے ہیبت و شجاعت فاروقی کے سامنے دم نمارا حضرت
مثنوی شریف مین فرماتے ہین ؎ ہیبت حق ست این از خلق نیست ٭ ہیبت این مرد صاحب
دلق نیست ٭ غرض سب صحابہ ہجرت کرگئے سواے حضرت ابا بکر صدیقؓ اور حضرت علی مرتضیٰ
کے حضرت ابا بکر صدیقؓ نے بھی آپسے اجازت چاہی آپنے بشارت دی کہ تم میری رفاقت
چلوگے آپ سنکر کمال خوش ہوئے ایکدن دوپہر کے وقت رسول مقبول صلعم حضرت
ابا بکر صدیق کے گھر تشریف لے گئے اور حال ہجرت کا فرمایا آپنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
مینے دو اونٹنیان اوسی دن سے اسی نیت سے خرید کی ہین آپنے فرمایا کہ ایک مجھے اونمین
سے دو آپنے ہرچند عرض کیا کہ ویسی ہی حضور کی نذر ہے مگر آپنے بوجہ ہونے عبادت

[illegible]

[illegible]

سے ولا تشرف بعبادۃ رب احد ایک وشتی جسکا نام قصوئی تھا آٹھ سو درہم مین خریدی پس آپ رات کو دولتخانہ مین تھے کہ جماعت کفار نے آکر دروازہ اقدس کو گھیر لیا آپنے حضرت علی کو اپنی جگہ لٹا دیا اور فرمایا کہ کفار تمھین کچھ ضرر نہ پہونچا سکینگے اور آپ چادر مبارک اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے ابوجہل لعین نے بطریق تمسخر کے نعوذ باللہ آپ سے کہا کہ یہ محمد صلعم کہ ہم لوگونسے کہتا ہے کہ اگر تم میری اطاعت کروگے تو ملک عرب و عجم تمھارا ہوجاویگا اور بہشت برین تمکو ملیگی اور اگر اطاعت نکروگے تو قتل ہوگے اور جہنم مین جاؤگے آپنے فرمایا کہ ہان میہی کہتا ہون اور انشاء اللہ العزیز ایسا ہی ہوگا اور آپنے اول سورہ یٰسین فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ تک پڑھکے ایک مٹھی خاک جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منھ پر اور آنکھون مین پہونچی اور آپ اونکے سامنے سے نکل گئے اور کسیکو نظر نہ آئے لکھا ہے کہ جتنے کافرون پر وہ خاک پڑی دن بدر کے وہ سب قتل ہوئے سوائے حکیم بن حزام کے کہ وہ مشرف باسلام ہوئے غرض رسول مقبول صلعم حضرت ابابکر صدیق رض کے گھر تشریف لیگئے اور اونکو ساتھ لیکر آپ پیادہ ننگے پاؤن روانہ ہوئے تاکہ نشان قدم مبارک نہ معلوم ہو جب آپکے پاؤن مبارک زخمی ہوئے تو حضرت ابابکر صدیق رض نے کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پہونچا دیا اتنے مین کفار اندر مکان کے داخل ہوئے حضرت علی رض گھبرا کے اوٹھ بیٹھے کفار نے پوچھا کہ محمد صلعم کہان ہین آپنے فرمایا کہ مجھے نہین معلوم پھر آپسے کچھ متعرض نہوئے اور حضرت کی تلاش مین مشغول ہوئے اتنے مین شیطان وہان پہونچا اور کہا کہ کسکی تلاش مین پھرتے ہو اونھون نے کہا کہ محمد صلعم کی تلاش ہے شیطان نے کہا کہ وہ تمھاری آنکھون اور سرون پر خاک ڈالکے چلے گئے ہر ایک نے جو اپنے سر اور منھ پر ہاتھ پھیرا اثر خاک کا پایا لکھا ہے کہ جب رسول مقبول صلعم متصل غار کے پہونچے تو حضرت ابابکر صدیق رض نے عرض کیا کہ آپ ذرا ٹھہرین مین جا کر غار کو صاف کردون کہ ایسی جگہو نمین اکثر جانور موذی آجاتے ہین پس آپ اندر غار کے گئے اور اپنی چادر مبارک پھاڑ کر سب سوراخ بند کر دیے صرف ایک سوراخ باقی رہ گیا اوسمین اپنے پانون مبارک کی ایڑی لگا دی اور حضرت صلعم کو اندر بلایا پس آپ اندر تشریف لیگئے اور یار غار کے زانو پر سر مبارک رکھکر سو رہے اتنے مین سانپنے حضرت صدیق اکبر رض کے پانو مین کاٹا

مگر آپنے جنبش نکی اس لحاظ سے کہ رسول مقبول حبیب کبریا صلعم کے آرام مین خلل نہ پڑے
لیکن بسبب شدت تکلیف کے آپکے آنسو نکل پڑے اور چند قطرے رخسارہ نورانی حبیب سبحانی پر
گرے آپ جاگ اوٹھے حضرت ابابکر صدیق رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے سانپ کاٹا آپنے
لعاب دہن مبارک اوسجگہ لگا دیا فوراً اثر اوسکا جاتا رہا لکھا ہے کہ بعد آپکے غار مین داخل ہونیکے
مکڑی نے جالا تنا اور کبوتر نے انڈے دیے صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے وہین جا پہونچے
اور اسطرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت ابابکر صدیق رض کو اونکے پانون نظر پڑے تو آپ کمال گھبرائے
ہوئے رسول مقبول صلعم نے فرمایا لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا کفار نے جو مکڑی کا جالا اور
کبوتر کے انڈے دیکھے تو اونکا شبہ جاتا رہا اور آپسمین کہنے لگے کہ کبوتر جنگلی وحشی جانور ہے
آدمی کے ہوتے کبھی نہ رہتا اور بعضون نے کہا کہ یہ جالا تو ہمنے محمد صلعم کی پیدائش سے
پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے **ف** علماء دین لکھتے ہین کہ قصہ ہجرت مین اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ
حضرت ابابکر صدیق رض اور حضرت علی رض کو بڑی خصوصیت اور فضیلت عطا فرمائی جسکا بیان
نہین ہو سکتا حضرت علی رض کو تو یہ کہ محل خوف جان مین بجاے رسول مقبول صلعم کے آپ
لیٹے گویا حبیب کبریا پر قرار واقعی جان نثاری کی بعض علما فرماتے ہین کہ یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
یَّشْرِیْ نَفْسَہُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰہِ آخر تک حضرت علی رض کی شان مین قصہ ہجرت مین نازل ہوئی
جیسے کہ تفسیر جواہر و حسینی وغیرہ مین تصریح اسکی موجود ہے اسیطرح یار غار حضرت ابابکر
صدیق رض کی بھی فضیلت ظاہر ہے کہ سارے سفر ہجرت مین حق خدمتگزاری اور جان نثاری
جیسا کہ چاہیے بجا لاے چنانچہ آیت شریف اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا
بالاتفاق حضرت ابابکر صدیق رض کی شان مین نازل ہوئی یہان سے مقام غور کرنے کا ہے
کہ صریح آیت مین اللہ تعالیٰ نے حضرت ابابکر صدیق رض کو صاحب رسول اللہ فرمایا مشکوۃ شریف
مین حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ انھون نے کہا کہ اگر ابابکر صدیق رض میری ساری عمر کے
اعمال و عبادات لے لین در بدلے اونکے ایک رات اور ایک دن اونکے اپنے اعمال دیدین تو مین
راضی ہون رات ہجرت کی اور دن وہ کہ بعد وفات رسول مقبول صلعم کے اطراف مدینہ طیبہ
کے لوگ اکثر مرتد ہوگئے اور زکوۃ کے منکر ہوگئے تو حضرت ابابکر صدیق رض نے کوشش کامل

بیان فضیلت حضرت ابابکر صدیق و حضرت علی مرتضی رضی

فرمایا کے از سر نو دین کو تازہ کیا حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ ہمیشہ حضرت ابوبکرؓ مجھپر امور
خیر مین غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجہیز غزوہ تبوک مین مجھے دسترس خوب تھی مین یہ سمجھا کہ اس
مرتبہ مین غالب ہونگا اپنے سب مال مین سے آدھا حضرت کے سامنے لیگیا آپنے پوچھا کہ
عیال و اطفال کے لیے کیا چھوڑا مینے عرض کیا کہ اتنا ہی حضرت ابابکر صدیقؓ سب مال اپنا
لے آئے آپنے پوچھا کہ لڑکے بالونکے لیے کیا رکھا ہے آپنے عرض کیا کہ خدا اور خدا کا
رسول آپنے فرمایا ما بینکما ما بین کلماتکما یعنے فرق تم دونوںکے درجون مین
ایسا ہے جیسا تم دونونکے کلمون مین یعنے حضرت ابابکر صدیقؓ نے عیال کے لیے خدا اور
رسول کو بتایا اور حضرت عمرؓ نے مال کو اور ظاہر ہے کہ دونون باتو نمین بڑا فرق ہے
حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مینے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ مین تمپر کبھی غالب نہونگا غرض تین دن تک
آپ غار ثور مین رہے عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابابکر صدیقؓ کے غلام آزاد تھے متصل
غار کے بکریان چراتے تھے وہ دودھ بکریونکا دیجاتے تھے اور عبد اللہ بیٹے حضرت
ابابکر صدیقؓ کے قریش کی مجلسونمین جاکے خبرین دریافت کرکے رات کو بیان کرجاتے
تھے بعد تین دن کے آپ اور حضرت ابابکر صدیقؓ اور عامر بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہوکے
پیر کے دن براہ ساحل روانہ ہوئے **ف** ابن جوزی شرف المصطفے مین لکھتے ہین کہ
پیر کے دن کی بہت بڑی فضیلت ہے کہ ولادت شریفہ اور ابتداء البعثت اور پہونچنا
مدینۂ طیبہ مین اور قبض روح پاک یہ سب معاملے پیر کے دن ہوئے غرض جب آپ
غار ثور سے روانہ ہوئے اس عرصہ مین کفار مکہ نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی انکو آنحضرت
یا نعوذ باللہ قتل کرے وہ سو اونٹ پاوے اور جو دونونکو پکڑ لاوے دو سو اونٹ
پاوے سراقہ بن مالک نے بطمع انعام تعاقب کیا اور حضرت کو جا لیا حضرت ابابکر صدیقؓ نے
دیکھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک سوار آ پہونچا حضرت نے بد دعا کی کہ یکبارگی زمین نے
سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا سراقہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین جانتا ہون
کہ آپ کی بد دعا سے یہ عذاب آیا اب مین آپ سے عہد کرتا ہون کہ اب جو آپکی تلاش
مین آویگا اوسکو مین پھیر دونگا آپ مجھے اس بلا سے بچاوین پس آپنے دعا کی اور اونکی

نجات پائی چنانچہ بعد اسکے وہ مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین داخل ہوئے مقام
غور کرنے کا ہے کہ قارون نے جو حضرت موسیٰ سے اپنی بچنے کی دعا چاہی تو آپنے کچھ دعا
نکیلا اور یہی فرماتے رہے کہ خذیہ خذیہ یعنے لے زمین اس کافر کو دھنسا لے یہانتک کہ سب غارت
ہو گیا پس رحمۃ للعالمین کی شان ہی نرالی ہے جو عادت ہے سب سے عالی ہے علاوہ اسکے
ایک اور معجزہ آپ سے راہ مین یہ ہوا کہ آپکا گذر خیمہ ام معبد پر ہوا تو آپکی خیر و برکت سے اسکی
ایک بکری جو جنی نہین تھی و بسبب ناتوانی کے جنگل کو بھی نہین جا سکتی تھی اوسنے اتنا دودھ
دیا کہ سب گھر والے متعجب ہو گئے چنانچہ ابو معبد اور ام معبد مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین
داخل ہوئے مواہب لدنیہ مین وارد ہوا کہ وہ بکری حضرت عمر رض کے زمانہ تک زندہ رہی اور
دودھ دیتی رہی لکھا ہے کہ مکہ معظمہ مین بروز گذرنے آپکے خیمہ ام معبد پر اشعار عربی سنے گئے
اونمین مضمون آپکے گذر جانے کا خیمہ ام معبد پر اور بدنصیب و محروم رہنا کفار قریش کا مذکور
تھا اسیطرح جب آپ قریب مدینہ طیبہ ہو پہنچے تو حضرت بریدہ اسلمی ستر سوارونکے ساتھ حضرت کو
آپنے پوچھا کہ تم کون ہو اونھون نے عرض کیا کہ میرا نام بریدہ ہے آپنے بطور نیک فالی کے فرمایا
برد امرنا یعنے خنک اور ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلہ کا نام اسلم سنکر فرمایا سلمنا یعنے سلامت رہے ہم
اور قوم کا نام بنی سہم سنکر فرمایا کہ خرج سہمنا یعنے حاصل ہو حصہ تیر اسلام سے مقام غور کا ہے
کہ بریدہ آئے تو گرفتاری کے ارادے سے تھے لیکن جمال جہان آرا اور تقریر لطیف سنکر مسخر ہو گئے اور
مع سب ہمراہیون کے اسلام لائے پھر اونھون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور ہے کہ جو
داخل ہونے حضور کے مدینہ طیبہ مین آپکے ساتھ نشان ہو پس غلبہ شوق مین اگر اپنے عمامہ کو
نیزہ پر لپیٹا اور آگے آگے حضور کی جلو مین چلے سبحان اللہ کیا قدرت خدا ہے کہ سرکشی سے
آئے اور کیسے تابعدار ہو کے ساتھ چلے ادھر اہل مدینہ بخیال تشریف آوری آپکے ہر روز واسطے
استقبال کے مکہ معظمہ کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر کے پھر جاتے کہ اتنے مین ایک یہودی
پکارا کہ اے گروہ عرب یہ مطلب تمہارا ہے انصار غلبہ شوق مین دوڑے اور آپنے محلہ قبا مین
منازل بنی عمرو بن عوف مین قیام فرمایا اور وہ دن پیر کا بارہوین ربیع الاول کی تھی چودہ دن
آپ وہان رہے اس عرصہ مین حضرت علی بھی حاضر ہو گئے امام احمد نے جابر بن عبد اللہ اور

اور ابو نعیم نے حمزہ سے اور بیہقی نے امام زین العابدین سے روایت کی ہے کہ اول خبر جناب رسول مقبول صلعم کی مدینہ منورہ مین اسطرح پہونچی کہ ایک مدینہ منورہ کی عورت کے ساتھ ایک جن کو عشق تھا وہ ہر رات اوس عورت کے پاس آیا کرتا تھا اور اکثر جانور پرند کی صورت بنکر دیوار پر آبیٹھتا تھا جب خلوت ہوجاتی تو اپنے تئین آدمی کی شکل بناکر صحبت کرتا تھا ایکبارگی اوسکا آنا موقوف ہوگیا چند روز نہ آیا ایکدن آکر بصورت جانور دیوار پر بیٹھا اوس عورت نے کہا کہ تجھے کیا ہوگیا جو اتنی مدت سے نہین آتا اوسنے کہا کہ اب تجھسے رخصت ہوتا ہون مجھسے آنے کی توقع مت رکھ مکہ شریف مین ایک پیغمبر پیدا ہوئے ہین اونھون نے ہمپر زنا حرام کیا ہے لکھا ہے کہ جبدن رسول مقبول صلعم وہان رونق افروز ہوئے تو حضرت ابابکر صدیق لوگونکی ملاقات اور دریافت حال مین مشغول تھے اور رسول مقبول صلعم خاموش بیٹھے تھے لوگونکو بسبب ہجوم و ازدحام کے شبہ واقع ہوا کہ شاید پیغمبر خدا کے حضرت ابابکر صدیق رض ہین لیکن جبکہ آفتاب مقابل جمال جہان آرا کے آیا تو یار غار حضرت صدیق اکبر رض اپنی چادر مبارک چہرۂ نورانی شان رحمانی کے سامنے لیکر کھڑے ہوگئے تاکہ حضرت پر سایہ ہوجاوے اسکے دیکھنے سے سب کا شبہ جاتا رہا غرض اہل قبا نے آپ سے عرض کی کہ ایک مسجد ہمارے واسطے حضور بنادیوین کہ ہم اوسمین عبادت الٰہی کیا کرین پس آپ نے بموجب اونکی درخواست کے مسجد جسکا نام مسجد قبا ہے مدینہ طیبہ سے تین کوس پر ہے بنوادی کہ جسکا بیان خدا چاہے آگے آوے گا

فصل دوسری

روانہ ہونا رسول مقبول صلعم کا محلہ قبا سے جانب مدینہ طیبہ اور اوترنا حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر مین

شیخ عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ لکھتے ہین کہ جمعہ کے دن رسول مقبول صلعم محلہ قبا سے جانب مدینہ طیبہ روانہ ہوئے جماعتین انصار کی پیادہ و سوار حبیب کبریا کی اردلی و ہمرکابی مین حاضر ہوئین بنی قبا نے جو یہ سامان جانیکا دیکھا تو نہایت بیقرار ہوکر عرض کرنے لگے کہ حضور کے تشریف لیجانے کا کیا سبب ہے آپنے فرمایا کہ مجکو حکم الٰہی ہے الیسی جگہ رہنے کا

کنام اوسکا اگالہ قری ہے یعنے مدینۂ طیبہ غرض آپ روانہ ہوے راہ مین جو وقت جمعہ کا آگیا
توآپ نے جمعہ ادا فرمایا اور چلے ہرایک جماعت انصار منتظر وامیدوار رستی گھیرے کھڑے تھے بس
ہرایک کمال نیازمندی او منت وزاری سے عرض کرتا تھا کہ حضور میرے غریب خانہ کو رشک
فردوس برین فرماوین کوئی حالت وجد وبیخودی مین آگے سواری سے کھڑا ہوجاتا تھا اور
کوئی جذبۂ شوق مین اونٹنی کی نکیل پکڑتا تھا آپ ہرایک کے حق مین دعای خیر فرماتے جاتے
تھے اور یہ ارشاد ہوتا تھا کہ میری اونٹنی بحکم خدا مامور ہے جہان بیٹھے گی وہین رہونگا یہانتک
کہ جب حبیب کبریا اوس مقام پر پہونچے جہان اب مسجد نبوی ہے بے اختیار اونٹنی بیٹھ گئی
پھر اوس جگہ سے اوٹھ کر چند قدم چلکر جسجگہ کہ منبر شریف ہے بیٹھی قریب اوس مقام اقدس کے
حضرت ابوایوب انصاری کا گھر تھا وہان آپنے قیام فرمایا وارد ہوا کہ حضرت ابوایوب انصاری
شاہ تبع کی اولاد مین تھے جو سردار چارسو عالمونکا تھا اور وہ سب مصاحب تبع بادشاہ مین کہہ
لکھا ہے کہ جب اس بادشاہ کا گذر مدینۂ طیبہ پر ہوا تو سب علمانے اوس بادشاہ کی رفاقت ترک
کی اور بادشاہ سے کہا کہ یہ مقام ہجرتگاہ نبی آخرالزمان ہے ہم یہانسے نہین جاینگے بادشاہ
اپنے ارادت صادق سے سبکو گھر بنوادیے اور اون چارسو عالمونکو وہان آباد کیا حضرات
انصار ہی وتحقیق کی اولاد ہین اور آپ بھی رہنا بہت چاہا لیکن بسبب معاملات سلطنت کے
نہ رہسکا مگر ایک نامہ اپنے ایمان لانے کا بنام رسول مقبول صلعم لکھکر شاہ تبع کو دیا کہ اپنی
اولاد کو وصیت کیجیو کہ جو اونمین سے زمانہ نبی آخرالزمان کا پاوے میرا اسلام اور یہ نامہ
حضور اقدس مین پیش کردے پس حضرت ابوایوب کے گھرمین وہ نامہ چلا آتا تھا الغرض
انھون نے حضور مین پیش کردیا اور جس گھرمین کہ حضور ٹھہرے یہ گھر بھی وہی بادشاہ
اسی ارادے سے بنایا تھا کہ جب آپ تشریف لاوین اوسمین قیام فرماوین خداوند کریم نے اوسکی
مراد پوری کی غرض جب حبیب کبریا نے حضرت ابوایوب کے گھر کو رشک جنت الفردوس
فرمایا تو بنی نجار کی لڑکیان حبیب خدا کی آنیکی خوشی مین دف بجاتی ہوئین باہر نکل آئین اور
اشعار عربی پڑھنے لگین شعر نحن جوار من بنی النجار حبذا محمد صلی اللہ علیہ
وسلم من جار رسول مقبول صلعم نے انصار کے یہ ذوق شوق دیکھکر فرمایا کہ اے

قبائل انصار آیا تم مجکو دوست رکھتے ہو سبنے عرض کیا کہ ہان یارسول اللہ آپ سبنے فرمایا
کہ قسم اللہ کی مین بھی تمکو دوست رکھتا ہون رزین محدث سے روایت ہے کہ وقت تشریف
لانے حضرت کے پردہ نشین عورتین انصار کی کوچون اور گھرونکے دروازون پر باہر نکل آئین
اور یہ کہتی تھین ؎ طلع البدر علینا من ثنیات الوداع وجب الشکر علینا ما دعا للہ داع
غرض سب خرد و بزرگ مرد و عورت حبیب کبریا کے آنیکی خوشی مین مست او رسرشار تھے
اور یہ کہتے تھے جاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ جاءَ نَبِیُّ اللّٰہِ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین
کہ مجکو خوب یاد ہے وہ دن جسدن سرور عالم صلعم مدینہ طیبہ مین تشریف لائے تمام در و دیوار
مدینہ طیبہ کے جمال جہان آرا سے روشن اور منور ہوگئے جیسے کہ آفتاب نکلتا ہے اور جسدن
کہ آپ اس عالم سے پوشیدہ ہوئے سب جگہ اندھیرا ہوگیا جیسے کہ آفتاب غروب ہوتا ہے
محمد ابن اسحاق بروایت حضرت ابوایوب انصاری نقل کرتے ہین کہ وہ فرماتے ہین کہ جب حبیب خدا
نے میرے گھر کو اپنے قیام سے دونون جہان مین مشرف و ممتاز فرمایا تو آنحضرت صلعم نے
نیچے کے درجہ کو اختیار فرمایا اور مین مع اہل و عیال اوپر کے درجہ مین رہا تو مینے عرض کیا
کہ یارسول اللہ مان باپ میرے آپ پر قربان مین اوپر کے درجہ مین کمال صدمہ و تکلیف
پاتا ہون کیونکہ یہ بات قیامت ہے کہ آپ نیچے کے درجہ مین ہون اور مین بالاخانہ پر رہون
آپنے فرمایا کہ بوجہ پردہ کے تمھارے لیے اوپر کا درجہ بہتر ہے ابوایوب فرماتے ہین کہ
ایکدن کوزہ پانی کا اوپر ٹوٹ گیا اور گھر مین لحاف اوڑھنے کا ایک ہی تھا مینے گھبرا کر اوسی سے
تمام پانی خشک کر لیا اس خوف سے کہ مبادا ٹپک کر خادمان رسول مقبول صلعم کو تکلیف ہو
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ایک رات حضرت ابوایوب اور آپکی بیوی کو حضرت کے نیچے
رہنے سے ایسی بیقراری رہی کہ رات بھر نہ سوئے صبح کو اصرار کرکے آپکو بالاخانہ پر مقیم کیا او
خود نیچے کے درجہ مین رہے حضرت ابوایوب فرماتے ہین کہ انصار آپکے واسطے کھانا
لایا کرتے تھے ایکدن ایک انصار نے کھانا تکلف سے پکوایا اور اوسمین پیاز و لہسن بھی ڈالا
رسول مقبول صلعم نے اوس کھانے کو نوش نہ فرمایا لیکن اصحاب کو اشارہ فرمایا کہ تم کھاؤ
مین تمھارے مانند نہین ہون میرا ایک دوست ہے کہ وہ اس کھانے کی بو سے ایذا او

تکلیف پاتا ہے حضرت ابوایوب فرماتے ہین کہ مینے اوسدن سے لہسن و پیاز کا کھانا چھوڑ دیا جو
کہ مکروہ رکھا حبیب کبریا نے بیہقی و طبرانی نے حضرت ابوایوب انصاری سے روایت کی ہے کہ
اونھون نے جناب رسول مقبول صلعم کے اور حضرت ابوبکر رض کے لیے کھانا پکوایا بقدر اونھین
دونون صاحبون کے آنحضرت صلعم نے اونسے فرمایا کہ تیس آدمیونکو شرفای انصار مین سے
بلالو سو اونکو بلایا اون سبھون نے کھایا اور کھانا بچ رہا پھر آپنے فرمایا کہ پچاس آدمیون کو
بلوالو پچاس آدمی اور آئے اور اونھون نے بھی کھانا کھایا اور بچ رہا پھر آپ نے فرمایا کہ ستر آدمی
اور بلالو ستر آدمی اور آئے اور اونھون بھی کھانا کھایا اور بچ رہا حضرت ابوایوب فرماتے ہین کہ
سبھون نے خوب سیر ہو کر کھایا اور سب مسلمان ہوئے اور سبھون نے رسول مقبول صلعم کے
ہاتھ پر بیعت کی ابوایوب کہتے ہین کہ سب ایک سو اسی آدمیون نے اوسدن اوس کھانے مین سے
کھایا یعنی ڈیڑھ سو تو مذکور ہوئے اور تیس اور ف یہ قصہ اوائل ہجرت مین واقع ہوا کہ جناب
رسول مقبول صلعم اور حضرت ابابکر صدیق حضرت ابوایوب کے گھر ٹھہرے تھے اور تب تک انصار
مسلمان نہوے چکے تھے غرض بروایت صحیح رسول مقبول صلعم حضرت ابوایوب کے گھر مین سات مہینے
اسی سال مین حضرت عبداللہ بن سلام کہ بڑے عالم یہودیونکے تھے توریت مین آپکے اوصاف و
کمالات دیکھکر ایک عرصہ سے مشتاق ملازمت تھے حاضر ہو کر ایمان لائے اسیطرح حضرت
سلمان فارسی کہ اصل مین مجوسیون فارسی سے تھے اور دین مجوسی چھوڑ کر دین نصاری اونھون نے
اختیار کیا تھا اور علماء یہود و نصاری سے سنکر کہ نبی آخرالزمان کی ہجرتگاہ مدینہ طیبہ ہوگی تو اس
شوق و عشق مین آپ مدینہ شریف مین آرہے تھے ایمان لائے اور اسی برس مین رسول خدا
صلعم نے درمیان انصار و مہاجرین سب کے قریب ۹۰ آدمیون سے عقد مواخات باندھا
ایک دوسرے کو آپس مین بھائی کر دیا اور اس مواخات کو فقہا نے بدرجہ اعتبار رکھا ہے
بعد اسکے حکم جہاد نازل ہوا اور آپنے کفار سے جہاد شروع کیا پس جس لڑائی مین کہ رسول خدا
صلعم بنفس نفیس تشریف لیگئے اونکو غزوہ کہتے ہین اور جسمین صرف لشکر ہی گیا اسکو سریہ کہتے ہین
افضلترین علماء دین کے نزدیک غزوہ بدر و غزوہ احد ہے جسکا بیان عنقریب
آتا ہے انشاءاللہ تعالی

فصل تیسری
فضائل مدینۂ طیبہ مین

> بیان اسکا کہ مقام قبر شریف بالاتفاق افضل ہے سب آسمانون اور عرش و کرسی اور کعبہ شریف سے

پوشیدہ نرہے کہ علماء دین کا اتفاق اس مسئلہ پر ہے کہ افضل ترین اور اشرف ترین بقعون زمین سے مکہ معظمہ اور مدینۂ طیبہ ہے اور بعد رفع اختلاف تفضیل اور ترجیح درمیان مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے کل علماء دین کا اجماع اس مسئلہ پر ہے کہ مقام قبر شریف حبیب کبریا سید الانبیا صلعم کا بالاتفاق افضل اور اکرم ہے سب آسمانون سے اور عرش وکرسی سے اور کعبہ شریف سے جیسے کہ ائمہ دین نے اس مسئلہ کی تصریح کما حقہ فرمائی ہے جو مشتاق ہو کتب احادیث و سیر کو دیکھے۔ حاکم مستدرک مین روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم وقت ہجرت کے فرماتے تھے اللّٰھم انك ان اخرجتنی من احب البقاع الی فاسکنی فی احب البقاع الیك یعنے ای خداوندا اگر مجکو اوس مین سے نکالا تو نے جو محبوب ترین زمینون مین سے میرے نزدیک ہے پس ٹھہرا مجکو اوس مین جو محبوب ترین زمینون کی ہو تیرے نزدیک علماء لکھتے کہ اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ بعد ظہور اثر قبولیت دعا سید الانبیاء مدینۂ طیبہ محبوب ترین سب شہرون کا ہوا بھی نزدیک خدا اور بھی نزدیک رسول مقبول صلعم کے اذا الحبیب لایختار لحبیبه الا ماهو اکرم و احب عنده طبرانی معجم کبیر مین رافع بن خدیج سے روایت کرتے ہین کہ اونھون نے کہا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے المدینة خیر من المكة یعنے مدینہ طیبہ بہتر ہے مکہ معظمہ سے فی الحقیقت مقام غور اور فکر کرنیکا ہے کہ ارحم الراحمین نے اپنے محبوب رحمة للعالمین کے شہر مین وہ خوبیان اور کرامتین عنایت فرمائی ہین جو روے زمین کے پردہ مین نہین ہین چنانچہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص قصد میری مسجد کا اس ارادہ سے کرے کہ دو رکعت اوسمین پڑھے ثواب حج کامل کا پاوے اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ جسنے حج کیا اور پھر اوسنے قصد کیا میری زیارت کا اور حاضر ہوا مسجد نبوی مین تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مبرور یعنے دو حج مقبول اور بروایت نسائی کے وارد ہوا کہ جو شخص مسجد قبا مین دو رکعتین پڑھے ثواب عمرہ کا پاوے اور بروایت بخاری ثابت ہوا کہ وادی عقیق مین نماز پڑھنا مانند عمرہ اور حج کے ہے کہ جو مکہ معظمہ مین مسلمان کو بعد سال بھر کی انتظاری کے یہ کرامتین نصیب ہوتی ہین حبیب کبریا کے شہر مین

> [illegible]

ہر وقت میسر ہے امام سبکی رح وغیرہ نے مدینہ طیبہ کے فضائل بہت لکھے ہین جو مشتاق ہو کتب
احادیث کو مطالعہ کرے فرمایا رسول مقبول صلعم نے اللھم حبب الینا المدینۃ کحبنا
مکۃ او اشد یعنے خداوندا محبوب کر طرف ہمارے مدینہ طیبہ مانند مکہ معظمہ کے مگر زیادہ
سے چنانچہ آثار قبولیت دعا ظاہر ہین کہ پروردگار عالم نے اپنے حبیب صلعم کو
شریعت سے حکم ہجرت کا فرمایا اور مدینہ طیبہ مین رہنے کا حکم دیا پس جو کمالات عالم علوی
اور برکات صوری و معنوی کہ عالم الٰہی مین تھے اون سبکو اس شہر مقدس مین جمع فرمایا اور
تربت اطہر معطر کو صدف گوہر عنصر شریف اپنے حبیب کا فرمایا کہ تا دور قیامت یہ زمین
وجود پاک کی ہمسایگی کے شرف و فضل سے مشرف ہو کر فیض بخش ملک و ملکوت رہے
ہوا کہ جب سرور عالم صلعم سفر سے تشریف لاتے اور آپ قریب مدینہ طیبہ کے پہونچتے
تو بوجہ غلبہ محبت و رجاذبہ شوق مدینہ طیبہ کے سواری کو تیز فرماتے اور چادر اقدس کو دوش
کرامت نیوش سے نہ اوتارتے اور فرماتے کہ اس مین سے خوشبوئین پاک آتی ہین اور جو گرد
کہ چہرہ نورانی شان رحمانی پر پڑتا اوسکو دور نہ فرماتے اور اگر کوئی صحابہ سے اپنا گرد و غبار
جھاڑتا تو آپ منع فرماتے اور یہ ارشاد فرماتے کہ خاک مدینہ شفا ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ شیاطین نا امید ہوئے کہ عبادت انکی ہو مدینہ
مین حضرت عباس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ حقتعالی نے اس قریہ
یا اس قریہ کو نجاست شرک سے پاک کیا حضرت ابی بکرہ رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول
مقبول صلعم نے کہ نہین داخل ہوگا مدینہ طیبہ مین خوف کانے دجال کا اور مدینہ شہر کے
اوسدن یعنے دن نکلنے دجال کے سات دروازے ہونگے ہر دروازہ پر دو دو فرشتے
ہونگے یعنے داہنے بائین محافظت کے لیئے نقل کی بخاری نے حضرت انس رض سے
ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ نہین ہے کوئی شہر مگر کہ پامال کریگا اوسکو دجال مگر
مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ نہین ہوگی کوئی راہ راہون مدینہ طیبہ سے یا ہر ایک کہ مکہ معظمہ و مدینہ
مگر کہ اوسپر ہین فرشتے صف باندہے ہوئے واسطے محافظت کے پس و تیر یگا دجال
سنج کہ نامزد ہے مدینہ شریف سے پس لیگا مدینہ طیبہ ساتھ رہنے والون اپنے کے

پس نکلجائیگا طرف دجال کے ہر کافر و منافق روایت کی بخاری اور مسلم نے اور حضرت ابو ہریرہ رضی
روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ اوپر راہون مدینہ طیبہ کے فرشتے نگہبان ہین نہین
داخل ہوگی اوسمین بیماری طاعون کی نہ دجال روایت کی بخاری اور مسلم نے ف طاعون
ایک بیماری کا نام ہے سوائے وبا کے کہ وہ بیماری حضرت کی دعا سے مدینہ طیبہ مین نہین ہوتی
ہے یہ صریح معجزہ ہمارے رسول مقبول صلعم کا ہے اور بعض کے نزدیک طاعون وبا ہے
حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ دور کردیگا مدینہ طیبہ اپنے شریرونکو جیسے کہ دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا روایت
کیا مسلم نے اور بھی آپ سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حکم کیا گیا ہون مین ساتھ ہجرت
کرنے ایسی بستی کے کہ غالب آتی ہے سب بستیون پر اور وہ مدینہ ہے کہ دور کرتا ہے برے
آدمیونکو جیسے دور کرتی ہے بھٹی میل لوہے کا روایت کیا بخاری اور مسلم نے ف یہ جو ارشاد
ہوا مدینہ طیبہ کی نسبت کہ کھالیتا ہے سب بستیونکو یعنے جو کوئی اس شہر عظیم الشان مین ہوتا ہے
غالب آتا ہے اور فتح کرتا ہے اور شہرونکو یہ خاصیت اس شہر مبارک کی ہے چنانچہ پہلے
قوم عمالقہ آئی تو غالب ہوئی اور فتح کیا دلایتونکو بعد اسکے یہود آئے وہ غالب آئے پر عمالقہ
پھر انصار آئے تو وہ غالب ہوئے یہود پر پھر رسول مقبول صلعم اور مہاجرین آئے اونکو
اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اسطرحکا غلبہ حاصل ہوا کہ مشرق سے مغرب تک لے لیا
اور بعض یہ معنی بیان فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے مدد دی اسلام کو ساتھ اہل مدینہ کے
اور وہ انصار ہین کہ اونکے ہاتھون پر بستیان فتح ہوئین اور غنیمت کے مال بشمار مسلمانون کے
ہاتھ آئے جریر ابن عبد اللہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تحقیق
اللہ تعالے نے وحی کی طرف میرے کہ ان تین بستیون مین جونسے شہر مین تو اوتریگا پس وہی گھر
تیری ہجرت کا ہے مدینہ طیبہ و بحرین و قنسرین روایت کی ترمذی نے ف بحرین ایک
جزیرہ ہے دریائے عمان مین اور قنسرین نام ہے ایک شہر کا شام کے شہرونمین سے
ہین باوجود حاصل ہونے اختیار کے آپنے مدینہ طیبہ اختیار فرمایا تو اب اوسکی فضیلت اور
بزرگی کیا بیان ہوسکتی ہے حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے

بیان اسکا کہ رسول مقبول صلعم [illegible] تین [illegible] حصول [illegible] طیبہ [illegible] ہجرت [illegible] فرمایا

کہ اسلام کی بستیون مین سے خراب ہونے مین آخر بستی مدینہ طیبہ ہے روایت کی ترمذی نے ف
یعنے قریب قیامت کے سب شہر ویران ہوجاوینگے اور مدینہ طیبہ سبکے پیچھے ویران ہوگا اسواسطے
کہ عمارت اور آبادی دین اسلام کی متعلق ہے اور آبادی مدینہ طیبہ کے اور یہ فضیلت بسبب خیر و
برکت وجود باجود سرور عالم صلعم کے حاصل ہوئی اور بھی حضرت ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تحقیق ایمان سمٹ آویگا طرف مدینہ طیبہ کے جیسے کہ سمٹ آتا ہے سانپ
طرف سوراخ اپنے کے روایت کیا بخاری اور مسلم نے حضرت امام احمد بن حنبل رح سے بحدیث صحیح
مروی ہے کہ ایکدن رسول خدا صلعم نے قیامت کے ذکر بیان فرمائے اور بار بار مکرر وہ بیان کر
فرمانے لگے صحابہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ قیامت کا دن کیا ہوگا آپنے فرمایا کہ ایکدن دجال
آویگا اور احد پہاڑ پر کھڑا ہوکر دیکھے گا اور اپنے یاروں سے کہیگا کہ جانتے ہو کہ یہ محل سفید کہ
دکھلائی دیتا ہے کیا ہے یہ مسجد احمد صلعم کی ہے بعد اسکے قصد مدینہ طیبہ مین آنیکا کریگا لیکن ہر راہ پر
فرشتہ محافظت کے لیے کھڑا پاویگا پس نجا سکیگا اوسوقت مدینہ طیبہ تین بار ہلیگا جو کافر و منافق
ہونگے نکلکر دجال کے ساتھ ہوجاوینگے اور مدینہ طیبہ ہر آلودگی اور نجاست سے پاک ہوجاویگا
آپنے فرمایا کہ یہ دن ہے روز خلاص اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ملائکہ دجال کا منھ
منھ پھیر دینگے طرف شام کے اور وہ وہین ہلاک ہوگا صحیح بخاری و صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ ایک
مرد ہوا بہترین آدمیون مین سے کہ دجال کے پاس آکر کہیگا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ تو وہ دجال ہے
کہ تیرے نکلنے کی خبر رسول مقبول صلعم نے دی تھی بروایت ابو حاتم ثابت ہوتا ہے کہ وہ مرد خضر
ہین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مدینہ طیبہ میری ہجرت کی جگہ ہے اور اسی مین ہے خوابگاہ میری
اور اسی مین سے اوٹھونگا ستر ہزار فرشتون کے ساتھ رب العالمین سب مسلمانونکو دیکھنا نصیب کرے آمین

بیان اسکا کہ قریب قیامت ... مدینہ طیبہ ... ویران [illegible]

فصل چوتھی
مدینہ طیبہ کے نامون کے بیان مین

احادیث کی معتبر کتابون مین وارد ہوا کہ مدینہ طیبہ کے بہت نام ہین کہ کسی شہر کے نام اس
کثرت کو نہین پہونچے اور بہت نام ہونا دلیل ہے اوپر شرف و عظمت مسمی کے چنانچہ بعض
اہل علم نے قریب سو کے اور بعض نے زیادہ بیان فرمائے ہین اس فصل مین تبرکا ذکر تھوڑا

اسمار مبارک و القاب عظمت مآب لکھے جاتے ہین طابہ و طیبہ و طائبہ و طیبہ اہل حدیث لکھتے ہین کہ یہ نام اس جہت سے ہین کہ یہ شہر مقدس پاک ہے نجاستون شرک و نفاق و فسق سے اور مسلمانون صافی مشرب کی طبیعتون کے موافق ہے یا کل امور اس سرزمین عنبر شمیم کے طیب اور نفیس ہین یا اسوجہ سے کہ رہنے والے اس سرزمین مقدس کے خاک پاک اور در و دیوار سے خوشبوئین پاک اور عجیب و غریب پاتے ہین کہ کسی خوشبو مین وہ لذت نہین پاتے ہین فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ پروردگار عالم نے مجھکو حکم کیا کہ مدینۂ طیبہ کا نام طابہ رکھون وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ نام مدینہ طیبہ کے توریت مین طابہ اور طیبہ اور طیبہ وارد ہوئے لکھا ہے کہ پہلے تشریف لانے رسول لمقبول صلعم کے مدینہ طیبہ کو یثرب کہتے تھے بمعنی فساد یا مواخذہ و عقاب پس آپ نے بنظر نام جاہلیت کے یہ نام دور کر دیا یہانتک کہ امام احمد و ابو یعلی روایت کرتے ہین کہ جو کوئی مدینہ طیبہ کو یثرب کہے چاہیے کہ استغفار پڑھے نام اوسکا طابہ ہے اور تاریخ بخاری مین وارد ہوا کہ جو شخص ایکبار یثرب کہے چاہیے کہ اوسکے تدارک مین دس بار مدینہ کہے

ف یثرب نام ایک کا اولاد حضرت نوح ؑ سے ہے کہ بعد تفرقہ حاصل ہونے کے اوسنے یہان رہنا اختیار کیا ثرب بسکون بمعنی فساد کے ہے یا تثریب کہ بمعنی مواخذہ و عقاب کے ہے اور یہ شہر مقدس غبار شرک و کفر سے منزہ و مبرا ہے اسواسطے آپنے بحکم الٰہی نام طیبہ و طابہ رکھا اور اگر کوئی کہے کہ قرآن مجید مین وارد ہوا یا اہل یثرب لامقام لکم الخ تو یہ نقل زبان منافقین سے تصور کرنا چاہیے اور نام مبارک ہے **ارض اللہ و ارض الہجرۃ** حقتعالی فرماتا ہے الم تکن ارض للہ واسعۃ فتہاجروا فیہا اور بھی القاب مبارک ہے **اکالۃ البلدان و اکالۃ القریٰ** اسوجہ سے کہ جو یہان آیا اوسکا تسلط اطراف عالم پر ہوا جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا اور بھی نام اس مکان عظیم الشان کا **ایمان** ہے اللہ تعالے فرماتا ہے والذین تبوؤ الدار والایمان کہ انصار اور محبان انصار کی شان مین نازل ہوئی پس ظاہر ہے کہ مرجع اور مآل ایمان کا اور مظہر اور مظہر احکام ایمان کا یہی شہر مقدس ہے حضرت انس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ فرشتۂ ایمان نے کہا کہ مین عہد کرتا ہون مدینۂ طیبہ مین رہنے کا کہ ہرگز وہان سے نہ نکلون تو فرشتہ حیا نے بھی اوسکے ساتھ

عقد موافقت باندھا یعنے اوسنے کہا کہ مین بھی تیرے ساتھ ہون اور کبھی تجھسے جدا نہونگا بس ضرور ہوا
کہ یہ دونون وصف اطہر اس شہر مقدس مین بر سبیل لزوم وجوب جمع ہین کہ الحیاء من الایمان از
ہو چکا ہے اور بھی نام مبارک ہے بلد حق تعالی فرماتا ہے لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ شیخ رح فرماتے
ہین کہ بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت شریف مین بلد سے مراد مدینہ طیبہ ہے اہل اسرار
لکھتے ہین کہ اس آیت شریف سے جو بات ظاہر ہے زیادہ تر اوس سے عظمت او علو مرتبت
متصور نہین کہ مقید کیا حق تعالی نے قسم کو بہ بلد کہ بلد حرام او ربلد امین جسکا نام ہے بوقت حلول
اور نزول اپنے حبیب کے اوس شہر مین اسی جا سے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین مواہب لدنیہ
مین حضرت عمر رض سے روایت ہے کہ اونھون نے حضرت کی خدمت مین عرض کی کہ بابی
انت و امی پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کھائی خدا نے آپکی حیات کی نہ حیات
کسی نبی کی اور پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کی اس حد کو کہ سوگند کھائی آپکی خاک پائی اور
فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنے قسم کھانا بلد کی کہ عبارت زمین سے ہے کہ اوسپر چلتے ہین قسم
کھانا خاک پائی ہے اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم ہے کہ نظر کوتاہ بینونکی اوسکے ادراک
سے قاصر ہے جو صاف بین اور پاک نظر واقف انداز راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان
باتونکی کیفیت اور لذت پاتے ہین یہ جو کچھ مذکور ہوا مدارج النبوۃ مین مسطور ہے بیت رسول
اللہ بھی القاب مبارک ہے جیسے کہ بیت اللہ نام مبارک مکہ معظمہ کا ہے ؎ ولنعم ما قیل ع
زہے سعادت آن بندہ کہ کرد نزول ؎ گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسول ؎ اور جابرہ
و جبارہ بھی نام مبارک ہے کہ صاحب کتاب نواحی نے توریت سے نقل کیا بوجہ اسکے
کہ اس شہر مقدس نے منکرون اور مغرورونکی گردنین زیر کین اور مجبورہ بھی نام مبارک ہے
اسوجہ سے کہ وہ مجبور ہے حکم الہی کا بیچ مقدمہ سکونت حبیب کبریا کے اور جزیرۃ العرب
بھی نام مبارک ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب کہ مراد
مدینہ طیبہ ہے اگرچہ شامل تمام زمین حجاز کو ہے و محبۃ و حبیبہ و محبوبہ بھی نام مبارک ہین
کہ حدیث شریف مین وارد ہوا اللہم حبب علینا المدینۃ کحبنا مکۃ اور بھی حرم
و حرم رسول اللہ القاب شریف ہین کہ حدیث مسلم مین وارد ہوا کہ المدینۃ حرم و

طبرانی وارد ہوا حرم ابراہیم مکۃ وحرمی المدینۃ وحسنہ بھی نام مبارک ہے وقت
حسن ظاہری یہ ہے کہ باغوں اور چشموں اور نہروں اور پہاڑوں بلند وعمارات عالیہ و
مشاہد مقدسہ وفضای وسیع کو شامل ہے اور حسن معنوی یہ کہ وجود قدس شہود حضرت
ختم المرسلین کو کہ شاہد مشہود حضرت پروردگار ومقصود ومقصد کافہ ابرار ہے وغیرہ آل و
اصحاب وتابعین کہ جامع تمامی برکات وکرامات کو ہین شامل وحاوی ہے عرف من ذاق
ووجد من عرف ولنعم ما قیل سہ ومن مذہبی حب الدیار لاہلہا ٭ وللناس
فیما یعشقون مذاہب ٭ غرض لذات باطنی وحسن وزیبائی جو اس مقام مقدس مین جلوہ گر
ہے روے زمین پر نہین ہے سہ ہر کجا نور یست تابان باکمال ٭ ظاہر ست اصل آن از
آفتاب این جمال ٭ خیرۃ بھی نام مبارک ہے کیونکہ جامع جمیع حسنات اور خیرات دنیا وآخرت
ہے چنانچہ جو حاکم کہ بعد فتح پانے کے وہان سے چلے گئے تو حضرت نے اونکے حق مین فرمایا
کہ مدینہ بہتر تھا اگر جانتے وہ قدر اوسکی اور دار الابرار الاخیار و دار الایمان والسنۃ
ودار السلام ودار الفتح ودار الہجرۃ وقبۃ الاسلام یہ سب القاب اسی جناب
مستطاب عرش مآب کے ہین شافیہ بھی نام مبارک ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا
کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر بیماری کو حتی کہ جذام اور برص کو اور عاصمہ بھی نام مبارک ہے
بسبب محفوظ رہنے مہاجرین کے مشرکین کی ایذا سے بلکہ محفوظ رہنا اس شہر کے رہنے والونکا
دین ودنیا کی آفتون اور عذاب آخرت سے بسبب شرف ہمسائگی حبیب کبریا کے اور غلبہ
بھی نام مبارک قدیمہ سے ہے بوجہ مذکورہ کہ جو قوم یہان وارد ہوئی سب پر غالب ہوئی
چنانچہ یہود عمالقہ پر غالب آئے اور اوس وخزرج یہود پر اور مہاجرین اوس وخزرج پر اور
اعاجم مہاجرین پر الا ما شاء اللہ اور نام مبارک فاضحہ ہے یعنی بداعتقاد اور بدکار اوسمین
پوشیدہ نہین رہ سکتے ہین آخر کار اونکی فضیحتی اور رسوائی ہوتی ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ
وغضب رسولہ اور مومنہ بھی نام مبارک اس مکان مقدس کا ہے بسبب بسنے اہل ایمان کے
اور منتشر ہونے احکام ایمان اور شعائر اسلام کے اوسمین چنانچہ نفع اور خیر وبرکت اور الفت
ومسکنت کہ علامات کاملہ مومن ہین مدینہ طیبہ کے رہنے والونمین یہ سب اوصاف کاملہ ظاہر ہین

خیرۃ

دار الابرار الاخیار
دار الایمان والسنۃ
دار السلام
دار الفتح دار الہجرۃ
قبۃ الاسلام
شافیہ عاصمۃ

غلبۃ

فاضحۃ

مومنۃ

حدیث شریف مین وارد ہوا والذی نفسی بیدہ ان تربتہا المؤمنۃ یعنے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے قبضہ قدرت مین ہے کہ خاک مدینہ مومنہ ہے اور بھی روایت ہے کہ نام اوسکا توریت مین مومنہ ہے مبارکہ بھی لقب برکت مآب اس جناب مستطاب کا ہے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ الہی مدینہ طیبہ کی سب چیزونمین حتی کہ مد اور صاع مین برکت عنایت کر زیادہ اوس برکت سے جو تو نے مکہ شریف مین کی چنانچہ ظہور قبولیت دعا کا وہان ہر شے مین عام وخاص پر روشن ہے بیشک ور تردد کے اور مجبورہ بھی نام مبارک ہے معنے سرور اہل تحقیق لکھتے ہین کہ مجبار اوس زمین کو کہتے ہین کہ جسمین جلدی چیز اوگتی ہو اور کثیر المنفعت ہووے اور یہ سب وصف وہان موجود ہین اور محروسہ و محفوظہ و محفوفہ بھی نام مبارک ہین اسوجہ سے کہ جا بجا احادیث مین وارد ہوا کہ ملائکہ مدینہ طیبہ کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہین جیسے کہ پہلے بیان سے ان سب نامونکے معنی ظاہر ہوتے ہین و مرحومہ و مرزوقہ بھی توریت سے نام روایت کیے گئے ہین کیونکہ منزل اور ماوای رحمۃ للعالمین محل نزول رحمت ارحم الراحمین ہے علاوہ اسکے ساکنان اس بارگاہ قدس کو رزق جسمانی اور روحانی عنایت نامتناہی جہان تک وہم وخیال نہین پہنچتا ہے و یرزقہ من حیث لا یحتسب اور مسکینہ بھی نام مبارک ہے حضرت علی رض سے روایت ہے کہ رب العالمین نے اپنے حبیب پاک کے شہر مقدس کو خطاب فرمایا کہ اے زمین پاک اور اے بقعۂ مطہر و اے مکان مسکین خزانونکو مت قبول کر اور نام اپنا ساتھہ مسکینیت کے کر یس حقیقت مین یہ خطاب مدینہ طیبہ کے رہنے والونکیطرف ہے کہ بصفت مسکنت اور غربت اور خشوع وخضوع کے موصوف رہین اور بطرف اہل دنیا کے جو اس صفت پر نہون رغبت نکرین اللہم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین اعنی فی بلدۃ حبیبک سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین اور مسلمہ بھی نام مبارک ہے مثل مومنہ کے اور ایمان واسلام ایک ہے یا یہ کہ یہانکے رہنے والے عذاب آخرت سے سلامت رہینگے اور مطیبہ مقدسہ بھی نام مبارک ہین اسوجہ سے کہ اللہ تعالی نے اس شہر مقدس کو طہارت اور تقدس اور نزہت کے ساتھہ آباد کیا کہ یہ سب وصف لوازم ذاتیہ اس شہر مقدس سے ہین

اور مقمہ بھی نام مبارک ہے یعنی جا سے قرار کے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ اللّٰھم اجعل
لنا بھا قرارا ورزقا حسنا اور مکینہ بھی نام مبارک ہے اس جہت سے کہ عظمت اور مکنت اس
شہر مقدس کی بارگاہ خداوندی مین ہے ناجیہ بھی نام مبارک ہے کہ نجات سے مشتق ہے
یعنے اس شہر کے رہنے والے نجات پانے والے ہونگے دنیا و آخرت کی آفتون سے
اور مدینہ بھی نام مبارک ہے کہ یہ نام مشہور و معروف ہے اصل لغت مین مدینہ نام گھرون
آباد کا ہے اور کثرت عمارت مین حد قریہ سے بڑھ گیا ہوا ور مرتبہ مصر کے پہونچا ہوا ور بعض کے
نزدیک مصر و مدینہ ایک ہے مرتبہ مین اور اب یہ نام حبیب کبریا کے شہر پاک کا ہے قرآن مجید
مین کئی جگہہ یہ نام مبارک وارد ہوا اور توریت مین وارد ہوا سید البلدان حدیث شریف مین بروایت
امیر المومنین حضرت عمرؓ وارد ہوا یا طَیِّبَۃُ یَا سَیِّدُ الْبُلْدَانِ کہ اسکی تحقیق فضائل مدینہ کے
بیان مین بخوبی روشن و ظاہر ہے واللہ اعلم بالصواب۔

فصل پانچوین

مدینہ طیبہ کی خاک شفا اور میوون کے فضائل مین اور بھی اعتدال آب و ہوا مین

پوشیدہ نہ رہے کہ ارحم الراحمین نے اپنے حبیب رحمۃ للعالمین کے شہر مقدس مدینہ طیبہ کی زمین
مین بہت بڑی تاثیرین اور بزرگیان عنایت فرمائی ہین خصوص مدینہ طیبہ کی خاک شفا کے
باب مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین سے چند فضائل احادیث معتبرہ سے لکھے
جاتے ہین ابن جوزی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ خاک مدینہ طیبہ کی
شفا ہے واسطے جذام کے اور دوسری روایت مین لفظ برص کا بھی مذکور ہے اور ایک
روایت مین وارد ہوا کہ خاک مدینہ شفا ہے ہر بیماری کے لیے اور حضرت سعدؓ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ قسم ہے اوس ذات کی جسکے قبضہ قدرت مین میری جان ہے
کہ تحقیق خاک مدینہ طیبہ کی شفا ہے ہر بیماری کے لیے اور لفظ جذام اور برص کا بھی مذکور
ہوا روایت کیا رزین نے حضرت امام مالکؒ نے فتویٰ دیا بیچ مقدمہ اوس شخص کے
جسنے کہا نعوذ باللہ خاک مدینہ طیبہ ردی ہے واسطے مارنے تیس درون کے اور حکم فرمایا
اوسکے قید کرنیکا کذا فی الشفا اور شیخ لکھتے ہین کہ مذہب امام مالکؒ کا یہ ہے کہ جو شخص مدینہ طیبہ کی

زمین کو ساتھ نہونے طیبہ کے نسبت کرے معاذ اللہ اور اوسکی ہوا کو ناخوش کہے واجب التعزیر
ہوجاتا ہے اوسکو یہانتک قید کرنا چاہیے کہ توبہ صحیح کرے حضرت شبلی رح کہ منجملہ علمائے کبار
اور صاحب حال سے ہین فرماتے ہین کہ خاک پاک مدینۂ طیبہ کو ایک خوشبو خاص حاصل ہے
کہ مشک و عنبر مین نہین ہے شیخ فرماتے ہین کہ یہ بات اعجب العجائب سے ہے لیکن آپ لکھتے ہین
کہ حقیقت مین کچھہ عجب نہین ہے کیونکہ جس جگہہ خوشبوئین انفاس پاک حبیب کبریا کی پہونچی ہون مشک
و عنبر کی کیا حقیقت ہے ولنعم ما قیل ؎ دران زمین کہ نسیمے وزد ز طرۂ دوست ✤ چہ جای
دم زدن نافہ ہای تاتاری ست ✤ چنانچہ خاصان حق لکھتے ہین کہ اوس شہر مقدس کی ہر ایک
خوشبو مین ایک کیفیت خاص حاصل ہے کہ کسی جگہہ نہین ہے خصوصًا گل گلاب کہ حبیب کبریا کے
ساتھہ بہ نسبت خاص مشہور و معروف ہے ؎ ز نسیم جانفزایت تن مردہ زندہ گردد ✤ ز کرم
باغی اے گل کہ چنین خوش ست بویت ✤ علمائے دین لکھتے ہین کہ مدینہ طیبہ کی خاک پاک کا
اس سے زیادہ کیا شرف و فضل بیان کیا جاوے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ
پیدائش ہر نفس کی اوس خاک سے ہے جہان وہ دفن ہوتا ہے پس صریح لازم آیا
کہ پیدائش نفس اطہر معطر معنبر حبیب کبریا سید انبیا کی تربت طیبہ مدینہ منورہ سے ہے اور علاوہ
اوس شاہنشاہ عالیجاہ عالم پناہ کے اکثر نفوس آل و اصحاب و تابعین و عارفین اوس سرزمین عنبر شمیم مین
آرام فرما رہے ہین ابن حجر فرماتے ہین کہ مدینہ طیبہ مین ایک گروہ کا مشہور ہے تحقیق تجربہ کیا اوکا
علمائے دین نے واسطے حاصل ہونے شفا کے عارضہ تپ سے اس طریقہ سے کہ تھوڑی سی وہ
خاک پاک پانی مین گھولکر پی لیوے رسول مقبول صلعم نے بعض اصحاب کو حکم فرمایا کہ عارضہ تپ کا
علاج اس خاک پاک سے کرین چنانچہ مدینہ طیبہ مین صحابہ اور تابعین سے یہ عمل ارثًا چلا آتا ہے
شیخ مجد الدین فیروزآبادی لکھتے ہین کہ مینے خود تجربہ کیا کہ میرا ایک غلام تھا کہ ایک برس سے
تپ کے عارضہ مین گرفتار تھا پس مینے تھوڑی سی خاک پاک پانی مین گھولکر پلادی اوسیدن
صحت پائی اسیطرح حضرت شیخ فرماتے ہین کہ مجھے بھی اس علاج کا تجربہ ہوگیا جس زمانہ مین مین
وہان حاضر تھا تو یہانتک بیمار ہوا کہ پاؤن پر ورم آگیا کہ باتفاق حکما آثار ردی ہین تو اوسوقت
مینے خاک پاک تھوڑی سی چند روز استعمال کی کہ اوس عارضۂ مہلک سے صحت پائی

ف کھانا او پیناسی کا حرام ہے لیکن علماء دین لکھتے ہیں کہ اس خاک پاک کے باب میں جو احادیث
متواتر وارد ہوئیں اسوجہ سے اسکا کھانا حلال ہے اور بھی اس خاک پاک کے پیانے کے باب میں
آثار وارد ہوئی ہیں بعض اخبار سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خاک ایک جگہ خاص کی ہے کہ اوسکو
صعیب اور دوا سی البطحان بھی کہتے ہیں لیکن مسلمان کو چاہیے کہ نیت صادق اور اعتقاد صحیح سے
عمل میں لاوے نہ بہ نیت تجربہ اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو کوئی سات کھجوریں عجوہ نہار منھ
کھاوے کوئی زہر اور کوئی سحر اوسپر تاثیر نکرے حضرت عائشہ صدیقہ رضا اسکے کھانے کو واسطے
عارضہ دوار کے کہ نہایت سخت مرض ہے بتلاتی تھیں ف عجوہ ایک قسم ہے تمر سے
کہ اہل مدینہ طیبہ اوسکو جانتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اصل اوسکی اوس کھجور سے ہے کہ رسول
مقبول صلعم نے اپنے دست مبارک سے لگائی تھی اور کھجور کی قسمیں مدینہ شریف میں بہت ہیں
کہ شمار اونکے اقسام کی دشوار ہے سید سمہودی تاریخ کبیر میں ایک سو اونتالیس [۱۳۹] لکھتے ہیں اونمیں سے
ایک قسم صیحانی ہے کہ بروایت حضرت جابر رض ثابت ہوا کہ ایک روز رسول مقبول صلعم ہاتھہ
میں ہاتھہ حضرت علی رض کے لیے ہوئے مدینہ شریف کے باغونمیں گلگشت فرماتے تھے
کہ یکایک ایک کھجور کے درخت سے آواز آئی کہ ھٰذا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید الانبیاء
وھٰذا علی سید الاولیاء ابو الائمۃ الطاھرین بعد اسکے گذر آپکا دوسرے درخت پر ہوا
اوسمیں سے یہ آواز آئی ھٰذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھٰذا علی سیف اللہ
اسوجہ سے نام اوسکا صیحانی ہے ابن عباس رض سے روایت ہے کہ سب قسم کی کھجوروں میں سے
حضرت کو کھجہ عجوہ قسم بہت پسند تھی شیخ عبد الحق لکھتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کے میووں کے ساتھہ بھی
شفا طلب کرنے میں حدیث صحیح ثبوت کو پہونچی اور کیوں نہو وہاں کی کل چیزونمیں خیر و برکت اور شفا
وصحت جس سرزمین کے لیے رحمۃ للعالمین نے دعائیں فرمائی ہوں اور اپنے آرام و قیام کے
واسطے دل سے پسند فرمایا ہو اور وہاں کی آب و ہوا کو اور کل چیزوں کو عزیز اور محبوب رکھا ہو حضرت
ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ تھے لوگ کہ جسوقت دیکھتے تھے کوئی نیا پھل تو لاتے حضرت کی
خدمت میں آپ اوسکو لیتے اور دعا فرماتے کہ اے اللہ برکت دے واسطے ہمارے بیچ میووں
ہمارے کے اور شہر ہمارے کے اور مد و صاع ہمارے کے حضرت عائشہ رض سے روایت ہے

کہ فرماتی ہین کہ جب آئے رسول مقبول صلعم مدینہ طیبہ مین تو حضرت ابابکر صدیق رض اور حضرت بلال کو
تپ آئی پس آئی مین رسول مقبول صلعم کے پاس اور خبر دی مینے آپکو تو آپنے فرمایا کہ الہی دوست کر تو
طرف ہمارے مدینہ طیبہ کو مانند دوستی ہماری کے مکہ شریف کو بلکہ زیادہ تر اوس سے اور اے
اللہ درست کر تو آب وہوا مدینہ طیبہ کو اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع اور مد مدینہ طیبہ کے
اور نکال اسکی تپ کو اور رکہ اوسکو جحفہ مین ف وارد ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رض نے حضرت
ابابکر صدیق رض سے حالت تپ مین پوچھا کہ کیا حال ہے آپکا اوسوقت باواز بلند مکہ شریف کا اور
اوسکی آب وہوا موافق کا ذکر فرمانے لگے آپنے یہ حال سنکر حضرت کی خدمت مین جاکر عرض کیا
اوسوقت حضرت صلعم نے دعا مذکور فرمائی اور جحفہ نام ایک جگہہ کا ہے درمیان مکہ معظمہ و
مدینہ طیبہ کے اوس زمانہ مین وہان یہود رہتے تھے اور مدینہ طیبہ کی زمین مین پہلے ہجرت فرمانے
کے وبا اور بیماری رہتی تھی پس آپنے فرمایا کہ کفار کی زمین مین جاوے اس حدیث سے علماء
دلیل پکڑتے ہین کہ جائز ہے بد دعا کرنی کفار پر ساتھہ بیماریون اور موت وہلاک کے اور خراب
ہونے شہرونکے حضرت علی رض سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ ایکدن مین رسول اللہ صلعم
کے ساتھہ مدینہ طیبہ سے نکلا اور بمقام سعد بن وقاص پہونچا پس آپنے وہان وضو کیا اور
جانب قبلہ کھڑے ہوکر آپنے دعاء خیر فرمائی کہ خداوندا ابراہیم بندہ تیرا اور خلیل تیرا ہے دعا کی
اوسنے تجہسے مکہ معظمہ کی شان مین خیر وبرکت کے ساتھہ اور مین کہ بندہ تیرا اور رسول تیرا ہون
دعا کرتا ہون مدینہ طیبہ کی شان مین خیر وبرکت کے ساتھہ خداوندا برکت دے اونکے صاع اور
مد مین جیسے کہ برکت دی تونے مکہ شریف مین اور مانند اوسکے یعنے دوچند اوسکے کہ دعا کی حضرت
ابراہیم نے اور حضرت انس رض سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ پروردگار
میرے کر مدینہ طیبہ مین دوچند اوس برکت سے کہ کی تونے مکہ شریف مین روایت کیا بخاری
اور مسلم نے ف ظاہر ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ تھے اور ہمارے حضرت صلعم
حبیب اللہ ہین اور حبیب کا مرتبہ بڑا ہے خلیل سے تو جب خلیل کی دعا مکہ شریف کے
باب مین قبول ہوئی تو حبیب کی دعا کیون نہ قبول ہو رب العالمین اوس دیس مین ہمہ
مسلمانونکو پہونچاوے اور اوس سرزمین عنبر شمیم مین پھراوے آمین

باب نوان
فصل پہلی
اداب داخل ہونے مدینہ طیبہ کے

پوشیدہ نرہے کہ جب حاجی حج سے فارغ ہوجاوے تو قصد روضہ مقدس مطہر کی زیارت کا کرے اور اوسکے ساتھہ نیت مسجد نبوی کی بھی شریک کرے پس جب مدینہ طیبہ کیطرف روانہ ہو تو راہ مین فرائض و واجبات و سنن کو بخوبی بجالائے اور محرمات و مکروہات سے پرہیز کرے اور جہانتک ممکن ہو ساتھہ اخلاص نیت اور پاکی اور طہارت قلبی سے روانہ ہوا اور جتنی مسجدین مکہ شریف سے مدینہ طیبہ تک راہ مین ملین اونمین نماز پڑھتا جائے بالفعل اونمین سے ایک مسجد تنعیم ہے جسکو مسجد عائشہ رض کہتے ہین دوسری سرف کہ حضرت میمونہ رض کی درگاہ اقدس سے قبلہ کیطرف پختہ بڑی مسجد ہے تیسری مسجد خلیص کی کہ بالفعل خام ہے اور نہر بھی اوسکے صحن سے باہر جاری ہے چوتھی مسجد بدر کی کہ پختہ اور بہت بڑی ہے اور بدر مین ایک مسجد اور بھی بڑی ہے کہ اوسکے آگے نہر جاری ہے اوسکو مسجد شریف کہتے ہین پانچوین مسجد الشجرہ ذوالحلیفہ مین کہ بالفعل وہان ایک دیوار قبلہ کیطرف باقی ہے اکثر لوگ وہان سے احرام باندھتے ہین اور چاہیے کہ زیارت کرے حضرت میمونہ کی قبر شریف کی جو مقام سرف مین تنعیم اور وادی کے درمیان ہے اور وہان ایک مسجد بھی بنی ہوئی ہے وہان دعا مانگے اور راہ مین جب نماز و غیرہ ضروریات سے فارغ ہو تو درود شریف پڑھتا رہے حضرت امام محمد غزالی رح احیا مین لکھتے ہین کہ جسوقت نظر پڑین درخت مدینہ طیبہ کے تو کثرت سے درود شریف پڑھے اور شوق مین آکر تیز چلے اور ہوسکے تو پیادہ ننگے پاؤن روتا ہوا عاجزی کرتا ہوا روانہ ہو اور اوسوقت اس بات کا دھیان کرے کہ یہ وہ شہر مقدس مطہر معطر معنبر ہے کہ رب العالمین نے اپنے حبیب کے واسطے دار ہجرت مقرر کیا اور حبیب کبریا نے اس شہر کو دل سے پسند فرمایا اور دین محمدی نے یہین سے ترقی پائی اور یہ وہ شہر ہے کہ جسمین حبیب کبریا رونق افروز و جلوہ گر ہے اور آپکے محبان قلبی مہاجرین و انصار و غیرہ تابعین و آل اطہار سب یہین آرام فرما رہے ہین اور یہ وہ سرزمین عنبر شمیم ہے

کہ جنمین رحمۃ للعالمین محبوب رب العالمین چلے پھرے ہین اور اس سرزمین کو تمام عالم کے بقعون
شرف وفضل بخشا اور غلبۂ محبت مین اس شہر مقدس کے ہر طرف گذر فرمایا پس نہ رکھے کوئی قدم
مگر نہایت ادب اور حضوری و بیداری سے کیونکہ یہ وہ مقام عالی رتبہ ہے کہ خاصان حق اور
عاشقان رسول اسکی قدر و منزلت اور شوکت وعظمت جانتے ہین بے ادب او رگستاخ کیا جانے
حضرت لسان الغیب خواجہ حافظ فرماتے ہین نہ برزمینی کہ نشان کف پای تو بود سالہا سجدۂ
صاحب نظران خواہد بود ابل حدیث لکھتے ہین کہ چلنا اون مین جنمین چلے سرور عالم صلعم
موجب کفارۂ گناہ ہونگا اور باعث پیدا ہونے نور ایمان و عرفان کا ہے خصوصًا نیت صالحہ
کے ساتھ ہونی الحقیقت کیسی بڑی سعادت دنیا و آخرت اوس شخص کو حاصل ہے جو تتبع
آثار شریفہ عالیہ کا ہے او حبیب کبریا کے ذیل مین چلتا اور پھرتا ہے خدا جسکو نصیب
کرے اور تصور کرے اس بات کا کہ یہ شہر اوس ذات اقدس سید الانبیا والمرسلین کا ہے
جسکی شان مین وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ نازل فرمایا اور کل امورات دنیا و آخرت کو اوسکی رضامندی
اور خوشنودی پر موقوف کیا اور اوسکی طاعت اور بیعت کو اپنی بیعت کے ساتھ ذکر فرمایا إِنَّ الَّذِينَ
يُبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ اور اوسکی تابعداری اور فرمان برداری کو جوین اپنی تابعداری کے
ساتھ ارشاد فرمایا اور بہت بڑا سبب اپنی رضامندی اور خوشنودی کا مقرر کیا اور فرمایا دیا
مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَقُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ
اور فرمایا إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى الْحَبِيبِ الْمُكَرَّمِ
الف الف مرۃ غرض جون جون بڑھتا جاے درود شریف پڑھتا جاے
جب حرم اقدس دکھلائی دے تو یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ هٰذَا حَرَمُ رَسُوْلِكَ
فَاجْعَلْهُ لِي وِقَايَةً مِنَ النَّارِ وَأَمَانًا مِنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْحِسَابِ اور جو
ہو سکے تو غسل کرے پہلے داخل ہونے کے یا بعد اوسکے اور اچھے کپڑے
پہن کر خوشبو لگا کر کمال تواضع و وقار کے ساتھ مدینہ طیبہ مین داخل ہوا اور یہ دعا
پڑھے بسم اللّٰہ ما شاء اللّٰہ لا قوۃ الا باللّٰہ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ
وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي مِنْ زِيَارَةِ

رسولك صلی الله علیه وسلم مارزقت اولیائك واهل طاعتك وانفعنی بها
واغفرلی وارحمنی یاخیر مسؤل پھر مسجد اقدس مین باب جبرئیل یا باب السلام سے
داخل ہو مگر اول بہتر ہے اور یہ درود اور دعا پڑھے اللهم صل علی سیدنا محمد وعلی آل
سیدنا محمد اللهم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اللهم اجعلنی الیوم
من اوجه من توجه الیك واقرب من تقرب الیك وانجح من دعاك وابتغی
مرضاتك اوسوقت دل سے یقین کرے اس بات پر کہ آج کا دن ثمرۂ زندگانی اور نتیجہ
تمام عمر ہے کیونکہ دن مغفرت کا ہے اس خوشی مین پھولا نہ سمائے اور جہانتک ہوسکے
شکر اس نعمت عظمیٰ کا بجا لائے خدا وہ دن سب مسلمانوں کو نصیب کرے آمین یارب العالمین

فصل دوسری

اداب زیارت شریف کے اور طریقہ زیارت کرنے مین

پوشیدہ نرہے کہ جسوقت ارحم الراحمین اپنے فضل عظیم اور رحمت عمیم سے بارگاہ
رحمۃ للعالمین اور دربار سید المرسلین مین پہونچاوے تو وقت داخل ہونے کے
اول سیدھا پاؤن رکھے اور یہ دعا پڑھے اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم
وبنوره القدیم من الشیطان الرجیم بسم الله ولا حول ولا قوة الا بالله
ماشاء الله لا قوة الا بالله اللهم صل علی سیدنا محمد صلی الله علیه وسلم
عبدك ورسولك وعلی اله وصحبه وسلم تسلیما کثیرا اللهم اغفرلی
ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك اللهم وفقنی واعنی علی کل ما یرضیك
ومن علی بحسن الادب السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته
السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین اس دعا کو آتے اور جاتے نہ چھوڑے
پس وسوقت اس بات کا دھیان رکھے کہ اسوقت مین ایسی جگہہ ہون کہ دنیا ومافیہا مین
کوئی مقام اس رتبہ اور عظمت کا نہین ہے اور اس مضمون کو سمجھ کر شکر خدا بجا لاوے
مجھ بندۂ گنہگار تبہ کار پر یہ فضل عظیم ہوا کہ جائے قیام صاحب قاب قوسین سید الکونین اور
مقام صاحب لولاک سید الکونین مین پہونچنا نصیب ہوا اور اس دیدار پائدار مین جنت کی

قدمیں دیکھنا اور اوسپر گھر ہونا اور بیٹھنا روزی ہوا اور سمجھے کہ یہ وہ دربار شہنشاہ عالیجاہ و عالم پناہ
ہے جسکا اہتمام رب العالمین خود فرماتا ہے لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ تو وہان زنہار پکار کر نہ بولے پس کمال ادب سے اول
درمیان منبر اقدس اور قبر شریف کے اسطرح پر کہ ستون منبر کا داہنے کندھے کے برابر
پڑے سامنے محراب کے دوگانہ تحیۃ المسجد کا قلیا اور قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے
اور وہ مقام موقف ہے سرور عالم صلعم کا اور داخل ہے روضۂ اقدس اطہر مین جسکی
شان مین یہ حدیث آئی ہے مَا بَيْنَ بَيْتِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ یعنے
فرمایا حضرت صلعم نے کہ درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغ ہے باغون جنت
سے اگر وہان جگہ نہ پاوے تو روضۂ اقدس مین جہان جگہ پاوے پڑھے پھر سجدۂ شکر
ادا کرے کہ حق تعالے نے توفیق وہان پہونچنے کی بخشی اور جو چاہے سو دعا مانگے اور
استمداد حضرت سے ملحوظ رکھے پھر شباک اقدس کے پاس سرور عالم صلعم کے سرہانے
کیطرف جاکر کمال ادب اور آگاہی اور حضوری قلبی کے ساتھ دہنے ہاتھ کو بائین پر رکھے
جیسے کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح کرمانی وغیرہ سے نقل کرتے ہین کہ مذہب حنفی ہوا اور
مذہب مختار یہی ہے کہ بوقت زیارت شریف کے سیدھا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے مانند نماز
کے اور اوسوقت صورت منور معطر مطہر کو خیال مین لائے کہ حبیب کبریا صلعم اس بقعہ
اقدس مین آرام فرما رہے ہین اور میرے حاضر ہونے اور زیارت کرنے کو جانتے ہین
اور آپ بنفس نفیس بلاواسطہ میرے سلام و کلام کو سنتے ہین اور جواب سے یاد فرماتے
ہین پس نہایت آداب اور حضور قلب سے کہے السلام علیك یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ
وبرکاتہ اشہد انك رسول اللہ قد بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وجاہدت
فی امر اللہ حتی قبض روحك حمیدا محمودا فجزاك اللہ عن صغیرنا وکبیرنا خیر الجزاء وصلی
علیك افضل الصلوۃ وازکاها واتم التحیۃ وانماها اللہم اجعل نبینا یوم القیمۃ اقرب
النبیین واسقنا من کاسہ وارزقنا من شفاعتہ واجعلنا من رفقائہ یوم القیمۃ اللہم
لا تجعل هذا اخر العهد بقبر نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وارزقنا العود الیہ یا ذا الجلال والاکرام

اور سلام پہونچادے اوسکا جسنے اوسکو وصیت کی ہو اسطورسے کہ السلام علیک یا رسول اللہ من فلان بن فلان یستشفع بک الی ربک فاشفع لہ ولجمیع المسلمین پھر سرانے سے ہٹکے مسجد جدید عثمانی کیطرف جاکر چہرۂ مبارک کے سامنے پشت بقبلہ کھڑا ہو اور درود و سلام پڑھے جتنی بار چاہے پھر ایک ہاتھ داہنی طرف ہٹ کر سامنے روے شریف حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہوکر کہے السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ فی الغار السلام علیک یا رفیقہ فی الاسفار السلام علیک یا امینہ فی الاسرار جزاک اللہ عنا افضل ما جزی اماما عن امۃ نبیہ ولقد خلفتہ باصدق خلف وسلکت طریقہ ومنہاجہ خیر مسلک وقاتلت اہل الردۃ والبدع ومہدت الاسلام ووصلت الارحام ولم تزل قائما للحق ناصرا لاہلہ حتی اتاک الیقین والسلام علیک ورحمتہ وبرکاتہ اللہم امتنا علی حبہ ولا تخیب سعینا فی زیارتہ برحمتک یا ارحم الراحمین پھر ایک ہاتھ اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رض کے سامنے کھڑا ہوکر کہے السلام علیک یا امیر المومنین عمر الفاروق السلام علیک یا من کمل اللہ بہ الاربعین السلام علیک یا من استجاب اللہ فی دعوۃ خاتم النبیین السلام علیک یا من اظہر اللہ بہ الدین السلام علیک یا من اعز اللہ بہ الدین السلام علیک یا من نطق بالصواب ووافق قولہ محکم الکتاب السلام علیک یا من عاش حمیدا وخرج من الدنیا شہیدا جزاک اللہ عن نبیہ وامتہ خیرا السلام سلام اللہ وبرکاتہ علیک پھر آدھے ہاتھ کی قدر اور بڑھکر دونوں کے درمیان میں کہے السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفیقیہ ووزیریہ ومشیریہ والمعاونین لہ علی القیام فی الدین والقائمین بعدہ بمصالح المسلمین جزاکما اللہ احسن جزاء جئنا کما نتوسل بکما الی رسول اللہ لیشفع لنا ویسئل ربنا ان یتقبل سعینا ویحیینا علی ملتہ ویمیتنا علیہا ویحشرنا فی زمرتہ پھر اپنے اور ماں باپ کے لیے اور جسنے کہا ہو اوسکے لیے دعا مانگے پھر منبر شریف اور قبر شریف کے درمیان حضرت کے سرہانے آکر جیسے پہلے زیارت پڑھی تھی آخر میں بھی وہیں جاکر پڑھے اور اللہ کی ثنا و صفت بیان کرے اور

و عا حضرت ابا بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت میں

و عا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زیارت میں

درود شریف پڑھے اور اپنے اور سب کے واسطے دعا مانگے پس یون کہے السلام علیک یا خاتم
النبیین السلام علیک یا شفیع المذنبین السلام علیک یا امام المتقین السلام علیک
یا رسول رب العالمین السلام علیک یا منة الله علی المومنین السلام علیک یا طٰہٰ
السلام علیک یا یٰسین السلام علیک وعلی اهل بیتک و ذریتک الطیبین السلام علیک
وعلی ازواجک الطاهرات امهات المومنین السلام علیک وعلی اصحابک اجمعین وعلی
التابعین الی یوم الدین اللهم اعطه نهایة ما ینبغی ان یسأله السائلون وغایة ما ینبغی
ان یامله الاملون اللهم انک قلت وانت اصدق القائلین ولو انهم اذ ظلموا انفسهم
جاؤک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما یا حبیب الله
یا شفیع الله یا نبی الله یا رسول الله قد اتیناک ظالمین لانفسنا مستغفرین من
ذنوبنا فاستغفر انت واشفع لنا الی ربک فنجد الله توابا رحیما واسأله ان یمن
علینا بسائر طلوباتنا ویحشرنا فی زمرة عباده الصالحین اللهم اشهدک
واشهد رسولک وابا بکر وعمر صاحبی رسولک واشهد الملائکة النازلین علی
هذه الروضة الکریمة العاکفین علیها والقائمین علی هذه البقعة العظیمة بانی
اشهد ان لا اله الا انت وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک اشهد
ان ما جاء من عندک الی رسولک من امر ونهی فهو حق لا کذب فیه وانی مقر لک
بجنایتی ومعترف بخطیئتی ومعصیتی من الکبائر والصغائر فاغفر لی جمیعها
ولوالدی وللمومنین وامنن علی بالذی مننت به علی اولیائک بتوفیق الطاعة
فانک المنان ذو الفضل والاحسان الغفور الرحیم باهل الایمان ربنا اتنا فی الدنیا
حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار سبحان ربک رب العزة عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین بعد اسکے استوانہ ابولبابہ کے پاس جو قبر شریف
و منبر کے درمیان مین ہے جاکر دوگانہ پڑھے اور توبہ کرے اور دعا مانگے پھر روضۂ
شریف مین نماز پڑھے اور تسبیح وثنا اور استغفار کرے پھر منبر شریف کے پاس درود
پڑھے اور دعا مانگے پھر مقام ستون حنانہ کے پاس جاکر بھی ایسا ہی کرے ف علما دین

لکھتے ہین کہ اب ستون حنانہ نہین باقی رہا بالفعل اوسی جگہہ اسطوانہ مخلقہ ہے بعض کہتے ہین کہ حنانہ کو وہین دفن کردیا اور بعض کہتے ہین کہ اوسکی کنگھیان بناکر بطور تبرک کے تقسیم کی تھین اہل حدیث لکھتے ہین کہ اگر کوئی بڑی دعا نہ پڑھ سکے تو اسقدر ضرور کہے

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا سید المرسلین السلام علیک یا خاتم النبیین روایت ہے کہ ابن عمر رض جب زیارت شریف کو آتے تھے تو یہ کہتے تھے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابا بکر السلام علیک یا ابتاہ اور حضرت امام مالک رح سے منقول ہے کہ یہ کہے السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غرض وقت ضرورت کے اختصار درست ہے ورنہ جو مشتاق کہ با دل پر اشتیاق بارگاہ حبیب کبریا مین پہونچے کب اختصار اور کمی پر صبر کرسکتا ہے ؎ ولیکہ عاشق صابر بود مگر سنگ است ز عشق تا بہ صبوری ہزار فرسنگ است۔ لکھا ہے کہ حضرت امام اعظم رض جب زیارت شریف کو حاضر ہوتے تو آپ عرض کرتے السلام علیک یا سید المرسلین جواب آتا وعلیک السلام یا امام المسلمین خداوند کریم وہ وقت مسعود ومبارک [illegible] سب مسلمانونکو نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

روضۂ اطہر معطر و منبر اطہر [illegible] کے فضائل مین

پوشیدہ نہ رہے کہ حجرۂ شریف جسمین حبیب کبریا سید انبیا رونق افروز ہین مع دونون یار عالی وقار گرامی مقدار کے وہ حجرۂ اقدس حضرت عائشہ کا تھا جب رسول مقبول صلعم نے اس دنیا فانی سے بارگاہ سبحانی مین انتقال فرمایا تو مقام دفن مین اختلاف واقع ہوا آخرکار حضرت ابا بکر صدیق رض نے فرمایا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ نہین قبض کرتا اللہ تعالی کسی نبی کو مگر اوسی جگہہ کہ جس مقام مین وہ دفن ہونے کو دوست رکھتا ہو تو اسی جگہہ انکو رکھنا چاہیے روایت کیا ترمذی نے پس بعد وفات سرور عالم صلعم کے حضرت عائشہ صدیقہ رض وہین رہا کین لیکن بسبب آمد و رفت لوگونکے زیارت کے واسطے ایک دیوار درمیان مین اوٹھادی تھی اور اوسمین ایک دروازہ رکھا کہ اوسمین سے واسطے زیارت شریف کے آتی جاتی تھین پس جب تک کہ حضرت عمر رض وہان مدفون نہین ہوئے تھے تب تک

آپ جسطرح سے کہ گھر مین ہوتی تھین اوسیطرح چلی آتی تھین جب حضرت عمرؓ وہان مدفون
ہوئے تب سے آپ بے ستر کامل نہین آتی تھین پس حضرت عمرؓ نے اپنے عہد مین کچی اینٹ
سے تعمیر فرمایا پھر ولید نے اوس مقام منور معطر کو نئے سر سے نقش دار پتھرون سے
تعمیر کیا اور اوسکے گرد ایک چار دیواری بنائی بے دروازے کی اور سنہ [illegible] ہجری مین
جمال الدین اصفہانی کہ اونکی خوبیان اور کمالات وحسنات مدینہ طیبہ مین اون دنونمین
مشہور ومعروف تھی اونھون نے ایک کٹہرہ جھنجری دار صندل کی لکڑی کا گرد حجرہ
شریف کے بنایا اور وہ خود جوار اقدس مین قریب باب جبرئیل کے مدفون ہوا اونھین
دنونمین ابن ابوالہیجا شریف نے ایک چادر سفید دیبای مصری کہ اوسپر ریشم سرخ سے سورۂ یٰسین
لکھی ہوئی تھی واسطے ڈالنے اوس مقام اطہر کے بھیجی جب سے ہر بادشاہ کی رسم ہوگئی کہ
ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے وقت مین غلاف شریف اوس بارگاہ عالم پناہ کیلیے بھیجا کرے
اور سنہ [illegible] ہجری مین قلاون صالحی کے عہد مین سبز قبہ شریف مسجد نبوی کی چھت سے اونچا
جسطرح اب موجود ہے بنایا گیا بعد اسکے سلطان سلیمان خان رومی نے سنہ ۱۰۰۰ ایک ہزار ہجری
مین حجرہ شریف کے اندر سنگ سفید کا فرش بنایا کہ اب تک موجود ہے اور جو کٹہرہ شریف جالیدار
کہ اب موجود ہے یہ سب سلطان سلیمان خان کا بنایا ہوا ہے لکھا ہے کہ بعد بناء عمر بن عبد العزیز
کے آج کے دن تک اندر جانا موقوف ہوگیا سوا ایکمرتبہ کے کہ سنہ [illegible] ہجری مین ایک آواز
حجرۂ شریف سے سنی گئی جیسے کوئی چیز اوپر سے گرتی ہے پس ایک صوفی شیخ کامل عارف
باللہ کہ تقوی وطہارت ومجاہدہ وریاضت مین اپنا مثل نہ رکھتے تھے اونھون نے بپاس ادب
وکمال احتیاط چند روز سے کھانا چھوڑ دیا پس اونکو رسیون سے باندھکر ایک تابدان کی طرف سے
کہ چھت کے کونے مین تھا نیچے اوتار دیا دیکھا کہ تھوڑی سی مٹی اوپر سے گری تھی اونھون نے
اوسکو وہان سے اوٹھاکر اوس مکان جنت نشان کی جاروب کشی اپنی ڈاڑھی سے کی اسیطرح
اونھین دنونمین ایکبار اور اوسمین عنبر شمیم کی صفائی کی گئی ف روضۂ اقدس مسجد نبوی میں
ایک جگہہ مربع مستطیل ہے طول مین حجرۂ شریف سے منبر اطہر تک اور عرض مین پشت مسجد
نبوی قدیم سے ستون علیؓ یا ستون وفود تک اور وہانسے منبر اطہر کی سیدھ تک ہے بن جنب

بیان شکل روضہ [illegible]

روایت ہے کہ اوترتے ہین ہر روز فجر کے وقت ستر ہزار فرشتے کہ روضۂ اطہر منور مسطر کو
گھیر لیتے ہین اور شام تک درود شریف پڑھتے رہتے ہین پھر وہ چلے جاتے ہین آسمان پر اور
ستر ہزار اوترتے ہین اور وہ فجر تک اوسیطرح درود شریف پڑھتے رہتے ہین اسیطرح قیامت
تک روایت کیا بیہقی نے اور ایک روایت مین وارد ہوا یہانتک کہ قائم ہوگی قیامت اور
اوٹھینگے حبیب کبریا سید الانبیا صلعم زمین سے تو ستر ہزار فرشتے لیجاوین آپکو جلوہ گاہ رب العزت
مانند لیجانے محبوب کے طرف حبیب کے روایت کیا دارمی نے ف اس مقام پر
فقیر لکھتا ہے کہ مسلمان کو اس بات پر عقیدہ خوب مضبوط رکھنا چاہیے کہ جس مقام عالیشان
مین کہ صاحب لولاک شہنشاہ عالم پناہ رونق افروز اور جلوہ گر ہے سارے علماء دین لکھتے
ہین کہ ملک و ملکوت مین کوئی جگہ اوسکے رتبہ کو لگا نہین کھاتی حتی کہ وہ مقام افضل ہے کعبہ اور
عرش و کرسی سے صاحب در مختار لکھتے ہین کہ وہ مقام جو اعضاء معطر معنبر مطہر کو حاصل
ہورہا ہے وہ افضل ہے مطلقاً حتی کہ کعبہ معظمہ سے اور عرش و کرسی سے اسیطرح ملا علی
قاری شرح منسک کبیر مین لکھتے ہین اسیطرح جوہر منظوم مین وارد ہوا کہ مرقد اطہر حبیب خالق اکبر
افضل ہے بیت العتیق اور عرش و کرسی و بیت المقدس سے اسیطرح شیخ عبد الحق محدث دہلوی
اس مقام کی تحقیق و تصریح نہایت شان و شوکت سے جذب القلوب وغیرہ مین تحریر فرمائے
ہین اور یہ عبارت لکھتے ہین اذ الحبیب لا یختار لحبیبہ الا ما ھو اکرم واحب عندہ
یعنے عاشق نہین پسند فرماتا اپنے محبوب کے لیے مگر وہی مقام جو اوسکے نزدیک محبوب
اور بزرگ زیادہ ہوتا ہے کیا اچھا عاشقانہ قول ہے ؎ معشوق کا گھر خانۂ عاشق سے ہی برتر
کیا فخر ہے گر عرش سے بڑھ جائے مدینہ پس جس مسلمان کو کہ خداوند کریم و نان عظیم نے بخشا ہے
کہ نعمت عظمی اور سعادت دنیا و عقبی ہے تو جب تک کہ اوس مقام اقدس مین حاضر رہے
تلاوت قرآن مجید اور درود شریف کے ورد مین مصروف رہے اور نظر حجرۂ اطہر اور روضۂ
منور معطر معنبر حبیب خالق اکبر سے نہ اوٹھاوے کیونکہ اہل حدیث کے نزدیک روضۂ
اقدس کے نظر کرنے کا حکم استحبابا حکم نظر کرنے کعبۂ شریف کا ہے اور اگر باہر مسجد شریف
کے ہو تو قبۂ اقدس پر اکثر عشق اور ذوق و شوق اور تعظیم و تکریم اور خشوع و خضوع سے نظر کرتا رہے

اور وہان سواے ذکر خدا اور ذکر رسول کے کوئی بات دنیا کی نکرے کہ بہت بڑا سخت
گناہ ہے اور ساری محنت وریاضت اکارت ہے کیونکہ وہ دربار حیات النبی اور
بارگاہ صاحب لولاک شہنشاہ قاب قوسین او ادنی ہے بھلا جس دربار کا اہتمام مالک
عرش و کرسی فرماتا ہوا اور آپ کی امت کو وہان آداب تعلیم فرماتا ہو لا ترفعوا اصواتکم
فوق صوت النبی الخ تو اوس جناب عرش مآب کی عظمت و شوکت کا کیا حد و حساب
ہے لازم ہے کہ جتنی بار مرقد انور اطہر پر گذرے اگرچہ باہر مسجد شریف سے گذرا ہے
او ربغیر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے وہان سے آگے نہ بڑھے اور اگر سامنے آجاوے
تو آداب زیارت شریف کے بجالائے جیسے کہ پہلے بیان ہو چکا ہے صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ ما بین بیتی ومنبری
روضۃ من ریاض الجنۃ یعنے درمیان گھر اور منبر میرے کے ایک باغ ہے
باغون جنت سے یعنے نزول رحمت کی راہ سے یا حقیقت مین یہ زمین جنت مین جائیگی
یا جنت سے آئی ہے جیسے کہ حجر اسود اور مقام ابراہیم کی شان مین وارد ہوا اور طبرانی اوسط مین
روایت کرتے ہین کہ فرمایا درمیان منبر شریف اور خانۂ فیض کاشانہ حضرت عائشہ صدیقہ رض
کے باغ ہے باغون جنت سے بعض یہ فرماتے ہین کہ اوس جگہ عبادت کرنی
مسلمان کو پہونچاویگی طرف باغ جنت کے جیسے کہ مواہب لدنیہ مین وارد ہوا اور بعض
فرماتے ہین کہ وہ جگہ مانند باغ کے باغون جنت سے ہے فضل و رحمت
الہی کے نازل ہونے مین ملا علی قاری فرماتے ہین کہ یہ مقام بعینہ
نقل کیا جاویگا آخرت مین طرف جنت الفردوس کے اور
وہان جاکر ہو جائے گا باغ باغون جنت سے اور نہین فنا ہوگا یہ مقام مانند اور بقعوں
زمین کے ابن فرحون و ابن جوزی حضرت امام مالک رح سے اسیطور پر روایت
کرتے ہین اور اسی پر اتفاق ایک جماعت علماء دین کا ہے اور بعض علماء
اہل حدیث لکھتے ہین کہ اوس جگہ کے اعمال نیک اور عبادات
انسان کے لیے سبب ہونگے حوض کوثر اور باعث ملنے شراب طہور کا ہوگا

بیان فضیلت مابین منبر و حجرہ

بخاری شریف مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ منبر میرا اوپر حوض میرے کے ہے
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ فرمایا آپ نے کہ تحقیق منبر میرا اوپر ترعہ کے ہی ترعہ جنت سے
بعض کے نزدیک معنی ترعہ کے دروازے کے ہین اور بعض کے نزدیک درجہ کے اور بعض کے
نزدیک معنی باغ کے ہین جو اونچی جگہہ پر ہو ایک دن رسول مقبول صلعم منبر شریف پر کھڑے
تھے کہ آپنے فرمایا کہ اسوقت قدم میرا اوپر ترعہ کے ہی ترعہ جنت سے اور دوسری روایت مین
وارد ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ مین اب کھڑا ہوں اوپر حوض اپنی کے اور حوض کو کہتی ہین کہ پانی
حوض کا اوسجگہہ سے آوی فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص نزدیک منبر میرے کے جھوٹی قسم
کھاوی تاکہ مسلمانون کا حق تلف کرے تو وہ اپنی جگہہ دوزخ مین تیار کر لے اور ایک روایت مین
وارد ہوا کہ اوسپر لعنت اللہ کی اور ملائکہ کی اور سب آدمیون کی ہو کہ یہ مقام اقدس حقیقت مین
جنت سے تھا تو بموجب آیہ کریمہ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا كِذَّابًا اگر دنیا مین بھی جھوٹ
اوس جگہہ حرام ہوا اور بعض احادیث مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ درمیان حجرہ
میرے اور مصلے میرے کے باغ ہی باغون جنت سے ف بعض علماء حدیث مصلے سے مصلے مسجد نبوی
مراد لیتے ہین کہ قریب ہی اور بعض کے نزدیک مصلے عید ہی کہ وہ مدینے طیبہ کے حصار سے باہر ہے
اور بعض فرماتے ہین کہ ممکن ہی کہ جس منبر پر رسول مقبول صلعم نے اجلاس فرمایا حق تعالے
قیامت کے دن اوسکو بھی مانند تمام مخلوق کے اوٹھا دیگا اور اوپر کنارے حوض کوثر کے
اوسکو رکھی تعظیما للنبیہ وتکریما لحبیبہ اور بعض فرماتے ہین کہ یہ فضائل جو حضرت
بیان فرماتے ہیں اوس منبر کی شان مین ہین کہ قیامت کے دن بارگاہ سبحانی سے ایک منبر
حبیب کبریا کے واسطے بالائے حوض کوثر رکھا جاوے مگر یہ قول بعید ہی اہل حدیث لکھتے ہین کہ
حاجی جسوقت منبر اطہر کے پاس حاضر ہو تو اوسوقت دلمین اسبات کا تصور کرے کہ حبیب کبریا
سید الانبیاء اسجگہہ منبر شریف پر رونق افروز ہوتے تھے اور آپ مہاجرین اور انصار کو عبادت الہی پر
آمادہ فرماتے تھے اور خطبہ شریف مین احکام الہی بیان فرماتے تھے تو اوسوقت دل مین بارگاہ
ارحم الراحمین اسباب مین بکمال الحاح وزاری سے دعا مانگے کہ رب العالمین دنیا اور عقبی مین
اس مقام اطہر مقدس سے علیحدہ نفرماوے مسلم اور نسائی اور امام احمد نے عبد اللہ بن عمر سے روایت

کی ہے کہ جناب رسول مقبول صلعم نے منبر شریف پر یہ آیت پڑھی وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ
یعنے اللہ کی قدر کافرون نے نہین پہچانی جیسی کچھ کہ قدر پہچاننی چاہیے بعد اسکے آپ نے فرمایا کہ
جبار اپنی بڑائی بیان کرتا ہے انا الجبار انا الجبار انا الکبیر المتعال یعنے مین جبار ہون مین جبار ہون اور
مین بڑا ہون بہت بلند ہی والا سو اس کلام کے سنتے ہی منبر خوب تھر تھرایا یہانتک کہ ہم لوگون کو یہ
خیال ہوا کہ کہین آپ منبر سے گر نہ پڑین ف منبر آنحضرت صلعم کا لکڑی کا تھا سو یہ معجزہ بھی رسول صلعم
کا عالم نباتات مین ہوا کہ جسم نباتی آپکا کلام سنکر خدا کی عظمت اور خوف سے تھر تھرانے لگا اثار سلف مین
وارد ہوا کہ جو شخص نزدیک روضۂ اطہر معنبر معطر کے یہ آیت شریف پڑہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ
عَلَی النَّبِیِّ تا آخر بعد اسکے ستر بار کہے صلی اللہ وسلم علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک فرشتہ
آسمان سے ندا کرتا ہے صلی اللہ علیک یا فلان یعنے رحمت اللہ کی اوپر تیرے اے فلانے کوئی حاجت
نہ باقی رہی تیری آج کے روز مگر کہ پوری ہوئی حضرت شیخ یحییٰ اسمعیل کو روایت فرماتے ہین مترجم کا
اس مقام پر کہتا ہے کہ جب ارحم الراحمین نے اس ناچیز تبہ کار کو دربار رحمۃ للعالمین سید الانبیاء والمرسلین
مین پہونچا دیا اور اس دنیائے فانی مین جنت کی زمین دیکھنا اور اوسپر نماز پڑھنا نصیب ہوا تو اب
جو حاجتین کہ علاوہ اسکے ہین وہ سب پست اور خسیس ہین کیونکہ وہ دربار عالم پناہ عالیجاہ اور بارگاہ
مستطاب عرش مآب ایسی عالیشان ہے کہ جب مسلمان کو رب کریم وہان پہونچا دے تو اسبات پر
یقین اور اعتقاد کامل رکھے کہ اس درگاہ عالیجاہ اور بارگاہ عرش پناہ سے کوئی طالب صادق اور
فقیر سائل محروم و ناکام نہین پھرا ہے صاحب قصیدہ بردہ فرماتے ہین ؎ حاشاہ ان یحرم الراجی
مکارمہ او یرجع الجار منہ غیر محترم ارحم الراحمین اس عاجز پریشان حال کو بھی جلد وہان
پہونچا کر طعمہ اس سر زمین عنبر شمیم کا فرما دے آمین حضرت شہیدی کا کیا خوب کلام عاشقانہ ہے ؎
مدینے کی زمین کے گر ہو لائق مرا لاشہ ؛ کسی صحرا مین وہان کے طعمہ ہون مور و ملخ کا

فصل چھٹی

معجزات شریفہ کے بیان مین جو روضہ اقدس سے وقوع مین آئے

کتب احادیث و سیر مین جابجا لکھا ہے کہ روضہ اقدس اطہر سے اکثر امور عجائب و غرائب عالم ظہور مین آئے
درحقیقت وہ بھی داخل معجزات سید الکائنات ہین حافظ ابو عبد اللہ مصباح الظلام مین بروایت [illegible]

روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم انتقال کے تین روز کے بعد ایک اعرابی آیا اور روضہ اطہر معطر مغبر پر
آکر گر پڑا اور اوس خاک عنبر فشان کو اپنے سر پر ڈالا اور کہا کہ یا رسول اللہ جو کچھ کہ تونے خدا سے
سناوہ ہمنے تجھ سے سنا اور جو کچھ کہ آپنے خدا سے یاد کیا وہ ہمنے آپ سے یاد کیا انجملہ
ایک یہ آیت ہی ولو انہم اذ ظلموا انفسہم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لہم الرسول
لوجدوا اللہ توابا رحیما یا رسول اللہ مینے اپنے پر ظلم کیا ہی اور آپ کے پاس آیا ہون واسطے
استغفار کے قبر شریف سے آواز آئی قد غفر لک یعنے اے اعرابی تحقیق اللہ نے تجکو بخشدیا اور
ابن ابی شیبہ بسند صحیح نقل کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ مین قحط عظیم پڑا پس ایک شخص
مزار اطہر پر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ استسق لامتک فانہم قد ہلکوا رسول مقبول
صلعم اوس سے ہمکلام ہوئے اور جواب دیا کہ جا اور عمرؓ کو بشارت دے کہ مینہ برسیگا اسیطرح
منجملہ حکایات عجیبہ کے قصہ نقب ہی کہ ۵۵۵ ہجری مین پیش آیا اور یہ قصہ مختصر اسطرح ہی کہ سلطان
نورالدین شہید محمود بن زنگی نے ایک رات مین تین بار رسول مقبول صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ
دو شخصون کی طرف کہ اوجگہہ کھڑے ہین اشارہ فرماتے ہین کہ جلد مجکو ان دونون کے شر سے بچا
بادشاہ اس خواب کے دیکھتے ہی سخت گھبرایا اور اوسیوقت تیاری کوچ کی کی چنانچہ اوسی رات کو
پچھلے پہر پوشیدہ مع بیس مصاحبون اور زر نقد بہت سا ساتھہ لیکر سانڈنیون پر شام سے سولہ دن مین
پہنچا اور آتے ہی حکم کیا کہ سب خاص عام اہل مدینے کو لاؤ چنانچہ سب حاضر ہوئے اور انکو
بہت کچھہ دینا شروع کیا یہانتک کہ سب اہل مدینے کو انعام و اکرام سے شاد و آباد کردیا لیکن
بادشاہ نے اون دونون شخصون کو نہ دیکھا جو خواب مین دیکھے تھے تب پھر حکم کیا کہ تلاش کرو کوئی
باقی نہ رہ جاے معلوم ہوا کہ دو شخص مغربی رہ گئے ہین رات دن عبادت اور ریاضت مین مصروف
رہتے ہین اور کہین نہین جاتے ہین بادشاہ نے حکم دیا کہ اونکو جلد لاؤ چنانچہ اوسیوقت حاضر آگئے بادشاہ نے
دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ وہی دونون ملعون ہین اونکو گرفتار کرلیا اور ذات خاص سے آدمی ساتھہ
لیکر اون دونون کے مکان پر گیا اندر جاکر جو دیکھا تو جابجا کتابین رکھی ہین اور ایک کونے مین
بہت سا زر نقد ڈھیر لگا ہوا ہی اور اونکے بیٹھنے کی جگہہ ایک بوریا بچھا ہی بادشاہ نے اوس بوریے کو
اپنے ہاتھہ سے اوٹھایا تو اوسکے نیچے علامت سرنگ کی پائی کہ قریب حجرہ شریف کے پہنچ گئی تھی

یہ حال دیکھ کر بادشاہ کا حال متغیر ہو گیا رقت غالب ہوئی غرضکہ بعد تنبیہ و تہدید کرنے کے معلوم ہوا
کہ یہ دونوں نصرانی ہیں کہ نصاری نے بہت سا مال انکے ساتھ کر کے مغرب کے حاجیوں کے
بھیس میں روانہ کیا ہے کہ جسم اطہر اقدس کو یہاں سے نکالیں دربار عالیجاہ جناب النبی ہر کیا کسی کی
جرات ویسی ہو سکتی ہے لکھا ہے کہ عجائبات کے بعد روضہ اقدس کے قریب پہونچنا تو اوس رات
ابر و رعد و برق و بجلی اور بڑی شدت سے پیدا ہوا کہ اوسی رات کی فجر کو بادشاہ نے حکم دیا
ان دونوں کو بادشاہ نے دروازے اقدس کے سامنے قتل کیا اور تھوڑا دن رہے ان کی لاشوں کو
جلا دیا اور گرد حجرہ شریف کے خندق کہ اتنی گہری کھدوائی کہ پانی نکل آیا پھر اوسکو رانگ و شیشے سے
بھروا دیا اور دوسرا قصہ محب طبری نے ریاض النضرہ میں نقل فرمایا ہے کہ چند رافضی شہر حلب کے
امیر مدینے کے پاس آئے اور بہت کچھ مال و اسباب اوسکو دیکے درخواست کی کہ دروازہ اقدس
جس وقت ہم چاہیں ہمارے لیے کھل جاوے کہ ہم دونوں خلیفہ کی لاشیں یہاں سے لیجائیں امیر چونکہ
اوس مذہب کی طرف میلان رکھتا تھا اوس نے قبول کیا اور انکو اجازت دی اور دربانوں کو حکم دے دیا
کہ یہ لوگ جس وقت آئیں انکو وہاں آنے سے نہ روکنا اور یہ لوگ جو کچھ یہاں کریں انکو منع نہ کرنا غرض جب آدھی
رات کو کدال پھاوڑے لیکر وہاں پہونچے تو دربان یہ سامان دیکھکر گھبرایا اور ایک کونے میں بیٹھ کر
رونے لگا سبحان اللہ کیا دربار حبیب کبریا ہے کہ وہ لوگ قریب منبر شریف کے نہیں پہنچنے
پائے تھے کہ اون سبکو زمین نے نگل لیا کہا جاتا ہے کہ جتنے خبیث آئے تھے وہ سب مع
سامان زمین میں دھس گئے بواب کہتا ہے کہ جب میں نے یہ واقعہ دیکھا تو فوراً امیر کے سامنے جا کر بیان کیا
مگر اوسکو کسی طرح یقین نہ آیا لیکن جب اوسنے اگر اونکے دھنسنے کا نشان دیکھا جب اوسکو اول میں کمال سر بلند
ہوا اسیطرح بہت سے اذکار حضرت ابن النجار تاریخ بغداد وغیرہا کتب میں ناقل کرتے ہیں
اس قصہ کو شیخ جمال الدین مطری و حضرت مجد الدین فیروزآبادی و حضرت امام عبد الصمد یافعی وغیرہ اکابر
اہل حدیث نقل کرتے ہیں امام بیہقی نے اپنی کتاب دلائل النبوة میں روایت کی ہے کہ ایک ثقہ نے بیان کیا کہ
ہم تین آدمی یمن کو جاتے تھے اور ہمارے ساتھ ایک شخص کوفہ کا تھا کہ وہ حضرت ابابکر صدیق اور
حضرت عمر کو برا کہا کرتا تھا ہم ہر چند اوسے منع کرتے تھے باز نہیں آتا تھا جب ہم نزدیک یمن کے
پہونچے ایک جگہ اوترنے کو ٹھیرے اور جب کوچ کا وقت آیا ہم نے اوٹھکے وضو کیا اور اوس کوفی

نوع دیگر معجزات

چنانچہ اوٹھ کے کہنے لگا کہ جس مین مسخ ہوا ہے کہ اسی منزل مین رہ جاؤن ابھی مینے
جناب رسول مقبول کو خواب مین دیکھا کہ آپ میرے سر پر کھڑے ہین اور فرماتے ہین کہ ای فاسق
تو اسی منزل مین مسخ ہو جایگا ہمنے کہا کہ وضو کرادے پاؤن اپنے مینڈھے جیسے دیکھا کہ انگلیون سے
اوسکے مسخ ہونا شروع ہوا اور دونون پانون اوسکے بندر کے سے ہو گئے پھر گھٹنون تک پھر کمر تک
پھر سینے تک پھر سر اور منہ تک مسخ ہو گیا اور بالکل بندر ہو گیا ہمنے اوسے پکڑ کے اونٹ پر باندہ لیا
اور وہان سے روانہ ہوئے اور وقت غروب آفتاب کے ایک جنگل مین پہونچے وہان چند بندر
جمع تھے اوسنے جب اونھین دیکھا رسی توڑا کر اونمین جا ملا دوسری **حکایت** یہ ہی کہ امام مستغفری
نے روایت کی ہی کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک شخص کوفہ کا کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رض
کو برا کہتا تھا ہمارے ساتھ ہمسفر ہوا ہمنے ہر چند اوسے نصیحت کی اوسنے نہ مانا ہمنے اوسکو کہا
کہ ہم سے تو علیحدہ ہو جا وہ علیحدہ ہو گیا جب ہم اوس سفر سے پھرے اوسکے غلام کو ہمنے دیکھا
ہمنے اوس سے کہا کہ اپنے آقا سے کہدینا کہ ہمارے ساتھ گھر چلے اوسنے کہا کہ اوسکی ایک عجیب حالت
ہو گئی دونون ہاتھ اوسکے مثل خوک کے ہو گئے ہین ہم اوسکے پاس گئے اوس سے کہا کہ ہمارے
ساتھ گھر کو چل اوسنے کہا کہ مجھے عجیب مصیبت پہونچی ہی اور اپنے ہاتھ دونون آستین سے
نکال کر دکھلانے کہ مانند خنزیر کے تھے پھر وہ ہمارے ساتھ ہوا راہ مین ایک جگہ بہت
خوک جمع تھے اوسنے اپنے کو سواری سے گرا دیا اور بالکل خوک کی صورت ہو گئی اور اون خوکون مین
جا ملا **حکایات** حضرت امام ابو بکر بن مقری کہتے ہین کہ مین اور طبرانی اور ابو الشیخ تینون حرم النبی
مین تھے اور ہم بھوکے بہت تھے کہ دو روز برابر ہمپر گذر گئے جب وقت عشا کا آیا تو مین حضور روضہ اقدس
گیا اور عرض کی مینے یا رسول اللہ الجوع صرف یہی کلمہ عرض کرکے پھر آیا پس مین اور ابو الشیخ
سو گئے اور طبرانی بیٹھے رہے کہ یکایک ایک علوی آیا اور اوسنے دروازہ کھلوایا دیکھا کہ دو غلام
اوسکے ساتھ دو زنبیلین کھانے اور چھوہارون سے بھری ہوئی لیے کھڑے ہین پس اونھون نے
ہمارے ساتھ کھانا کھایا اور جو کچھ بچا وہ بھی ہمکو دیدیا اور کہا کہ ای قوم مگر کہ تمنے شکایت
رسول مقبول صلعم کی حضور مین جا کر کی مینے اسی ساعت حضرت کو خواب مین دیکھا کہ مجھکو ارشاد ہوا
کہ تمہارے واسطے کھانا لاؤن ابن الجلا فرماتے ہین کہ جب مین مدینہ طیبہ مین پہونچا تو دو فاقے پے در پے

مجھکو گذرے بیس لیلے روضہ اقدس پر حاضر ہو کر عرض کیا انا ضیفک یا رسول اللہ اور سو گیا پھر
پس میں کیا دیکھتا ہوں رسول مقبول صلعم کو کہ آپ نے ایک روٹی مجھکو عنایت فرمائی کہ آدھی میں نے
سوتے میں کھائی اور جاگا تو آدھی میرے ہاتھ میں باقی تھی اسیطرح ابو بکر دقاق فرماتے ہیں
کہ جب میں مدینہ طیبہ میں حاضر ہوا تو پانچ دن مجھ پر فاقہ سے گذرے پس چلے میں روضہ مطہر پر
پہونچ کے عرض کیا میں نے انا ضیفک یا رسول اللہ اور سو گیا میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ
صلعم تشریف لائے ہیں اور دہنی طرف آپ کے حضرت ابا بکر صدیق اور بائیں طرف حضرت عمر
اور آگے حضرت علی ہیں اور مجھکو فرماتے ہیں کہ اٹھ سرور عالم صلعم تشریف لائے ہیں اٹھا اور
اور قدموں مبارک کو بوسہ دیا پس آپ نے ایک روٹی مجھکو دی میں نے کھائی اور جب جاگا میں تو
بقیہ اوسکا میرے ہاتھ میں موجود تھا اسیطرح احمد بن محمد صوفی فرماتے ہیں کہ میں تین مہینے
مدینہ طیبہ کے جنگل میں پھرا یہانتک کہ چمڑا بدن کا جابجا خستہ ہو گیا کہ اسی حالت میں مدینہ طیبہ میں حاضر
اور زیارت شریف کو گیا رسول مقبول صلعم کو دیکھا میں نے کہ آپ خواب میں فرماتے ہیں کہ احمد تو
کیسا حال ہے عرض کیا میں نے انا جائع وانا فی ضیافتک یا رسول اللہ فرمایا کہ ہاتھ کھول
میں نے کھولا آپ نے کئی درہم میرے ہاتھ پر رکھدیے پس جاگا میں تو وہ درہم میں نے اپنے ہاتھ
میں پائے بازار میں جا کر فالودہ وغیرہ کھانا خریدا اور کھا کر پھر جنگل کو چلا گیا اور ایسی
حکایتیں بہت ہیں فقیر اختصار کرتا ہے کہ جبکہ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کی امت کے اولیا کو
یہ مرتبہ اور تصرف اور کرامتیں عطا فرمائی ہیں کہ جیسے انبیا بنی اسرائیل سے معجزہ ہوتے تھے ویسے اس
امت کے اولیا سے کرامتیں ہوتی ہیں تو حبیب کبریا سید انبیا کی بارگاہ عالیجاہ کا کیا حال بیان کیا
جاوے لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں
کہ حضرت امام شافعی فرماتے ہیں کہ قبر امام موسی کاظم واسطے قبولیت دعا کے تریاق اکبر ہے اور بعض
مشائخ فرماتے ہیں کہ پایا میں نے چار آدمیوں کو اولیا اللہ سے کہ تصرف کرتے ہیں اپنی قبروں میں
مانند تصرف انکی کے حالت زندگی میں یا زیادہ اور بعض نے شیخ معروف کرخی اور حضرت مولانا محی الدین
شیخ السید حضرت عبدالقادر جیلانی اور دو شیخ اور ہیں اگر کوئی ان اذکار کا شائق ہو تو حضرت شیخ
محدث دہلوی کی تصنیفات شریفہ کو ملاحظہ کرے اور اپنے دماغ ایمان کو تر و تازہ فرماوے

رب العالمین جناب رحمۃ للعالمین کی سب مسلمانوں کو زیارت نصیب فرما دے آمین

فصل پانچوین

فضائل زیارت شریف کے

پوشیدہ نہ رہے کہ مسلمان کو اسباب پر عقیدہ کامل رکھنا چاہیے کہ مسلمان کے واسطے دین و دنیا مین زیارت شریف حبیب کبریا خاتم الانبیا کی نعمت کے مقابل کوئی نعمت اعلیٰ اور سعادت عظمے نہین ہے اور اسباب مین بہت حدیثین احسن اور صحیح وارد ہوئی ہین اونمین سے چند لکھی جاتی ہین کہ تا اونکو سنکے مسلمانون کا باغ ایمان تر و تازہ اور مشام جان معطر ہو جاوے اور اس سعادت عظمے کے حاصل کرنے کا ہر ایک بھائی کو شوق اور عشق پیدا ہووے **حدیث اول** من زار قبری **وجبت له شفاعتی** یعنے ارشاد فرمایا کہ جسنے زیارت کی میری قبر کی واجب اور لازم ہو جاتی ہے شفاعت میری اوسکے لیے **ف** اہل حدیث لکھتے ہین کہ جو زیارت کرنیوالے کے حقمین خوشخبری **شفاعت** کی وارد ہوئی حالانکہ **شفاعت** کی امیدواری اوس **شفیع المذنبین** سے سب مسلمانون کو بالیقین ہے پس مراد اس سے یہ ہے کہ زیارت کرنیوالے کے حق مین ایک **شفاعت خاص** ہوگی یعنے وہ شفاعت سبب حاصل ہونے ایک ایسے مرتبہ خاص کا ہوگی کہ زیارت نکرنے والے کو باوجود بڑے بڑے بہت نیک عملون کے وہ مرتبہ میسر نہوگا جیسے کہ تصور اور اختیار بعض اصحابون کو جو تمام عمر مین ایک ہی بار جمال باکمال سید ابرار سے مشرف ہوئے سب امت پر حاصل ہے دوسرے یہ کہ زیارت کرنیوالے کے حقمین آپنے واجب ہو جانیکی خبر جو دوسرون کے حق مین جائز اور ممکن ہے تو اب اس خوشخبری اور مبارکباد ہی کا کیا حساب ہے تیسرے یہ کہ اسمین خوشخبری اسبات کی ہے کہ زیارت کرنے والا برکت شرف زیارت رسول مقبول کی دین محمدی پر دنیا سے رخصت ہوگا کیونکہ شفاعت کا حقدار ہونا بغیر اوسکے اس صورت مین **حدیث دوسری** من زار قبری حلت له شفاعتی **حدیث تیسری** من جاءنی زائرا لا تعمله حاجة الا زیارتی کان حقا علی ان اکون له شفیعا یوم القیمة اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ شرط ہے کہ زیارت کرنیوالا خالص نیت زیارت شریف کی کرے اور بصدق و صفائی اور اخلاص دل سے موصوف ہو کیونکہ مدار صحت و اعتبار تمام اعمال و افعال کا

حدیث پہلی

حدیث دوسری

حدیث تیسری

نیت کی درستی اور دل کی صفائی پر موقوف ہے اسکا بہت لحاظ رکھو حدیث چوتھی من حج فزار قبری
بعد وفاتی کان کمن زارنی فی حیاتی ف یعنے ارشاد ہوا کہ زیارت میری قبر کی بعد وفات
میری کے حکم میری صحبت کا رکھتا ہے حالت زندگی میں کیونکہ نبی آخر الزمان کا حیات النبی ہونا اور
جواب سلام دینا اور قبر شریف میں آپکا نماز پڑھنا اور آپ کی حضوری میں امت کے اعمال پیش
دوبار پیش ہونا اور آپکا امت کے لیے استغفار پڑھنا بروایت صحیحہ و متواترہ ثابت ہے صحاح ستہ میں
اس باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں کہ جنکے ذکر اور تفصیل کو ایک کتاب طویل علیحدہ چاہیے
استفادہ اسیقدر سمجھ لینا چاہیے کہ رسول مقبول صلعم کی زیارت کرنیوالے کو کچھ ایسی خصوصیت
اور شرف و امتیاز حاصل ہوجاتا ہے جو فہم و قیاس سے باہر ہے کیونکہ جبکہ زیارت کرنے والا بایمان ہو کر
شخص کے سو کیا جسنے کہ زیارت کی آپ کی زندگی میں ثواب اس بزرگی اور فضیلت کا کیا حساب
ہو سکے لیکن اس تشبیہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ زیارت کرنیوالے کو حکم صحابی ہوجاوے سب طرح کی فضیلت
اور سب حکموں میں جیسے کہ سنا حدیث کا خواب میں زبان مبارک رسول مقبول صلعم سے باوجود
صحت رویت و حقیت ارشاد باعث ثبوت شرائع اور احکام نہیں ہوتا ہے حدیث پانچویں
من حج البیت ولم یزرنی فقد جفانی یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے حج کیا اور نہ زیارت کی بس تحقیق اسنے
ظلم کیا مجھ پر اسکی تحقیق عنقریب بیان ہوگی انشاء اللہ تعالے حدیث چھٹی من زارنی
الی المدینة کنت له شفیعا و شهیدا اور ایک روایت میں وارد ہوا من زار قبری کنت له شفیعا و شهیدا
ف یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے زیارت کی میرے قبر شریف کی تو ہونگا میں اسکے واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا
اور گواہی دینے والا یعنے شفاعت کرنے والا گنہگاروں کے لیے اور گواہی دینے والا عبادت کرنیوالونکا
ہونگا حدیث ساتویں من زارنی متعمدا کان فی جواری یوم القیمة ف یعنے فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ جو زیارت کرے میری اور اوسکو مقصود اصلی جانے تو وہ دن قیامت کے
میرے ہمسایہ میں ہوگا پس مسلمان کے واسطے اس سے زیادہ کون سی سعادت اور نعمت اعلے ہے کہ
جسکو ہمسائگی حبیب کبریا کی قیامت میں نصیب ہو رب کریم اپنے فضل عظیم سے سبکو نصیب کرے
حدیث آٹھویں من حج حجة الاسلام و زار قبری و غزی غزوة و صلی فی بیت المقدس
لم یسئل الله فیما افترض علیه ف اس حدیث میں عنایات حج الاسلام اور زیارت قبر شریف

حدیث چوتھی
حدیث پانچویں
حدیث چھٹی
حدیث ساتویں
حدیث آٹھویں

سید الانام اور جہاد و غزا با کفار اور ادائے نماز بیت المقدس مین کہ مقام ابرار و اخیار ہی بیان ہوئے
یعنے فرمایا کہ جسنے حج کیا اور زیارت کی میری قبر کی اور غزا کی کفار کے ساتھہ اور نماز پڑھی
بیت المقدس مین تو اللہ نہین سوال کریگا اوس سے فرائض مین شیخ علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ احتمال
رکھتا ہی کہ یہ جزا خاص یعنے نہ پوچھا جانا اوس شخص سے فرائض کا ان سب باتون کے جمع ہونیکے
ساتھہ خاص ہو یا جدا جدا ہر ایک کے ساتھہ ہو حدیث نوین من حج الی مکۃ ثم قصدنی فی مسجدی
کتبت لہ حجتان مبرورتان ف یعنے ارشاد ہوا کہ جسنے حج کیا یعنے قصد کیا طرف مکہ معظمہ کے
اور پھر قصد کیا میرا یعنے مسجد میری کے تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے دو حج مبرور خلاصہ یہ کہ
قصد زیارت شریف کرنا اور مشرف ہونا مسجد نبوی مین برابر اجر و ثواب دو حج مبرور اور مقبول
کے ہی یا یہ سبب قبولیت حج کا ہی اور جزا حج مبرور کی جنت ہی وجوبًا حدیث دسوین من
زارنی میتا فکانما زارنی حیا و من زار قبری وجبت لہ شفاعتی یوم القیمۃ و ما
من احد من امتی لہ سعۃ ثم لم یزرنی فلیس لہ عذر ف یہ حدیث پہلی اور چوتھی حدیث
کے معنے کو اور خلاصہ مضمون حدیث پانچوین کو شامل ہے حدیث گیارہوین حضرت علی
سے روایت ہی من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی و من لم یزر قبری
فقد جفانی یہ حدیث موافق مضمون چوتھی اور پانچوین حدیث کے ہی حدیث بارہوین
حضرت علی رض سے ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدرجۃ والوسیلۃ حلت لہ
شفاعتی یوم القیمۃ و من زار قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان فی جوار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث ساتوین حدیث کے معنے کو شامل ہی اور طلب درجہ اور وسیلے کا
آپکے واسطے اسطور پر کرنا چاہیے اللہم ات محمدن الوسیلۃ الخ یعنے وہ دعا جو بعد اذان کے
مانگی جاتی ہی پڑھے کہ وہ موجب حلول شفاعت اور سبب نزول برکت و کرامت ہی پس یہ
حدیثین جو بیان کی گئین بہت طریقون اور اسنادون سے منقول ہین جنکا بیان باعث طوالت
ہی جب حاجی اوس شہر مقدس کے قریب پہونچے تو چاہیے کہ پہلے داخل ہونے سے غسل کرے
اور لباس طاہر و نفیس پہنے اور خوشبو لگاوے اور دل سے یقین کرے کہ آجکا دن ثمرہ
زندگانی اور نتیجہ تمام عمر ہی کیونکہ دن مغفرت کا ہی اس خوشی مین پھولا نہ سمائے اگر اسوقت

مخزن گوہر آسمان زمین پر اوتار کر کے روحانیان قدس پر تو بہا اور زیبا ہی حضرت شیخ محمد فرماتے
ہین کہ وارد ہوا کہ جب قصد کرے ہوا الا زیارت شریف کا قریب مدینہ منورہ کے پہونچتا ہے تو ملائکہ
اقسام اقسام کے ہدایا اور تحائف و فضل و رحمت اور خیر و برکت آنحضرت کے لیکر اوسکے
استقبال کے واسطے آتے ہین اور طرح طرح کی بشارتین اور مبارکبادیا اور بزرگیان اوسکے شامل حال
کرتے ہین اور اطباق طرح طرح کے نورون کے اوسکے حاضر ہونیکے وقت نثار کرتے ہین ان تحفون
وہ ویسا ہی عظیم الشان جیسا احترام ہے کہ دنیا و ما فیہا کی دولت اوسکے ساتھ لگا نہین کہاتی کیونکہ جب سالک کو
کے دربار اور صاحب تاج توسلین کے آستانہ اقدس پر حاضر ہونے سے مسلمان کے لیے کوئی
خیر و برکت اور شرف و سعادت زیادہ نہین بجا ہے شیخ فرماتے ہین کہ حضرت امام مالک کے نزدیک کروہ
ہے کہ کہین زرنا قبر النبی یعنے زیارت کی ہمنے قبر نبی صلعم کی اور وجہ کراہت اس قول مین اختلاف ہے
شیخ عبد الحق محقق فرماتے ہین کہ وجہ اسکی یہ ہے کہ زیارت ایک ایسا فعل ہے کہ کرنا اور نکرنا اوسکا برابر ہے
اور زیارت سرور عالم صلعم کی واجب ہے اور مذہب مختار قاضی عیاض مالکی کا یہ ہے کہ اسمین کراہت بسبب
لگ جانے نسبت زیارت کے ہے ورنہ اگر کہین زرنا النبی یعنے زیارت کی ہمنے نبی صلعم کی تو
اسمین کراہت نہین ہے کیونکہ حبیب کبریا صلعم زندہ ہین بحیات حقیقی و حسی حضرت امام تاج الدین سبکی
نے بیان فضیلت و ترتیب زیارت آنحضرت صلعم کو اصول اربعہ شرعیہ سے بیان کیا ہے جو مشتاق ہو
تصنیفات شیخ مین مطالعہ کرے حدیث مرفوع مین وارد ہوا کہ جسنے زیارت کی مان باپ کے قبر کا
ہر جمعہ یا ایک اون دونون کی تو لکھا جاویگا وہ شخص ابرارون مین اگرچہ دنیا مین پہلے اس سے
دونون کی طرف سے عاق ہو چکا ہے بھلا مقام غور کرنیکا ہے کہ جب یہان یہ فائدہ اور نفع حاصل ہے
تو حبیب کبریا کی زیارت اقدس سے کیا کچھ نفع اور فائدہ عظیم حاصل ہوتا ہوگا فقط بعد شرف زیارت
جناب سرور عالم صلعم مرتبہ زیارت اہلبیت اطہار ہی فصل الخطاب مین حضرت امام جعفر صادق سے
روایت ہے کہ فرمایا من زار واحدا من الائمۃ کان کمن زار رسول اللہ صلعم یعنے جسنے
زیارت کی ایک اماموں مین سے تو ہو جاویگا وہ شخص مثل اوسکے جسنے زیارت کی رسول خدا صلعم کی کیونکہ
دنیا مین مابہ الامتیاز سوا اسکے امامت اور خصوصیت کے دوسرا نہین ہے کتب معتبرہ سیر مین وارد ہوا کہ حضرت
عمر کے عہد مبارک مین حضرت عاشق صادق بلالؓ واسطے زیارت شریف کی مدینہ طیبہ مین حاضر ہوئے

چنانچہ ابن عساکر بروایت حضرت ابو الدرداء لکھتے ہین کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جناب سرور عالم
صلعم کو خواب مین دیکھا کہ آپ فرماتے ہین کہ یہ کیا جفا ہو اے بلال کہ کبھی میری زیارت کو نہین آتا ہو
تو حضرت بلال رضؓ اوسیوقت مدینہ طیبہ کو روانہ ہوتے جب روضہ اقدس پر آئے تو آپنے گریہ وزاری
فرمائی اور چہرہ نورانی آستانہ اقدس پر ملا کہ یکایک حضرت امام حسن و امام حسین حجرہ اقدس سے
باہر تشریف لاتے آپنے دونون صاحبزادون کو کنار مبارک مین لیا اور سر و روے مبارک پر
بوسہ دیا او تین دنون مین قریب حضرت فاطمہ رضؓ انتقال فرمایکی تھین لوگون نے چاہا کہ حضرت
بلال رضؓ سے اذان سنین پس آپسمین مشورہ کیا کہ اگر حضرت امامینؑ فرماوینگے تو آپ خواہ مخواہ تعمیل حکم
کرینگے ورنہ آپنے بعد رسولخدا صلعم کے اذان نہ دی یہانتک کہ بعد انتقال حضرتؐ کے حضرت ابا بکر صدیق رضؓ نے
چاہا کہ آپ اذان دیا کرین مگر آپ نے کہا کہ یا ابا بکر اگر تو نے مجکو بزر خریدا پس خدا کی راہ مین آزاد کیا
یا واسطے اپنے آپنے فرمایا کہ واسطے خدا کے آزاد کیا مین نے تو آپ نے کہا کہ اب مجکو میرے حال پر
براے خدا چھوڑ دیجیے مجکو طاقت اور تحمل نہین ہو کہ بعد حبیب کبریا کے اذان دون پس آپ شام کو
چلے گئے تھے اور وہان سے بقصد زیارت شریف مدینہ طیبہ مین آئے الغرض جب حضرت امامین رضؓ نے
ارشاد فرمایا کہ اب اذان دو ناچار آپ سطح مسجد نبوی پر جہان حضرت صلعم کے عہد مبارک مین اذان
دیتے تھے کھڑے ہوتے اور آپنے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر ایک شور و شیون عظیم سب لوگون مین
پیدا ہو گویا کہ تمام مدینہ طیبہ جنبش مین آگیا جب آپنے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ گریہ وزاری
اور جنبش لوگون کی زیادہ ہوئی جب آپنے فرمایا اشہد ان محمد الرسول اللہ اور قیامت قائم ہوئی کوئی
مرد و عورت چھوٹا بڑا مدینہ طیبہ مین گھر کہ نکل آیا اور فریاد و آہ و نالہ کرنے لگا گویا کہ روز مصیبت
سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تازہ ہو احیاء العلوم مین حضرت ابی سلیمان وارانی رضؓ سے
روایت ہو کہ حج کیا حضرت خواجہ اویس قرنی رضؓ نے اور واسطے زیارت شریف کے مدینہ طیبہ
مین آئے پس آپ کھڑے ہوتے دروازہ مسجد نبوی پر تو لوگون نے کہا آپ سے کہ یہ ہی
روضہ اطہر معطر معنبر تو آپ غش کھا کر گر گئے جب ہوش مین آئے تو آپ نے
فرمایا کہ نکالو مجکو کہ نہین لذت آتی مجکو جہان رسول مقبول صلعم دفن ہون

ولنعم ما قیل ع وللناس فیما یعشقون مذاہب

بیان اذان دینے حضرت بلال کا اور ... مدینہ طیبہ میں ...

باب دسوان
فصل پہلی

اون عقوبات کے بیان مین جو لوگ حج کرکے بغیر زیارت شریف کے محروم و ناکام پھر اتے ہین

مسلمان بھائیون پر پوشیدہ نرہے کہ زیارت شریف رسول کی افضل عبادات قریب واجب کے ہے بلکہ بعض کے نزدیک
واجب ہے دلیل اس حدیث کے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے من حج ولم یزرنی فقد جفانی یعنی جسنے حج کیا خانہ
کعبہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق اوسنے ظلم کیا مجھپر اور یہ مضمون ثابت ہو چکا ہے کہ جس فعل کے ترک پر وعید وارد
ہوتی ہے تو اوسکا کرنا لازم ہوتا ہے پس مقام غور کرنیکا ہے کہ جس حال مین رحمۃ للعالمین نے بعد حج کے زیارت
نکرنے والے کے حق مین ایسا صاف ارشاد فرمایا کہ اوسنے مجھپر ظلم کیا تو نعوذ باللہ رسول
مقبول صلعم پر ظلم کرنا گویا خدا پر ظلم کرنا ہے اور خدا و رسول پر ظلم کرنا معاذ اللہ کفر ہے حاصل یہ کہ
جو رحمۃ للعالمین اور ختم المرسلین کے دربار عالی آمدار سے محروم و ناامراد پھرا تو اوس شخص کا
کہین ٹھکانا نہ رہا اور ایک حدیث مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے مقدور
ہوتے میری زیارت نہ کی پس نہین ہے واسطے اوسکے کوئی عذر مقام غور کرنیکا ہے کہ جب رحمۃ للعالمین
نے فرمایا کہ اوسکا عذر قبول نہین تو اب اوس مصیبت زدہ کا کیا ٹھکانا ہے شیخ علیہ الرحمہ فرماتے ہین
کہ رسول مقبول صلعم نے جو زیارت نہ کرنے والے کے حق مین ایسا سخت حکم فرمایا حقیقت مین
یہ عین شفقت اور رحمت عام رحمۃ للعالمین کی سمجھنی چاہیے کیونکہ آپ اپنی امت کے حق مین حال مین
شفیق اور حریص ہین کہ مقتضاے خود فرماتا ہے عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم اسوجہ سے
آپ نے اپنی امت کو یہ حکم سخت سنایا کہ بعد حاصل ہونے نعمت عظمی حج کے میری زیارت کی
خیر و برکت اور سعادت سے بے نصیب اور محروم نہ رہ جائین کیونکہ قبولیت حج کی موقوف اوپر
حاصل ہونے اسی نعمت عظمی کے ہے علاوہ اسکے فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے حج کیا پھر
اوسنے قصد کیا میری زیارت کا اور مشرف ہوا مسجد نبوی مین تو لکھے جاتے ہین واسطے اوسکے
دو حج مقبول یعنی دو حج مبرور اور جزاے حج مبرور کی وارد ہو چکی ہے کہ جنت اوسکے لیے واجب ہو جاتی
ہے تو مقام غور و فکر کرنے کا ہے کہ جو شخص حبیب کبریا کی زیارت سے بعد حج کے مشرف نہوا
تو علاوہ گناہ عظیم اور محرومی و بدنصیبی ابدی کے اوس شخص نے دو حج مبرور کے ثواب اور اجر کو

سنت مین لکھا اور اتنی مشقت عظیم سفر بحر و بر کی اوٹھا کر محروم و ناکام پھرا خاص کر مقابر رسول کی جیسے
کہ حدیث دسوین اور حدیث گیارھوین اور حدیث پانچوین ان سب مضمون کو شامل ہین حضرت
عبد الرزاق محدث سے منقول ہے کہ آپ فرماتے ہین کہ کیسے لکھا جاتا ہے مسلمان زیارت شریف
سرور عالم صلعم کو حال یہ کہ حقتعالے نے آپکو پیدا فرمایا افضل المخلوقات سید الکائنات خاتم الانبیا
شفیع الورے اونکے سبب سے ہمنے پہچانا اللہ کو اور پایا صراط مستقیم اور احکام و ارکان حج کو لکھا کہ
عمر بن عبد العزیز شام سے مدینہ طیبہ کو قاصد بھیجا کرتے تھے اس مراد سے کہ دربار شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین مین تحفہ صلوٰۃ و سلام عرض کریں اور علماے دین تحریر فرماتے ہین کہ اگر حج کرنے والا
مدینہ منورہ کی راہ گذری جیسے شام کا رہنے والا پس بہتر یہ ہے کہ وہ پہلے زیارت شریف کرے پھر حج
ادا کرے ورنہ اگر حج کرنا اوسپر فرض ہے اور حج کے مہینے شروع ہوے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے حج پھر زیارت
کرے و اگر حج نفل ہے یا فرض ہے مگر ابھی مہینے حج کے شروع نہین ہوے تو اختیار ہے چاہے پہلے حج
ادا کرے چاہے پہلے زیارت کرے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اخبار الاخیار مین لکھتے
ہین کہ حاجی عبد الوہاب بخاری جو اولاد حضرت سید جلال بخاری سے ہین اپنے وقت مین کمال علم
و عمل مین مشہور و معروف تھے ایک دن آپ اپنے پیر سید صدر الدین کی خدمت مین حاضر تھے کہ شیخ نے
فرمایا کہ دو نعمتین عالم مین بالفعل موجود ہین کہ تمام دین و دنیا کی نعمتون سے اعلیٰ اور افضل ہین
لیکن لوگ اونکے قدر و مرتبہ سے غافل ہین ایک یہ کہ وجود مبارک سرور عالم صلعم بصفت حیات مدینہ طیبہ
مین موجود ہے اور آدمی اس سعادت و کرامت کے حاصل کرنے سے غافل ہین دوسرے قرآن مجید
کلام پروردگار ہے کہ حق سبحانہ تعالے بواسطہ اپنے بندون کے ساتھ ہمکلام ہوا اور خلقت اوس سے
غافل ہے آپ اس ارشاد کے سنتے ہی شیخ کے پاس سے اوٹھے اور رخصت مدینہ طیبہ کی چاہی چنانچہ آپنے
خشکی کی راہ سے یہ سعادت اور نعمت عظمیٰ حاصل کی بلکہ آپ کو کئی بار ایسا ہی اتفاق ہوا سبحان اللہ
اسلام اور مسلمانی اسکا نام ہے اور عشق صادق و عقیدہ و محبت واثق اسکا نام ہے رحمۃ اللہ علیہ و علے جمیع اولیاء و اصفیاءہ اجمعین

فصل دوسری

مدینہ منورہ مین رہنے اور مرنے کے فضائل مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہ ہے کہ مدینہ طیبہ مین رہنے اور مرنے کے بہت بڑے بڑے فضائل ہین
اور اس باب مین بہت حدیثین وارد ہوتی ہین اونمین چند اسجگہ لکھی جاتی ہین روایت ہے ایک شخص سے

کہ آل خطاب سے تھا فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے زیارت کی میری قصد کرکے ہوگا وہ
میرے ہمسایہ مین اور میری پناہ مین دن قیامت کے اور جو شخص کہ رہا مدینہ طیبہ مین اور صبر کیا
اوسکی سختیون پر ہونگا مین واسطے اوسکے یعنے اوسکی عبادت وطاعت کے لیے گواہ اور
شفاعت کرنیوالا یعنے اوسکے گناہ کا دن قیامت کے اور جو شخص کہ مرا ایک دونوں حرمون
مین یعنے مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ مین اوٹھاویگا اوسکو اللہ تعالے امن والون مین دن قیامت کے
ملا علی قاری لکھتے ہین کہ اللہ تعالے اوسکو قیامت کی بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رکھیگا یا ہر
کدورت سے بچاویگا دن قیامت کے قصد کرکے یعنی خاص میری زیارت ہی کے لیے
آیا بنظر ثواب کے نہ واسطے تجارت اور سیر تماشے دکھانے وغیرہ کے حاصل یہ کہ کوئی غرض
دنیوی نہ درپیش تھی محض میری زیارت کے لیے آیا مشکوۃ مین ابن عمر سے روایت ہی کہ کہا
فرمایا رسول مقبول صلعم نے جو شخص کہ طاقت رکھے یہ کہ مرے مدینہ طیبہ مین پس چاہیے یہ کہ
مرے مدینہ منورہ مین پس تحقیق مین شفاعت کرونگا واسطے اوس شخص کے کہ مرے مدینہ طیبہ
روایت کی احمد و ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی باعتبار سند کے تحت اول
جملہ حدیث کے یہ معنے ہین کہ جو کوئی رہ سکے مدینہ منورہ مین یہان تک کہ آوے اوسکو موت
پس چاہیے کہ رہے اوسمین یہان تک کہ مرے اوسمین کہ مین شفاعت اوسکی کرونگا اگر گنہگار
ہوگا گناہ بخشوا دونگا اور اگر نیک ہوگا اعمال و افعال مین تو درجے اوسکے بلند کروا دونگا اور مراد
شفاعت سے خاص شفاعت ہی یعنے جیسے وہان کے رہنے والون کے لیے ہوگی ویسی اورون کے
لیے نہین ہوگی ورنہ شفاعت عام حضرت کے سب مسلمانون کے لیے ہوگی پس افضل یہ ہی کہ جسکا
عمر بڑی ہو یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو کہ موت قریب پہونچی تو وہ مدینہ منورہ مین جا رہے
تا اس نعمت عظمی کو پہونچے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ تحقیق محمد صلعم
نے فرمایا کہ نہین صبر کریگا مدینہ منورہ کی سختی اور بھوک پیاس پر اور اوسکی محنت پر کوئی امت میری سے
مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے روایت کی مسلم نے یحیی بن سعید
سے روایت ہی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلعم تھے کہ بیٹھے تھے اور قبر کھودی جاتی تھی مدینہ منورہ مین
پس جھانکا ایک شخص نے قبر مین اور کہا کہ بری خوابگاہ مومن کی ہی یعنے یہ قبر پس فرمایا

حضرت صلعم نے کہ بری بات کہی تو نے کہا اوس شخص نے کہ تحقیق مینے نہین ارادہ کیا اسکا سوا
اسکے نہین کہ ارادہ کیا مینے قتل فی سبیل اللہ کا پس فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ نہین ہی کوئی چیز مانند
قتل فی سبیل اللہ کے پھر فرمایا کہ نہین ہی زمین پر کوئی جگہ محبوب اور عزیز میرے نزدیک کہ ہووے قبر
میری اوسمین بدینہ منورہ سے زیادہ اور تین بار یہی آپنے فرمایا روایت کیا مالک نے ف
بری ہی وہ چیز الخ یعنے اسلیے کہ برا کہا تو نے مومن کی قبر کو باوجودیکہ قبر مومن کی باغ ہی
باغون جنت سے اوس صحابی نے عرض کیا کہ یہ ارادہ مینے نہین کیا کہ قبر مطلق بری خوابگاہ
ہی بلکہ یہ ارادہ کیا تھا یعنے کہ شہید ہونا اللہ کی راہ مین بہتر ہی گھر مین مرنے سے حضرت نے
اوسکی بات کو پسند فرمایا اور فرمایا کہ نہین کوئی چیز مانند شہید ہونے کے راہ خدا مین پھر آپنے
بیان فرمائی فضیلت اور بزرگی مدینہ منورہ مین مرنے کی برابر ہی کہ شہید ہو یا غیر شہید ہو ساتھ
اس عبارت کے کہ نہین ہی روے زمین پر کوئی جگہ محبوب آخر عبارت تک ملا علی قاری رح اس
حدیث کی شرح مین لکھتے ہین کہ اگر مسلمان کو شہادت نہ نصیب ہو تو مدینہ طیبہ مین مرنا سب
دنیا کے شہرون سے افضل اور اعلے ہی اور حضرت طیبی محدث رح لکھتے ہین کہ اس حدیث کے
یہ معنے ہین کہ مدینہ منورہ مین مرنا نہین ہی مانند قتل فی سبیل اللہ کے یعنے وہان مرنا اس سے بھی
زیادہ افضل اور اعلے ہی لکھا ہی کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خارجیون نے محاصرہ کیا تو
بعض صحابہ نے آپ سے کہا کہ اب مصلحت یہ ہی کہ آپ شام کو چلے جائین تا کہ اس جماعت
اشقیا سے نجات پاوین آپنے فرمایا کہ مین ہرگز روا نہین رکھتا ہون اسبات کو کہ اپنے ہجرت کے
گھر سے اور حبیب کبریا کے ہمسایہ سے علیحدہ ہون وارد ہوا کہ حضرت امام مالک رض نے سوا ے
ایک حج کے دوسرا حج نکیا اس وجہ سے کہ مبادا موت سواے مدینہ منورہ کے دوسری جگہ
آجاوے پس مدت العمر آپ اوس جناب عرش مآب پر حاضر رہے اور جنت البقیع مین دفن ہوئے
ف حاکم نے بسند صحیح روایت کی ہی کہ جناب رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ عنقریب ایسا ہوگا کہ
لوگ سفر دور و دراز کرینگے اور نہ پاوینگے کوئی عالم زیادہ علم والا مدینہ طیبہ کے عالم سے تو نتیجہ
مطابق اس حدیث کے حضرت امام مالک رح پیدا ہوے چنانچہ حضرت سفیان بن عیینہ نے انطباق
اس حدیث کا اونپر بیان کیا ہی اور واقع مین ایسا ہی حال تھا حضرت امام مالک رح کا کہ جسقدر فیض علم شریف

ا۔ نکے زمانہ مین اہلسے سوا دوسرے شخص سے نہین سوا بکثرت لوگ مشقت سفر اختیار کرکے
انکی خدمت مین اگر فیضیاب ہوے اور آپ مدت العمر مسجد نبوی مین علم حدیث کا درس فرماتے
رہے اور آپ ایسے آداب سے مدینہ مین رہتے تھے کہ حضرت شیخ مقدمہ مشکوۃ مین لکھتے ہین
خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ آپ کبھی مدینہ طیبہ مین سواری پر نہ چڑھے اور جبکہ کسینے کہا تو آپ نے
جواب دیا کہ مجکو شرم آتی ہی خداوند تعالے سے کہ جس زمین پر حبیب رب العالمین رونق افروز
اور مین اوسپر سوار چلون سبحان اللہ یہ ہی بڑونکی بڑی سمجھ ہی رحمۃ اللہ علیہ ابداً آبداً الغرض بعض
علماے دین لکھتے ہین کہ نکلنا مدینہ طیبہ سے بے حجت شرعی کے برا ہی چنانچہ صحابہ کرام
بعد اداے حج جلد مدینہ طیبہ کو آجاتے تھے اور ضرورت سے زیادہ قیام نفرماتے تھے
اب تک عادت اہل مدینہ منورہ کی یہی ہی ہزارہا خاصان حق پوشیدہ اور علانیہ اسی آرزو
وہان قیام پذیر ہین کہ اوس سرزمین اقدس ہمسایہ حبیب کبریا مین مدفون ہون رزقنا اللہ
والجمیع للمومنین آمین حضرت امام حسن بصریؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم
کہ جو شخص تم مین سے طاقت رکھی اسبات کی یہ کہ مری مکہ معظمہ یا مدینہ طیبہ مین پس چاہیے
اوسکو کہ وہین مری پس تحقیق مین اول شفاعت کرونگا اوسکی اور ہوگا وہ شخص
امن پانے والا عذاب الہی سے اور نہوگا اوسکا حساب اور نہوگا اوسپر عذاب اور کیسے ہو عذاب الہی
اوسپر جو آگیا امن اور پناہ ارحم الراحمین مین اور سایہ رحمۃ للعالمین مین حضرت سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے رہنے والون کے دنیا
اور عقبی مین اگر جانین اسکی قدر اور بزرگی تو نہ چھوڑین اسکو اور نہ نکلین وہانسے بامید فراغت اور
کشایش دنیا کے اور نہین چھوڑتا ہی کوئی وہان کے رہنے کو بے رغبتی سے مگر کہ اللہ تعالے
بدل دیتا ہی اوسمین اوس شخص کو کہ وہ افضل واسطے ہوتا ہی اور نہین ثابت رہیگا کوئی اوسکی
سختی اور بھوک پر مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنیوالا دن قیامت کے یا فرمایا
کہ ہونگا مین گواہ اوسکا یعنے اوسکی طاعت اور عبادت کا دن قیامت کے روایت کی مسلم
حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ نہین صبر کریگا مدینہ شریف کی سختی اور بھوک پر کوئی میری امت سے
مگر کہ ہونگا مین واسطے اوسکے شفاعت کرنے والا دن قیامت کے روایت کی مسلم نے اور حضرت

سفیان بن زہیر سے روایت ہی کہ سُنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ فتح کیا
جاویگا یمن پس آویگی ایک قوم کہ وہ سیر کریگی پھر کوچ کر جاینگی وہ معہ اپنی اہل و عیال اور
تابعداروں کے حال یہ کہ مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے اونکے اگر جانین تو نہ چھوڑین اور فتح کیجاویگی
شام پھر آویگی ایک قوم اور چل پھر کر وہ بھی چلی جاینگی مع اپنی اہل و تابعداروں کے اور حال یہ کہ
مدینہ طیبہ بہتر ہی واسطے اونکے اگر جانین تو نہ چھوڑین اور فتح کیا جاویگا عراق اسیطرح وہ قوم
بھی چل پھر کر چلی جاوینگی اور مدینہ طیبہ بہتر ہی اونکے لیے اگر جانین تو نہ چھوڑین مدینہ طیبہ کو
روایت کی بخاری اور مسلم نے ف اس حدیث کے یہ معنے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا
کہ یہ شہر اسلام مین فتح ہونگے اور لوگ واسطے طلب معیشت اور دنیا کی ترقی کی چھوڑ کر دوسری
جگہ چلے جاینگے اگر جانین قدر اور بزرگی مدینہ طیبہ مین ہی کی کہ اوسمین سعادت اور خیر و برکت دنیا
و عقبی کی ہی تو وہانسے نہ نکلین اسمقام مین علماے دین فرماتے ہین کہ جو کوئی بضرورت قوی
وہان کے رہنے کو چھوڑی وہ اسمین داخل نہین لیکن جابجا مضمون احادیث سے اسبات پر
تاکید اور تنبیہ ہی کہ مسلمان کو حتی الامکان چاہیے کہ رہی صابر و شاکر اوپر رہنے مدینہ طیبہ کے
اور نہ نظر کری طرف عیش ظاہری دنیاے فانی کے کیونکہ اصل نعمت اور راحت آخرت کی ہی
بموجب حدیث شریف کے اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ حضرت فقیہ ابو اللیث سمرقندی
حضرت امام حسن بصری رضی سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص بھاگا
ایک زمین سے طرف دوسری زمین کے اپنے دین کے احتیاط کے لیے تو واجب ہوگئی اوسکے
لیے جنت اور ہوگا وہ شخص رفیق جنت مین حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور رسول مقبول صلعم کا کیونکہ
حضرت ابراہیم نے ہجرت کی زمین حران سے طرف زمین شام کے اور یہی معنے ہین قول اللہ تعالی
کے وقال انی مهاجر الی ربی انه هو العزیز الحکیم وقال انی ذاهب الی ربی سیهدین اور
تحقیق ہجرت فرمائی رسول مقبول صلعم نے مکہ معظمہ سے طرف مدینہ طیبہ کے پس جو شخص کہ کرے
ایسی زمین مین جسمین گناہ زیادہ ہوتے ہون اور وہ نکلے وہان سے خدا تعالی کی رضامندی
کے لیے پس تحقیق اوسنے پیروی کی حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اور رسول مقبول صلعم کی
تو ہوگا وہ رفیق جنت مین حضرت ابراہیم اور حضرت رسول مقبول صلعم کا فرمایا حق سبحانہ تعالی نے

وَمَن یَخرُج مِن بَیتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُولِهٖ ثُمَّ یُدرِکهُ المَوتُ فَقَد وَقَعَ اَجرُهٗ عَلَی اللّٰهِ
یعنے جو شخص کہ نکلا اپنے گھر سے اس حال مین کہ ہجرت کرنیوالا ہے طرف اللہ و رسول کے پھر ملے
اوسکو موت پس تحقیق ثابت ہو لیا اجر و ثواب اوسکا اللہ پر یعنے واجب ہو چکا ثواب اوسکا
فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو مسلمان کہ نکلا اس حال مین کہ ہجرت کرنیوالا ہے اللہ و رسول کی طرف
اور رکھا اوسنے پانون اپنا سواری پر اگرچہ ایک ہی قدم ہو پھر آئی اوسکو موت تو عطا فرمایگا
اللہ تعالے اوسکو مثل اجر و ثواب مہاجرین کے انتہی انس ابن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول مقبول صلعم نے کہ فرشتہ ایمان نے کہا کہ مین عہد کرتا ہون اسبات کا کہ مدینہ طیبہ مین
رہون اور ہرگز اوس سے باہر نہ نکلون فرشتہ حیا نے بھی اوسکے ساتھ عہد کیا کہ مین بھی تیرے
ساتھ رہون اور کبھی تجھسے جدا نہون تو ضرور ہوا کہ یہ دونون وصف عالی حبیب کبریا صلعم کے
شہر مقدس مین بر سبیل لزوم و وجوب جمع ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہو چکا ہے الحیاء
من الایمان حدیث شریف مین وارد ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ اول وہ لوگ جو میری شفاعت
سے مشرف ہونگے اہل مدینہ ہین پھر اہل مکہ پھر طائف والے وارد ہوا کہ جناب سرور عالم صلعم یہی دعا
فرمایا کرتے تھے کہ خداوندا میری روح سوائے مدینہ طیبہ کے نہ قبض کر اور بھی آپ نے فرمایا
کہ روے زمین پر کوئی جگہ ایسی نہین کہ دوست رکھون مین اپنی قبر کو اوسمین مگر مدینہ طیبہ اسیوجہ سے
حضرت عمر فاروق بھی دعا یہی فرمایا کرتے تھے اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِی شَهَادَةً فِی سَبِیلِكَ
وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُولِكَ اہل سیر لکھتے ہین کہ بادشاہ تبع کا گذر زمین پاک مدینہ طیبہ پر اوس
زمانہ مین ہوا کہ مدینہ طیبہ اون دنون مین آباد نہ تھا وہان ایک چشمہ جاری تھا تو چارسو عالم اوسکے ہمراہ
تھے پس اون عالمون کو توریت و انجیل سے معلوم ہوا کہ یہ جگہ ہجرتگاہ نبی آخر الزمان ہے تو سب نے
بادشاہ کی رفاقت ترک کرکے مدینہ طیبہ مین رہنا اختیار کیا بادشاہ نے ہر ایک کے لیے گھر بنا دیے
اور خود بھی اوسنے چاہا کہ وہان رہجاوے مگر بسبب بکھیڑے سلطنت کے نہ رہ سکا لیکن شامول کو
جو سردار چارسو عالمون کا تھا ایک ایمان نامہ بنام جناب رسول مقبول صلعم لکھکر دیا کہ تم اپنی اولاد کو
وصیت کیجو کہ جو اونمین سے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاوے کرے اسلام اور یہ نامہ پہونچا دے
لکھا ہے کہ حضرت ایوب کے گھر مین وہ نامہ چلا آتا تھا اونھون نے جناب رسول مقبول صلعم کو پہونچایا

دعاے حضرت فاروق

حضرت ابوایوب سے شاسول تک اکیس پشت تھی اور جس گھر مین آپ ٹھہرے یہ گھر بھی اوسی بادشاہ نے بنوادیا تھا مراد یہ ہے کہ جب حضور تشریف لاوین اوسمین ٹھہرین حضرات انصار اونہین علما کی اولاد سے ہین جیسے پہلے بھی سرکا مذکور ہو چکا ہی رب العالمین مسلمانونکو وہان رہنا اور قبر نصیب فرماوے آمین

فصل تیسری

مدینہ طیبہ کے قبرستان یعنے جنت البقیع کے فضائل مین مع ذکر تفصیلی ناموں کی قبرون کے اور طریقہ زیارت کے

پوشیدہ نرہے کہ مدینہ منورہ کے قبرستان کے فضائل مین اور وہان کے دفن ہونے مین بہت حدیثین وارد ہوئی ہین اونمین سے چند اس جگہ لکھی جاتی ہین فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ سب سے پہلے اوٹھنے والون زمین سے سرور عالم صلعم ہین بعد اسکے حضرت ابابکر صدیق رضی و حضرت عمر بعد اسکے جنت البقیع والے بعد اسکے اہل مکہ اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ دو مقبرہ ہین کہ روشنی اونکی آسمان والونپر ایسی ہی جیسے کہ روشنی چاند اور سورج کی زمین مین ایک مقبرہ بقیع اور دوسرا مقبرہ عسقلان کعب احبار سے روایت ہی کہ توریت مین وارد ہوا کہ مقبرہ بقیع پر فرشتے مقرر ہین کہ وہ جب معمور ہو جاتا ہی قبرون سے تو اطراف اوسکے جنت مین جھاڑ دیے جاتے ہین احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ مین ہون کہ اول زمین سے نکلونگا پھر آونگا اہل بقیع کے پاس پھر اوٹھائے جاینگے وہ ساتھ میرے پھر آونگا اہل مکے کے پاس پس حشر کیا جاؤنگا درمیان دو حرمون کے اور فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ مقبرہ بقیع سے ستر ہزار آدمی ایسے اوٹھینگے کہ بے حساب بہشت مین جاوینگے چہرے اونکے مانند چودھوین رات کے چاند کے روشن ہون گے اور ایک روایت مین سو ہزار مذکور ہوئے اسیطرح اکثر اخبار بیچ شان مقبرہ بنی سلمہ کے جو نزدیک منزل بنی حرام جانب غربی مدینہ طیبہ کے زیر کوہ سلع واقع ہی وارد ہوئے ہین لیکن بالفعل وہ قبرستان پورانا ہو گیا دفن کرنا اوسمین موقوف ہو گیا ہی وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم سے سوال کیا بیچ تعداد اہل بقیع غرقد کے حکم ہوا کہ واسطے انکے جنت ہی روایت کیا قرشی نے منسک مین حضرت مصعب ابن زبیر سے روایت ہی کہ وہ بقیع کی راہ سے مدینہ طیبہ کو آتے تھے اونکے ساتھ ایک شخص اہل کتاب مین سے جسکا نام ابن راس جالوت تھا ہمراہ تھا جسوقت کہ نظر اوسکی اوپر مقبرہ بقیع کے پڑی کہا کہ یہی ہی یہی ہی حضرت مصعب نے پوچھا کہ کیا کہا تو نے اوسنے جواب دیا کہ اس قبرستان کا ذکر ہمارے

توریت مین پڑھا ہی کہ مقبرہ ہوگا درمیان نخلستان کی کھجورونکے درختون سے گھرا ہوا کہ ستر ہزار آدمی
اوس سے اوٹھینگے مانند چودھوین رات کے چاند کے غرض اس سے زیادہ کیا فضائل اور بزرگیان بیان کیجاوینگی
رسول مقبول صلعم نے اور آپ کے اصحاب و اہلبیت و تابعین نے وہانکے دفن ہونے کو دوست رکھا
اور جا بجا خوشخبری شفاعت اور شہادت کی وہان کے دفن ہونے والون کے حق مین ارشاد فرمائی حضرت
ابی مویہبہ سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ آدھی راتکو مجکو حضرت نے جگایا اور فرمایا کہ مجکو حکم ہوا ہی کہ قبر
بقیع پر جاؤن اور اونکے لیے بخشش چاہون پس مین حضرت کے ساتھ ہوا اور مقبرہ بقیع مین آیا پس آپنے
اونکے لیے دعا فرمائی اور بعد اسکے مجھہ سے ارشاد فرمایا کہ یا ابا مویہبہ اسوقت میرے پاس دنیا کے
خزانون کی کنجیان لائی گئین اور مجکو اختیار دیا کہ یا دنیا مین رہنا ہمیشہ اختیار کرون یا جنت مین آرام
حال اور مقامات افضل حاصل کرون یا باشتیاق ملاقات پروردگار جلدی کرون مین نے ملاقات اپنے پروردگار
کی اختیار کی ابو مویہبہ کہتے ہین کہ مین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دنیا کے خزانونکی کنجیان لے لیجیے بعد
اسکے بہشت مین داخل ہو جیے آپنے فرمایا کہ لا واللہ ای ابا مویہبہ مین ملاقات اپنے پروردگار کی چاہتا ہون
بعد اسکے آپ بقیع سے پھرے اور وہ عارضہ دردسر کا جس مین آپنے دنیا سے رحلت فرمائی شروع ہوا
اور بھی وارد ہوا کہ آنحضرت صلعم بقیع سے غرقد مین تشریف لے گئے اور تین بار آپنے فرمایا السلام علیکم
یا اہل القبور اور بھی فرمایا کہ اے رخصت ہو دنیا سے آرام کرو نجات پائی تمنے بلاؤن اور فتنون سے
جو بعد تمھارے ظاہر ہونگے بعد اسکے اپنے صحابہ سے خطاب کرکے ارشاد فرمایا کہ یہ گذرے ہوئے
تم سے بہتر ہین صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ بھائی ہمارے ہین جیسے کہ وہ ایمان لائے ہم بھی ایمان
لائے اور جیسے اونھون نے مال خرچ کیا ہمنے بھی خرچ کیا اور جیسے وہ دنیا سے رخصت ہوگئے ہم بھی رخصت
ہوجاوینگے تو اونکو ہم پر کس بات کی فوقیت ہی آپ نے فرمایا کہ وہ دنیا سے رخصت ہوگئے اور اپنے اعمال کے
اجر و ثواب سے دنیا مین کچھہ نہ کھایا اور نہین جانتا ہون کہ تم بعد اسکے کیا کام کرو اور کیا فتنے تم مین پیدا ہون
حضرت ابو ہریرہ رضی کہتے ہین کہ ایکدن رسول خدا صلعم کے ساتھہ مقبرہ بقیع مین آیا حضرت وہان گئے دعا فرمائی
السلام علیکم دار قوم مومنین وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اور فرمایا ای کاش مین اپنے
بھائیون کو دیکھتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم نہین بھائی تیرے ہین فرمایا کہ تم اصحاب میرے ہو بھائی
میرے وہ لوگ ہین جو پیچھے میرے ہونگے یعنے ابھی تک پیدا نہین ہوئے مین فرط اونکا ہون حوض کوثر پر صحابہ نے پھر پوچھا

کہ یا رسول اللہ وہ لوگ جو بعد آپکے ہونگے اونکو آپ بغیر دیکھے ہوئے کیسے پہچان لینگے آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑوں کو
نشانیوں سے کیسے پہچان لیتے ہو اسیطرح میری امت بھی قیامت میں سفید پیشانیاں اور سفید پاؤں یعنی روشن اور
منور آثار وضو اوسکے ہونگے سیر کی معتبر کتابوں میں یوں وارد ہوا کہ بقیع جو اصحاب جنت آب کہ حضرت کے عہد مبارک میں
اور بعد آپکے دفن ہوئے بہت ہیں چنانچہ قاضی عیاض حضرت امام مالک رح سے دس ہزار صحابی نقل کرتے ہیں
اسیطرح سادات اہلبیت نبوت اور علماء تابعین وغیرہ اوسمیں ہیں لیکن قول صحیح یہی ہے کہ اون حضرات کی قبرین بالتحقیق
نہیں معلوم ہیں مگر بعض کی اسوجہ سے کہ عہد سلف میں قبروں کا بنانا اور اونپر نام کندہ کردینا معمول نہ تھا اس سبب سے جو
گذرجانے زیادہ زمانہ کے نشان قبروں کے جاتے رہے جیسے کہ تصریح اسکی امام سمہودی رح نے فرمائی ہے اسوجہ جو قبے کہ مشہور
ومعروف بالفعل اوس مقبرہ مقدس میں ہیں وہ لکھے جاتے ہیں **ایک قبہ اہلبیت کا** ہے کہ اوسمیں حضرت عباس چچا
حضرت کے اور حضرت امام حسن اور حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقر و امام جعفر صادق اور حضرت جناب فاطمہ زہرا بصحیح روایت
کے موافق رضی اللہ عنہم اجمعین اوسمیں مدفون ہیں **ف** اس جگہ معلوم کرنا چاہیے کہ جناب سید الشہداء حضرت امام حسین کے
سر مبارک کے مقام دفن میں اختلاف ہے لیکن بعد تحقیق قول صحیح یہ ہے کہ سر مبارک مدینہ طیبہ میں جنت البقیع میں مدفون
ہے چنانچہ قرطبی سے منقول ہے کہ یزید لعین نے سر مبارک جناب سید الشہداء کو مدینہ طیبہ میں روانہ کیا پس آپکے
سر مبارک کو کفن دیکر قریب حضرت فاطمہ کے دفن کردیا اور خلاصۃ الوفا جو نہایت کتاب معتبر ہے امام سمہودی کی
اسمیں لکھا ہے کہ جسم مبارک جناب امام حسین کا کربلا میں ہے اور سر مبارک آپکا مدینہ طیبہ میں جنت البقیع میں حضرت
امام حسن علیہ السلام کے پہلو میں مدفون ہے پس جو لوگ کہتے ہیں کہ سر مبارک کربلا میں لیجاکر دفن کیا گیا اس قول کی صحت
نہیں ہے اور اسمیں چند قول ہیں لیکن قول صحیح لکھا گیا اسیطرح حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح جذب القلوب میں
لکھتے ہیں کہ زبیر بن بکار روایت کرتے ہیں کہ امام حسن مجتبی نے جسم شریف امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا
لاکر بقیع میں دفن کیا اور حضرت امام سمہودی کی تحقیق سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے پس جسوقت کہ زیارت کرنیوالا اس قبہ شریف پر
پہونچے تو تمام ائمہ کی نیت کرکے سلام کرے **دوسرا قبہ حضرت عثمان ابن عفان رض کا** ابن شیبہ نقل کرتے ہیں
لوگوں نے چاہا کہ آپکو حجرہ اقدس رسول مقبول میں دفن کریں اور آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رض سے بھی زندگی میں
اجازت لے لی تھی لیکن مفسدوں نے آپکو وہاں دفن ہونے دیا اور مستعد فساد ہوئے سو آخرکار آپکو جانب مشرق بقیع مقام
حش کوکب جو اب داخل بقیع ہے دفن کیا **تیسرا قبہ حضرت ابراہیم ابن خاتم النبیین صلعم کا** کہ اوسمیں قبر حضرت عثمان
بن مظعون اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص کی قبہ چوتھا ازواج مطہرات کا سوائے حضرت خدیجہ کے کہ آپ

اول قبہ اہلبیت کا

بیان مکان سر مبارک جناب سید الشہداء کا جنت البقیع میں

دوسرا قبہ حضرت عثمان بن عفان رض

کی نعلین کے قبرستان جنت المعلیٰ میں مدفون ہیں اور حضرت میمونہؓ کی تمام سرف میں دفن ہیں قبہ پانچوان رسول مقبول صلعم کے صاحبزادونکا ہے آنحضرت فاطمہؓ کی قبہ چھٹا عقیل بن ابی طالب حضرت علیؓ کے بھائیکا قبہ ساتوان نافع کا جو مولے تھے عبداللہ بن عمرؓ کے قبہ آٹھوان حضرت امام مالک کا اور قریب آپکے مزار کے امام نافع قاری کی بھی قبر شریف ہے قبہ نوان حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا قبہ دسوان فاطمہ بنت اسد حضرت علیؓ کی والدہ ماجدہ کا قبہ گیارہوان حضرت ابو سعید خدریؓ کا قبہ بارہوان حضرت صفیہ کا جو حضرت صلعم کی پھوپھی تھین مگر یہ تینون قبہ احاط دیوار کے باہر ہین اسقدر اصحاب سیر نے آثار و اخبار سے تحقیق فرماکر لکھے ہین علاوہ ان مقابر کے جو معتبر ہے اور قبے کہ مدینہ طیبہ کے اطراف میں مشہور ہین اور سلاطین نے اپنے اپنے عہد مین اونکو تعمیر کیا وہ یہ ہین قبہ سیدنا حضرت اسمٰعیل بن امام جعفر صادق کا جنکا بقیع سے مغرب کی طرف دیوار شہر کے اندر بڑا قبہ بنا ہوا ہے قبہ سیدنا مالک بن سنان ؓ جو پدر بزرگوار والد ماجد حضرت ابو سعید خدریؓ کا جو مدینہ طیبہ کی دیوار مصری کے پاس قریب دروازے کے ہے وہ قبہ نفس زکیہ حضرت مہدی پوتے حسن مثنیٰ کا جو ابو جعفر منصور کے زمانے مین شہید ہوئے اونکا قبہ باہر مدینے کے جبل سلع سے مشرق کی طرف ہے پس مستحب ہے کہ ہر روز بعد زیارت جناب سرور عالم صلعم کے جنت البقیع کی زیارت کرے اور بعد سلام کے یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَھُمْ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَھُمْ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَھُمْ پھر گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو شخص قبرستان مین آوے اور گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر ثواب اوسکا اہل مقبرہ کو بخشے اللہ تعالیٰ اوسکو اجر بقدر شمار ہر مردے کے جو اوس مقبرے مین ہین دیتا ہے اور چاہئے کہ قبہ سلام کے تمام آل و اصحاب اور مسلمانوں کی نیت کرے اور ہر ایک جگہ تھوڑی تھوڑی دیر ذکر و تسبیح کے ساتھ ٹھہرتا جاوے خداوند کریم سب مسلمانونکو مقام مقدس کی زیارت سے مشرف کرے

فصل چوتھی

شہداء احد اور بدر کے فضائل مین وغیرہ اذکار مناسب

اہل اسلام پر پوشیدہ نہین کہ حق تعالیٰ نے شہداء احد کو بہت بڑی بزرگیان عطا فرمائی ہین ابن عمرؓ سے منقول ہے کہ جو شخص شہداء احد پر گذرے اور اونپر سلام کرے تو وہ دن قیامت تک اوس شخص پر سلام بھیجتے رہتے ہین اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم قریب لاش مبارک حضرت مصعب بن عمیرؓ کے کہ آپ شہداء احد مین کھڑے ہوئے اور یہ آیت شریف پڑھی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ اَللّٰھُمَّ اِنَّ عَبْدَكَ وَنَبِیَّكَ یَشْھَدُ اَنَّ ھٰؤُلَاءِ شُھَدَاءُ پھر فرمایا کہ ا ر شہداء کے مکین اسلام

جو شخص کہ انپر سلام کرے تو جبتک کہ زمین آسمان قائم ہے وہ جواب سلام کا دیتے ہین بعد اسکے آپ
دوسری جگہہ کھڑے ہوے اور فرمایا کہ یہ اصحاب میرے ہین کہ دن قیامت کے اونکے حق مین
گواہی دونگا حضرت ابابکر صدیق رضؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم کیا ہم آپکے اصحاب نہین ہین
فرمایا کہ تم اصحاب میرے ہو لیکن نہین جانتا ہون کہ تم بعد میرے کیا کرو اور یہ تو خیر و سلامتی سے
دنیا سے رخصت ہوگئے وارد ہوا کہ جب رسول مقبول صلعم حضرت حمزہ سید الشہدا رضؓ کی لاش مبارک کے
جا کر کھڑے ہوے تو آپنے دیکھا کہ ملعونون نے آپکے گوش و بینی قطع کیے ہین معاذ اللہ منہا اور شکم اطہر کو
پارہ پارہ کیا تو آپنے وہان چند کلمات افسوس و حسرت اور غیظ و غضب کے فرمائے اور فرمایا
کہ مجکو ہرگز ایسی مصیبت نہ پہونچے گی اور ہرگز اس سے زیادہ غصہ کی جگہہ نہ کھڑا ہونگا کہ اسی درمیان
حضرت جبرئیلؑ وحی لائے مکتوب فی اہل السموات السبع حمزۃ ابن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ
غرض آپنے شہدا احد کو بے غسل و کفن اونہین خون آلودہ کپڑون سے دفن کر دیا اور ایک ایک قبر مین
دو دو شہیدون کو دفن کیا اور جسکو قرآن مجید زیادہ یاد تھا اوسے آگے کیا حدیث صحیح مین وارد ہوا
کہ اللہ تعالی نے شہدا کی ارواح کو سبز طائر کے قالب مین رکھکر اجازت دی ہے کہ بہشت مین
جہان چاہین سیر کرین جو چاہین کھاوین اور رات کو سونے کی قندیلون مین کہ سایۂ عرش مین ہین
جا رہتی ہین اور بھی حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ اللہ تعالی جل جلالہ نے شہدا احد کو اپنے حضور مین
بلا کے اونسے کلام کیا اونہین سے عبد اللہ والد جابر رضؓ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمہین کسی چیز کی
خواہش ہو تو بیان کرو دیجاوے اونھون نے عرض کیا کہ ہمین سب نعمتین بہشت کی ملتی ہین ہمین
اب کسی شی کی خواہش ہو البتہ ایکبات کی خواہش ہے کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیرے لیے
پھر شہید ہون اللہ تعالی نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار جانا نہین ہو سکتا اسوجہ سے یہ آرزو تمہاری
حاصل نہ ہوگی تب اونھون نے عرض کیا کہ ہمارا حال ہمارے بھائیون کو پہونچا دیا جاوے تب اللہ تعالی نے
یہ آیتین نازل فرمائین وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا آخر تک لکھا ہے کہ جو صحابہ رضؓ
کہ غزوہ احد مین بھاگے اونکا قصور اللہ تعالی نے معاف فرمایا اسلیے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار
رسول مقبول صلعم کے تھے یہ قصور اونسے بمقتضای بشریت ہو گیا تھا قرآن مجید مین آیت عفو کی موجود ہے
اسی غزوہ مین رسول مقبول صلعم کا دندان مبارک شہید ہوا کہ وہ مقام قریب حد پہار کے ہے

لوگ زیارت کرتے ہین اسی غزوہ مین رسول مقبول صلعم نے حضرت طلحہؓ کے حق مین ارشاد فرمایا
اوجب طلحۃ یعنی طلحہؓ نے اپنے لیے جنت واجب کرلی اور شہدار احد بقول صحیح ستر ہین
انہین سید الشہدار حضرت حمزہؓ ہین اخبار صحیحہ مین وارد ہوا کہ بعد گذرنے چھیالیس برس کے
جو بعض شہدار احد کی قبرین کھولین تو اونکو ویسی ہی تر و تازہ مانند غنچہ ہائے گل زخمون پر ہاتھ دھرے ہوے
پایا اور جب زخمون پر سے ہاتھ اوٹھائے ہین خون تازہ اون زخمون سے جاری ہوتا ہی اور یہ غزوہ
ساتوین یا گیارھوین شوال کو واقع ہوا رسول مقبول صلعم نے شب برات مین واسطے شہدار احد کے
استغفار کیا ہی جیسے کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہی پس شب برات مین شہدار احد
اور اور مردون کے لیے استغفار کرنا اور اونکو ثواب پہونچانا مطابق سنت کے ہی اور ایک روایت مین آیا
وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم ہر سال شہدار احد کی قبرون پر آتے تھے اور فرماتے تھے سلام علیکم
بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور مقام شہدار احد کا ایک احاطہ ہی جانب مغرب مشہد مقدس
حضرت حمزہ سید الشہدار کے اوسمین علیحدہ علیحدہ نشان قبرون کا نہین ہے مدینہ شریف سے یہ مقام
قریب تین کوس کے ہے پس علمار دین لکھتے ہین کہ زیارت شہدار احد کی جمعرات کو
مستحب ہی اور وقت زیارت کہے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار السلام
علیکم دار قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اور آیۃ الکرسی اور قل ہو اللہ پڑھے
اسیطرح علمار دین لکھتے ہین کہ جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ ہی اور باقی صحابہ سے افضل ہین
اور سب بہشتی ہین رسول مقبول صلعم اور خلفار راشدین اہل بدر کی بہت توقیر و اکرام
کرتے تھے صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ حضرت جبرئیل نے رسولخدا صلعم سے بیان کیا
کہ جسطرح تمھارے اصحاب مین اہل بدر عالی رتبہ ہین نسبت باقی اصحاب کے اسیطرح جو ملائکہ
کہ جنگ بدر مین حاضر ہوے تھے وہ اشرف و اعلی ہین نسبت اور ملائکہ کے حدیث شریف مین وارد ہوا
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ تم نہین جانتے ہو اے عمر کہ اللہ تعالی نے ایک توجہ خاص کی
اہل بدر پر اور اونہین کہا اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم یعنی جو تمھارے جی مین آوے کرو
ہمنے تمکو بخشدیا بروایت مشہور اہل بدر تین سو تیرہ آدمی تھے ستتر مہاجرین مین سے
اور دو سو چھتیس انصار مین سے ف علمار دین لکھتے ہین کہ اہل بدر کی وجہ تفضیل یہ ہی

کہ اونسے تائید دین متین کی ہوئی ایسی موقع پر کہ دین کی جڑ قائم ہوگئی اس سے معلوم ہوا کہ تائید دین متین افضل عبادات ہے

فصل پانچوین مدینہ طیبہ کے جنگلون اور پہاڑون کے فضائل مین

عاشقان در دولت احمدی و طالبان آستانہ اقدس مصطفوی پر پوشیدہ نہ رہی کہ حق سبحانہ تعالے جل جلالہ نے اپنی حبیب محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے شہر مبارک کی جنگلون اور پہاڑون کو بھی بہت بڑی بزرگیان عنایت فرمائی ہین اونمین سے چند اسجگہ لکھی جاتی ہین کہ کتب احادیثمین وارد ہوا کہ احد پہاڑ عاشق اور معشوق حبیب کبریا ہی اور جناب سید الشہدا حضرت حمزہ رضی کا مقام شہادت ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے احد پہاڑ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ ھذا جبل یحبنا و نحبہ یعنے یہہ پہاڑ ہی کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور ہم دوست رکھتے ہین اوسکو اہل حدیث لکھتے ہین کہ حضرت صلعم نے یہ فضیلت احد پہاڑ کے حق مین کئی وقتون مین بیان فرمائی ہے جیسے کہ بخاری کی کئی روایتون سے ظاہر ہی حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ ایک روز نظر اطہر آنسرور صلعم کی جبل احد پر پڑی تو آپنے تکبیر کہی اور فرمایا کہ ھذا جبل یحبنا و نحبہ علی باب من ابواب الجنۃ و ھذا عیر جبل یبغضنا و نبغضہ علی باب من ابواب النار یعنی یہ پہاڑ ہے کہ دوست رکھتا ہی ہمکو اور ہم اوسکو دوست رکھتے ہین اور ہوگا یہ اوپر ایک دروازہ کے دروازون جنت سے اور یہہ عیر پہاڑ ہے کہ بغض رکھتا ہی ہم سے اور ہم اس سے بغض رکھتے ہین اور ہوگا یہ اوپر دروازہ کے دروازون دوزخ سے

ف عیر نام ایک پہاڑ کا ہی مقابل احد پہاڑ کے مکہ شریف کو رستہ مین کہ حبیب خدا نے اوسکو دشمن اپنا بیان فرمایا اسجگہ علماء دین فرماتے ہین کہ دوستی اور دشمنی اور نیک بختی اور بدنصیبی جمادات مین بھی خدا نے پیدا فرمائی ہی امام نووی رضی فرماتے ہین کہ محبت مذکور حدیث شریف مین طرفین سے ثابت ہی یعنی یہی آنحضرت صلعم کی جانب سے اور بھی جانب جبل احد سے پس اسیوجہ سے یہ پہاڑ جنت مین رسول مقبول صلعم کے ہمسایہ مین ہوگا حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی فرماتے ہین کہ جس صورت مین کہ پہاڑ اور سب جمادات و نباتات وغیرہ خدای برحق کی تسبیح و تہلیل مین مصروف ہین کہ خداوند کریم فرماتا ہے وان من شیء الا یسبح بحمدہ اگر محبت حبیب کبریا بھی موصوف ہون تو کچھ محل تعجب نہین و نعم ما قیل ؎ سر حب ازلی در ہمہ اشیا جاریست ⁂ ورنہ بر گل نزدی بلبل مسکین فریاد ⁂ اسیوجہ سے محققین علماء اس بات پر متفق ہین کہ رسول مقبول صلعم مبعوث ہین

طرف تمام مخلوقات کی کچھ خصوصیت جن وانس اور فرشتون کی نہین ہی بلکہ آپ رسول کل عالم کے ہین
حتی کہ نباتات وجمادات کی علاوہ اسکے ایکبار رسول مقبول صلعم احد پہاڑ پر چڑھے ہوی تو اوسکو
کمال جنبش اور بیقراری پیدا ہوئی تو آنحضرت اس پہاڑ سے خطاب فرمایا اسکن یا احد فانما علیک
نبی او صدیق او شہید پس یہ خطاب بہت بڑی دلیل قوی اور روشن ہی اسبات پر کہ انمین خدانے علم عقل بھی
پیدا فرمایا ہی اور ظاہر ہے کہ عشق ومحبت لوازم فہم وعقل سے ہی علاوہ اسکے سلام کرنا حجر کا حضرت کو
اور رونا ستون حنانہ کا آپکے فراق مین وغیرہ دلیل روشن ہی ثبوت مدعا پر اور جیسے کہ اہل مدینہ آنحضرت صلعم
حق مین دو طرح پر ہوی مخلص اور منافق اسیطرح بقاع واماکن مدینہ طیبہ بھی دو طرح پر ظاہر ہوئی یعنی یہ
کہ جبل عیر جانب منافقون اہل مسجد ضرار کے واقع ہوا اور آخرت مین بھی اونھین کے ساتھ دوزخ مین ہوگا
وارد ہوا کہ ابن ابی وغیرہ جماعت بڑی منافقون کی جنگ احد کے روز حضرت کی ساتھ نکلی لیکن
جبل احد تک کہ مقام صدیقون اور حبیبون کا ہے نہ جا سکے رستہ ہی سے پھر آئے لکہا ہے
کہ جسوقت جناب رسالت مآب صلعم کسی سفر سے پھرتے تھے تو جب آپ قریب احد پہاڑ کی پہنچتے تھے
تو آپ اوسکو دیکھکر نہایت خوش ہوتے تھے اور وہ بزبان حال اہل مدینہ کو خبر پہونچنے حبیب کی
دیتا تھا پس ظاہر ہے کہ یہ کام محبون اور دوستدارون کا ہے شیخ لکہتے ہین کہ اتبک مشاہدہ محبت
اور عداوت آنسرور صلعم کا ان دونون پہاڑون مین یعنی جبل احد وجبل عیر مین نورانیت اور تاریکی
اور خوشنودی اور غمگینی سے ظاہر ہے کہ کسی صاحب نظر پر مخفی نہین ہے ہر وقت اور ہر حالت مین
یعنی جب احد پہاڑ کیطرف کو نظر کیجاتی ہے تو نور وسرور اوسمین عیان دکھلائی دیتا ہے
کہ انکار اوسکا نعوذ باللہ بیچ حکم انکار ظاہر شئے کے ہے اور پریشانی اور تاریکی ہر وقت
جبل عیر مین نمودار ہے کیونکہ وہ دشمن سید ابرار ہے نعوذ باللہ علماء دین فرماتے ہین کہ احد مشتق
توحد سے ہے کیونکہ وہ پہاڑ بھی علٰحدہ ہے اور پہاڑون سے کسی پہاڑ سے ملا نہین ہے
فی الحقیقت جبل احد ایک کوہ علٰحدہ ظاہر وعیان ہے مقابل مدینہ منورہ کی جانب شمال مین
مسافت دو میل یا قدرے زائد یا یہ وجہ کہ جو کہ وہ مقام مقتدائی اہل ایمان اور اہل توحید کا ہے
اسوجہ سی اوسکا نام احد رکھا گیا پس کونسا نام اس سے زیادہ فاضل ہے اسوجہ سی کہ مشتق احدیت کی ہے
کہ صفت لازمہ ذات احد مطلق سے ہے بخلاف عیر کے کہ نام حمار وحشی کا ہے کہ برائی اخلاق

اور بدا و صافی مین مشہور ہی روایات معتبرہ مین وارد ہوا کہ احد پہاڑ ہے پہاڑون جنت سے
جب تم گذرو اوسپر تو کھاؤ اوسکے درختون کے میوون کو اگر وہ نہو وین تو اوسکے جنگل کی
گھاس کھاؤ حضرت زینبؓ بنت نبط اپنی اولاد کو کہا کرتی تھین کہ جاؤ واسطے زیارت احد پہاڑ کے
اور لاؤ میرے واسطے اوسکی گھاس کو حدیث شریف مین وارد ہوا الحد علی رکن من ارکان الجنۃ
وعیر علی رکن من ارکان النار یعنی احد پہاڑ اوپر رکن کے ہے ارکان جنت سی اور عیر اوپر رکن کی ہے
ارکان نار سی طبرانی حضرت عمرو بن عوفؓ سی روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا چار پہاڑ
ہین پہاڑون جنت سی اور چار نہرین ہین نہرون جنت سی اور چار ملاحم ہین ملاحم جنت سے
پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ کونسی پہاڑ ہین آپنے فرمایا کہ احد کہ وہ دوست رکھتا ہے ہمکو
اور ہم اوسکو دوست رکھتے ہین اور ورقان پہاڑ ہے پہاڑون جنت سی اور طور پہاڑ ہے
پہاڑون جنت سی اور لبنان پہاڑ ہے پہاڑون جنت سی اور چار نہرین یہ ہین نیل اور فرات
و سیحان و جیحان اور چار ملاحم یہ ہین بدر و احد و خندق و حنین اسیطرح ابن شیبہ نے اس حدیث کو
روایت کیا بعض روایات مین وارد ہوا کہ بنیاد عمارت کعبہ شریف کی چھ پہاڑون سی ہوئی ہے
ابو قبیس و طور و قدس و ورقان و رضوی و احد ابن شیبہ حضرت انس ابن مالکؓ سی روایت کرتے ہین
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جبکہ حضرت رب العزت نے کوہ طور پر تجلی فرمائی تو چھ پہاڑ سطوت اور عظمت
تجلی رب العزت سی اوڑے تین ٹکڑے مدینہ منورہ مین گرے احد و ورقان و رضوی اور تین
مکہ معظمہ مین گرے حرا و ثبیر و ثور ف ورقان ایک پہاڑ ہے مکہ شریف کے رستہ مین چار منزل
اسیطرح رضوی پہاڑ ہے ابن شیبہ حضرت جابر ابن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہین کہ جب موسیٰؑ
اور حضرت ہارون بقصد حج یا عمرہ مکہ معظمہ مین پہونچے تو پھرتے وقت جب مدینہ طیبہ مین پہونچے
تو احد پہاڑ پر اوترے کہ یکا یک پیام اجل حضرت ہارون کا وہان پہونچا چنانچہ آپ وہین دفن ہوئے
قبر اپکی مشہور و معروف ہی وارد ہوا کہ رسول خدا صلعم جب غزوہ ابواء مین ورقان پہاڑ کی پاس پہونچے
آپنے فرمایا کہ جانتے ہو کہ نام اس پہاڑ کا کیا ہی نام اسکا جمت ہی بعد اسکے آپنے دعا کی اور فرمایا
اللھم بارك فیہ وبارك لاھلہ فیہ بعد اسکے فرمایا کہ جانتے ہو کہ نام اس جنگل کا کیا ہی یہ سجاسج ہے
اور یہ جنگل ہی جنت کی جنگلون سے ستر پیغمبرون نے پہلے مجھسے اس جنگل مین نماز پڑھی ہی اور موسیٰ بن عمران کا

حضرت ہارون کی قبر

ستر ہزار بنی اسرائیل سی یہان اوترے اور آپنی دعا قطرونے یہان پہن کرناقہ ور قارپر سوار ہوے اور قیامت قائم ہوگی جبتک کہ عیسی ابن مریم بھی بقصد حج یا عمرہ اس جنگل مین نگذرین اور منجملہ جنگلون مقدس سی وادی عقیق ہی کہ جابجا احادیث مین اوسکے فضائل وارد ہوی ہین حدیث صحیح مین ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ وہ فرماتے تھے آنحضرت صلعم سے سنا مینے کہ آپ وادی عقیق کی شان مین فرماتی تھی کہ آج کی رات فرشتہ آیا میرے پاس اور اوسنے کہا کہ صل فی ھذا الوادی المبارک یعنی نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور دوسری حدیث مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سی روایت ہے کہ العقیق وادی مبارک یعنی عقیق جنگل مبارک ہی اور حضرت انسؓ سی روایت ہی کہ اونہون نے کہا کہ ایکبار رسولنہ صلعم کے ساتھ وادی عقیق کیطرف گیا مین آپنی فرمایا کہ ای انسؓ ستین تمہارا کیا اس جنگل کے پانی سے بہرے کہ مین اس جنگل کو دوست رکہتا ہون اور وہ مجکو دوست رکہتا ہے حضرت ابن عباسؓ سی روایت ہی کہا اونہون نے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے کہ سنا مینے رسولنہ صلعم اور آپ تھی اوسوقت وادی عقیق مین کہ آجکی رات آیا میرے پاس ایک آنیوالا پروردگار میرے کیطرف سی یعنی فرشتہ اور اوسنے مجہہ سے کہا کہ نماز پڑہ اس جنگل مبارک مین اور کہہ عمرہ حج مین اور ایک روایت مین آیا کہ کہہ عمرہ اور حج یعنے نماز پڑہنا اس جنگل مین مانند حج اور عمرہ کی ہے روایت کیا بخاری نی ف اہل حدیث لکہتے ہین کہ وادی عقیق قبا سی ایک دن کی راہ ہے اہل اسلام کو مقام غور کرنیکا ہے کہ جس شہر پاک کی جنگلون کے یہ فضائل اور مناقب ہون تو خاص اوس شہر مقدس یعنی مدینہ طیبہ کے کیا فضائل بیان کیے جاوین رب العالمین ان جنگلون مقدس کی زیارت سب مسلمانون کو نصیب فرمائی آمین

فضائل وادی عقیق

باب گیارہوان فصل پہلی مسجد نبوی کی شروع تعمیر کے بیان مین

علماء سیر لکہتے ہین جب ناقہ سرور عالم صلعم کا دروازہ مسجد پر بیٹھا تو رسول مقبول صلعم سنے فرمایا ھذا المنزل ان شاء اللہ تعالی یعنے یہ البتہ ہمارے اوتارنے کی جگہ ہے انشاء اللہ تعالے پہر آپ سواری پرسی اوترے اور یہ آیت شریف پڑھی رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَکًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اوندنون مین اوس جگہہ کہجور کے درخت تھی اور اوسمین حق دو یتیمون کا تھا آپنی اونکو بلایا اور جگہ واسطی مسجد کی قیمت سی چاہا اونہون نی ہرچند عرض کی کہ حضور کی نذر ہے لیکن آپنی بدون مثقال

وہ زمین اونسی خریدی اور حضرت ابابکر صدیق نے قیمت ادا کی پس آپنے اوسجگہ کو صاف کیا اور تعمیر مسجد شریف کی شروع فرمائی بقیع مین قریب بیر ایوب کے اینٹین بنوائین اور آپ ذات خاص سے اینٹین اوٹھا کر لاتے تھے اور صحابہ بھی آپکے ساتھ لاتے تھے اور آپ واسطے شوق بڑہانے صحابہ کے یہہ فرماتے تھے اللھم لا خیر الا خیر الاخرۃ فارحم الانصار والمھاجرۃ یعنی ای اللہ نہین خیر چاہتا ہون مگر خیر آخرت کی ہپس رحم کر انصار اور مھاجرین پر حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ ایکبار مینے دیکھا کہ رسول مقبول صلعم شکم مبارک سے تا سینہ مبارک تک اینٹین اوٹھائے ہوے لیئے آتے تھے مینے دیکھکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مجکو دیجیے کہ لیجاؤن آپنے فرمایا کہ اینٹین بہت ہین تو بھی اوٹھا لا یہہ مجکو لیجانے دی اور فرمایا یا ابا ھریرۃ لا عیش الا عیش الاخرۃ یعنے ای ابو ہریرہ نہین عیش ہے مگر عیش آخرت کا مگر علماء سیر لکھتے ہین کہ شاید یہہ حال دوسری بنا کا ہو اسوجہ سے کہ حضرت ابو ہریرہ سال فتح خیبر مین ایمان لائے ہین اور مسجد شریف کی بنا مقدم ہے حدیث صحیح مین وارد ہوا کہ ہر صحابی ایک ایک اینٹ اوٹھاتے تھے اور عمار بن یاسر دو دو اوٹھاتے تھے رسول مقبول صلعم نے اونکو دیکھکر فرمایا ویح یا عمار یقتلہ الفئۃ الباغیۃ یعنے افسوس ہے ای عمار قتل کریگی اوسکو ایک گروہ باغی بلاویگا وہ اونکو طرف جنت کے اور وہ بلاوینگے اوسکو طرف دوزخ کی یہہ پیشین گوئی از قبیل معجزات جناب سید الکائنات تصور کرنا چاہیے مسلم نے حضرت ابی قتادہ سے روایت کی ہے کہ ایام غزوہ خندق مین عمار بن یاسر خندق کھودتے تھے حضرت نے اونکے سر پر ہاتھ پھیر کے فرمایا کہ افسوس ابن سمیہ تجکو ایک گروہ باغیونکا قتل کریگا اسے سمیہ حضرت عمار کی مان کا نام ہے جناب رسول مقبول صلعم نے براہ شفقت عمار کے سر پر ہاتھ پھیر کے یہ خبر فرمائی کہ تمہین باغی لوگ شہید کرینگے سو مطابق اس خبر کے واقع ہوا کہ حضرت عمار جنگ صفین مین حضرت علی رض کے ساتھ تھے اور معاویہ کی لشکر نے اونکو شہید کیا طبرانی نقل کرتے ہین کہ ایک انصاری کا مسجد کے ہمسایہ مین گھر تھا رسول خدا صلعم نے اوس انصاری سے فرمایا کہ یہہ گھر بعوض بہشت کی گھر کے مجکو دیدے اوس انصاری نے توفیق اس معاملہ کی نہ پائی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم مین مرد فقیر اور عیالدار ہون اور سوائے اسکے اور جگہہ نہین رکھتا ہون آپنے یہ عذر اونکا قبول فرمایا لیکن حضرت عثمان نے اوس گھر کو

دس ہزار درم مین خرید کیا اور آپکو آنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم وہ گھر مجھسے بعوض بہشت کے گھر کے
خرید لیجیے آپنے اوسی شرط پر خرید لیا اور مسجد شریف مین اوسے داخل کیا کتب حدیث مین وارد ہے
کہ مسجد شریف کی تعمیر مین آنحضرت نے ایک پتھر رکھکر ارشاد کیا حضرت ابوبکر صدیق رض سے کہ تم ایک پتھر
اس پتھر سے ملاکر رکھو اور حضرت عمر رض سے متصل پتھر حضرت ابوبکر صدیق کے اور حضرت عثمان رض سے
متصل پتھر حضرت عمر رض کے پتھر رکھواکے فرمایا ھؤلاء الخلفاء من بعدی یعنی یہہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے
بعد سو مطابق اسی پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کے تعمیر مسجد کے کام مین برابر شریک
رہتے تھے چھت مسجد شریف کی کھجور کی شاخون کی اور ستون کھجور کی لکڑی کے بنوائے اور زمین ریگ
اور کسیطرح اوسمین زینت ونقاشی کا کام نہ کیا وارد ہوا کہ پہلے مسجد شریف نبوی کے سولہ مہینے یا سترہ مہینے
قبلہ بیت المقدس کیطرف رہا جب آیت تحویل قبلہ نازل ہوئی فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
حضرت جبرئیل بحکم الٰہی حاضر ہوے اور جتنے پہاڑ درخت وغیرہ بیچ مین حاجب تھے اون سبکو ہٹاکے کعبہ معظمہ
اوٹھا لیا اور بنا قبلہ مسجد نبوی جانب میزاب رحمت کعبہ شریف کو دیکھکر کی گئی اور بعد پھرنے قبلہ کے
چودہ یا پندرہ روز تک مصلے حضرت کا پیچھے اسطوانہ مخلق کے رہا جسکو اب اسطوانہ عائشہ صدیقہ رض
کہتے ہین بعد اسکے مصلے شریف جہان اب محراب نبی ہے قرار پایا محراب کی بنا عمر ابن عبدالعزیز کے
وقت مین ہوئی کہ وہ بنی امیہ کیطرف سے امیر مدینہ طیبہ تھے احادیث صحیحہ مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم
جو پہلے رکھنے منبر شریف کے خطبہ پڑھتے تھے تو آپ بسبب تکلیف ہونے زیادہ دیر کی وجہ سے
ایک کھجور کی لکڑی پر تکیہ فرما لیتے تھے تو ایک انصار کی بی بی کے غلام نے عرض کی کہ اگر حضور کا
حکم ہو تو ایک منبر تیار کرون آپنے اوسکی عرض قبول فرمائی اور اوسنے منبر تین زینہ کا بنایا
تیسرا درجہ مقام نشست رسول مقبول صلعم کا تھا جبکہ آپنے اوسجگہ کو چھوڑکر منبر اطہر پر خطبہ پڑھنا
اختیار فرمایا اب وہ لکڑی کہ جسپر حضور گاہ گاہ تکیہ فرما لیتے تھے صدمہ فراق مصطفوی سے شق ہوگئی
اور مانند اونٹنی کی آواز کے گریہ وزاری شروع کی اور ہچکیان لینے لگا جیسے بچہ رونے سے
چپ کرایا جاتا ہے ہچکیان لیتا ہے یہانتک کہ تمام اصحاب اوسکی بیقراری اور زاری دیکھکے بیقرار ہوے
اور رونے لگے رسول مقبول صلعم اوسکی بیتابی ملاحظہ فرماکے منبر شریف پر سے اوترے اور دست رحمت
وشفقت اوسپر رکھا اور اوسکو جسم مبارک سے چپٹا کر لوگون سے فرمایا کہ یہہ ستون ہمیشہ ذکر سنا کرتا تھا

اب جو اسنی وہ سنا تو رونی لگا بعد اسکو اوس سی فرمایا کہ اگر تو چاہے تو جسطرح تو تھی اوسی حال پر چھوڑ دون
اور اگر تو چاہی تو بہشت مین تجکو لگا دون کہ جنت کی نہرون اور چشمون سی پانی پیا کری اور ہمیشہ
پھلون سی ہری بھری رہی اور سب بہشتی تیرے پھل کھایا کرین پس بعد ایک لحظہ کے آپنے
صحابہ رضہ سی ارشاد فرمایا کہ اسنی بہشت کی رہنے کو اختیار کیا روایت ہی کہ جب حضرت امام حسن بصری رحمہ
اس حدیث کو بیان فرماتے تھے تو آپ روتے تھے اور فرماتے تھے کہ اسے بندگان خدا
جبکہ فراق احمدی صلعم مین لکڑی نے فریاد کی آخر کیا تم آدمی ہوکر لائق اس رقت کی نہین ہو
قاضی عیاض رحمہ لکھتے ہین کہ حدیث فریاد و زاری کرنے ستون حنانہ کی مشہور و معروف ہے
بلکہ حد تواتر کو پہونچی ہے اسیطرح علامہ تاج الدین سبکی لکھتے ہین کہ صحیح میرے نزدیک یہ ہے
کہ حدیث گریہ ستون کی متواتر ہے ایک جماعت کثیر اصحاب رضہ سی روایت ہی کہ وہ عصا
بعض اصحاب کی پاس تھا غرض اب ستون حنانہ نہین باقی رہا بالفعل اوسی جگہ اسطوانہ مخلقہ ہے
بعض کہتی ہین کہ حنانہ کو وہین دفن کر دیا اور بعض کہتے ہین کہ اوسکی کنگھیان بناکر بطور تبرک کی تقسیم کی تھین
حضرت مولانای روم رحمہ مثنوی شریف مین ستون حنانہ کی روایت کمال آب و تاب سی تحریر فرماتی ہین
الحاصل طول منبر شریف کا بقول صحیح دو گز تھا اور عرض ایک گز اور ہر درجہ ایک بالشت کا تھا
تا زمانہ خلفاء راشدین اسیطور پر رہا پھر اوسکو پوشش پہنائی حضرت عثمان رضہ نی بعد اسکی چھہ درجہ زیادہ کیے
اور اوسپر منبر شریف کو رکھا بعد اسکے خلیفہ مہدی نے اور زیادتی کرنی چاہی مگر حضرت امام مالک رحمہ نے
منع فرمایا بعد جب کہ عمارت کی وہ شکست ہوگیا تو پھر بعض خلفاء عباسیہ نی اور منبر نیا بنایا بعد اسکے
ہر ایک بادشاہ اپنے اپنے عہد مین منبر شریف بناتے گئے یہانتک کہ ۹۹۸ھ ہجرے مین
سلطان مراد خان بن سلیم خان بادشاہ روم کے حکم سے منبر شریف سنگ سفید کا بنایا گیا
اور اوسپر ایک قبہ مشت دہات کا ڈہلا ہوا بنایا بعض فاضلون روم نی اوسکی تاریخ مین یہ مصرع
عربی مین کہا ہے منبر اعظم سلطان ھم آمر با لعالمین سب مسلمانونکو وہ مسجد و منبر دکھینا نصیب فرماوی آمین

فصل دوسری مسجد نبوی کی تغیرات اور زیادات عمارات کی بیان مین جو خلفاء اور ائمہ اسلام کے عہد مین ظہور رہا

علماء سیر لکھتی ہین کہ بعد زمانہ جناب رسول مقبول صلعم کے جو اول زیادتی
کہ مسجد نبوی مین ہوئی حضرت عمر رضہ کے وقت مین تھی اور حضرت ابابکر صدیق رضہ کو یا تو فرصت اس کام کو نہ ہوئی

یا اوسمین آپنے مصلحت نہ دیکھی کہ مسجد نبوی مین کچھ تغیر و زیادتی فرماوین البتہ آپنے جو ستون کہ گر پڑے تھے
اونکی جگہہ اوسیطرح کی بنوا دیے پس حضرت عمر فاروق نے جو اشارہ جناب رسول مقبول صلعم کا مقدمہ مین
پایا تھا تو آپنے بسبب مسلمانون کی کثرت کے وسیع فرمایا مسجد شریف کو چنانچہ سنہ ۱۷ ہجری مین آپنے بڑھایا
مسجد نبوی کو جانب قبلہ و شام و مغرب سے سواے جانب مشرق کے کہ اوس طرف مین حجرے ازواج مطہرات کے تھے
اور آپنے فرمایا کہ اگر رسول مقبول صلعم کی جانب سے مسجد شریف کی زیادتی کر اب مین نہ سنتا ہون تو ہرگز زیادتی
نکرتا مین اگرچہ لوگون پر تنگی ہوتی پس تعمیر حضرت عمر رض کی مانند تعمیر رسولخدا صلعم کے زمانہ کی تھی تعمیر کچی اینٹ
اور چھت اور ستون کھجور کی شاخون سے بنی تھی منقول ہے کہ حضرت عباس رض کا بھی گھر مسجد شریف کے قریب تھا
حضرت عمر رض نے اونسے کہا کہ مسجد مسلمانون کے لیے تنگ ہے اور مین چاہتا ہون کہ وسیع ہو جاوے
پس ایک جانب حجرے ازواج مطہرات کے ہین اور دوسری جانب آپ کا گھر ہے بھی حجرے امہات المومنین کے ہیں
مجکو مجال اونکے گرانے کی نہین ہے یہی گھر آپکا ہے جو قیمت آپ کہین گے بیت المال سے دیجاویگی
یا جسجگہ کہ آپ مدینہ طیبہ مین مکان پسند فرماوین وہین دلوا دونگا یا آپ مسلمانون کے لیے اس مکان کو تصدق کر
پس ان تینون باتون مین ایک اختیار کیجیے حضرت عباس رض نے کہا نہین قسم ہے اللہ کی مجکو ان تینون
باتون مین سے ایک بات بھی قبول نہیں ہے یہ گھر میرا ہے کہ رسولخدا صلعم نے دست مبارک سے میری حد کر دیا
غرض اس مقدمہ مین حضرت ابی بن کعب رض کو منصف کیا اونھون نے ایک حدیث رسول مقبول صلعم کی جو
حضرت عمر رض کے سامنے بیان کی وہ یہ ہے کہ اونھون نے کہا کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے
کہ آپنے فرمایا کہ حق سبحانہ تعالے نے وحی بھیجی حضرت داود ع کو کہ ایک گھر تعمیر کرو واسطے میرے
کہ لوگ مجکو اوسمین یاد کرین حضرت داود ع نے بحکم الہی بنا بیت المقدس کی شروع کی کہ اوس مین
ایک گھر ایک بنی اسرائیل کا بھی آنے لگا حضرت داود ع نے اوس مرد سے کہا کہ اپنا گھر فروخت کر دے
اوسنے قبول نکیا اور ہر چند کہ قیمت اوسکی دی مگر صاحب خانہ نے قبول نکیا اس صورت مین حضرت داود ع کے
دل مین آیا کہ اس گھر کو اس سے لینا چاہیے پس وحی آئی کہ ای داود ع مینے تجکو حکم گھر بنانے کا کیا ہے
واسطے عبادت کی تو گھر آدمیون کا غصب کرتا ہے تو اب اسکی عقوبت یہ ہے کہ تجکو منع اس گھر کے بنانے سے
منع کیا آپنے عرض کی کہ خداوندا میری اولاد مین سے کسیکو مقرر کر کہ وہ اس عمارت کو تمام کرے
پس سلیمان ع نے اوس عمارت کو تمام فرمایا پس جسوقت کہ حضرت عمر رض نے اس حدیث کو سنا اس ارادہ سے باز رہے

لیکن بعد اسکے حضرت عباسؓ نے دیکھا کہ اب مینے اس گھر کو واسطے مسلمانون کی تصدق کیا پس حضرت عمرؓ نے اوسکو مسجد شریف مین داخل کیا اور دوسرا گھر جعفر بن ابیطالب کا اسی گھر کی سمت مین تھا اوسکو اونہون نے آدھا سو ہزار درم مین خرید کیا اور مسجد شریف مین داخل کیا اور آدھا باقی حضرت عثمانؓ کے وقت مین داخل مسجد مین ہوا لکھا ہی کہ حضرت عمرؓ نے انتہا مسجد مین جانب مشرق ایک صفہ تعمیر فرمایا اس مراد سے کہ لوگ وہان شعر پڑھین یا بآواز بلند باتین کرین مسجد شریف مین نہ کوئی شعر پڑھی اور نہ اوسمین بآواز بلند کلام کرے ایکدن دو شخص تھے کہ بآواز بلند مسجد شریف مین باتین کرتے تھے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ جاؤ اور دیکھو تو کہ وہ کون لوگ ہین عرض کیا کہ اہل طائف سے ہین فرمایا کہ اگر دیار غربت سے نہوتے تو البتہ کیے ہوے کی سزا پاتے یہ مسجد پیغمبر صلعم ہے بآواز بلند اسمین کلام نہین درست ہی بعد اسکے حضرت عثمانؓ نے حضرت عمرؓ کی بھی عمارت سے زیادہ بڑھایا بلکہ از سر نو مسجد شریف کی تعمیر فرمائی چنانچہ دیوارین پتھر کی بنائین اور ستون نقش دار بنائے اور اونکو لوہے اور شیشہ سے جمایا اور چھت کو ساج کی لکڑی سے پاٹا اور جانب شمال زیادتی بہت کی گئی اور جنوب و مغرب کیطرف کم اور مشرق کیطرف کو بسبب ہونے حجرون ازواج طاہرات کی کچھ نہ چھیڑا پس عمارت عثمانؓ دس مہینے مین تمام ہوئی سنہ ۲۹ ہجری ربیع الاول کے مہینے مین شروع ہوئی اور سنہ ۳۰ ہجری اول محرم مین تمام ہوئی صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ جب حضرت عثمانؓ نے ارادہ بنائے مسجد نبوی کا کیا تو بعض کو اس باب مین انکار پیدا ہوا تو اوسوقت آپنے لوگون سے ارشاد فرمایا کہ مینے سنا رسول مقبول صلعم سے کہ آپ نے فرمایا من بنی مسجدا للہ بنی اللہ له بیتا فی الجنۃ یعنے جو شخص بناوے مسجد واسطے اللہ کے بناوے اللہ اوسکے لیے گھر جنت مین اور غالب ہی کہ یہ انکار بعض لوگون کا صرف گرانے مسجد نبوی مین تھا نہ اصل زیادتی مین کیونکہ اصل زیادتی رسول مقبول صلعم کی اجازت سے وقوع مین آئی ہے علاوہ اسکے بروایت حضرت ابوہریرہؓ وارد ہوا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ اگر بنیہ میری مسجد صنعا تک بنائی جاوے تو بھی مسجد میری ہے وارد ہوا کہ سنہ ۲۴ ہجری مین حضرت عثمانؓ نے مسند خلافت پر اجلاس فرمایا تو لوگون نے بسبب تنگی مسجد کے کہ جمعہ کو دن زیادہ ہوتی تھی آپسے شکایت کی آپنے صحابہ سے اس باب مین مشورہ فرمایا بعد منعقد ہونے اجماع صحابہ کے آپ منبر شریف پر بیٹھے اور اس باب مین خطبہ پڑھا اور حدیث نبوی صلعم اور فعل حضرت عمرؓ اور اجماع صحابہ کو دلیل کیا تا غبار شبہہ کا لوگونکے دلون سے اوٹھ جاوے پس آپنے عاملونکو طلب فرمایا

اور مسجد شریف کی بنا شروع کی اور باوجود ہر روزہ روزہ دار ہونیکے اور رات بھر کی عبادت کے
آپ ذات خاص سے مسجد شریف کے کام مین مصروف ہوتے تیسری مرتبہ ولید بن عبدالملک بن مروان نے
مسجد شریف کو بنا کیا آگے اوسکے کسینے خلفا اور امرا مین سے عمارت عثمانی مین داخل کیا بین
عمر بن عبدالعزیز کہ اوسوقت مین ولید کیطرف سے عامل مدینہ منورہ کا تھا اونکو لکھا کہ مسجد شریف کو نئی سر
تعمیر کرو اور اگرد اگرد مسجد شریف کے جتنے گھر ہوں اونکو واجبی قیمت دیکر مول لیلو اور جو انکار کرے
اوسکا گھر گرادو اور جو قیمت نہ لیوے تو فقرا کو بانٹ دو ازواج مطہرات کے حجرے بھی مسجد مین داخل کرد
کہتے ہین کہ جسدن کہ یہہ حکم ولید کا مدینہ طیبہ مین پہونچا اور حجرون مقدس مطہر کو گرایا تو ایک غیبت عظیم
لوگون مین برپا ہوئی کوئی اہل مدینہ مین سے ایسا نتھا کہ نروتا ہو سعید ابن مسیب کہتے تہے کہ مین
کہ کاشکے حجرے رسول مقبول صلعم کے بحال خود چھوڑ دیے جاتے تا لوگ دیکھتے کہ سرور کائنات حبیب کبریا نے
اس دار فنا مین حیات اس طور بسر فرماتے تھے غرض اس زیادتی مین طول مسجد شریف کا دو سو گز ہوا
اور عرض ایک سو ستر سٹھ گز ہوا اور تکلف و آرائش مین نہایت کوشش کی چنانچہ چھت اور دیوارین
اور ستون سب نقشدار اور سنہری کر دیے اور قیصر روم نے بموجب اوسکے درخواست کے چالیس معمار
اوستاد روم کے اور چالیس قبطی روانہ کیے اور اونکے ساتھ اسی ہزار دینار اور قندیلین کہ جنکی
زنجیرین چاندی کی تھین روانہ کین اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ چالیس ہزار مثقال سونا
اور قسم قسم کے اسباب سامان عمدہ بطور ہدیہ روانہ کین پس عمارت کا کام اون کاریگرون نے بنایا
اور اس قسم کی محراب جو اب مروج ہے اول اسیکی وقت مین بنی لکھا ہے کہ جو کاریگر شکل کسی درخت کی
یا کوئی نقش بہتر پتھر پر کھینچتا تھا تو اوسکو مزدوری کے سوا تیس درم بطور انعام ملتے تھے شروع اس عمارت کا
سنہ ۸۸ ہجری مین ہوئی اور سنہ ۹۱ ہجری مین تمام ہوئی تو مدت تعمیر کی تین سال ہوئی اور اس عمارت مین
مسجد کی چارون کونون پر چار مناری بنائی چوتھی مرتبہ ایک بادشاہ نے خلفاء عباسیہ سے جسکا نام مہدی تھا
سنہ ۱۶۱ ہجری مین مسجد شریف کی جانب شمال دس ستونون کو زیادہ کیا اور ویساہی نقشدار اور سنہری کردیا
جیسی ولید کیوقت مین تیار ہی تھی بعد اسکے کسینے مسجد نبوی کو نہین بڑھایا سوا اسکے کہ بعض نے
لکھا ہے کہ سنہ ۲۰۲ ہجری مین مامون رشید نے کچھہ زیادتی کی تھی رب العالمین سب مسلمانوں کو اس مقام اقدس کا
دیکھنا نصیب کرے آمین ف قاضی عیاض لکھتے ہین کہ صفہ ایک سائبان تھا انتہا مسجد نبوی مین تھا

اونمین فقرا اور مساکین صحابہ جو کچھہ اپنے پاس نہ رکھتے تھے اوسجگہ رہتے تھے اسوجہ سے اونکو اصحاب صفہ کہتے ہین
جیسے حضرت ابوہریرہ رضہ اور حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضہ اور یہہ لوگ کبھی کم ہوتے تھے اور کبھی بہت
حافظ ابونعیم حلیہ مین زیادہ سو سے اونکے نام لکھتے ہین اور عوارف المعارف مین لکھا ہے کہ کچھہ کم چارسو
آدمی تھے جب یہہ آیت شریف نازل ہوئی وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ آہ تو رسول مقبول صلعم کو
بحکم الہی اون لوگون کے ساتھہ محبت اور انس ولی زیادہ پیدا ہوا لکھا ہے کہ اکثر ایسا ہوتا تھا
کہ جماعت اصحاب صفہ کی بھوک کی شدت اور صدمہ افلاس سے حبیب کبریا کے در دولت پر آبیٹھتی تھی
آنیوالی لوگ خیال کرتے تھے مگر کہ یہہ دیوانہ ہین رسول مقبول صلعم اونکے پاس تشریف لاتے
اور تشفی اور تسلی اونکی فرماتے کہ تم میرے ساتھہ ہو اور اگر جانو تم اپنے مرتبہ کو کہ خدا کی نزدیک کیا ہے
تو البتہ دوست رکھو زیادہ فقر و فاقہ کو پس کبھی کبھی آپ اصحاب صفہ مین سے ایک ایک دو دو مالدار
صحابیونکو واسطے مہمانی کے حوالہ فرما دیتے اور جو باقی رہتے اونکو اپنے ساتھہ شریک فرماتے
اور جو صدقات سے آتا وہ دیدیتے اور تحفون مین اونکا حصہ لگاتے حضرت ابوہریرہ فرماتے ہین کہ دیکھا
اصحاب صفہ سے ہین کہ دیکھا مینے ستر آدمیونکو اصحاب صفہ سے کہ ہر ایک کی پاس اونمین سے
سوای ایک تہمد مختصر کے دوسری شے نہ تھی یہانتک کہ وقت سجدہ کے اوس تہمد کو بلحاظ ستر عورت
جمع کر لیتے تھے اور اکثر اوقات ایسا ہوتا تھا کہ بھوک کی شدت سے پتھر پیٹ پر باندہ لیتا تھا مین یہانتک
کہ ایکدن رستہ پر بیٹھا تھا مین کہ حضرت ابابکر صدیق رضہ اوس راہ سے گذرے مینے ایک آیت پوچھی
مگر آپنے کچھہ زیادہ توجہ نفرمائی اور چلے گئے بعد اسکے رسول مقبول صلعم وہان رونق افروز ہوے
اور میرا یہہ حال زار نزار دیکھکر تبسم فرمایا اور ارشاد کیا یا ابا ہریرہ رضہ مینے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ
فرمایا چلو مین آپکے ساتھہ ہو لیا آپکے پاس کہین سے ایک پیالہ دودہ کا بطور تحفہ آیا تھا وہ آپ نے
اور مجھسے فرمایا کہ اصحاب صفہ کو بلا لا مینے اپنے دلمین کہا کہ دودہ کتنا ہے جو حضرت اونکو بلاتے ہین
یہ مجکو آپ دیدیتے کہ مین آسودہ ہو جاتا لیکن اطاعت خدا اور رسول سے چارہ نہ تھا اور اصحاب صفہ کو لے آیا
آپنے فرمایا یا ابا ہریرہ رضہ مینے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ یہہ پیالہ دودہ کا لے اور ان سبکو پلا
مینے بموجب حکم کے سبکو پلایا ہر شخص اوس سے آسودہ ہوگیا اور دودہ اوسیقدر رہا مینے وہ
حضرت کی سامنے رکھدیا آپنے تبسم فرماکر ارشاد کیا کہ اب ہم اور تو دونون رہگئے ہین مینے عرض کیا

کہ صدقت یارسول اللہ صلعم فرمایا بیٹھہ جا اور جتنی خواہش رکہتا ہو پی لے میننے خوب سیر ہو کر پیا اور باقی
آپکو دیا آپ شکر خدا بجا لائے اور اوسکو نوش فرمایا اسیطرح روایت کہا تا بڑھ جانے کی برکت
حضرت ابو ہریرہؓ کی ثابت ہی کئی روایتون مین وارد ہوا کہ ہر ایک انصاریون مین سی اپنی اپنی کہجورونمین سے
خوشہ لاتے تہے اور اون سب خوشون کو ایک رسّی مین باندہکر درمیان دو ستونون مسجد شریف کے لٹکا دیتے
اور نیچے اوسکے اصحاب صفہ کو جہلاتے اور اون خوشون کو لکڑی سے جہاڑتے تاکہ بی تکلف وہ کہا وین
ایکدن ایک شخص نے خوشہ خرما ردی لاکر لٹکا دیا آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ اگر صاحب اس صدقہ کا خرما
اس سی بہتر لاتا تو لاسکتا تہا لیکن اوسنے نہ چاہا کہ دن قیامت کی پہیر اس سی خرما کہاوے صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم ورضی اللہ تعالے عن اصحابہ اجمعین

فصل تیسری مسجد نبوی کی فضائل مین

عاشقان مسجد نبوی وطالبان آستانۂ احمدی پر پوشیدہ نہ رہے کہ مسجد نبوی کی فضائل مین بہت حدیثین
وارد ہوئی ہین اونمین سے چند اسجگہ لکہی جاتی ہین صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے
کہ نماز میری مسجد مین یہ جو ہے بہتر ہے ہزار نمازون سے دوسری مسجدونسے مگر مسجد الحرام اور صحیح مسلم مین
اتنا اور زیادہ وارد ہوا بیشک تحقیق مین آخر الانبیا ہون اور مسجد میری آخر المساجد ہے اور دوسری روایت ہے
حضرت جابرؓ نقل کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ نماز میری مسجد مین یہ جو ہی افضل ہی ہزار نماز
دوسری جگہ سے مگر مسجد الحرام اور جمعہ میری مسجد مین یہ جو ہے افضل ہے ہزار جمعہ دوسری جگہ کے
مگر مسجد الحرام اور رمضان المبارک میری مسجد مین یہ جو ہے افضل ہے ہزار رمضان دوسری جگہ کے
مگر مسجد الحرام اور حضرت انس بن مالکؓ سی روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ نماز پڑہنا
میری مسجد مین برابر پچاس ہزار نماز دوسری جگہ کے ہے روایت کیا طبرانی نے تشویق مین
اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ نماز میری مسجد مین برابر دس ہزار نماز کے
اور نماز مسجد اقصی مین برابر ہزار نماز کے اور نماز مسجد الحرام مین برابر لاکہہ کے ہے احیاء العلوم
ف شیخ نے لکہے ہین کہ صاف ظاہر ہوا کہ زیادتی نماز کی مسجد نبوی مین اور انبیاؤن کی مسجد سے
برابر ہزار نماز کے ہے مثل مسجد اقصی کہ حضرت سلیمانؑ کی مسجد ہے سوائے مسجد الحرام کے
کہ مسجد حضرت ابرہیمؑ کی ہے چنانچہ اور حدیثون مین اسکی تحقیق اور تصریح کما حقہ مذکور ہے

چنانچہ طبرانی معجم کبیر مین نقل ثقات روایت کرتے ہین کہ حضرت ارقم رسول مقبول صلعم کی خدمت مین
بیت المقدس کے جانیکے لیے رخصت ہوئے کو آئے آپنے فرمایا کیون جاتے ہو کیا قصد تجارت ہے
اونھون نے عرض کیا کہ قصد تجارت نہین ہے لیکن مین چاہتا ہون کہ اوسمین نماز پڑھون آپنے
ارشاد فرمایا کہ ایک نماز میری اس مسجد مین بہتر ہے اوسجگہ کی ہزار نماز سے اور بعض احادیث مین آیا ہے
کہ نماز بیت المقدس مین برابر ہزار نماز کے ہے دوسری مسجدون سے اسطور مین نقل نماز مسجد نبوی کی
اوپر نماز مسجدون دوسری کے برابر ہزار ہزار کے ہووے غرض حدیث شریف مین جو مسجد الحرام
استثنا کی گئی ہے شیخ ؒ لکھتے ہین کہ اسمین کئی احتمال ہین یا تو واسطے بیان برابری ثواب کے ہے
یعنی مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین برابر ثواب ہو یا یہہ کہ زیادتی ثواب مسجد الحرام کی اوپر ثواب
مسجد نبوی کے ہو یا کمی اوسکی ہو لیکن نہ اس عدد کے ساتھ پس بعض علمائے دین اس باب مین ترجیح
پہلی احتمال کو دیتے ہین یعنے یہہ کہ مسجد الحرام اور مسجد نبوی مین نماز ثواب مین برابر ہے
اور حضرت امام مالک مع اونکی ایک جماعت کی تیسری احتمال کیطرف گئی ہین یعنے یہہ کہ زیادتی ثواب
نماز مسجد نبوی کی سب مسجدون پر ایک ہزار کی ہے لیکن وہ زیادتی مسجد الحرام پر کم ہی ہزار سے
پس بعض مالکیہ تو گئے ہین کہ زیادتی سو کے ساتھ ہے اور بعضے نوسو کہتے ہین اور ہر ایک اپنے اپنے بیان کو
احادیث سے مستنبط فرماتے ہین لیکن جمہور علما مسجد الحرام کی زیادتی کے قائل ہین علمائے دین فرماتے ہین
کہ احادیث مذکورہ مین جو تفاوت اور اختلاف واقع ہوا جائز ہے کہ وقوع اسکا وقتون مختلف مین
بموجب وحی آسمانی اور منکشف ہونے احوال حقائق اشیا کے ہووے جیسے کہ تصریح اسکی شیخ ؒ کما حقہ
اپنی تصنیفات شریف مین فرماتے ہین ف علمائے دین اہتمام کی اسطرح پر تصریح فرماتے ہین کہ یہہ ثواب
اور فضائل مسجد نبوی کے جو مذکور ہوئے تو اوسکے یہہ نہ سمجھنا چاہیے کہ یہہ اوسیقدر مسجد کو شامل ہین
جتنی کہ حضرت صلعم کے عہد مبارک مین مسجد شریف بنی تھی بلکہ مذہب مختار موافق احادیث و عمل اہل سلف
و قول جمہور علما یہی ہے کہ یہہ فضیلت عام ہے یعنے شامل ہے سب زیادتی تعمیرات کو جو رسول مقبول صلعم کے
عہد مبارک کے بعد خلفا اور امرا کے وقت مین ظہور مین آئین چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے
لو مد ھذا المسجد الی صنعا کان مسجدی اور حضرت عمر فاروق رضؓ نے فرمایا لو مد مسجد رسول اللہ
الی ذی الحلیفۃ لکان منہ علاوہ اسکے کھڑا ہونا واسطے نماز کے حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کا نئی محراب بڑھائی ہوئی مین

دلیل قاطع ہو مساوات پر وانہ ترک فضیلت کا اون حضرت کیا ئری غیر متصور ہی اگرچہ افضلیت اور اعظمیت مقام آنحضرت صلعم کی سب مقامون پر باقی ہے اور جو اس مسئلہ کی تفصیل کا مشتاق ہو وہ شیخ کی تصنیفات کو مطالعہ کرے اور اسیجگہ یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ نزدیک کثر علما کے ثواب مذکورہ کی ترقی مین فرض و نفل برابر مین لیکن بعض علما حنفیہ اور اکثر مالکیہ نے اس حکم کی تخصیص فرضون کے ساتھہ کی ہو علاوہ اسکے جیسے کہ ترقی اور زیادتی ثواب کی عبادت نماز مین ان مقامات مقدسہ مین وارد ہوئی اسیطرح وہ انکی تمام عبادات وحسنات کا حکم ہے جیسی کہ بیہقی نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ وہ شروع اس فصل مین مذکور ہو چکی ہے اور اسیطرح علامہ غزالی رح احیاء العلوم مین لکھتے ہین اور حضرت شیخ جذب القلوب مین تحریر فرماتے ہین جو مشتاق ہو دیکھ لے حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ دو شخصون نے باہم جھگڑا کیا اس باب مین کہ اللہ تعالی جس مسجد کی شان مین فرمایا ہی لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوىٰ ایک نے تو کہا کہ وہ مسجد قبا ہی اور دوسرے نے کہا کہ وہ مسجد نبوی ہے پس آئے وہ دونون خدمت گرامی مین آنحضرت فرمایا کہ وہ مسجد میری ہے یہ جو ہے روایت کیا مسلم نے چنانچہ ابن عمرؓ اور زید ابن ثابت اور ابو سعید خدری کا بھی قول ہے اسیطرح صاحب تفسیر احمدی لکھتے ہین علاوہ اسکے اور حدیثین اسکی تائید مین وارد ہوئی ہین مگر قول اکثر یہ ہے کہ وہ مسجد قبا ہی حضرت شیخ استمام مین لکھتے ہین کہ حق یہ ہو کہ آیت کریمہ مذکورہ دونون مسجدونکو شامل ہی احمد و طبرانی بنقل ثقات حضرت انسؓ روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنی نماز پڑھی میری مسجد مین چالیس نمازین اور زیادہ کیا طبرانی نے یہ کہ ناغہ ہوئی اونمین سے کوئی نماز لکھی جاوے واسطے اوسکی برارت دوزخ سے اور برارت عذاب سے اور برارت نفاق سے یعنے وہ شخص عذاب آخرت سے محفوظ ہو جاوے بلکہ جنس عذاب دنیا و آخرت سے امن مین رہے اور مرض نفاق سے کہ بدترین امراض ہے بری ہو جاوے بیہقی سے روایت ہی کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص بحالت طہارت اپنے گھر سے اس ارادہ سے نکلے کہ میری مسجد مین نماز پڑھی تو حج کامل اوسکے نامہ اعمال مین لکھا جاوے اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ آنحضرت فرمایا کہ جو میری مسجد مین اس نیت سے آوے کہ تا آپ کوئی خیر کی بات سیکھے یا دوسرے کو سکھاوے تو وہ بمنزلہ جہاد کرنے والے کے ہے راہ خدا مین اور جو کہ اس قصد سے نہ آوے بلکہ غرض اوسکی مصاحبت یا بیان قصص وحکایات ہو تو وہ مانند اوس شخص کے ہے کہ اپنے محبوب کو دوسرے کے ہاتھہ مین دیکھے

حضرت انس سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جسنے نماز پڑھی چار مسجدوں مین بخشے جاتے ہین
گناہ اوسکے مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد قبا و مسجد اقصے حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین
کہ سنا مینے رسول مقبول صلعم سے کہ آپ فرماتے تھے کہ جسوقت شیطان آواز اذان کی سنتا ہے
تو چلا جاتا ہے یہانتک کہ پہونچ جاتا ہے روحا تک روایت کیا مسلم نے ف روحا ایک جگہ کا نام ہے
کہ مدینہ شریف سے ۳۶ میل ہے ابو بکر بن ابی شیبہ عبد الرحمن بن سابط سے روایت کرتے ہین کہ ایک شخص
مسجد نبوی مین ان کلمات طیبات سے دعا مانگ رہا تھا اللهم انی اسئلك باسمك الذی لا اله الا انت
الرحمن الرحیم بدیع السموات والارض واذا اردت امرا فانما تقول له کن فیکون رسول مقبول صلعم نے اوسکی یہ دعا سنکر
فرمایا کہ اس دعا کرنیوالے سے کہدو کہ دعا اوسکی اسم اعظم کے ساتھ مانگی گئی اور بارگاہ الہی مین مستجاب ہوئی
اور اس دعا کی بھی بڑی فضیلت ہے بسم الله ما شاء الله لا قوة الا بالله رب ادخلنی مدخل صدق و
اخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنك سلطانا نصیرا حسبی الله امنت بالله توکلت علی الله لا حول
ولا قوة الا بالله اللهم انی اسئلك بحق السائلین علیك بحق ممشای هذا الیك فانی لم اخرج بطرا ولا
اشرا ولا ریاء ولا سمعة اخرجت اتقاء سخطك وابتغاء مرضاتك اسئلك ان تبعدنی من النار و
تغفرلی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت شیخ نے لکھا ہے کہ یہ دعا وقت چلنے طرف مسجد شریف کی بلکہ ہر وقت مین مستحب ہے
بروایت حضرت ابو سعید خدری وارد ہوا کہ جو شخص اس دعا کو مسجد شریف کے رستہ مین پڑھے ستر ہزار فرشتے
اوسکی استغفار کے لیے مقرر کیے جاتے ہین اور اقبال فرماوے حضرت رب العزت جل جلاله اپنی وجہ خود
ومقدس سے اور منجملہ آداب مسجد نبوی کے یہہ ہے کہ پہلے داخل ہونیکے کچھ صدقہ دے شروع اسلام مین
جو شخص کہ قصد مناجات بارگاہ حبیب کبریا مین کرتا تھا اوسپر واجب تھا کہ کوئی چیز صدقہ کرتا تھا بعد اسکے
ملازمت اقدس مین حاضر ہوتا تھا چنانچہ آیت کریمہ سے یہہ مضمون صاف ظاہر ہے اذا ناجیتم الرسول فقدموا
بین یدی نجویکم صدقة کہتے ہین کہ اول عمل اسپر حضرت علی کرم الله وجہہ نے کیا بعد اسکے
وجوب اسکا منسوخ ہوگیا اور استحباب باقی رہا اور منجملہ آداب کے یہہ ہے کہ مسجد شریف مین حاضر ہونیکو
بقصد زیارت حبیب کبریا سب کاموں پر مقدم رکھے اور وقت داخل ہونیکے اول سیدھا پانو رکھے
اور یہہ دعا پڑھے کہ ہر مسجد مین داخل ہوتے وقت پڑھنا مستحب ہے اعوذ بالله العظیم وبوجهه الکریم وسلطانه
القدیم من الشیطان الرجیم بسم الله ولا حول ولا قوة الا بالله ما شاء الله لا قوة الا بالله اللهم صل علی سیدنا

محمد عبدك ورسولك وعلى آله وصحبه وسلم تسليما كثيرا اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي ابواب رحمتك اللهم وفقني لما
على كل ما يرضيك مني على حسن الادب السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته السلام علينا
وعلى عباد الله الصالحين لکھا ہی کہ اس دعا کو وقت آنے اور نکلنے مسجد شریف سے ترک نکرے
لیکن وقت نکلنے کے کہے وافتح لی ابواب فضلك بجای رحمتك اور اگر اتنی دعا نہ پڑھ سکے تو قلیل اور کافی
یہ دعا ہے اعوذ بالله بسم الله الحمد لله السلام على رسول الله السلام عليك ايها النبي ورحمة الله وبركاته
حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جسوقت داخل ہو ایک تم مین سے مسجد مین پس چاہیے کہ تحفہ سلام بھیجے
اوپر سرور عالم صلعم کے پس جسوقت کہ داخل ہو مسجد نبوی مین تو نہایت خشوع وخضوع اور تعظیم اور تکریم
اور آداب سے نیچے آنکھین کیے ہوے داخل ہو بعض علما فرماتے ہین کہ نزدیک داخل ہونے مسجد شریف کے
تھوڑا سا ٹھہرے گویا کہ اذن حضوری کا چاہتا ہے غرض داخل ہو کر کھڑا رہے کمال ادب سے
بلاحظہ عظمت محمدی ومشاہدہ سطوت احمدی اور اوس وقت اعتقاد صحیح رکھے شرف حضوری اور حیات وترد
وسماعت سید الکائنات صلعم کا اور دلمین تصور کرے کہ یہ مقام عالیشان جای نزول وحی اور جای ادر
رحمت ارحم الراحمین ورحمۃ للعالمین ہے اور یہ مسجد خاتم النبیین اور مقام سید الانبیا والمرسلین
وحبیب رب العالمین صلعم ہے اور آداب سے یہ ہے کہ جب داخل ہو مسجد شریف مین تو نیت اعتکاف کی
کر لیوی اگرچہ تھوڑی ہی دیر ہو کہ بمذہب بعض علما صحیح ہے پس فضیلت وثواب اعتکاف کی حاصل کر لیگی
اسیقدر کافی اور بس ہے اور دو رکعتین بنیت تحیۃ المسجد ادا کرے اور حضوری قلب کا ثمرہ دھیان رکھ
اور شکر خدا بجالاوے کہ رب العالمین نے اوس مقام اقدس مین اسکو پہونچایا اللہ تعالے
سب مسلمانون کو اوس مقام اقدس اطہر مین نماز پڑھنا نصیب کرے آمین یا رب العالمین

فصل چوتھی مسجد نبوی کے ستونون کے فضائل مین

پوشیدہ نرہے کہ مسجد نبوی مین جن ستونون سے کہ تبرک وتیمن مستحب ہی اور وہی وارد ہوا ہو فی آثار معتبرہ گیارہ
اول وہ ستون جو متصل محراب نبوی صلعم کے ہے امام کے کھڑے ہونیکے مقام سے سیدھی طرف
اور رسول مقبول صلعم منبر بننے کے پہلے اوسیجگہ خطبہ پڑھتے تھے اور لکڑی کھجور کی اوسیجگہ فراق مین
روئی تھی بالفعل اوسیجگہ اسطوانہ مخلقہ ہے بعض اصحاب جلیل القدر اسیجگہ نماز نفل پڑھتے تھے

ف

مخلق اس جہت سے کہتے ہین کہ تخلق ایک خوشبو مشہور کا نام ہے تو وہ اوس ستون کو ملدی تھی بسبب لگجانے
لسی تھی مگر وہ سکے دوسرا ستون جسکو اسطوانہ عائشہ صدیقہ رضی کہتے ہین اور اوسکو اسطوانہ القرعہ اور اسطوانہ
المہاجرین بھی کہتے ہین اسوجہ سے کہ مہاجرین جلیل القدر مثل حضرت ابابکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی سے
ستون کیطرف نماز پڑھتے تھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی سے روایت ہے کہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کہ میری مسجد مین ایک جگہ ہے اس ستون کے آگے کہ اگر آدمیون کو اوسکا مرتبہ معلوم ہو وے تو بدون
قرعہ ڈالے کسیکو نماز اوسجگہ میسر نہو وے روایت کیا طبرانی نے اور دعا اس ستون کے پیچھے مستجاب ہے
تیسرا ستون ابو لبابہ ہے جسکو اسطوانہ توبہ بھی کہتے ہین کہ حجرہ اقدس سے دوسرا ہے اور منبر شریف سے
چوتھا ہے برابر اسطوانہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی کے بجانب حجرہ اقدس کہ درمیان اوسکے اور قبر شریف کے
فاصلہ بیس گز کا ہے واللہ اعلم وارد ہوا کہ ابو لبابہ بڑے رتبہ کے صحابی انصاری سے تھے
اونھون نے اپنے تئین اس ستون سے باندھا تھا کہ رسول مقبول صلعم میرے عذر کو قبول فرماوین
چنانچہ وہ زیادہ دس روز سے زنجیر گران سے اسی ستون سے بندھے رہے اونھون نے قسم کھائی تھی
کہ اپنے تئین اس قید سے کبھی نہ کھولونگا جبتک رسول مقبول صلعم اپنے دست مبارک سے مجکو نہ کھولینگے
اور آب و دانہ نہ کھاؤن یہانتک کہ مرجاؤن پس رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ اگر ابولبابہ اول میرے پاس آتا
تو مین اوسکے واسطے شرط استغفار بجالاتا لیکن اب جو اوسنے اپنی آپکو بدرگاہ رب العزت باندھا ہے
توجبتک حکم الہی نہوگا مین اوسکو نہین کھول سکتا ہون غرض دس روز سے زیادہ اسی حال مین اور بعضے بیس روز
بندھے رہے لکھا ہے کہ آپکی لڑکی آتی تھین اور وقت نماز یا قضائے حاجت اونکو کھولدیتی تھین یہانتک
کہ بسبب شدت بھوک اور پیاس کے سماعت جاتی رہی اور قریب تھا کہ بینائی بھی جاتی رہے کہ آیت کریمہ
اونکی قبول توبہ مین حضرت ام سلمہ رضی کے گھر مین نازل ہوئی یا ایہا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول
آخر تک پس رسول مقبول صلعم نے اوسیوقت آکر اونکو کھولدیا ابن زبالہ حضرت محمد بن کعب رضی سے
روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نماز نفل اسی ستون کے پاس پڑھتے تھے اور بعد نماز صبح کے بھی
رسول مقبول صلعم اسجگہ رونق افروز ہوتے تھے اور آگے آپکے ضعفا و مساکین اصحاب مولفۃ القلوب
اور اصحاب صفہ وغیرہ مہمان گرد اسی ستون کے بطور حلقہ بیٹھتے تھے اور حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم
اون سب مین بیٹھتے تھے اور جو کچھ کہ رات کو قرآن مجید نازل ہوتا تھا آپ اونکے سامنے پڑھتے تھے

اور تعلیم احکام شرعی فرماتے تھے اور وہ لوگ بھی پڑھتے جاتے تھے اللھم صل علی ھذا النبی الکریم الذی ارسلتہ
رحمۃ للعالمین احب الفقراء ومعینا للضعفاء والمساکین بس نزدیک طلوع آفتاب کی جسوقت کہ اہل ثروت وغنا
اور ارباب شرف وملا اصحابہ خدمت شریف مین حاضر ہوتے تھے تو وہ جگہ بیٹھنے کی مجلس قدس مین نہین آتی تھی
اسصورت مین بقصد تالیف قلوب قلب شریف رسول مقبول صلعم کا اون آنیوالون کیطرف کھینچتا تھا
فرمان الہی آیا واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ تا نزتک چوتھا ستون اسطوانہ سریر
کہ ملا ہوا ہی اسطوانہ توبہ سی مشرق کیطرف شباک قدس سی اکثر رسول مقبول صلعم بحالت اعتکاف اسیجگہ
بوریا بچھا کر بیٹھتے تھے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سر مبارک مین شانہ کیا کرتی تھین پانچوان ستون اسطوانہ محرس
کہ اوسکو اسطوان علی ابن ابیطالب بھی کہتے ہین کیونکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر اسیجگہ نماز پڑھتے تھے
اور راتون کو بھی اوسیجگہ بیٹھکے پاسبانی رسول مقبول صلعم کی کیا کرتے تھے مطری لکھتے ہین کہ یہ ستون
اوس دروازہ کے مقابلہ مین ہے کہ رسول مقبول صلعم حضرت عائشہ رضہ کے گھر سے نکل کے مسجد شریف مین
تشریف لاتے تھے چھٹا ستون اسطوانۃ الوفود ہی کہ یہ پیچھے ستون محرس کے جانب شمال کے سر درپائے علم
ایلچیون عرب سی اور اون لوگون سے جو اسلام لانے کیواسطے یا احکام شرع شریف سیکھنے کے واسطے
آپکی خدمت مین حاضر ہوتے تھے تو آپ اسیجگہ اونکو جمال جہان آرا سی مشرف فرمایا کرتے تھے اور بڑی بڑے
ذی رتبہ ملازمت اقدس مین بیٹھتے تھے ساتوان ستون اسطوانہ مربعۃ القبر ہے اور اوسکو مقام جبرئیل بھی
لکھتے ہین کیونکہ اکثر اوقات حضرت جبرئیل وحی لیکر اسیجگہ حاضر ہوتے تھے اور اس ستون اور اسطوانۃ الوفود کے
درمیان ایک ستون ہی کہ حجرۂ شریف کی جھنجری اقدس سے ملا ہوا ہی حضرت جناب فاطمہ زہرا رضہ کے
گھر کا دروازہ اسیجگہ تھا اور رسول مقبول صلعم حجرۂ اقدس سی باہر آنے کے وقت اسیجگہ کھڑے ہو کر
حضرت علی وحضرت فاطمہ وحضرت حسنین رضی اللہ عنہم اجمعین سی مخاطب ہو کر فرماتے تھے السلام
علیکم اہل البیت انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت ویطھرکم تطھیرا حضرت سید سمہودی فرماتے ہین
کہ بالفعل لوگ بسبب بند ہوجانے دروازون کے جھنجریون سی کہ گرد روضۂ اطہر اقدس ہی اس ستون
اور اسطوانہ سریر کے شرف وتبرک سی محروم ہین کیونکہ وہ ستون اندر ہو گئی آٹھوان ستون اسطوانہ تہجد ہے
اور وہ مسجد شریف کی محراب مین آگیا ہی اور حضرت فاطمہ رضہ کے حجرۂ اقدس کی پشت پر ہی شمال کیطرف مین
رسول مقبول صلعم ہر رات بوریا اسیجگہ بچھا کر نماز تہجد ادا فرماتے تھے صحابہ نے جو دیکھا کہ آپ ہر روز نماز

فرمایا ملوبیا ہوئی یا نہ ہوئی پس آنحضرت نے جب ازدحام صحابہ کا ملاحظہ فرمایا تو آپ بوریا لپیٹ کر اندر گھر کے لیگئے
صبح کو صحابہ رضی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم حضور ہر رات یہان نماز ادا فرماتے تھے تو ہم بھی مشرف ہوجاتے آنحضرت نے
فرمایا کہ ڈرا مین اس بات سے کہ تمپر فرض ہوجاوے اور تم ادا نہ کرسکو پس یہ آٹھون ستون بسبب زیادہ
شرف و فضل حاصل ہونیکے خاص ہین ورنہ تمام مسجد اور سب ستون افضل اور اعلے ہین جنکی بزرگیان نہین بیان
ہوسکتی ہین کیونکہ وارد ہوا ہے کہ کوئی ستون ایسا نہین ہے کہ بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ نے وہان
نماز نہ پڑھی ہو صحیح بخاری مین حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہین کہ بڑے بڑے صحابہ رضی کو دیکھا مینے
کہ بوقت نماز مغرب ہر ایک ان مین سے ایک ستون کی جانب سبقت اور مبادرت فرماتے تھے روضۂ اقدس مین
ہر ستون پر نام اوس ستون کا لکھا ہوا ہے خداوند کریم سب مسلمانون کو اونکی زیارت نصیب فرماوے آمین

فصل پانچوین مسجد قبا وغیرہ مساجد مدینہ طیبہ کے فضائل مین

پوشیدہ نہ رہے کہ پہلے داخل ہونے مدینہ طیبہ مین رسول مقبول صلعم نے بنی عمرو بن عوف مین جو قبا مین
رہتے تھے قیام فرمایا مدت تین روز یا زیادہ باختلاف روایات پس اسی عرصہ مین آنحضرت نے وہان مسجد قبا بنوائی
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جب بنی قبا نے ایک مسجد بننے کی درخواست کی تو رسول خدا صلعم نے
صحابہ کرام کو فرمایا کہ ایک تم مین سے میری اس اونٹنی پر سوار ہووے اور اوسکو پھراوے پہلے
حضرت ابابکر صدیق رضی اوٹھے اور اونٹنی پر بیٹھے لیکن اونٹنی نہ اوٹھی بعد اسکے حضرت عمر فاروق رضی اوٹھکر
اور سوار ہوئے تو بھی اونٹنی نہ اوٹھی پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ سوار ہوئے وہین کہ آنحضرت قدم مبارک
رکاب مین دیا اونٹنی کو دی رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ باگ اسکی چھوڑ دو کہ یہ حکم کی گئی ہے جسجگہ کہ پھر
آخر کیا جسجگہ کہ پھر کر بیٹھی آپنے فرمایا کہ اسجگہ مسجد بناؤ اور اہل قبا سے فرمایا کہ پتھر جمع کرو پس ایک عصا
جو دست مبارک مین رہتا تھا اوس سے ایک خط واسطے تعیین سمت قبلہ کے کھینچا اور ایک پتھر دست مبارک مین
لیکر مقام بنیاد پر رکھا اور صحابہ کرام رضی کو حکم کیا کہ پتھر رکھین بروایت ثقات ثابت ہوا کہ رسول مقبول صلعم
ذات خاص سے اس مسجد کی تعمیر کیواسطے پتھر اوٹھا کر لاتے تھے اکثر مفسرین لکھتے ہین کہ آیت کریمہ
لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ مسجد قبا کی شان مین نازل ہوئی ہے کیونکہ اول یہی مسجد ہے اسلام مین
بنی ہوئی بنا کی اللہ تعالے نے قرآن مجید مین اہل اس مسجد کی بھی تعریف فرماتا ہے فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا
تا آخر وارد ہوا کہ بعد نزول اس آیت کریمہ کے رسول مقبول صلعم نے اہل قبا سے فرمایا

کہ کیا عمل کرتے ہو تم جو مستحق اس مدح اور کرامت کے ہوئے سب نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم ہم کچھ
عمل نہین جانتے ہین سوا اسکے کہ ہم استنجا کرنے مین بعد استعمال پتھرون کے پانی سے بھی طہارت
کر لیتے مین تاکہ بخوبی پاکی حاصل ہو وے آپنے فرمایا کہ یہی عمل ہے کہ اسکے کرنے سے تمکو یہ کرامت
اور فضیلت و سعادت اسطرح نصیب ہوئی چاہیے کہ لازم پکڑو اوسے اپنے اس عمل کو بعض علما اسطرف گئے ہین
کہ مراد ساتھ اس مسجد کی مسجد اعظم نبوی ہے علیہ افضل الصلوٰۃ و اکمل التحیات اور بعض احادیث بھی
اسکی تائید مین وارد ہوئی ہین لیکن حق یہ ہے کہ مفہوم اس آیت کریمہ کے دونون مسجد شریف پیادہ ہین
اور ہو سکتا ہے کہ دونون مراد ہون چنانچہ بعض علمار حدیث اسمقام کی تحقیق مین ایسا ہی فرماتے ہین
واللہ اعلم امام احمد بروایت حضرت ابو ہریرہؓ نقل کرتے ہین کہ ایک جماعت صحابہؓ کی حضرت صلعم کی
خدمت مین حاضر ہوئی آپنے فرمایا کہ جاؤ طرف مسجد تقویٰ کی اور پیچھے اونکے آپ بھی اوسی جانب متوجہ ہوئے
اور دونون دست مبارک و پرکت علیٰ حضرت ابا بکر صدیقؓ و حضرت عمرؓ رکھے تھے پس یہ حدیث موید کی اسکی
کہ مسجد قبا کا نام مسجد تقویٰ ہے اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ اونھون نے فرمایا
قال النبی صلعم المسجد الذی اسس علی التقویٰ من اول یوم هو مسجد قبا قال اللہ جل ثنائہ فیہ رجال
یحبون ان یتطهروا واللہ یحب المطهرین صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ابن عمرؓ سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلعم سوار و پیادہ واسطے زیارت مسجد قبا کے تشریف لیجاتے تھے اور دو رکعت نماز اوسمین جاکر
ادا فرماتے تھے اور دوسری روایت صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ آپ ہر ہفتہ کو سوار و پیادہ مسجد قبا کو
جاتے تھے عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے اور ابن شیبہ پیر کے دن کی بھی روایت نقل کرتے ہین
محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلعم سترہوین ماہ مبارک رمضان کو وقت صبح کے تشریف لاتے تھے
وارد ہوا کہ ایک دن حضرت امیر المومنین عمرؓ مسجد قبا کی زیارت کیواسطے تشریف لائے اوسوقت آپنے
وہان کسیکو نہ دیکھا فرمایا کہ قسم ہے اوس خدا کی کہ جان میری اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے دیکھا مینے پیغمبر صلعم کو
کہ آپ ذات خاص سے صحابہ کے ساتھ اس مسجد کی بنا کیواسطے پتھر اوٹھاکر لاتے تھے قسم ہے اللہ کی
اگر یہ مسجد ایک کونے مین عالم کے کونون مین سے ہوتی تو کتنی ایک جگہ اونٹون سے اوسکی طلب مین نہ مارتا مین
پس اونہے شاخین کھجور کی منگواکر ایک جھاڑو بنائی اور جو کوڑا کچرہ کہ اوسمین پڑا تھا اوسکو دور کیا
لوگون نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین ہم بہت ہین ہمکو خدمت فرمائیے آپنے فرمایا کہ نہین قسم ہے اللہ کی

تم بہت نہین ہوا ابن زبالہ زید ابن اسلم سے روایت کرتے ہین کہ یہہ کلمات آپنے فرمائے الحمد للہ الذی قرب منا مسجد قباء لو کان بافق من الآفاق لضربنا الیہ اکباد الابل وارد ہوا کہ حضرت ابن عمرؓ جبکہ داخل ہوتے تھے آپ مسجد قبا مین تو نہایت مکروہ جانتے تھے اس بات کو کہ نکلین اوس سے بغیر نماز پڑھے اور حضرت سیدنا عمرؓ کا معمول تھا کہ آپ مسجد قبا مین پیر کے دن اور پنجشنبہ کے دن تشریف لیجاتے تھے اور باسناد صحیح بطرق متعددہ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ دو رکعت نماز مسجد قبا مین پڑھنا مجکو زیادہ محبوب ہے اس سے کہ دو بار بیت المقدس کی زیارت کرون اور آپنے فرمایا کہ اگر جانو تم اون امر کو جو اس مسجد شریف مین ہین تو کیا کیا سعیان اوسکی زیارت مین نکرو اور اسیطرح باسناد صحیح وارد ہوا فرمائی حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جسنے نماز پڑھی چار مسجدونمین بخشے گئے گناہ اوسکے یعنی مسجد الحرام و مسجد نبوی و مسجد اقصے و مسجد قبا اور روایت کیا ترمذی نے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ نماز پڑھنا مسجد قبا مین مانند عمرہ کے ہے اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ دو رکعتین مسجد قبا مین پڑھنا افضل ہے ہزار رکعت سے مسجد اقصے مین پڑھنے سے اور اس باب مین کئی حدیثین وارد ہوئی ہین پس بعض کے نزدیک دو رکعتین ہین اور بعض کے نزدیک چار اور صفہ کہ اس مسجد شریف کی صحن مین ہے کہتے ہین کہ وہ جگہ بیٹھنے ناقہ سرور عالم صلعم کی ہے بقول مشہور اور طول و عرض مسجد قبا کا ۶۶ گز ہے لکھا ہے کہ کچھ تھوڑی زیادتی اس مسجد شریف مین جانب منارہ حضرت عثمانؓ بن عفان نے فرمائی ہے اور عمر ابن عبد العزیز نے اپنے عہد مین موافق بنا مسجد اعظم نبوی کی اس مسجد مین بھی آرایش اور زینت کی تھی جب بسبب زیادہ عرصہ کے وہ عمارت منہدم ہوگئی تو سلاطین اور امراء آفاق قرناً بعد قرن تعمیر اوسکی کرتے رہے

دعا مسجد قبا مین پڑہنیکی یہہ ہے یا صریخ المستصرخین یا مفرج کرب المکروبین یا مجیب دعوۃ المضطرین صل علی محمد و آلہ و اکشف کربی و حزنی کما کشفت عن رسولک کربہ و حزنہ فی ھذا المقام یا حنان یا منان یا کثیر المعروف یا دائم الاحسان یا ارحم الراحمین آمین اور وہ مقام کہ جس سے برکت لینی اس مسجد شریف مین لازم ہے گھر سعد بن خیثمہؓ کا ہے کہ جانب قبلہ مسجد تھا اور مسجد قبا کے رکن غربی قبلہ کے جانب ایک مقام ہے اوسکو مسجد علی کہتے ہین امام سمہودی لکھتے ہین کہ شاید یہی مسجد گھر سعد بن خیثمہؓ کا ہے کہ رسول مقبول صلعم نے اوسمین آرام فرمایا اور وضو کرکے وہان نماز ادا فرمائی اور بیر اریس بھی قریب قبا کے ہے اور وہ مسجد کو ذکر اوسکا نزدیک مسجد قبا کی بعلاقہ نسبت اتحاد تقریباً مناسب ہے ذکر مسجد ضرار کے

کہ ایک جماعت بھائی بہدا انصاریوں نے کہ اصرار کفر و نفاق مین گرفتار تھی اونھون نے مسجد قبا کے مقابل مین
ساتھ غرضون فاسدہ کے جاہل نفاق کی ہوتی ہین بنا کی تھی کہ آیت کریمہ والذین اتخذوا مسجدا ضرارا وکفرا
تا آخر اسی باب مین نازل ہوئی ہے بیہقی ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ ابو عامر نے اون لوگون سے کہا
کہ تم بھی ایک مسجد بناؤ اور محمد صلعم کو حیلہ و نفاق سے نگاہ رکھو یہانتک کہ مین قیصر روم کے پاس جاتا ہون
اور ایک لشکر عظیم اپنے ساتھ لا کر محمد صلعم کو معہ اصحاب نکالے دیتا ہون معاذ اللہ منہا غرض وہ لوگ بعد فارغ ہونے
بنا مسجد سے ملازمت اقدس حبیب کبریا صلعم مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ ہم لوگون نے ایک مسجد بنائی ہے
اور رات وہان بجلی ہے اگر حضور معہ اصحاب وہین نماز ادا فرماوین تو موجب خیر و برکت عظیم کا ہوگا اوسیوقت
وحی نازل ہوئی لا تقم فیہ ابدا لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ آخر تک
آخر کار بحکم خدا و رسول اوس مسجد مین آگ لگا دی اور ویران کر دیا طبری ایک علما اہل حدیث سے نقل کرتے
کہ اونھون نے کہا کہ مینے مسجد ضرار کو جعفر منصور کے زمانہ مین دیکھا کہ اوس سے دھوان نکلتا تھا بالفعل اب مسجد کا
کوئی نشان اور مقام معین معلوم نہین لیکن وہ مسجد گرد مسجد قبا کے تھی واللہ اعلم **مسجد الجمعہ**
مسجد قبا سے مدینہ شریف کے آنے مین بائین طرف پڑتی ہے بنی سالم مین اسکو مسجد الوادی اور مسجد عاتکہ بھی
کہتے ہین رسول مقبول صلعم جب جمعہ کے دن قبا سے طرف مدینہ طیبہ کے روانہ ہوے تو بسبب آجانے وقت جمعہ
نماز جمعہ اوسجگہ ادا فرمائی اور اول جمعہ یہی تھا اور قریب اسکی مسجد کے ایک وادی ہے کہ جانب مغرب آبادی
بنی عوف کے گھرون کی ابتک نشان باقی ہین اور عمارت قدیم اس مسجد کی منہدم ہوگئی تھی پس بعض بانیان نے
سنہ مین تجدید اوسکی کر دی طول اوسکا قبلہ سے تا شام بیس گز اور عرض مشرق سے مغرب تک ساڑھے گز
مسجد الفضیخ بالفعل لوگ اوسکو مسجد الشمس کہتے ہین ایک مسجد چھوٹی ہے قریب مسجد قبا کے جانب شرقی
ایک مکان بلند پر بغیر چھت کے بشکل مربع جسوقت کہ رسول مقبول صلعم نے بنی نضیر کا محاصرہ کیا تو قریب اسکے
خیمہ اپنا لگایا تھا پس اس مسجد کی جگہ آپ نے چھ روز نماز ادا فرمائی بعد اسکے اوسجگہ مسجد بنا دی گئی ابن زبالہ
روایت کرتے ہین کہ حضرت ابو ایوب اور جماعت انصار اس مسجد کی جگہ بیٹھکے فضیخ کہ ایک قسم تمر کی چیز ہے
استعمال کرتے تھے جب کہ آیت حرمت شراب کی نازل ہوئی سنتے ہی مشکون کے منہ کھولدیے اور جسقدر فضیخ اونمین تھا
اوسجگہ بہا دیا اسی سبب سے اوسکو مسجد فضیخ کہتے ہین شیخ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہین کہ مسجد الشمس سو وجہ سے کہتے ہین
کہ چونکہ وہ مقام بلند پر بنی ہے تو اول شمس وہین ظاہر ہوتا ہے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ یہہ مقام وہ ہے

جہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے اعادہ شمس کا ہوا تھا کیونکہ وہ قضیہ صہبا مین واقع ہوا تھا کہ شہر وان خیبر ہے
جیسا کہ قاضی عیاض نے تصریح اوسکی کی ہے **ف** جاننا چاہیے کہ حدیث رد شمس کی بروایت
حضرت ابوہریرہ باسناد حسن ثابت ہے اور وہ کئی طریقون سے وارد ہوئی ہے اور طحاوی نے
صحت اوسکی کی ہے اور ابن جوزی اوسکو موضوعات مین لایا ہے شیخ ابن حجر فتح الباری مین لکھتے ہین
کہ ابن جوزی نے خطا کی کہ اس حدیث کو موضوعات مین شمار کیا **مسجد بنی قریظہ** جانب مشرق
مسجد شمس کی ہے جسوقت کہ رسول مقبول صلعم نے محاصرہ بنی قریظہ کا کیا تو آپنے بمقام مسجد قیام فرمایا وار ہوا
کہ اوسکے قریب ایک عورت کا گھر تھا کہ جناب سرور عالم صلعم نے اوسمین نماز ادا فرمائی تھی ولید ابن
عبد الملک نے وقت بنائے مسجد کے اس گھر کو بھی مسجد مین داخل کر دیا اور عمارت قدیم اس مسجد کی مسجد قبا کی
عمارت کی ڈول پر تھی یعنے چھت اور ستونون اور منارہ کے ساتھ اور اب ایک حاطہ ہے کہ قبلہ سے جانب شام
۴۴ گز ہے اور مشرق سے جانب مغرب ۴۳ گز ہے **مسجد مشربہ ام ابراہیم** جانب شمال یعنی اوتر
مسجد بنی قریظہ کے ہے کہ وہ ایک احاطہ ہے بے چھت کا قبلہ سے جانب شام گیارہ گز اور مشرق سے
جانب مغرب چودہ گز بروایت صحیح ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اوسجگہ نماز ادا فرمائی اہل تحقیق لکھتے ہین
کہ مشربہ بمعنے باغ کے ہے حضرت ابراہیم ابن رسول اللہ صلعم کی والدہ شریفہ حضرت ماریہ قبطیہ کا
وہان باغ تھا اور پیدایش حضرت ابراہیم کی بھی اوسجگہ ہوئی تھی۔ حضرت عائشہ رضی سے روایت ہے
کہ حضرت ماریہ قبطیہ نہایت خوبصورت تھین رسول مقبول صلعم اونسے بہت خوش اور موافق تھے
اول اونکو حارثہ بن نعمان کے گھر مین رکھا اور آخر کو بسبب میری غیرت کے اونکو عوالی مدینہ منورہ مین
کہ یہہ مسجد اوسجگہ ہے آپ لیگئے اور اوسجگہ کبھی کبھی آپ تشریف لیجاتے تھے اور یہہ مجھپر پہلے سے بھی
زیادہ سخت گذرا آخرکار اونکو حق تعالے نے اولاد عنایت کی یعنے حضرت ابراہیم اور مین اس نعمت سے
محروم رہی اور قصہ ماریہ قبطیہ کا جو قرآن مجید مین وارد ہوا یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک
آخر تک سب اہل تفسیر لکھتے ہین **مسجد بنی ظفر** کہ اب اوسکو مسجد بغلہ کہتے ہین اور عوام لوگ سفرہ پیغمبر صلعم
اوسے کہتے ہین بقیع سے جانب مشرق ہے حضرت فاطمہ بنت اسد کی قبر کی راہ ہے روایات معتبرہ سے ثابت ہوا
کہ آنحضرت صلعم نے محلہ بنی ظفر مین ایک جماعت اصحاب مثل حضرت ابن مسعود و حضرت معاذ بن جبل کی ساتھ
نماز وہان ادا فرمائی اور ایک پتھر پر کہ وہان آپ بیٹھے اور قاری کو حکم کیا کہ قرآن مجید پڑھے چنانچہ

جب وہ قاری اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید الی آخر تک تو آپ پر آثار گریہ کے
پیدا ہوئے اور آپنے فرمایا کہ خداوندا مین گواہی دینے والا ہون اونکا جنہین مین ہون اور جنکو کہ مینے نہین دیکھا
اونکا حال کیا جانون بعض علما تاریخ لکھتے ہین کہ جس عورت کو کہ حمل نہ رہتا ہو وہ اوس پتھر پر بیٹھے خدا چاہے
حاملہ ہو جاویگی شیخ لکھتے ہین کہ یہہ خاصیت اہل مدینہ کے نزدیک قدیم سے اب تک مشہور چلی آتی ہے طبری لکھتے ہین
کہ اس مسجد شریف کے قبلہ کی جانب کئی پتھر ہین کہ وہ بھی آثار شریف ہین چنانچہ ایک پتھر کا کہ آنحضرت صلعم نے تکیہ لگایا تھا
اور کہنی مبارک اوسپر رکھی تھی اب تک نشان کہنی مبارک کا اوسمین موجود ہے اور ایک پتھر مین آثار انگلیون مبارک کا
ظاہر ہے اور کسی پتھر مین آپکے خچر کے سم کا نشان موجود ہے لہذا اوسکو مسجد البغلہ بھی کہتے ہین وغیرہ کہ ان سب سے
لوگ برکت و خیر حاصل کرتے ہین اور مسجد الاجابہ کہ حضرت کی دو دعائین وہان قبول ہوئین مین ایک
امت کا قحط سے نہ مرنا دوسرے غرق سے ہلاک نہ ہونا یہہ مسجد البقیع سے اوتر کیطرف بلندی پر ہے اسکو مسجد بنی معاویہ
بھی کہتے ہین مسجد ابی ذر الغفاری کہ حضرت حمزہ سید الشہدا رض کی مشہد مقدس کو جاتے ہوئے جانب مشرق
پڑتی ہے مشہور ہے مسجد ابوذر غفاری بیہقی شعب الایمان مین عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہین
کہ ایک روز مسجد نبوی مین بیٹھا تھا مین کہ ناگاہ رسول مقبول صلعم باہر تشریف لائے اور آپ روانہ ہوئے
مین بھی آپکے پیچھے ہوا جب آپ ایک باغ مین داخل ہوئے اور وضو کرکے آپنے دو رکعتین پڑھین اور بعد نماز کے
آپ سجدہ مین گئے اور یہانتک دیر فرمائی سجدہ مین کہ مجھکو گمان ہوا کہ مگر کہ روح پاک آپکی اعلی علیین کو پہونچ گئی
پس اس حال کو دیکھتے ہی مین رونے لگا کہ اسی عرصہ مین آپنے سر مبارک اوٹھایا اور فرمایا کیون روتا ہے
عرض کیا مینے یا رسول اللہ صلعم حضور اتنی دیر تک سجدہ مین رہے کہ مین ڈر گیا کہ شاید روح پر فتوح اس عالم سے
رخصت ہوئی آپنے فرمایا کہ اسوقت جبرئیل بارگاہ الہی سے میرے پاس یہہ پیام لایا کہ پروردگار فرماتا ہے
کہ اے حبیب میرے جو شخص اوپر تیرے تحفہ درود کا بھیجے مین اوسپر بھیجون اور جو سلام تجھپر بھیجے مین اوسپر
سلام بھیجون اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ جو شخص تجھپر درود بھیجے دس نیکیان اوسکے لیے لکھون
اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ دس بار اوسپر مین درود بھیجون پس مین اپنے پروردگار کا شکر بجا لایا
کہ یہہ نعمت عظمی مجکو عطا ہوئی بیہقی حاکم سے روایت کرتے ہین کہ یہہ حدیث صحیح ہے طول و عرض اس مسجد کا آٹھ
مسجد الفتح جسکو مسجد الاحزاب و مسجد اعلے بھی کہتے ہین حضرت امام احمد حنبل اپنی مسند مین بروایت ثقات
جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے مسجد فتح مین تین روز دعا کی پیر منگل بدھ

پس آنحضرت بدرگاہ کبریا بارگاہ الٰہی سے بشارت قبولیت دعا کی پائی کہ اثر فرح و سرور کا چہرہ شریف سے عیان ہوتا تھا حضرت جابر رض فرماتے ہین کہ مجکو کوئی مہم سخت پیش نہ آوے کہ اوسی ساعت مسجد الفتح کو جاؤن اور قبولیت دعا کی بشارت نہ پاؤن حضرت شیخ رح لکھتے ہین کہ رسول مقبول صلعم کی دعا اس مسجد مین یہہ تھی اللھم لک الحمد ھدیتنی من الضلالۃ فلا مکرم لمن اھنت ولا مھین لمن اکرمت ولا معز لمن اذللت ولا مذل لمن اعززت ولا ناصر لمن خذلت ولا خاذل لمن نصرت ولا معطی لما منعت ولا مانع لما اعطیت ولا رازق لمن حرمت ولا حارم لمن رزقت ولا رافع لمن خفضت ولا خافض لمن رفعت ولا خارق لمن سترت ولا ساتر لمن خرقت ولا مقرب لمن باعدت ولا مباعد لمن قربت یا صریخ المکروبین ویا مجیب المضطرین اکشف ھمی وغمی وکربی فقد تری حالی وحال اصحابی

پس جبرئیل آئے اور کہا کہ پروردگار تیرے نے دعا تیری سنی پس آپکو مع آپکے صحابیون کے دشمن کے ہول سے محفوظ رکھا پس رسول مقبول صلعم سنکر دوزانو بیٹھے اور ہاتھون مبارک کو بلند فرمایا اور آنکھون مبارک کو نیچے کیا اور کہا شکرا لما رحمتنی و رحمت اصحابی **اور مسجد سلمان فارسی** رض اور مسجد ابی بکر رض **اور مسجد علی** رض کہ یہہ مسجدین جبل سلع سے مغرب کیطرف مقام جنگ احزاب مین واقع ہین اصل بنا ان مسجدون کی عمر ابن عبد العزیز سے ہے اور بعد منہدم ہوئے اون عمارات کے سیف الدین حسین ابن ابی الہیجا اور زین الدین ضیغم منصوری نے تعمیر کی **مسجد بنی حرام** کہ سلع کی گھاٹی مین داہنی طرف پڑتی ہے اگر مدینہ شریف سے مسجد الفتح کو جائے رسولخدا صلعم نے اوسمین نماز ادا فرمائی ہے متصل اوسکے ایک غار ہے کہ ایام خندق مین مشرف ہوا ہے بشرف حضور سرور انبیا صلعم اور بعض اوقات آپ وہان شب باش بھی ہوتے ہین طبرانی ابو قتادہ سے روایت کرتے ہین کہ ایکدن حضرت معاذ ابن جبل رسول مقبول صلعم کی تلاش مین نکلے جب آپکو حجرون شریف مین نہ پایا تو آپ جبل سلع کیطرف روانہ ہوے اور وہان جاکر دہنی بائین طرف دیکھنا شروع کیا دیکھا کہ سرور انبیا صلعم غار مین سر بسجدہ ہین حضرت معاذ دیکھتے ہی پہاڑ پر سے اوترے ور بسبب زیادہ عرصہ ہوجانے کے گمان کیا کہ روح پاک عالم بالا کو رخصت ہوئی کہ اتنے مین آپنے سر مبارک سجدہ سے اوٹھایا اور فرمایا کہ جبرئیل امین میرے پاس آیا اور کہا کہ حق سبحانہ تعالیٰ تحفہ سلام بھیجتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تو جانتا ہے کہ تیری امت سے مین کیا معاملہ کرونگا مینے کہا کہ اللہ خوب جانتا ہے مین کیا جانون بعد اسکے پھر آیا اور کہا کہ پروردگار تیرا فرماتا ہے کہ ای حبیب تو دل اپنا خوش رکھ مین تیری امت سے ہرگز وہ معاملہ نکرونگا جس سے تو ناخوش ہووے اور موجب تیرے رنج کا ہووے

پس سجدہ کیا مینے اور شکرانہ اس نعمت عظمی کا بجالایا مین ای معاذ عمدہ ترین اور فاضلترین وہ حال
کہ بندہ کو مولی اسی نزدیک کرے سجدہ ہی **مسجد القبلتین** جسمین ایک محراب بیت المقدس کیطرف ہی
اور دوسری کعبہ کی جانب وہ مسجد الفتح سی آدہ کوس پر مغرب کیطرف ہی محمد ابن اخنس سی روایت ہی
کہ رسول مقبول صلعم نماز ظہر پڑھتے تھے دو رکعتین پڑہین تھین کہ وحی تحویل قبلہ کی آئی قول وجھك
شطر المسجد الحرام پس دو رکعتین اخیر کی آپنے طرف کعبہ کے ادا فرمائین اسوجہ سی مسجد القبلتین کہتے ہین
شیخ مجد الدین فیروز آبادی لکھتے ہین کہ مسجد قبا احق اور اولی ہے اس نام کے ساتھہ اسوجہ کہ صحیح بخاری
اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ وقوع تحویل قبلہ کا اوسمین ہوا ہی مگر بعض علما نے ترجیح قول اول کی کی ہے
واللہ اعلم **مسجد السقیا** جو گرد نواح مدینہ طیبہ مین مکہ معظمہ کے جانے والیکو پہلے ملتی ہے ایک چھوٹی
مسجد ہی سات گز کا طول و عرض رکھتی ہے رسول مقبول صلعم نے اوسمین نماز پڑھی اور اہل مدینہ کیلیے
برکت کی دعا فرمائی اور بالفعل مسجد سقیا اوس مسجد کو کہتے ہین کہ مکہ ... کے راستہ مین قریب مدینہ طیبہ کے
پہلی مسجد ملتی ہے اور سقیا نام ایک کنوین کا ہی **مسجد الرایہ** کہ باہر مدینہ شریف کے شام کی راہ مین
ذباب پہاڑی پر واقع ہی جو مدینہ شریف سے شام کیطرف جاوے اوسکو دہنی طرف پڑتی ہی اور جبل سلع سے
مشرق کیطرف ہی اس مسجد پر سے قبہ شریف سرور عالم صلعم کا دکھلائی دیتا ہی **مسجد الفسح** کہ احد کو
جاتی ہوی مزار حضرت حمزہ سی مشرق کیطرف پڑتی ہے آیت کریمہ یا ایھا الذین امنوا اذا قیل لکم
تفسحوا فی المجالس آخر تک وہین نازل ہوئی مطری کہتے ہین کہ آنحضرت صلعم نے نماز ظہر و عصر احد کے دن
بعد فارغ ہونے لڑائی سے وہین ادا فرمائی **مسجد ثنایا عینین** کہ حضرت حمزہ سید الشہدا رض کی مشہد مقدس سے
قبلہ کی جانب ہی اور اس پہاڑ کو جبل الرمات بھی کہتے ہین کہ تیر انداز لشکر اسلام کے احد کے روز اوسی پر تھے
اور جناب سید الشہدا رض کو بھی زخم وہین آیا **مسجد الوادی** جو اوپر کنارہ شامی جبل عینین کے واقع ہے
مطری لکھتے ہین کہ محل شہادت جناب سید الشہدا رض بھی مقام ہی بعضے علما اس مسجد کو مسجد العسکر بھی کہتے ہین
واللہ اعلم اور مسجد ابی ذر کہ حضرت امیر حمزہ رض کی درگاہ کو جاتے ہوی راہ مین دہنی طرف پڑتی ہے
اور **مسجد ابی بن کعب** کہ بقیع مین ہی اور **مسجد مصلی عید** کہ باہر دروازہ کے مغرب کیطرف ہی
اور وہان مسجد ابو بکر رض و مسجد علی رض و مسجد عمر رض بھی مشہور ہین پس چاہیے کہ نماز بھی ہر ایک مین ان مساجد کے
پڑھی اور چاہیے کہ نماز پڑھے **مسجد فاطمہ رض** مین کہ بقیع مین ہے اور اوسکو بیت الحزن بھی کہتے ہین

ف یہ مکان قبہ البیت سے جنوب کیطرف مشرق کو جھکا ہوا نہایت نزدیک ہے وہان حضرت فاطمہ رض جاکر
بعد رسول مقبول صلعم کے رویا کرتی تھین غرض یہ دو مسجدین بیان ہوئین کہ مدینہ طیبہ مین مشہور و معروف ہین
اور لوگ ون کی زیارت سے مشرف ہوتے ہین لیکن اہل حدیث لکھتے ہین کہ مسجدین اور بھی ہین زیادہ چالیس سے
مگر اونکی نشان نہین معلوم ہین اسواسطے نہ لکھی گئین اللہ تعالی سب مسلمانونکو ان مسجدون مقدس کی زیارت نصیب فرما دے آمین

باب بارہوان
فصل پہلی
مدینہ طیبہ کے کنوؤن کے فضائل کے بیان مین

اہل اسلام پر پوشیدہ نہ ہے کہ کنوین مدینہ طیبہ مین مانند مسجدون کے بہت ہین لیکن بعضے منہدم اور منعدم
ہوگئے نشان اون کا نہین معلوم سب ہے حضرت سید سمہودی رح اپنی تاریخ شریف مین زیادہ بیس سے
لکھتے ہین بالفعل چودہ مشہور معروف ہین اور لوگ اوکی زیارت سے مشرف ہوتے ہین وہ سات ہین
جنمین رسول مقبول صلعم نے آب دہن مبارک اور غسالہ وضوکا ڈالا ہے پس ضرور ہے کہ پانی اونکا پیے
اور وضو اور غسل اوس سے کرے ایک اونمین سے بیر اریس ہے کہ مسجد قبا سے مغرب کے جانب
نہایت قریب ہے اریس نام یہودی کا تھا پانی اس کنوین کا نہایت شیرین و لطیف ہے کئی روایتون سے
ثابت ہے کہ آنحضرت صلعم نے آب دہن مبارک اس کنوین مین ڈالا پس یہ شیرینی اور لطافت جب سے
پیدا ہوئی ورنہ پہلے اس سے یہ کنوان شیرین نہ تھا بیہقی روایت کرتے ہین کہ انس بن مالک رض نے
قبا مین آنکر اس کنوین کا پتہ لوگون سے پوچھا پس ایک شخص آپکو چاہ اریس پر لے آیا آپنے وہان
یہ حدیث نقل کی کہ رسول مقبول صلعم اس کنوین پر تشریف لاے اور ایک شخص کہ پانی کھینچ رہا تھا
اوس سے پانی مانگا اور پیا باقی پانی کو ساتھ آب دہن مبارک کے اس کنوین مین ڈالدیا پھر آپنے وضو کیا
اور نماز پڑھی اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ ابو موسی اشعری کہتے ہین کہ مین وضو کر کے
بقصد ملازمت حضرت صلعم کے گھر سے باہر نکلا اور عہد کیا مینے کہ آجکی روز آپکی خدمت سے علحدہ نہونگا
پس نپایا مینے آپکو مسجد نبوی مین لوگون نے کہا کہ آپ ابھی جانب قبا تشریف لیگئے ہین مین بھی پہونچا
معلوم ہوا کہ حضور بیر اریس پر تشریف رکھتے ہین پس مین جاکر جس باغ مین کہ بیر اریس تھا
اوسکی دیوار پر بیٹھ گیا یہانتک کہ آپنے قضاے حاجت سے فارغ ہوکر وضو فرمایا پس اندر گیا مین

دیکھا کہ آپ چاہ اریس پر بیچ مین پنڈلیان مبارک کھولے ہوسے اور پاؤن مبارک کنوین مین لٹکائے ہو
پس مین سلام کر کے پھرا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اس مراد سے کہ آج کے روز خدمت دربانی حبیب کبریا کی
بجالاؤن کہ تھوڑی سی دیر مین حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے اور آنے دروازہ ہلایا مینے کہا کہ کون ہے
آنے فرمایا کہ ابوبکرؓ مینے کہا کہ آپ ٹھہریے مین جاکر خبر کرتا ہون مینے جاکر عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم
ابوبکرؓ آئے ہین اور اذن آنے کا چاہتے ہین فرمایا کہ آنے دے اور بشارت دے اوسکو جنت کی
مینے آکر آپکو بشارت دی جنت کی اور آپ آکر دہنی طرف حضرتؐ کی بیٹھ گئے اور بھی بقصد متابعت آپکے
اپنے پاؤن بھی اوسیطرح لٹکا دیے مین پھر آکر اپنی خدمت پر حاضر ہو گیا اور منتظر آنے اپنے بھائی کا ہو
کہ کاشکے وہ بھی اسوقت چلا آئے اور اسوقت خاص مین جنت کی بشارت پاوے کہ اس درمیان مین
حضرت عمرؓ آئے اور دروازہ ہلایا مینے پہلے جیسے حضرتؐ کی خدمت مین جاکر عرض کی آنے فرمایا کہ آنے دے
اور بشارت دے اوسکو جنت کی مینے آکر آپکو بشارت جنت کی دی اور آپ اندر آکر بائین طرف حضرتؐ کے
بیٹھ گئے جسطرح کہ حضرتؐ بیٹھے تھے مین پھر آکر دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل مین کہنے لگا کہ کاشکے اسوقت
بھائی میرا ابھی آجاوے کہ حضرت عثمانؓ آئے اور پہلے جیسے مینے خبر کی آپنے فرمایا کہ آنے دے اور بشارت دے
اوسکو جنت کی ساتھ اوس بلا کے کہ اوسکو پہنچیگی آوے مینے آکر آپکو بشارت دی جنت کی اوسیطرح
اور آپ بسبب تنگ ہونے جگہ کے مقابل اونکے دوسری طرف بیٹھ گئے اور اس کنوین کو بیر خاتم بھی
کہتے ہین صحیح بخاری مین وارد ہوا کہ خاتم آنسرور صلعم کہ دست مبارک مین رکھتے تھے اور بعد آپکے خلیفہ اول
اور دوم کو پہنچی بعد اونکے حضرت عثمانؓ کو پہونچی ایکدن آپ اس کنوین پر بیٹھے تھے اور انگشتری کو نکال کر
حسب عادت پھرا رہے تھے کہ کنوین مین گر پڑی تین روز تک تلاش کی اور کنوین کا پانی کھینچا مگر نہ ملی
اور گرنا انگشتری کا چھٹے برس آپکی خلافت مین ہوا تھا کہ اوسیدن سے فتنے اور فساد برپا ہونے شروع ہوے
ف محققین نے لکھا ہے کہ انگشتری مبارک خاصیت انگشتری حضرت سلیمانؑ کی رکھتی تھی کہ اوسکے
گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا لکھا ہے کہ پہلے آپنے سونے کی انگشتری بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی
آپکو دیکھکر سونے کی انگوٹھیان بنوائین پھر آپنے سونے کی انگوٹھی اوتار ڈالی اور فرمایا کہ سونا
مردون پر حرام ہے اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحاب نے بھی ویسا ہی کیا **بیر غرس** شیخ مجد الدین
لکھتے ہین غرس غین کی زبر سے اور سکون راسے بمعنی درخت لگانے کے اور بعضے راکو بھی زبر سے پڑھتے ہین

اور وہ کہتے ہین کہ مینے بہت اہل مدینہ سے سنا کہ غرس غین کے پیش سے پڑھتے ہین لیکن اولی زبر ہی ہے
یہ کنوان مسجد قبا سے مشرق کیطرف نصف میل کے فاصلہ پر ہی اور غرس نام اون جگہون کا ہے
جو گرد اوسکے ہین اہل تحقیق لکھتے ہین کہ یہ کنوان بڑا ہی اور اوسمین پانی دہ در دہ سے بھی زیادہ ہے
اور اوسکے پانی پر سبزی غالب ہی اور اوسمین ایک درجہ ہی کہ اوس راہ سے کنوین مین چلے آتے ہین
سنہ ۹۲ مین تعمیر پایا روایات صحیحہ سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلعم نے اوس سے وضو فرمایا اور باقی پانی کو
کنوین مین ڈالدیا ابن حبان بنقل ثقات لکھتے ہین کہ انس ابن مالکؓ اس کنوین سے پانی منگواتے تھے
اور فرماتے تھے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلعم کو کہ آپ اس کنوین کا پانی پیتے تھے اور وضو فرماتے تھے
ابراہیم ابن اسمعیل بن مجمع سے روایت کی ہے کہ کہا کہ ایکدن رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ مینے آجکی رات دیکھا کہ ایک کنوین پر بہشت کے کنوون سے صبح کی ہے مینے پس صبح کی آنحضرت صلعم نے
بیر غرس پر اور آپنے وضو کیا اور آب دہن مبارک اوسمین ڈالا اور شہد کہ جو آپکی پاس بطور تحفہ کہین سے
آیا تھا اوسکو بھی آپنے اوس کنوین مین ڈالدیا اور روایت ابن ماجہ لکھتے ہین کہ رسول مقبول صلعم نے
وصیت کی کہ مجکو بعد انتقال کے سات مشک پانی میری کنوین سے کہ بیر غرس ہے غسل دینا
اور رسول خدا صلعم عالم حیات مین اسی کنوین کا پانی پیتے تھے اسیطرح پر روایت حضرت امام باقر سے ثابت ہے
بیر بضاعہ
بیر بضاعہ کہ شامی دروازہ کے باہر درگاہ حضرت حمزہؓ کو جاتے ہوئے داہنی طرف
بالفعل باغ جمل اللیل مین ہی حدیث شریف مین وارد ہوا کہ رسول مقبول صلعم اس کنوین پر تشریف لائے
اور پانی مانگا اور وضو کیا اور باقی پانی کو آب دہن مبارک کے ساتھ اوس کنوین مین ڈالدیا آنحضرت کے
زمانہ مین جو شخص کہ بیمار ہوتا تھا تو اوسکو اس کنوین کے پانی سے غسل دیتے تھے تو اوسکی برکت سے اوسکو
شفاء کامل عاجل نصیب ہوتی تھی حضرت اسما بنت ابی بکرؓ سے روایت ہی کہ جو شخص بیمار رہتا تھا
تو تین روز ہم اوسکو اس کنوین کے پانی سے غسل دیتے تھے اور وہ صحت پاتا تھا حضرت سہل ابن سعد سے
روایت ہی کہ آنحضرت صلعم نے اس کنوین مین آب دہن مبارک ڈالا اور پانی اوسکا پیا اور خیر و برکت کی
بیر بصہ
دعا فرمائی **بیر بصہ** کہ جنت البقیع سے آگے مدینہ طیبہ سے قبا کو جاتے ہوئے بائین طرف ایکباغ کے اندر ہے
ابن عدی بروایت حضرت ابو سعید خدریؓ نقل کرتے ہین کہ ایکدن رسول مقبول صلعم اونکے گھر مین
رونق افروز ہوئے اور فرمایا کہ تیرے پاس کوئی شئی سر دھونیکی ہی کہ مین اپنے سر کو دھولون کہ روز جمعہ

مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلعم ہی مین نکال لایا اور آپکے ساتھ بیر بصہ پر گیا مین پس آپنے وہان
سر مبارک دھویا اور غسالہ کو کنوین مین ڈالدیا پانی اس کنوین کا بہت نزدیک ہی بیر حاء
کہ مسجد نبوی کے سامنے دیوار شہر سے باہر ابو طلحہ کے باغ مین ہی وارد ہوا کہ اکثر اوقات رسول مقبول
اسجگہ رونق افروز ہوتے تھے اور درختون کے سایہ مین آپ بیٹھتے تھے اور پانی اوسکا پیتے تھے
پانی اسکا نہایت شیرین اور لطیف ہی اور یہ مقام نہایت دلچسپ ہی بیر غرس کہ مسجد قبا سے
مشرق کیطرف مسجد شمس سے آگے تھوڑی دور پر ایک باغ کے اندر ہی یہ مقام نہایت پاکیزہ اور لطیف ہی
رسول مقبول صلعم وہان تشریف لیگئے اور آپنے وہان وضو کیا اور نماز پڑھی بیر رومہ کہ مدینہ طیبہ سے
تین کوس پر اوسکیطرف وادی عقیق مین مسجد قبلتین سے آگے ہی یہ کنوان بھی بڑا ہی پانی نہایت
لطیف و شیرین ہو جسکا وصف نہین بیان ہوسکتا اہل حدیث لکھتے ہین کہ مدینہ طیبہ مین اس کنوئیکا
پانی بہت شیرین تھا اور کنوون کا پانی کھاری تھا اور بیر رومہ کا مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا
کرتا تھا اس سبب سے مسلمانون کو پانی کی تکلیف تھی رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جو شخص بیر رومہ کو خریدکر
ڈول مسلمانون کی اوسمین جاری کردے اوسکے لیے جنت ہی حضرت عثمانؓ نے اوس کنوین کو
اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کردیا اور تدبیر خریدنے کی یہ کی کہ پہلے آدھا بارہ ہزار درم کو خرید لیا
اور وقف کردیا سو جسدن باری حضرت عثمانؓ کی ہوتی تو آپ پانی بلا قیمت دیتے اور دوسرا اپنی باری کیدن
بیچتا لوگون نے اوسکی باری کی دن پانی بھرنا موقوف کردیا کیونکہ حضرت عثمانؓ کی باری مین سب بقدر حاجت
بھر لیتے ناچار ہوکے اوسنے بھی اپنا حصہ حضرت عثمانؓ کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان رضہ نے
وہ بھی وقف کردیا اور کنوین مین بے تکلف ڈول مسلمانون کے جاری ہوگئے اور حضرت عثمان رضہ
حسب وعدہ جناب رسول مقبول صلعم مستحق جنت ہوے رب العالمین ان سب کنوؤنکا پانی پینا سب مسلمانونکو

فصل دوسری

مدینہ طیبہ کے حرم کے بیانمین اور اہل مدینہ کی تعظیم اور تکریم اور اداب مین

مسلمانون پر پوشیدہ نہ ہی کہ اہل مدینہ کی آداب مین بہت سی حدیثین وارد ہوئی ہین اور تکریم اونکی
حقمین بہت وعیدین مذکور ہوئی ہین اونمین سے چند اسجگہ لکھی جاتی ہین فرمایا رسول مقبول صلعم نے
المدینۃ مہاجری ... مدینہ طیبہ میری ہجرت کی جگہ ہی وفیہا مضجعی یعنی اسمین ہی خوابگاہ میری

کنایہ وجود مرقد انور اطہر صلعم سے ہی وفیہا منتہٰے اور اسمین ہی اوٹھنا میرا یعنی آپ اسی بقعہ مقدس سے
ستر ہزار فرشتون رحمت کی ساتھ جو مرقد اطہر کو گھیرے رہتی ہین اوٹھینگے حقیق علی امتی حفظ
جیرانی لازم اور سزاوار ہی میری امت پر کہ محافظت حرمت میری ہمسایہ والیکی کرین اور اونکی
رعایت حقوق و اکرام مین شمہ فروگذاشت نکرین اور جو کچھ کہ اونسی ظہور مین آوے سے مواخذہ نکرین
جبتک ہوسکی درگذر کرین ما اجتنب الکبائر جبتک کہ وہ کبائر سی بچین ورنہ جو حق شرع شریف ہو
حق اللہ اور حق العباد مین قائم کرین من حفظہم کنت لہ شہیدا او شفیعا یوم القیامہ جو شخص
کہ محافظت انکی حرمت اور عزت کا کرے دن قیامت کی اوسکا مین شاہد اور شفیع ہونگا و من لم
یحفظہم سقی من طینۃ الخبال اور جو شخص کہ حق حرمت اہل مدینہ کا نگاہ نہ رکھی پلایا جاویگا
وہ طینت خبال سی طینت خبال ایک حوض ہی دوزخ مین کہ پیپ اور زرد پانی دوزخیونکا اوسمین جمع ہوگا
نعوذ باللہ منہا اور صحیح مسلم مین وارد ہوا کہ لا یرید احد من اہل المدینۃ بسوء الا اذابہ اللہ
فی النار کما ذوب الرصاص وذوب الملح فی الماء یعنی فرمایا کہ جو کہ اہل مدینہ کی ساتھ ارادہ
بدی کا کریگا مگر کہ وبتحقیق بیت خداوند حقیقی جبار گرفتار ہووی اور مانند رانگ کی آگ مین اور نمک کے
پانی مین گلی سعید ابن مسیب سی روایت ہی کہ ایکدن رسول مقبول صلعم مدینہ طیبہ مین ایک مقام پر پہنچے
کہ آپنی دونون ہاتھ مبارک واسطی دعا کے اوٹھائی اور فرمایا اللہم من ارادنی و اہل بلدی
بسوء فعجل ہلاکہ خداوندا جو شخص کہ میری ساتھ اور میری شہر والون کے ساتھ بدی کا ارادہ کرے
جلدی اوسکو ہلاک کر چنانچہ وقوع وقایع کہ زمانہ یزید ابن معاویہ وغیرہ مین واقع ہوئی اونسی تصدیق
اس مضمون کی از بس روشن ہی امام احمد حنبل رح حدیث صحیح جابر ابن عبد اللہ رض سی روایت کرتے ہین
کہ ایک امیر امرا فتنہ سی مدینہ طیبہ مین وارد ہوا حضرت جابر رض اوس زمانہ مین مدینہ شریف مین تھے
اور آپکی بینائی بسبب زیادہ عمر کے جاتی رہی تھی لوگون نی آپ سی کہا کہ مصلحت یہ ہی کہ آپ چند قدم
اس ظالم کے مقابلہ سی ٹل جاوین کہ آفت اس فتنہ سی محفوظ رہین کہتی ہین کہ آپ ہاتھ اپنی دونون بیٹونکے
کندھون پر رکھکر مدینہ طیبہ سے باہر چلے کہ راہ مین بسبب ضعف بصارت کی آپنی ٹھوکر کھائی تو آپنی فرمایا
کہ ہلاک ہوجیو وہ شخص جسنی رسول خدا صلعم کو ڈرایا تو آپکے ایک لڑکے نے پوچھا کہ ڈرانا رسول مقبول صلعم کیونکر
ہوسکتا ہے جس حال مین کہ آپ دنیا سی رخصت ہوگئے آپنے فرمایا کہ پیغمبر خدا صلعم سے سنا ہے

کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ڈراوے گا تو اوسکو خدا ڈراویگا اور دوسری روایت نسائی وارد ہوا من اخاف
اهل المدينة ظالما اخافه الله وكانت عليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين
یعنی جسنے ڈرایا اہل مدینہ کو ظلم سے ڈراویگا اوسکو اللہ تعالیٰ اور ہوگی اوسپر لعنت اللہ کی اور ملائکہ کی
اور سب لوگوں کی اور دوسری حدیث میں وارد ہوا کہ کوئی عمل اوسکا فرض و نفل سے قبول نہیں
اور بھی فرمایا کہ جو شخص اہل مدینہ کو ایذا و تکلیف دیوے یا ڈراوے انجام کار اوسکا دنیا و آخرت میں
عذاب و نکال ہے کہ ذکر تفصیلے اسکا واقعہ ہائلہ جنگ حرہ سے دریافت کرنا چاہیے کہ کتب سیر اوس سے
معمور ہیں اب معلوم کرنا چاہیے کہ مدینہ طیبہ کے حرم شریف کی باب میں بہت حدیثیں وارد ہوئی ہیں
اونمیں سے چند اسجگہ بیان کیجاتی ہیں حضرت علی سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ مدینہ حرام ہے
درمیان عیر سے ثور تک **ف** مدینہ حرام ہے یعنی بزرگ قدر ہے اور ممنوع ہے اوس میں ایسی چیز کرنی
کہ باعث اوسکی حقارت کی ہو اور نزدیک شافعیہ کے حرام یعنی حرم کے ہے یعنی مدینہ طیبہ مانند حرم
مکہ معظمہ کے ہے جو چیزیں کہ حرم مکہ معظمہ میں کرنی حرام ہیں مدینہ طیبہ میں بھی حرام ہیں اور حد اس حرم کی
درمیان عیر سے ثور تک ہے کہ یہ دونوں پہاڑ ہیں دونوں طرف مدینہ طیبہ کے طبرانی سے روایت ہے
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ حرم ابراهيم مكة وحرمي المدينة یعنی حرم حضرت ابراہیم کا مکہ معظمہ ہے
اور حرم میرا مدینہ طیبہ ہے لیکن شیخ نے لکھتے ہیں کہ تعیین حد حرم مدینہ طیبہ میں اور ثبوت احکام حرمت میں
اختلاف مشہور ہے حضرت سعد ابن ابی وقاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق میں حرام کرتا ہوں درمیان دونوں کناروں سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹے جاویں
درخت خاردار اوسکے یا مارا جاوے شکار اوسکا روایت کیا اسکو مسلم نے **ف** نہ کاٹا جاوے حمل کیا ہے اسکو
ہمارے علماء نے نہی تنزیہی پر حضرت ابی سعید سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے تحقیق ابراہیم نے
بزرگی دی مکہ معظمہ کو یعنی ظاہر کی بزرگی اوسکی پس گردانا اوسکو حرام اور تحقیق میں نے بزرگی دی
مدینہ طیبہ کو بزرگی دینا درمیان دونوں طرفوں اوسکے کے ساتھ اسکے کہ نہ خونریزی کیجاوے بیچ
اور نہ اوٹھایا جاوے اوسمیں ہتھیار واسطے لڑائی کے اور نہ جھاڑا جاوے اوسمیں درخت یعنی پتے درخت کے
مگر واسطے کھانے جانور کے روایت کی مسلم نے **ف** کہا توربشتی رح نے کہ حرمت المدينة
جو فرمایا مراد اس تحریم سے تعظیم ہے نہ اور احکام کہ متعلق ہیں ساتھ حرم کے اور دلیل اسپر قول حضرت کا ہے

کہ نہ چہاڑا جاوے اوسمین درخت مگر واسطے کہانے جانورون کے اور حرم مکہ معظمہ کے جو درخت ہین
اونکو چہاڑنا کسی حال مین درست نہین پس شکار کرنا مدینہ طیبہ مین بعضے صحابہ نے حرام جانا ہے
اور جمہور صحابہ نے نہین انکار کیا ہے پرندہ جانورون کے شکار کرنیکا مدینہ شریف مین اور نہین پہونچی ہے ہمکو
اس باب مین ایسی طرح کوئی کہ انکار کیا جاوے اوسپر انتہے کلام ملا علی قاری وغیرہ کے کہتے ہین
اور حضرت عامر بن سعد سے روایت ہے کہ حضرت سعد سوار ہوے طرف محل اپنے کے کہ عقیق مین تہا
پس پایا ایک غلام کو کہ کاٹتا تہا درخت یا چہاڑتا تہا پتے اوسکے پس چہین لیے حضرت سعد نے کپڑے
اوس غلام کے پس جب پہرے سعد یعنی طرف مدینہ طیبہ کے آئے اونکے پاس مالک غلام کے پس گفتگو کی
اونسے یہ کہ پہیر دین ونکے غلام سے یا اوپر اوس چیز کو کہ لی ہے غلام انکے سے یعنے کپڑے اوسکے
پس کہا حضرت سعد نے پناہ خدا کی یہ کہ پہیر دون مین اوس چیز کو کہ دلوائی ہے مجکو پیغمبر خدا صلعم نے
اور منع فرمایا کہ پہیر دین اونپر روایت کی مسلم نے ف سعد سے مراد سعد بن ابی وقاص ہین کہ عشرہ مبشرہ
سے تہے اور عقیق نام ایک جگہ کا ہے قریب مدینہ شریف کے اور یہ جو آپنے فرمایا کہ دلوائی مجکو حضرت نے
یعنے اذن دیا ہے اسکا کہ جو کوئی دیکہے کسیکو شکار کرتے یا درخت کاٹتے مدینہ شریف مین چہین لیوے
کپڑے اوسکے طیبی لکہتے ہین کہ مشہور مذہب مالک و شافعی مین یہ ہے کہ نہین لازم آتا بدلہ بیچ شکار
مدینہ کے اور کاٹنے درخت اوسکے کے بلکہ یہ حرام ہے بغیر لازم آنے بدلے کے اور بعضون نے کہا کہ حرام نہین
بلکہ مکروہ ہے اور بعض کہتے ہین کہ واجب ہے بدلہ مانند حرم مکہ معظمہ کے حضرت انس سے روایت ہے
کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ خداوند تحقیق ابراہیم نے حرم کیا مکہ کو یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اوسکا اور تحقیق
مین حرام کرتا ہون اسجگہ کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ طیبہ کے ہے روایت کی بخاری
اور مسلم نے مولانا قطب الدین قسطلانی نے کتاب جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین لکہا ہے
کہ وہ آگ جو موافق پیشین گوئی جناب رسول اللہ صلعم کے ملک حجاز مین متصل مدینہ طیبہ کے ظاہر ہوئی تہی
اور وہ پتہرون کو جلا دیتی تہی اور گلا دیتی تہی سو وہ ایک پتہر پر پہونچی کہ آدہا داخل حرم مدینہ طیبہ تہا
اور آدہا خارج جسقدر پتہر خارج حرم تہا اوسکو جلا دیا اور جب مین نصف داخل پر پہونچی بجہہ گئی اور غیر طیبی
لکہا ہے کہ وہ آگ ایک قلعہ پر مدینہ طیبہ سے ظاہر ہوئی تہی اور حالانکہ مانند دریا کے موج مارتی تہی
اور ملک یمن کے ایک قریہ پر جا پہونچی سو اوسے جلا دیا مگر بجانب مدینہ طیبہ کے اوس آگ مین سے ٹہنڈی ہوا آتی تہی

فصل تیسری
درود شریف کے فضائل و آداب کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہے کہ عمدہ ترین اذکار اور اشرف ترین تحفہ بارگاہ عالیجاہ حضرت رسول مختار لیل ونہار تحفہ صلوٰۃ وسلام ہے لہذا اس فصل مین تبرکاً و تیمناً کچھ فضائل مع دیگر متعلقات بیان کیے جاتے ہین تاکہ ساکنان کشور دولت احمدی اور طالبان آستان عرش آشیانہ مصطفوی حال مین بارگاہ عالیجاہ سید الانبیا حبیب کبریا مین اس ہدیہ طیبہ و تحفہ شریفہ کے پہونچانے سے غافل اور عاطل نہ رہین اور نضلتر ین او راد و اشرف تسبیحات اسکو تصور کرین شیخ لکھتے ہین کہ فوائد و فضائل درود شریف کی تحریر و تقریر سے متجاوز ہین کہ خداوند عالم سبحانہ قرآن مجید مین ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ آخر تک پس جس صورت مین کہ معبود مطلق وحدہ لاشریک ایسا فرماوے کہ تحقیق اللہ اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین نبی پر تو اب کیا مقدور بشر ہے کہ اوسکے فضائل تمام و کمال بیان کر سکے لیکن چند فضائل بپاس خاطر مسلمان بھائیون کے لکھے جاتے ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو شخص ایک صلوٰۃ حضرت صلعم پر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اوسپر دس صلوٰۃ بھیجتا ہے اور دس درجہ بہشت مین اوسکے لیے بلند کیے جاتے ہین اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور بعض احادیث مین وارد ہوا کہ برابر دس گردنون کے آزاد کرنیکے اور بیس بار غزا کرنیکے ثواب ہے علاوہ اسکے قبولیت دعا اور وجوب شفاعت حضرت سید انبیا اور گواہی دینا آپکا اوسکی خوبی پر قیامت کے دن اور حاصل ہونا قرب نبوی کا اور ملنا قیامت کے دن حضرت سے سب سے پہلے اور پوری ہونا حاجتون کا اور مغفرت سب گناہون کی اور کفارہ ہونا سب معاصی کا اور ایک روایت مین فوت ہوئی فرائض کے بھی ادا ہونے کے قائم ہونا اوسکا صدقہ کی جگہ بلکہ افضل اوس سے اور سختیونکا دور ہونا اور بیماریون سے شفا پانا اور خوف و گھبراہٹ سے محفوظ ہونا اور دشمنون پر غالب آنا اور رضا و محبت الٰہی حاصل ہونا اور اعمال و مال کا بڑھنا اور طہارت وصفائی کیفین حاصل ہونا اور خوشحال رہنا اور حاصل ہونا برکت کا سب کامون مین یہانتک کہ اسباب و اولاد اور اولاد الاولاد مین تا چوتھی طبقہ تک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نجات پانا ہولون قیامت سے اور سکرات موت سے پانا اور خلاصی پانا دنیا کی تکلیفون اور تنگیون سے اور بھولی ہوئی چیزون کا یاد ہو جانا اور غنا حاصل ہونا اور سلامتی پانا اقسام بخل و جفا و نفاق سے اور جس مجلس مین کہ پڑھی جاوے معطر و منور ہونا تمام مجلس کا اور رحمت الٰہی مین مستغرق ہو جانا سب اہل محفل کا اور وقت گذر نے پل صراط پر نور کا ساتھ ہونا

مطلب فضائل و فوائد درود شریف ۱۲

اور اوسپر ثابت قدم رہنا اور فوائد اعظم درود شریف سے یہ ہے کہ باز رہنا دونون فرشتون کا اوسکے
گناہون کے لکھنے سے تین روز تک اور رہنا اوسکا دن قیامت کی نیچے سایہ عرش کے اور بھاری ہونا
عملون کا اور امن پانا روز قیامت کے تشنگی سے اور جنت مین بہت حورون سے نکاح ہونا اور
دین و دنیا کی سب کامون کا درست ہونا اور قیامت کے دن حبیب خدا سے شرف مصافحہ حاصل ہونا
اور شرف زیارت دنیا مین مشرف ہونا اور بارگاہ حبیب کبریا مین ملائکہ کا اوسکا اور اوسکے باپ کا نام لیکر
تحفہ درود شریف پیش کرنا اس طریقہ سے فلان بن فلان مثلا کمترین بندگان عبد الغفار بن احمد حسین
یسلم علیک یا رسول اللہ اور آپکا نفس نفیس سے جواب سلام فرمانا شیخ لکھتے ہین کہ اب اس سے زیادہ
کیا شرف و فضل بیان کیا جاوے اگر تمام عمر مین ایکبار حاصل ہو موجب صد ہزار کرامت اور مثمر
خیر و سلامت دنیا و آخرت ہے ؎ بہر سلام مکن رنجہ در جواب آن لب را کہ صد سلام مرا بس
یکے جواب از تو ہ اور حاصل ہونا اس سعادت اور عظمت کا یقینا ثابت ہے کہ نعوذ باللہ اسمین
کسیطرح کا شک و شبہ نہین ہے اسواسطے کہ بعد ثبوت حیات جناب سرور عالم صلعم مذاہب اربعہ و اجماع سے
اور ثابت ہونی سلام کی اعظم ترین سنت نبویہ ہے اور فرضیت جواب سلام کے ضرور ہے کہ یہ شرف و فضل
قاری صلوٰۃ و سلام کو حاصل ہووے چہ جائیکہ حبیب کبریا کی شمائل کریمہ و خصائل حمیدہ سے تھا
کہ پہلے آپ سلام فرمایا کرتے تھے اس سے صاف معلوم ہوا کہ زیارت کرنیوالا وقت زیارت پہلی عرض کرتے
سلام سے دربار حضرت سید مختار سے مشرف بسلام ہوتا ہے اور بعد سلام کرنیکے بزیادت سعادت
و کرامت جواب سلام مشرف ہوتا ہے حضرت علی رضہ فرماتے ہین لولا انہ ما فی ذکر اللہ لجعلت
الصلوٰۃ النبویہ عبادتی کلہا یعنی اگر نہ پاؤن مین اوس چیز کو جو اللہ کے ذکر مین سے ہے
تو مین اپنی کل عبادت درود شریف ہی کو مقرر کرتا عجب ہے اون مسلمانون سے کہ ایکساعت دن رات
اس عبادت عالی مین نہ صرف کرے علاوہ اسکے نکتہ غریب اور فائدہ عجیب درود شریف مین یہ ہے
کہ بضمن ذکر رسول ذکر الہی بھی اوسمین ہے حضرت امام حسن البصری وغیرہ اکابر سلف سے منقول ہے
کہ جسنے حضرت رب العزت کو اللہم کے ساتھہ یاد کیا گویا اوسنے تمام اسماء حسنی کے ساتھہ یاد کیا
ثواب مومن صادق اور محب مشتاق پر لازم ہے کہ اس عبادت کی کثرت مین قصور نکرے
اور جتنی بار کہ ہر روز پڑھ سکے اوتنی بار مقرر کرلے لیکن بہتر یہ ہے کہ سو سے کم نکرے حسب عادت بزرگا

تو لذت اور شیرینی اوسکی طالب کی مذاق جان مین ایسی پہونچیگی کہ قوت اور قوام روح اوسکی ساتھ ہوجاویگا
فذکر الحبیب للہ یصف طبیب بعض متاخرین مشائخ شاذلی رحمہ لکھتے ہین کہ تقرب اسکے
اور تقرب نبوی کے حاصل ہونیکے لیے کوئی طریقہ قوی اور قریب درود شریف سے زیادہ نہین ہے
امام سخاوی وغیرہ اہل حدیث لکھتے ہین کہ محمد بن سعد بن مطرح کا ورد تھا کہ جب سونے لگتے سو درود شریف
بعدد معین پڑھتے تھے ایک رات رسول مقبول صلعم کو دیکھا کہ آپ اندر گھر مین رونق افروز ہوے ہین
کہ تمام گھر جمال باکمال سی منور اور روشن ہوگیا اور آپ فرماتے ہین کہ لا اپنے دہن کو کہ وہ بہت پڑھتا ہے
تا بوسہ دون اوسکو تو وہ کہتے ہین کہ مجکو شرم آئی اس بات سے کہ اپنے موہنہ کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
دہن مبارک کی سامنے کرون اپنے رخسارہ کو آپکے دہن مبارک کی سامنے کردیا پس آپنے بوسہ دیا
میرے رخسارہ پر جب مین جاگا تو تمام گھر سے بوی مشک آتی تھی اور آٹھ دن تک میرے رخسارہ سے
بوی مشک آتی تھی اور شیخ احمد بن ابی بکر رداد صوفی محدث اپنی کتاب مین شیخ مجد الدین فیروزآبادی سے
روایت کرتے ہین وہ کہتے ہین الغنی رحمہ نے کہا کہ ایک روز حضرت شبلی ابوبکر مجاہد کے پاس آئے
تو ابوبکر آپکی تعظیم کو کھڑے ہوگئے اور معانقہ کیا اور آپکے درمیان دونون آنکھونکے بوسہ دیا
مینے کہا کہ یا سیدی یہ کام تو شبلی کے ساتھ کرتا ہی حالانکہ تو اور کل اہل بغداد اوسکو کہتے ہین
کہ وہ مجنون ہی تو اونھون نے اسکے جواب مین کہا کہ مینے نہین کیا مگر وہی فعل کہ پیغمبر خدا صلعم کو دیکھا مینے
وہ یہ کہ خواب مین دیکھتا ہون مین کہ شبلی رسول مقبول صلعم کی شرف ملازمت مین حاضر ہوے تو آپ کھڑے ہوگئے
اور معانقہ فرمایا اور دونون آنکھون مین بوسہ دیا پس عرض کیا مینے کہ یا رسول اللہ صلعم اس فعل کو
حضور شبلی کے ساتھ کرتے ہین آپنے ارشاد فرمایا کہ نعم یہ بعد نماز کے یہ آیت شریف پڑھتا ہے
لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ آخر تک اور بعد اسکے مجھپر درود پڑھتا ہے
تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ حضرت آدم نے آرزو کی کہ میری جنس سے میرا جوڑا پیدا ہو
کر اوسکی صحبت سے حصول انسیت اور دفع وحشت کردن فرشتون نے بحکم خالق ارض ہوا حالت خواب مین
پہلوی چپ حضرت آدم کا چاک کیا اور اوس پہلو سے ایک عورت خوبصورت پیدا ہوئی مقدار ایکدم مین
قد و قامت اوسکا درست ہوگیا پھر اوس پہلو کو فرشتون نے ملا یا اسطرح سے کہ حضرت آدم سوتے رہے
اور اونکو اس حالت مین کچھ درد والم محسوس نہوا جسوقت حضرت آدم خواب سے بیدار ہوے

فضیلت آیۃ شریف لقد جاءکم
بیان پیدائش
اماں حضرت حوا کا
۱۲

دیکھا کہ ایک عورت خوبصورت اونکی جنس کی پہلو مین بیٹھی ہے آپ دیکھکر خوش ہوے اور پوچھا
کہ تو کون ہے حق تعالی نے فرمایا کہ یہ میری کنیز ہے نام اسکا حوا ہے تیری انیس اور رفع وحشت کے لیے
جوڑا تیرا اسے پیدا کیا آپنے چاہا کہ اوسکو ہاتھ لگائین حکم ہوا کہ ای آدم ہاتھ اوسکو نہ لگانا تا وقتیکہ
مہر اوسکا ادا نکرے آپنے عرض کی کہ مہر اسکا کیا ہے حکم ہوا کہ مہر اسکا یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ادیہ
دس بار درود بھیجو حضرت آدم نے فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین فرمایا کہ خاتم الانبیا و المرسلین
تیری اولاد سے اگر اونکی پیدائش منظور نہوتی تجکو بھی نہ پیدا کرتا حضرت آدم نے دس بار درود شریف
حبیب کبریا پر اور اونکی آل پاک پر پڑھی اللھم صل علی محمد و علی ال محمد دس بار کہا یعنی
فرشتے شاہد اور گواہ ہوے اور عقد نکاح حضرت آدم اور حوا کا منعقد ہوا اور بھی شیخ مجد الدین رح
خیر وآبادی حضرت شیخ شبلی رح سے نقل کرتے ہین کہ اونھون نے کہا کہ ایک شخص ہمارے ہمسایہ مین مرا
اوسکو مینے خواب مین دیکھا تو اوس سے پوچھا مینے کہ خدا تعالی نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا کہا کہ کیا
پوچھتا ہے تو کہ عجائب صدمہ ہولناک مجھپر گذرے اور وقت سوال منکر و نکیر کے نہایت مشکل پڑی
مینے اپنے دل مین کہا مگر کہ دین اسلام پر نہین مرا ہون ندا آئی کہ یہ عقوبت اور سختی اس کی سے ہے
کہ دنیا مین تو نے اپنی زبان کو بیکار رکھا تھا جبکہ فرشتون نے میرے عذاب کا قصد کیا تو ایک مرد
نہایت خوبصورت معطر و معنبر میرے اور فرشتون کے درمیان مین حائل ہوا اور حجت ایمانی مجکو تعلیم کی
مینے کہا کہ خدا تعالی تجھپر رحمت کرے کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین وہ شخص ہون کہ تیری کثرت
درود شریف سے پیدا ہوا ہون اور مجکو حکم ہے کہ تیری ہر سختی اور مصیبت مین مددگار رہون اور یہی حکایت
مصباح الظلام مین بھی وارد ہوئی ہے اور بھی شیخ موصوف کعب احبار سے روایت کرتے ہین
کہ حق تعالی نے حضرت موسی کو وحی بھیجی کہ ای موسی اگر محمد کے واسطے میرے عالم مین نہ ہون
تو مینہہ کا ایک قطرہ نہ برساؤن اور ایک دانہ زمین سے نہ اوگاؤن ایسی ہی بہت سی چیزین ذکر کین
یہانتک کہ کہا کہ ای موسی چاہتا ہے تو کہ مین قریب تر ہون تجھسے قرب کلام تیرے سے نسبت ساتھ
زبان تیری کے اور خطرون قلب تیرے سے نسبت ساتھ دل کے اور روح تیری سے نسبت
ساتھ بدن تیرے کے اور نور بصر تیری کے نسبت ساتھ آنکھ کے حضرت موسی نے عرض کیا
کہ ہان ای رب میرے ارشاد ہوا کہ درود شریف اوپر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت کہتا رہ نسبت

درود شریف
حضرت آدم

تجکو حاصل ہوجاوی اور ایک روایت مین وارد ہوا کہ ای موسیٰ چاہتا ہے تو کہ دن قیامت کی
پیاس کی تکلیف تجکو نہ پہونچے آپنے عرض کیا کہ ہان ای رب میری ارشاد ہوا کہ درود اوپر محمد صلعم کی
بہت کہہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ الحافظ ابو نعیم فی الحلیۃ اور بھی شیخ موصوف کہتی ہین
کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابا بکر صدیق سی روایت کرتے ہین کہ درود شریف پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر
محو کرنیوالا زیادہ ہی گناہون کو مارنے پانی سے آگ کو اور تحفہ سلام پہونچانا حضرت صلعم پر
افضل ہی دس گردنون کے آزاد کرنے سی اور محبت رسول اللہ صلعم کی افضل ہی مارنی تلوار سے
فی سبیل اللہ رواہ ابو القاسم اصبہانی اور بھی شیخ موصوف حضرت انس رضی سے روایت کرتی ہین
کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا دو مسلمان کہ وقت ملاقات کی باہم مصافحہ کرین اور درود شریف پڑھین
ایک دوسرے سی جدا نہین ہونے پاتے ہین کہ گناہ اونکے اگلے پچھلے سب بخشے جاتے ہین رواہ ابن
بن علی بشکوال اور حضرت علی رضی سے روایت ہی کہ جب رسول مقبول صلعم نے فرمایا کہ جو شخص حج اسلام مین
بجالاوی اور بعد اسکے غزا کرے تو وہ حج برابر چار سو حج کے ہوتا ہے یہ سنکر اون قوم کی دل ٹوٹ گئے
کہ استطاعت حج اور قوت جہاد کی نہین رکھتے تھے حق سبحانہ تعالے نے وحی بھیجی رسول مقبول صلعم کو
کہ جو شخص تجپر درود پڑھی ثواب اوسکا چار سو غزا کے برابر ہے اور ہر غزا برابر چار سو حج کے
اخرجہ ابو حفص بن عبد المجید المیانشی فی المجالس المکیہ اور بھی شیخ مجد الدین فیروز آبادی بسند لیل
روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص کہو صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پاک کیا جاوی دل اوسکا نفاق سے جیسے کہ پاک ہوجاتا ہی کپڑا پانی سے اور ایک روایت مین وارد ہوا
کہ جو شخص کہے صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو کھلجاتے ہین اوسکے لیے ستر دروازے رحمت کے
اور بھی باسناد معتبر وارد ہوا کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جب تم بیٹھو مجلس مین تو کہو بسم اللہ
الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی محمد تا حق تعالی ایک فرشتہ مقرر فرمادیتا ہی
کہ تمکو غیبت سی باز رکھی اور جب اوٹھو تو پھر یہی کہو تا کہ روک دی حق سبحانہ تعالی لوگونکو تمہاری غیبت
کرنے سی اور بھی باسناد وارد ہوا کہ کہا حضرت خضر اور حضرت الیاس ع نے کہ ایک شخص شام سے
رسول مقبول صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم میرا باپ نہایت بوڑھا اور ضعیف
نابینا ہوگیا ہی مگر دوست رکھتا ہی کہ تجکو دیکھی اور قدرت آنے کی نہین رکھتا ہی آپنے فرمایا کہ اوسی بالیں کی

کہ سات رات یہ کہو صلی اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجکو خواب مین دیکھیگا اور اوس سے کہدے
کہ مجھسے یہ حدیث روایت کرے چنانچہ اوسنے بموجب ارشاد کے عمل کیا پس دیکھا آنحضرت صلعم کو خواب مین
اور آپسے یہ حدیث روایت کی اور حضرت کعب سے منقول روایت ہی کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس آئے
اور مجلس مین ذکر رسول مقبول صلعم کا جاری ہوا تو اونھون نے کہا کہ کوئی دن نہین ہے
کہ آفتاب طلوع کرے مگر کہ اوترتے ہین ستر ہزار فرشتے اور گھیر لیتے ہین قبر اطہر صلعم کو اور مارتے ہین
اپنے بازو کو اور پڑھتے ہین درود شریف شام تک پھر وہ چلے جاتے ہین اور دوسرے ستر ہزار اوترتے ہین
اور مانند اونھین کے کرتے ہین یہانتک کہ آپ قبر شریف سے اوٹھین اور ستر ہزار فرشتے آپکے
گرد ہون صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رواہ الدارمی یہ سب حال جذب القلوب سے لکھا گیا جو مشتاق ہو دیکھے

حکایت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ نقل کرتے ہین کہ ایک شخص کو دیکھا طواف وسعی
اور سب مناسک حج مین بجز درود شریف کے کوئی دوسری دعا نہین پڑھتا تھا لوگون نے کہا
کہ اور کوئی دعا ماثورہ سے کوئی دعا کیون نہین پڑھتا ہو تو اوسنے کہا کہ مینے عہد کیا ہے
کہ درود شریف کے ساتھہ کوئی دوسری دعا نہ شریک کرون اور سبب اسکا یہ ہی کہ جب میرے باپنے
انتقال کیا تو دیکھا مینے کہ چہرہ اوسکا بشکل گدہے کے ہوگیا ہی اس حال کو مشاہدہ کرکے مجھپر غم ایسا غالب ہوا
کہ مین سو گیا اور رسول مقبول صلعم کو خواب مین دیکھا پس مینے آپکے دامن مبارک کو پکڑ کر اپنے
باپ کی شفاعت چاہی اور اس عذاب کا سبب پوچھا آپنے فرمایا کہ وہ سود کھاتا تھا اور جو شخص کہ حرام کھاتا ہی
جزا اوسکی دنیا و آخرت مین یہی ہی لیکن باپ تیرا ہر رات وقت سونے کے سو بار مجھپر درود شریف پڑھتا تھا
اسوجہ سے میری شفاعت اوسکے حق مین قبول ہوئی پس جاگا مین اور اپنے باپ کا چہرہ مانند چودہوین رات کے
چاند کے دیکھا اور وقت دفن کے آواز غیب سے سنی مینے کہ سبب عنایت الہی بخشش تیری یہ تھا کہ درود شریف
پڑھتا ہوا شیخ جلال الدین سیوطی دیباچہ کتاب جمع الجوامع مین لکھتے ہین کہ ابن عساکر اپنی تاریخ مین
حفص بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہین کہ ابو زرعہ کو مینے بعد موت کے خواب مین دیکھا کہ آسمان دنیا مین
ملائکہ کے ساتھہ نماز مین امامت کرتا ہے مینے کہا کہ یہ رتبہ کس عمل سے پایا تو اوسنے کہا کہ مینے اپنے ہاتھہ سے
ہزار ہزار حدیث لکھی ہین اور ہر حدیث مین کہا ہے مینے عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھپر ایکبار صلوٰۃ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اوسپر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے

فضائل درود شریف

بیان

بعض مفسرین آیت شریف وَتَقُولُ النَّاسِ حُسْنًا کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ مراد ناس سے محمد صلے اللہ
علیہ وسلم ہین اور مراد قول حسن سے درود شریف پڑھنا ہے حضرت پر ف اہل حدیث لکھتے ہین
کہ فضیلت اور عظمت درود شریف کی اوپر رسول مقبول صلعم کے ہر احوال اور ہر اوقات مین ہے لیکن شب جمعہ
اور روز جمعہ مین بسبب شرف حاصل ہونے اس دن اور رات کو پڑھنی بڑی فضیلت ہے اور اس باب مین
بہت حدیثین وارد ہوئی ہین یہانتک کہ حضرت امام احمد حنبل کے نزدیک شب جمعہ افضل ہے شب قدر سے
اسوجہ سے کہ نطفہ طاہرہ کہ اصل کل خیرات وطیبات ومادۂ تمامی برکات ہے شکم مبارک حضرت آمنہ مین
اسی رات کو قرار پایا تہا علاوہ اسکے جابجا احادیث مین وارد ہوا اَكْثِرُوا عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ آخر تک
یعنی فرمایا کہ دن جمعہ کے مجہپر زیادہ درود پڑہو کہ یہ دن فضیلت خاص رکہتا ہے پس تحقیق جو درود
کہ اس دن مین پڑہتے ہو وہ مجہپر عرض کیجاتی ہے پس مین تمہارے حق مین دعا خیر کرتا ہون اور تمہارے
گناہونکی بخشش چاہتا ہون اور دوسری روایت مین وارد ہوا کہ دن جمعہ کا وہ دن ہے کہ
فرشتے مقربان بارگاہ الہی اوسمین حاضر ہوتے ہین اور درود شریف پڑہنے والے کی درود شریف سنتے ہین
اور مجکو پہونچاتے ہین اور بہی حدیث شریف مین وارد ہوا کہ جو درود کہ دن جمعہ کے مجہپر پڑہتے ہو
وہ سوای عرش کے نیچے کہین نہین ٹہرتی ہے اور کوئی فرشتہ نہین پہونچتا ہے مگر کہ کہتا ہے
جماعت ملائکہ سے صَلُّوا عَلَيْهِ فَاِنَّهُ یعنے درود بہیجو اوپر کہنے والے اس درود کے شیخ لکہتے ہین
کہ بعض علما نقل فرماتے ہین کہ خصوصیات شب جمعہ سے ہے کہ آنحضرت صلعم بنفس شریف
جواب صلوۃ وسلام کا فرماتے ہین صاحب مفاخر الاسلام لکہتے ہین کہ حدیث شریف مین وارد ہوا
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے کہ جو شخص شب جمعہ مین سو بار مجہپر درود شریف پڑہتا ہے سو حاجتین اسکی
بر آتی ہین ستر حاجتین دنیوی اور تیس آخرت کی اور دوسری حدیث مین وارد ہوا کہ جو شخص جمعہ
کے دن ہزار بار یہ درود شریف پڑہے جبتک وہ شخص اپنا مقام بہشت مین نہ دیکہ لے دنیا سے
نہ جاوے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ امام سخاوی لکہتے ہین کہ حدیث مرفوع مین
وارد ہوا کہ جو شخص سات جمعہ ہر روز سات بار یہ درود شریف پڑہے واجب ہوجاتی ہے میری شفاعت
اوسکو تیسرا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضًى وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً وَّاٰتِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ
الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَصَلِّ

فضائل شب جمعہ — حضرت امام احمد حنبل کے نزدیک شب جمعہ افضل ہے شب قدر سے

فضائل درود شریف شب جمعہ

علی جمیع اخوانہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یا ارحم الراحمین اور حضرت ابن مسعودؓ نے یزید بن وہب سے فرمایا کہ ترک نکر درود شریف کو جمعہ کے دن ہزار بار اللہم صل علی محمد ن النبی الامی اور بھی کتاب مفاخر الاسلام مین حضرت سعید ابن مسیب سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص مجھپر درود شریف پڑہے جمعہ کے دن اسی بار بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے اور دمیری شرح منہاج مین نقل کرتے ہین کہ حدیث حسن مین وارد ہوا کہ جو شخص درود شریف پڑہے حضرت پر دن جمعہ کو اللہم صل علی محمد عبدک ورسولک النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وسلم تسلیما بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے مفاخر الاسلام مین وارد ہوا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر کے پہلے اس سے کہ نماز پڑہنے کی جگہہ سے اوٹھے اسی بار درود شریف پڑہے بخشے جاوین گناہ اوسکے اسی برس کے بروایت صحیح وارد ہوا کہ خالد ابن کثیر کے سرہانے سے پہلے اس سے کہ انتقال فرماوین ایک ٹکڑا کاغذ کا پایا کہ اوسمین لکہا تہا براءۃ من النار لخالد ابن کثیر اوسکے اہل سے پوچہا کہ وہ کیا عمل کرتے تہے جو انہون نے یہ کرامت اور سعادت پائی کہا کہ عمل اونکا یہ تہا کہ ہر جمعہ ہزار بار درود شریف پڑہتے تہے صلی اللہ علیہ وسلم **ف** اہل حدیث لکہتے ہین کہ جیسے کہ درود شریف کی جمعہ کی شب کی فضائل عالی ہین ایسی ہی پیر کی رات بھی اوسی حکم مین شریک ہے اسوجہ سے کہ پیر کا دن بھی بڑا دن بزرگ ہے کہ اوسمین عرض اعمال بندون کی درگاہ عزت وجلال مین ہوتی ہین اسی سبب سے رسول مقبول صلعم اسدن مین اکثر احوال التزام روزہ کا فرمایا کرتے تہے اور ارشاد فرماتے کہ اسدن مین اعمال بندون کے حضرت ذی الجلال مین پیش ہوتے ہین پس مین دوست رکہتا ہون کہ اعمال میرے عرض کیجاوین اور مین روزہ دار ہون احیاء العلوم مین وارد ہوا کہ جو شخص پیر کی رات کو چار رکعت نماز پڑہے پہلی رکعت مین بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص دس بار اور دوسری مین بیس بار اور تیسری مین تیس بار اور چوتہی مین چالیس بار پڑہے اور بعد سلام کے پچہتر بار سورۂ اخلاص پڑہے اور استغفار پڑہے اور اپنی اپنی ماں باپ کے لیے پچہتر بار۔ پہر درود شریف پڑہکر پچہتر بار بعد اوسکے دعا مانگے پس اللہ پر حق ہو چکا اس بات کا کہ جو وہ مانگے دیا جاوے اور اسکو صلوٰۃ الحاجۃ کہتے ہین اور جمعرات کی درود شریف مین بھی حدیث وارد ہوئی ہے کہ صاحب مفاخر الاسلام روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے من صلی علی یوم الخمیس مائۃ مرۃ لم یفتقر ابدا

بیان پڑہنا نماز کا ثواب کا کہ جسکو صلوٰۃ الحاجۃ کہتے ہین

یعنی فرمایا کہ جسنی پڑھی درود شریف اوپر میری سو بار دن جمعرات کی نہین محتاج ہوگا وہ کبھی علماء دین حتی کہ بیان
کہ اس بات مین شک نہین کہ درود شریف ہر جگہ مطلق مین موجب ثواب و برکات بے انتہا کا ہی لیکن علماء نے
کئی مقام ضروری شمار کیے ہین چند ان مین سے لکھے جاتے ہین کہ چاہیے مسلمان کو کہ بعد طہارت کے
حتی کہ بعد تیمم کے اور نماز مین بعد تشہد کے اور امام شافعی کے نزدیک بعد قنوت کے بھی اور بعد نماز کے
اور بعد اذان کے اور تکبیر کے اور وقت اٹھنے خواب سے واسطے نماز تہجد کے اور بعد وضو کے اور بعد
اور بعد نماز تہجد کے اور وقت گذرنے مسجد مین اور وقت داخل ہونے مسجد مین اور وقت نکلنے مسجد سے
اور جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو خصوصا بعد نماز جمعہ کے اور روز جمعرات اور ہفتہ اور اتوار کے دن مین بھی
حدیثین وارد ہوئی ہین اور خطبوان مین اور وقت فجر کے اور تکبیرات عید مین بھی نزدیک امام شافعی کے
اور نماز جنازہ مین اور حالت احرام مین بعد لبیک کے اور صفا مروہ پر اور بعد لا اله الا اللہ اور اللہ اکبر کہ
اور وقت دیکھنے کعبہ شریف کے زادہا اللہ تعظیما و شرفا اور وقت بوسہ دینے حجر اسود کے اور طواف مین
اور سوا اس کے حج مین اور نزدیک قبر اطہر نبوی صلعم کی خاص تعین کے دیگر مقامو کے زادہا اللہ نوارہ و برکات
و تجلیات گوناگون ہی صلے اللہ علیہ وسلم اور وقت مشاہدہ آثار نبویہ اور مقامات حضور اقدس صلعم کے
مثل قبا و مدینہ طیبہ وادی بدر و جبل احد وغیرہ اور وقت بیع و شرا اور وقت لکھنے وصیت کے اور اور کے
اور وقت سوار ہونے سواری پر اور وقت اترنے سواری سے اور وقت نکلنے کے بجانب بازار
اور داخل ہونے اوسمین عبد اللہ ابن مسعود ہر بازار مین کہ مشغولی اور غفلت لوگون کی دیکھتے تھے
تو آپ وہان آکر حمد و صلوٰۃ پڑھتے تھے اور وقت حضور دعوت اور پھرنے دعوت سے اور وقت گھر مین
داخل ہونیکے اور وقت حاجت پیش آنیکے اور وقت بھاگ جانے جانور اور غلام کے اور وقت غم و شدت کے
اور طاعون اور خوف غرق کے اور وقت سونے کے اور وقت پھڑکنے آنکھ کے اور وقت یاد آنے کسی چیز بھولی ہوئی کے
یا خوف بھول جانیکے اور وقت پانی پینے کے اور وقت سننے آواز گدہے کے اور بعد ہو جانے گناہ کے
کہ کفارہ اوس گناہ کا ہو جاوے اور دعا کے اول و آخر مین اور وقت ملاقات بھائی مسلمان کے اور یار و صاحب
اور وقت جمع ہونے قوم کے اور جدا ہو جانے متفرق کے اور وقت اٹھنے مجلس سے واسطے امن غیبت کے
اور جو جلسہ کرے واسطے اللہ کے اور اعلان شعائر اسلام کے منعقد ہووے اور وقت ختم قرآن مجید کے
اور وقت دعا حفظ قرآن مجید کے اور وقت شروع ہر کلام جائز کے اور وقت شروع درس اور وعظ

اور قراءت حدیث کو اول و آخر اور وقت کہنے نام مبارک صلعم کے حدیث شریف مین وارد ہوا
من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ تستغفر لہ ما دام اسمی فی الکتاب ترجمہ
یعنی جسنے درود شریف پڑھی اور پیچ کتاب کے ہمیشہ ملائکہ استغفار مانگتے رہتے ہین اوسکے لیے
جبتک کہ نام میرا اوس کتاب میں ہے کہتے ہین کہ ایک شخص تھا کہ بسبب بخل کاغذ کے لفظ صلوۃ
جو بہ سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے نہین لکھتا تھا تو ہاتھ اوسکے مین ایک عارضہ سخت پیدا ہوگیا
اور دوسرا شخص تھا کہ صلے اللہ علیہ لکھتا تھا اور لفظ وسلم کو اوسکے ساتھ نہین ملاتا تھا پس خواب مین
بارگاہ سید انام سے اوسپر عتاب ہوا کہ کسواسطے چار نیکیون سے اپنے تئین محروم رکھتا ہے یعنی لفظ وسلم کے
چار حرف ہین اور ہر حرف پر دس نیکیان ہین پس اس حساب سے ثواب اس لفظ کا چالیس نیکیان
ہوتی ہین اور اسی قبیل سے ہے جو لوگ کہ صرف حرف ص و م یا صلعم پر اکتفا کرتے ہین لکھا ہے
کہ ایک شخص سے خواب مین پوچھا کہ حق تعالے نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا اور تجکو کس عمل کے
عوض بخشا کہا کہ بسبب اسکے کہ مین نام مبارک کے ساتھ صلے اللہ علیہ وسلم لکھتا تھا ایک شخص نے
حضرت امام شافعی رضی کو خواب مین دیکھا پوچھا کہ حق تعالے نے آپکے ساتھ کیا معاملہ کیا آپنے فرمایا
کہ رحمت کی مجھپر اور مغفرت کی میری اور اسطرح پر مجکو بہشت مین لیگئے جیسے دلہن کو لیجاتے ہین
اور نثار کیے مجھپر موتی اور یاقوت جیسے دلہن پر کرتے ہین بعوض اس عمل شریف کے کہ وقت لکھنے
رسالہ حدیث کے کہتا تھا صلی اللہ علی محمد ما ذکرہ الذاکرون و ما دام ما غفل عن ذکرہ
الغافلون ف اہل حدیث فرماتے ہین کہ جو شخص مشتاق شرف زیارت حبیب کبریا ہووے
اوسکو چاہیے کہ التزام کثرت درود شریف کا اختیار کرے اللھم صل علی محمد و الہ وسلم کیا ہیچ دی ترقی
کہ یہہ باعث حصول مقصود ہے خواہ یہہ پڑھے اللھم صل علی روح محمد فی الارواح اللھم
صل علی جسدہ فی الاجساد اللھم صل علی قبرہ فی القبور
صاحب مفاخر الاسلام روایت کرتے ہین کہ جو شخص جمعہ کے دن ہزار بار درود شریف پڑھے اللھم
صل علی محمد النبی الامی جناب رسول مقبول صلعم کی زیارت سے مشرف ہووے یا اپنے گھر کو
بہشت مین دیکھے اور اگر نہ دیکھے تو پھر کرے پانچ جمعہ تک بفضل الہی مقصود حاصل ہوگا اور جو شخص
کہ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین بعد الحمد کے گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار

سورہ اخلاص پڑھو اور بعد سلام کے سو بار درود شریف پڑھو اللھم صل علی محمد ن النبی الامی
وآلہ وسلم زیارت شریف سے مشرف ہووے اگر اوسکے نصیب مین ہی تو تین جمعہ نہین گذرینگے
انشاء اللہ تعالے اور تحقیق تجربہ کیا بعض نفر اسنے اور بھی روایت ہی کہ جو شخص پڑھے دو رکعت نماز جمعہ کی اور
ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورہ اخلاص پچیس بار پڑھے اور بعد سلام کے ہزار بار درود شریف پڑھے
صلی اللہ علی النبی الامی زیارت شریف سے مشرف ہووے سعید بن عطا سے روایت ہے
کہ جو شخص بستر خاک پر سووے اور وقت سونے کے یہ دعا پڑھے اور سیدھا ہاتھ پر سر رکھکر سورہے
زیارت شریف سے مشرف ہووے اللھم انی اسئلک یا مالک بحق وجھک الکریم ان ترینی فی منامی وجہ نبیک
محمد صلی اللہ علیہ وسلم رؤیۃ تقربھا عینی وتشرح بھا صدری وتجمع بھا شملی وتفرج
بھا کربتی وتجمع بھا بینی وبینہ یوم القیامۃ فی الدرجات العلی ثم
لا تفرق بینی وبینہ ابدا یا ارحم الراحمین اب معلوم کرنا چاہیے
کہ علماء دین کہتے ہین کہ افضل و اکمل صلوۃ صلوۃ تشہد ہی یعنی وہ درود کہ نماز مین پڑھی جاتی ہے
کہ وہ مشہور ہی ہر ایک مسلمان اوس سے واقف ہی شیخ کمال الدین بن ہمام حنفی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین
کہ تمام کیفیات وارد اس صیغہ مقدس مین موجود ہین اللھم صل ابدا افضل صلواتک
علی سیدنا محمد عبدک و نبیک و رسولک محمد و آلہ وسلم تسلیما و زدہ تشریفا
و تکریما و انزلہ المنزل المقرب عندک یوم القیمۃ اور ابن قیم جوزی بعض علماء شافعیہ سے نقل کرتے ہین
کہ اولے یہ ہے کہ جو صیغہ کہ وارد ہوئے ہین جدا جدا ہر وقت مین سب پڑھے تاکہ سب صیغون وارد کا
ثواب اوسکو حاصل ہووے الصیغۃ الاولی اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی صیغہ اول
ابراھیم وعلی آل ابراھیم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی
آل ابراھیم فی العالمین انک حمید مجید روایت کیا مسلم نے صیغہ دوسرا اللھم صل علی صیغہ دوم
محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت
علی ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا بخاری اور مسلم نے صیغہ تیسرا اللھم صل علی محمد النبی الامی صیغہ سوم
وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید روایت کیا احمد نے اپنی مسند مین صیغہ چوتھا صیغہ چہارم
اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ

كما باركت على ال ابراهيم انك حميد مجيد روايت كيا بخاری ومسلم نے اور نسائی و ابن ماجہ نے صیغہ بارھواں
اللهم صل على محمد عبدك ورسولك كما صليت على ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل
محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد روايت كيا بخاری ومسلم ونسائی نے
صیغہ تیرھواں اللهم اجعل صلواتك وبركاتك على محمد وعلى آل محمد كما جعلتها على ابراهيم
وال ابراهيم انك حميد مجيد وبارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد
روايت كيا قاسم اصبہانی نے اور نمسانی نے اپنی مفاخر میں صیغہ چودھواں اللهم صل على محمد واهل
بيته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد اللهم صل علينا معهم اللهم بارك على محمد واهل بيته
كما باركت على ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك علينا معهم صلوة الله وصلوة المؤمنين على
محمد النبي الامی السلام علينا ورحمة الله وبركاته روايت كيا دارقطنی نے صیغہ پندرھواں اللهم صل
على محمد وعلى ال محمد روايت كيا ابوداؤد نے صیغہ سولھواں اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه
امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد روايت كيا ابوداؤد نے
صیغہ سترھواں اللهم صل على محمد وعلى ال محمد وبارك على محمد وعلى ال محمد كما صليت
وباركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد روايت كيا نسائی نے صیغہ اٹھارھواں
اللهم اجعل صلواتك وبركاتك على محمد وال محمد كما جعلتها على ابراهيم انك حميد مجيد
روايت كيا احمد نے صیغہ انیسواں اللهم صل على محمد كما امرتنا ان نصلي عليه وصل عليه
كما ينبغي ان يصلى عليه ذكر كيا اسكو صاحب شرف المصطفى نے صیغہ بیسواں اللهم
صل على محمد عبدك ورسولك النبي الامي الذي امن بك وبكتابك واعطه
افضل رحمتك وانه اشرف على خلقك يوم القيمة واجزه خير الجزاء والسلام
عليه ورحمة الله وبركاته فائدہ شیخ نصر لکھتے ہیں کہ یہ کل صیغے جو مذکور ہوئے
خالی ہیں ذکر سلام سے پس چاہیے پڑھنے والے کو کہ کہہ لیوے السلام علیک
ایھا النبی الکریم ورحمة الله وبركاته اس واسطے کہ ذکر صلوة بے سلام
اکثر علماء کے نزدیک مکروہ ہے اس آیت شریف کے حکم سے یا ایھا الذین آمنوا
صلوا عليه وسلموا تسليما اور رسول مقبول صلعم نے ان میں جو ذکر سلام نہ فرمایا

اسوجہ سے کہ صحابہ کو اسکا علم کما حقہ حاصل تھا اور اسی پر قیاس کر لینا چاہیے
کہ سلام بے صلوٰۃ کے بھی مکروہ ہے بدلیل قولہ تعالےٰ صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا
اب معلوم کرنا چاہیے کہ علماء دین میں اختلاف ہے اس باب میں کہ درود شریف کونسی افضل ہے
قول پہلا — پس اس باب میں دس قول ہیں **قول پہلا** افضل صلوٰۃ صلوٰۃ تشہد ہے یعنے جو التحیات میں
قول دوسرا — پڑھی جاتی ہے کہ وہ مذکور ہو چکی **قول دوسرا** اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد
کلما ذکرہ الذاکرون وکلما سہی عنہ الغافلون **قول تیسرا**
قول تیسرا — اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما ھو اھلہ ومستحقہ **قول چوتھا**
قول چوتھا — اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما انت اھلہ **قول پانچواں** اللھم صل علی محمد وعلی
قول پانچواں — ال محمد افضل صلواتک عدد معلوماتک **قول چھٹا** اللھم صل علی
قول چھٹا — محمد النبی الامی وعلی کل نبی وملک وولی عدد کلماتک التامات المبارکات
قول ساتواں — **قول ساتواں** اللھم صل علی محمد عبدک ونبیک ورسولک النبی الامی وعلی ازواجہ
عدد خلقک ورضی نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک **قول آٹھواں** اللھم صل علی
قول آٹھواں — محمد وعلی ال محمد صلوٰۃ دائمۃ بدوامک **قول نواں** اللھم یا رب محمد وال محمد
قول نواں — صل علی محمد وال محمد واجز محمدا ما ھو اھلہ **قول دسواں** اللھم صل علی محمد
قول دسواں — وازواجہ امہات المومنین وذریتہ واھل بیتہ کما صلیت علی ابراھیم انک حمید مجید وحضرت
شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ وقت رخصت ہونے حضرت مدینہ طیبہ سے حضرت شیخ عبد الوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ
نے ایک درود شریف کی اس فقیر کو اجازت دی کہ جس سے اقسام اقسام کے فتوح باطنی حاصل ہوئی جو بیان
نہیں ہو سکتے وہ یہ ہے اللھم صل علی سیدنا محمد افضل ما صلیت علی احد من خلقک صلوٰۃ دائمۃ
بدوامک باقیۃ ببقائک صلوٰۃ تکون لک رضی ولحقہ اداءً واصلی لا مقبولۃ لک بل معرفۃ
علیہ وعلی الہ وصحبہ وبارک وسلم اور آپ فرماتے ہیں کہ مسبعات عشر جو وظیفہ مشہور ومتبرک ہیں
انمیں بھی درود شریف ہے اور زمانہ تابعین سے معمول حضرات مشائخ کا چلا آتا ہے حضرت شیخ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ
بعض رسالوں میں درود شریف کو جو مشکل بہت ستر ای ہے اور ایک درود شریف یہ ہے کہ اسکی بھی بڑی فضیلت ہے
اللھم صل علی سیدنا محمد السابق للخلق نورہ ورحمۃ للعالمین ظہورہ عدد من

من مضى من خلقك ومن بقي ومن سعد منهم ومن شقي صلوة تستغرق العد
وتحيط بالحد صلوة لا غاية لها ولا انتهاء ولا انقضاء صلوة دائمة بدوام ملكك وعلى آله
واصحابه كذلك والحمد لله على ذلك۔ امام سخاوی نقل کرتے ہیں کہ ثواب اس درود شریف کا
دس ہزار کا ہے اور ایک درود شریف یہ ہے اللهم لك الحمد بعدد من حمدك ولك الحمد بعدد
من لم يحمدك ولك الحمد كما تحب ان تحمد اللهم صل على محمد بعدد من صلى عليه
وصل على محمد بعدد من لم يصل عليه وصل على محمد كما تحب ان يصلى عليه یہ درود شریف طبرانی سے ہے
کہ اکابر علمائے حدیث سے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ درود شریف میں نے خواب میں حضرت کے روبرو پڑھی
پس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے سنکر تبسم فرمایا یہاں تک کہ کچلیاں مبارک نمایاں ہوئیں اور نور
نو چمکا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد صلوة انت لها اهل
وهو لها اهل وبارك وسلم اور حدیث فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف نہایت مقبول ہے اور لکھا ہے مستطرفی میں کہ پہلے
کہ ایک شخص زیارت کرنیوالون سے تھے کہ مقبول دربار احمدی صلے اللہ علیہ وسلم تھا اس درود شریف کا
تحفہ بھیجا کرتا تھا جب وہ شخص نے ارادہ سفر کا کیا ارشاد ہوا کہ جنابِ رسول و... اور شکر کہ مجکو یہ درود شریف
تیری خوشی معلوم ہوتی ہے لکھا ہے کہ حضرت جناب قطب العالمین غوث الثقلین رضہ یہ درود شریف پڑھا کرتے تھے
اللهم صل وسلم على حبيبك وقريبك ولبيبك مظهر ربوبيتك ومثال حضرتك
وتمثال قدرتك روح القدس معطي الحيوة والفضيلة بابركة بكثير العوالم مصص
نواتي النفوس صاحب الظفر بها التعاشيم نوراكي امام سخاوی درمنشور سے نقل کرتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف
کثرت سے پڑھے اللهم صل وسلم على روح محمد في الارواح وصل وسلم على جسده في الاجساد
وصل وسلم على قبره في القبور زیارت شریف سے مشرف ہو اور حضرت کی شفاعت اوسکو حاصل ہو
اور حوض کوثر کا پانی اوسکو نصیب ہووے اور جسم اوسکا دوزخ کی آگ پر حرام ہو جاوے صلی اللہ علیہ وسلم
اور یہ صیغہ حرمین شریفین میں بہت مستعمل ہے اور صلوة تنجینا یہ ہے اللهم صل على سيدنا محمد وعلى آل
سيدنا محمد صلوة تنجينا بها من جميع الاهوال والآفات وتقضي لنا بها
جميع الحاجات وتطهرنا بها من جميع السيئات وترفعنا بها عندك اعلى الدرجات
وتبلغنا بها اقصى الغايات من جميع الخيرات في الحيوة وبعد الممات حضرت شیخ رح لکھتے ہیں کہ یہ درود شریف

درود شریف حضرت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ

باعث حصول تمامی مقاصد دینی و دنیوی ہی خصوص آفات دریا و کشتی کے لیے مجرب ہے ناقل مترجم اور کا تین سو بار ہی کہتے ہین کہ ایک شخص اپنی حصول حاجت کے لیے ہزار بار پڑہتے ساتھ اسمیں بلا پس اور تین سو بار پڑہی تھی کہ وہ حاجت پوری ہو گئی بعد اوسکے وظیفہ اس درود کا تین سو بار مقرر ہو گیا کذا ذکرہ بعض العلماء **ف** حاصل یہ کہ درود شریف سے زیادہ کوئی وظیفہ نہین دین و دنیا کی سعادت اوسمین ہی جیسا کہ حال اسکا تفصیل بیان ہوا ہر ایک مسلمان بھائی کو چاہیے کہ اس درود افضل کو جہانتک ممکن ہو ترک نکرے اور ہر روز کے لیے جتنی ہو سکے پڑہنے کے لیے مقرر کرے اور جو دعا مانگے اوسکی اول و آخر درود شریف ضرور پڑہے کیونکہ سب دعا کی ساتھ کہ درود شریف نہین ہوتی ہے تو ملائکہ دروازہ آسمان کے اوسکے لیے نہین کھولتے ہین اور وہ دعا ہرگز نہین قبول ہوتی ہی اللھم صل وسلم علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ

فصل چوتھی

طریقہ رخصت ہونے مدینہ طیبہ سے تا مال پہونچنے حاجی کے اپنے وطن مین

پوشیدہ نہ رہی کہ جب حاجی حرمین شریفین کی زیارتون سے اور زیارت شریف جناب سید الانام علیہ افضل الصلوۃ والسلام اور زیارت مساجد و مشاہد عظام سے فارغ ہو تو رخصت ہونے کیوقت دوگانہ رخصت کا مسجد نبوی مین پڑہے اور جو حضور صلعم کے مصلے شریف پر پڑہ سکے تو نہایت احسن ہے بعد اسکے آداب زیارت شریف جو مذکور ہو چکے اون سبکو کمال آداب اور احتیاط سے بجالاوے اور اپنی سعادت دنیا و آخرت کے لیے اور زیارت شریف کی قبول ہونیکے لیے اور پھر حاضر ہونیکے لیے غرض جو چاہی دین و دنیا کی بھلائی سے دعا مانگے اور روضہ اقدس اطہر پر جا کر بعد صلوۃ و سلام کے عرض کرے

اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی اللھم لا تجعل ھذا اخر العھد بنبیک ومسجدہ وحرمہ ویسر لی العود الیہ والوقوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین امنین برحمتک یا ارحم الراحمین

دعا وقت رخصت ہونیکی

اور وقت رخصت کی چاہیے کہ مبالغہ گریہ وزاری مین بہت کرے کہ یہ بہت بڑی علامت قبولیت اور نشان امیدواری ہے یہانتک کہ اگر غلبہ گریہ وزاری میسر نہو وے تو اپنی سنگدلی پر رووے اور جو باتین کہ ذوق و شوق و رقت کو پیدا کرتی ہین دلمین یاد لاوے کیونکہ بیقراری و زاری جسوقت کہ ہو

بیان تبرکات مکہ معظمہ و مدینہ طیبہ

علامت قبولیت ہی اور جسکو کہ ایک ذرا سا بھی سر رشتہ محبت اور علاقہ دوستی حاصل ہی اوسکی رقت و زاری کا
کیا حال بیان کیا جاوی ہ ولیکہ عاشق صابر بود مگر سنگ ست * ز عشق تا بصبوری ہزار فرسنگ ست *
غرض پھرے حضوری شریف سی حسرت کرتا ہوا روتا ہوا اور جو اوسوقت میسر ہو وہان خیرات کرے
کہ یہ باعث نجات ہی ہر آفت سی اور موجب سلامتی ہی ہر ملامت سی حتی الامکان اسمین قصور نکرے
پس چلتے وقت ضرور ہے کہ کچھ تحفے اور پھل وغیرہ اپنے دوستون اور عزیزون کی لیے مدینہ طیبہ سے
اپنے ساتھ لیوی تاکہ موجب خوشنودی عزیزون اور دوستون کا ہووی مثل کھجورون عجوہ برنی حلیہ کی
اور خاک شفا اور پانی ساتون کوؤن کا اور تبرکات مثل اوسکے ساتھ لیجاوے اور ایسی ہی مکہ شریف سے
پانی زمزم شریف کا اور سوا اسکے تبرکات ہمراہ لیوی شیخ م لکھتے ہین کہ اکثر علما اسپر ہین کہ مدینہ طیبہ
و مکہ معظمہ کی خاک اور اینٹ پتھر وغیرہ نہ اوٹھا دی لیکن علمای حنفیہ اور بعض شافعیہ کے نزدیک جائز ہے
جیسے کہ تصریح اسکی جذب القلوب مین مذکور ہے غرض جب اپنے شہر کے پاس پہونچے تو یہ دعا پڑھے
اللهم انی اسئلك خيرها وخير اهلها وخير ما فيها واعوذ بك
من شرها وشر اهلها وشر ما فيها اللهم اجعل لنا بها قرارا ورزقا حسنا آئبون
تائبون لربنا حامدون اور چاہیے کہ پہلے پہونچنے سے خبر پہونچا دی اپنے گھر والون کو
کہ وہ استقبال کرین اسکا جب شہر مین آوے تو یہ دعا پڑھے لا اله الا الله وحده لا شريك له
له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير لا اله الا الله وحده صدق وعده ونصر عبده
وهزم الاحزاب وحده واعز جنده فلا شيء بعده اور چاہیے کہ رات کو نہ داخل ہو گھر مین
اور نہ یکایک چلا آوے بہترین وقت چاشت کا وقت ہی تا آخر دن تک اور پہلے گھر کے داخل ہونے سے
مسجد مین دوگانہ پڑھے اگر وقت مکروہ نہو اور دعا مانگے اور شکر نعمت الہی بجا لاوی کہ خیر و سلامتی سی پہونچا
اور کہے الحمد لله الذی بنعمته وجلاله تتم الصالحات پھر گھر مین داخل ہو یہ کہتا ہوا
توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا پھر گھر مین جا کر دوگانہ تحیۃ المنزل کا پڑھے
اور جو شخص کہ ملاقات کو آوی اوس سی مصافحہ کرے اور اگر معانقہ کرے تو بھی درست ہے
اور اگر کوئی عالم یا صالح یا شریف آوے تو اوسکے ہاتھ کا بوسہ دینا بھی درست ہی اور جو شخص
کہ ملاقات کو آدمی اوس سے کشادہ پیشانی اور نرمی اور تواضع سے پیش آوے اور دعا کرے

اور ہمیشہ بقیۃ العمر نماز روزہ اور تقوی طہارت مین بہ نسبت پہلی کے زیادہ مشغول ہی کہ یہ علامت ہے
قبول ہونی حج کی اور زیارت کی اور چاہیے کہ اون تبرکات مین سی تھوڑا تھوڑا سب مسلمانونکو بخشا وے
اور زمزم شریف سب اہل محلہ کو پلا دے رب العالمین یہ دولت ظاہری و دینی و دنیا کی سب مسلمانونکو نصیب کر آمین یا ارحم الراحمین

فصل پانچوین

رسول مقبول صلعم کے حلیہ شریف و غیرہ فضائل مخصوصہ کے بیان مین

پوشیدہ نہ رہی کہ قاعدہ اور دستور یہ ہی کہ جو کوئی حاکم اپنے نائب کو سرفراز کرتا ہی تو ایسی سامانے اوسکے
اوسکے ساتھ عمل مین لاتا ہی کہ سب لوگ معلوم کرین کہ یہ شخص مخصوص اور مصاحب خاص مالک کا ہے
اسکا ساختہ پرداختہ سب طرح سے مالک کو منظور و مقبول ہی اور اسکی محبت یا عداوت مالک کی محبت یا عداوت ہے
اسی طرح سے پاک پروردگار نے کہ احکم الحاکمین سارے عالم کا ہی اپنی پیغمبر حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو
تمام مخلوقات سی بخلعت رسالت برگزیدہ فرما کے اپنی خاص مہربانیون کے ساتھ مخصوص کیا تاکہ سب پر روشن ہوجاوے
کہ یہ پیغمبر محبوب اور مخصوص خالق کون و مکان اور مالک زمین و آسمان کا ہی یہانتک کہ اسکی رضامندی
خدا کی رضامندی ہی اور اسکی ناخوشی خدا کی ناخوشی ہے پس فضیلتین حضرت کو جو حقتعالی نے بخشین دو قسم ہین
ایک قسم وہ کہ اور نبی بھی اومین شریک ہین لیکن آپکو اور انبیا سی زیادتی اوسی وصف اور صفت مین
حاصل ہے علاوہ اسکے جو جو کمال ایک ایک نبی کی ذات مین جدا جدا تھی وہ سب حضرت کی اکیلی ذات
مجمع صفات مین مجتمع ہوئی گویا آپ عطر مجموعہ اور گلدستہ کمالات عامہ و خاصہ تھی فضیلت اس اجتماع کی
انفراد پر جو ہر سب خاص و عام پر ظاہر ہے اسکی مثال یہ ہی کہ بیس چراغ بیس مکانونمین جدا جدا
روشن ہون اور اونہین بیسون کو ایک مکان مین روشن کرین تو کیا کچھ ترقی روشنی کی ہوگی
چنانچہ خلافت اور ملک اور حسن اور خلت اور کلام و عبادت اور شکر جیسا آدم و داؤد اور سلیمان
اور یوسف اور ابراہیم اور موسی اور نوح علیہم السلام کو جدا جدا دیا گیا یہ سب صفات اور کمال ذات پاک
سرور کائنات مین یکجا جمع ہوئے اور دوسری قسم وہ کہ مخصوص حضرت صلعم کے ساتھ ہے
اور کسی نبی کو اومین شرکت نہین جیسی انواع ولایات اور محبوبیت مطلق و اصطفاء مطلق
و رویت و قرب اتم و شفاعت عظمی و جاہ اور سوا انکے اور کمالات جنکی تصریح
سیر الشہادتین اور اوسکی شرح تحریر الشہادتین مین بخوبی مذکور ہے رسول مقبول صلعم کے ساتھ خاص ہین

اب اسکو تصویر یا نہ شریف تبرکا و تیمناً لکھی جاتی ہے اہل ذوق کو مقام آگاہی اور بینائی ہے
کہ اولین مخلوقات و نخستین کائنات ذات بابرکات اشرف بریات افضل موجودات احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہی اول ما خلق اللہ نوری یعنے فرمایا
کہ سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ نور محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہی یہ بات بالاتفاق ثابت ہے
کہ حقتعالی نے اپنے نور سے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا اور اوس نور سے ظہور تمام مخلوقات کا ہوا
اصل اس نور و ظہور کا بیان یون ہے کہ جب شاہد خلوتکدہ کان اللہ ولم یکن معہ شیٔ نے چاہا
کہ ایک آئینہ خدا نما بنا کر اوسمین صورت جمال کمال اسمائی و صفاتی کی دیکھے تو اپنے ہی نور بیکیف سے
ایک حصہ کو مخصوص بنظر ربوبیت فرما کے ارشاد کیا کُن محمدًا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے ہوجا
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس سر مکنون نے بامتثال امر کن فیکون شل ستون حجاب عظمت تک طلبد ہو
نہایت ادب سے جبین ارادت زمین اطاعت پر رکھکر سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا حق تعالی نے فرمایا
اسیواسطے مینے تجکو پیدا کیا اور تیرا نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم رکھا ابتدا خلق کی کرونگا مین تجھسے
اور انتہا رسولون کی کرونگا مین تجھپر کتب معتبرہ مین وارد ہوا کہ اوسوقت حضرت صلعم نے سجدہ مین فرمایا
یا رب ھب لی امتی یعنے اے پروردگار بخش تو واسطے میرے امت کو حقتعالی نے فرمایا
وھبت امتک یا علی ھمتک بخشا مینے تیری امت کو بسبب بڑی ہمت تیری کے اور فرمایا
حقتعالی نے اشھدوا یا ملٰئکتی ان حبیبی لا ینسی امتک عند الولادۃ فکیف ینسھا
یوم القیمۃ یعنے گواہ رہو فرشتو میرے کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو وقت پیدائش کے
پھر کیونکر بھولیگا اپنی امت کو دن قیامت کے یا رب صل وسلم دائمًا ابدًا علی نبیک
خیر الخلق کلھم **تصویر حلیہ شریف** اہل حدیث تحریر فرماتے ہین کہ قد مبارک ہمارے نبی کا
یعنی نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ باوجود اسکے آپکے قامت رعنا کا یہ معجزہ تھا کہ جب آپ
چلتے سب دمیون مین تو آپکا قد مبارک بلند نظر آتا اور کسیکا قد حضرت کی قامت شریفہ کے برابر نہ ہوتا
اور جب حضور مسند ارشاد و ہدایت پر جلوہ فرما ہوتے تو تمام جماعت مین سر مبارک بلند اور اونچا معلوم
خلاصہ یہہ کہ غیرت الہی نے آپکا ہمسر پیدا نکیا یہانتک کہ آپکا سایہ بھی نہ تھا تا شائبہ ہمسری و برابری کا
دنیا میں ظاہر نہ ہو اور نہ ہونا سایہ کا دلیل روشن اس بات پر ہی کہ کسی چیز کو خدا نے آپکا مثل پیدا نکیا

سر مبارک بزرگ تھا اور بزرگی سر کی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہی بسبب قوت دماغ کے کہ محل جوہر عقل ہے اور مراد بزرگی سر مبارک سی یہہ سمجھنا چاہیے کہ خارج حد اعتدال سے تھا اور یہہ قاعدہ کلیہ تمام اعضا جسم شریف مین محفوظ رہے کہ کمال اعتدال خلقت مین تھے موی مبارک حضور کے سر مبارک کی گھونگروالے نہ نرم و فروہشتہ یعنی سیدھی کہ اصلا پیچ نہ رکھتے ہون اور نہ بہت پیچدار اور سخت جیسی حبشیون کے ہوتے ہین بلکہ درمیان مین تھی اور لیکن خوشبو دار تھی اونسی ہر وقت آتی تھین اور ہر وقت نور سے چمکتے تھے اور آپکے بالونکا یہہ معجزہ تھا کہ جب اونکو دھو کر بیمار کو پلاتی فورًا اسکا حال ہوتی اور درازی موی سر کا ہی کان مبارک تک اور کبھی کندھی مبارک تک اور کبھی درمیان کان اور کندھی مبارک کے تھی اور کبھی موی شریف کو اطراف سر پر چھوڑ دیتے اور کبھی فرق فرماتے جسکو زبان عربی مین مفرق اور ہندی مین مانگ کہتی ہین اور یہہ سنت حضرت ابراہیم کی ہے اور دو جانب دو گیسو اور گاہی دونو طرف چار گیسو چھوڑتے چنانچہ حدیث ام ہانی مین وارد ہوا کہ جب حضرت مکہ معظمہ مین تشریف لائی تو آپکے چار گیسو چھوڑتی تھی

ف سر کے بال رکھنا سنت اور عادت قدیم عرب کی ہے لیکن چاہیے کہ خبرگیری بالون کی رکھے یعنی تیل ڈالے اور کنگھی کرے حضرت اسکا بہت اہتمام فرماتے تھے اور جسکے بال کہ پریشان و خراب ہوتے ناخوش ہوتے اور جسکو کہ آپ رات دن بنانے سنوارنے مین مشغول پاتی اوس سے بھی آپ بیزار ہوتے غرض اعتدال آپکو پسند تھا اور حلق سر مبارک کا یعنی حجامت سواے حج اور عمرہ کے ثابت نہین ہوا

روی شریف حضور کا آئینہ جمال الہی اور مرآت انوار نامتناہی تھا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین براء بن عازب سی روایت ہی کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خوب رو اور خوشتر ین مردم اور حدیث حضرت ابی ہریرہ سی آیا ہے کہ نہین دیکھا مینے کسی چیز کو بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

ف اس حدیث مین اشارہ ہی کہ حسن اور خوبی حضرت صلعم کے جمال باکمال کی غالب اور فائق سب اشیا پر تھی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن اور خوبی برابر حسن و خوبی حضرت صلعم کی ہو اور فرمایا حضرت ابو ہریرہ سے کہ ایسا چہرہ آپکا روشن اور تابان تھا کہ گویا آفتاب اوسمین سیر کرتا اور [illegible] اکہ جب تو دیکھے آپکے چہرہ کو دیکھے تو گویا آفتاب طلوع کرتا ہے مقصود اس تشبیہہ سی بیان روشنی اور اشراق و لمعان روی مبارک کا ہے اور حدیث بخاری مین وارد ہے کہ پوچھا براء بن عازب سی کہ تھا روی شریف حضرت صلعم کا مانند شمشیر کے کہا نہین بلکہ تھا مثل قمر

سر مبارک
موی مبارک
بالون سر کی بالونکی رکھنا
روی شریف

ظاہر ہی کہ تشبیہ شمشیر مین معنی تدویر فوت ہوتی تھے اور قمر جامع لمعان اور تدویر دونون کا ہی اسواسطے تشبیہ شمشیر سے طرف قمر کے عدول کیا خلاصہ احادیث صحاح مین تشبیہ چہرۂ مبارک کی کئی چیزونکے ساتھ وارد ہے یعنی آفتاب ماہتاب شمشیر آئینہ ماہ شب چہاردہم پارۂ قمر ہالۂ ماہ اور مقصود ان تشبیہون سے براقت لمعان صفا اور تدویر چہرۂ مبارک کی ہی لیکن اسجگہ اتنا خوب سمجھ لینا چاہیے کہ تدویر چہرۂ مبارک کی اعتدال کے ساتھ تھی یعنی چہرۂ نورانی فی الجملہ گول تھا اور بہت دراز نہ تھا اور فائدہ اختیار تشابیہ مختلفہ مین یہہ ہی کہ چہرہ شریف آپکا جامع جمیع صفات حسن و جمال تھا اور یقین کرنا چاہیے کہ یہہ سب تشبیہات بطرز شعراء اور موافق عرف وعادت کے ہین ورنہ حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خلقیہ اور خلقیہ حضرت کی نہین ہے جیسے کہ مدارج النبوۃ مین تحقیق اسکی بخوبی مذکور ہے اور **لون چہرہ نورانی کا** سفیدی مائل بسرخی تھا

اور ایسی چمک دمک نور کی آپکے چہرۂ مبارک مین تھی کہ نگاہ نہین ٹھہرتی تھی اور چہرہ آپکا مثل آئینہ صاف اور روشن تھا کہ عکس ہر چیز کا اوسمین معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدا نما کی یہانتک پہونچی تھی کہ صورت نور خدا کی صاف اوسمین نظر آتی تھی چنانچہ حدیث شریف من رآنی فقد رأی الحق کاشف اس رمز کی ہے اللھم صل علی محمد وآلہ علی قدر حسنہ وجمالہ

بعض روایات مین وارد ہی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہین یا یوسف آپنے فرمایا انا املح واخی یوسف اصبح مین ملیح ہون یعنی گورا بانمکینی اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے **ف** اہل نکات نے لکھا ہی کہ آپکے بانمک ہونے مین یہہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہہ خاصیت ہی کہ دوسری کو اپسا کر لیتا ہے مصرعہ ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد ہوا اور بھی کھانے کو مزہ دار کر دیتا ہی چونکہ اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپکی کیفیت سے مکیف کرے اور خلق کو آپکے سبب سے بامذاق معرفت کرد ے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہی لہذا رنگ مبارک مین ملاحت عنایت ہوئی **جبین نور آگین** کہ انوار وتجلیات الہی سے مالامال تھی مانند چہرے کے دل عشاق کے اور کشادہ تھی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ جب چین آپکی پیشانی مین پڑتی ایسا معلوم ہوتا کہ گویا چاند کا ٹکڑا ہے اور خوشبو آپکی پیشانی نور افشان کی مشک عنبر زعفران گلاب عطر سے زیادہ تھی چنانچہ عورتین بجاے خوشبو اور عطریات کے آپکے پیشانی مبارک کی پسینے کو رکھتین اور بالونمین ملتی تھین منقول ہی کہ ایکمرتبہ سیدہ

بیان لون چہرۂ نورانی

بیان جبین نور آگین

اوسکو بوقت نکاح اپنی دختر کے خوشبو میسر نہوتی حضرت کی خدمتمین آتی اور ایک ظرف مین آپ کی
جبین مبارک سے چند قطرے عرق کے لیجا کر اوس دلہن کے بدن مین ملے کئی پشت تک اوسکی اولاد مین
ویسی ہی خوشبو آتی رہی **ابرو مبارک** آپکی قریب بہ پیوستگی شکل کمان گویا محراب سجود عارفون
اور عاشقون کی تھی اور عبارات احادیث کی اس مقام مین مختلف واقع ہین بعض احادیث مین ملی ہوئی ابرو
اور بعض مین غیر ملی ہوئی وارد ہی اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ بحد اعتدال تھی اور درمیان بھونون ابرو مبارک
ایک رگ تھی کہ حالت غصہ مین نمود ہوتی اور صورت خدا کے قہر کی اوس سے نظر آتی **آنکھین مبارک**
آپکی کہ ہر وقت نظارۂ حق مین مشغول تھین سیاہی اور سفیدی اونکی بحد اعتدال تھی اور ڈورے سرخ
اونمین خوشنمائی کے ساتھ نمودار تھے اور روایات حدیث اس باب مین بھی مختلف وارد ہین
بعض روایات مین وارد ہوا عظیم العینین یعنے بزرگ چشم اور ایک روایت مین وارد ہوا
اشکل العینین **ف** اشکلہ بضم شین ہو سرخی کہ سفیدی آنکھہ مین ہو اور بعض روایات مین
آیا ہے اشہل العینین شہلہ سرخی کہ سیاہی مین ہو شاعرون نے معشوقون کی آنکھہ کی تعریف مین
نرگس شہلا باندھا ہی لیکن مشہور اہل حدیث کے نزدیک اشکل العینین ہے اشکل وہ چیز ہے کہ اوسمین کچھہ
اور سفیدی ملی ہو یا وہ چیز کہ سفیدی اوسکی مائل بسرخی ہو اور بعض روایات مین ادعج العینین
وارد ہی ادعج بہت سیاہ چشم کو کہتے ہین اور قاموس مین بمعنی فراخ چشم بھی اعتبار کیا ہے
اور اکحل العینین بھی آیا ہے یعنی آنکھین آپکی ایسی تھین کہ گویا سرمہ لگا ہوا ہی اور سرگین چشم
معشوقون کی آنکھہ کی تعریف مین مشہور ہے حاصل یہ ہے کہ جو وصف آنکھہ مین ہونی چاہئین
وہ سب بلا تصنع حضور کی آنکھہ مین جمع تھین اور وجہ تطبیق ان روایات مین باعتبار رعایت
تصور کرنا چاہیے بخاری نے ابن عباس سے اور بیہقی نے حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت کی ہے
کہ حضرت اندھیرے مین ایسا دیکھتے تھے جیسے روشنی مین یعنے اندھیرے اور اوجالے مین
برابر نظر آتا تھا اور لکھا ہے کہ حضرت کی نظر پیش رو اور پس پشت برابر تھی یعنے آگے اور پیچھے سے
برابر دیکھتے تھے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ حضرت مقتدیون سے فرماتے
کہ سبقت تکرو مجھسے رکوع اور سجدہ مین کہ مین تمکو آگے اور پیچھے سے یکسان دیکھتا ہون
فی الحقیقت جیسے کہ قلب انور مظہر احاطہ اور وسعت ادراک معقولات مین رکھتا تھا اسیطرح سے

بیان ابرو مبارک

بیان چشم مبارک

آپکی آنکھ کو احاطہ اور وسعت احساس محسوسات مین حاصل تھی کہ شش جہت کو حضرت صلعم کی نظر مبارک کی روبرو حکم ایک جہت کا تھا بروایت صحیح ثابت ہی کہ حضرت ثریا کی تارے گیارہ یا بارہ دیکھتے تھے اور بوقت بناء مسجد مدینہ طیبہ مین آپنے قبلہ کو بچشم سر دیکھ کر سمت قبلہ درست فرمائی اور آپکی نظر زمین کیطرف زیادہ رہتی تھی اور یہہ جو حدیث مین وارد ہوا کہ نگاہ آپکی بجانب آسمان رہتی تھی مراد اس سے حالت انتظار وحی ہی اور نیچی نگاہ رکھنا حالت روزمرہ تھی اور سبب اسکا حیا اور حضور رہے اور اکثر نظر آپکی ملاحظہ تھا یعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا اور باعث اسکا نہایت حیا اور وقار ہے غرض جو فعل آپکا تھا وہ محبوب اور محمود اور مطبوع تھا **پلکین مبارک** آپکی دراز بکمال آرائش و زیبائش تھین چنانچہ وارد ہوا اھدب الاشفار یعنے صاحب پلکون دراز کے

بیان پلکہاے مبارک

گوش مبارک نہایت مناسب اور خوبصورت تھی اور انکا یہہ معجزہ تھا کہ دور و نزدیک سے برابر سنتے تھے حدیث شریف مین وارد ہوا کہ مین دیکھتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین دیکھتے اور سنتا ہون مین اوس چیز کو کہ تم نہین سنتے اور بھی ایک حدیث مین وارد ہوا کہ ایک دن آپ مجمع صحابہ کرام رضم مین بیٹھے تھے ناگاہ آپنے طرف آسمان کے نظر کرکے فرمایا کہ اسوقت مینے آسمان کے دروازہ کھولنے کی آواز سنی اور یہہ دروازہ آگے کبھی نہین کھلا تھا اور اوس دروازہ سے ستر ہزار فرشتے واسطے متابعت نزول سورۂ انعام کے اوترے اس مقام سے حضرت صلعم کی قوت شنوائی اور بینائی دونو معلوم کیا چاہیے اور لکھا ہے کہ بیداری اور خواب مین آپ برابر سنتے تھے حدیث شریف مین آیا ہے کہ آپنے فرمایا کہ آنکھین میری سوتی ہین اور دل جاگتا ہی اسیوجہ سے حضرت صلعم کا خواب ناقض وضو نہ تھا

بیان گوش مبارک

بینی مبارک بلند تھی اور اوسپر نور کا ابھار تھا یعنی وہ بلندی شعاع نور کی تھی جو بلند نظر آتی تھی **رخسارہ شریف** آپکے نرم و نازک بکمال نظارت و لطافت اور نہایت آب و تاب سے رشک گلہای بہشت تھے اور ایسے چمکتے تھے نور الہی سے کہ روشنی چاند کی اوسکے سامنے شرماتی تھی **دہن مبارک** کشادہ تھا یعنی نہایت تنگ کہ بد نما ہو نہ تھا حدیث جابرؓ مین وارد ہوا کہ تھے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم یعنی فراخ دہان نکتہ کشادگی دہن شریف مین یہہ ہی کہ وسعت دہن نزدیک عرب کی مردون مین ممدوح ہی اور تنگی دہن خوبی عورتون کی ہے اور تنگ دہنی کو کہ شعرا معشوقون کی تعریف مین اعتبار کرتے ہین گویا مردانکو نزدیک اونکے حکم مین داخل ہینا

بیان بینی مبارک
بیان رخسارہ مبارک

بیان لعاب دہن شریف

لعاب دہن شریف شفای بیمار اور دوا درد دل عاشق زار تھا منبع اور منبع معجزات
اوسکو کہتے ہین چنانچہ روز خیبر حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی آنکھین دکھتی تھین حضرت صلعم نے
لعاب دہن مبارک سے اونکی آنکھون مین ڈالا فی الفور اچھی ہوگئین اور ایکبار طفلان شیرخوار کو
حضرت صلعم کی خدمت مین لای حضرت صلعم نے اپنا آب دہن اونکے منہہ مین ڈالا اسقدر سیراب ہوے
کہ تمام روز دودہ نہ مانگا حضرت امام حسین پیاسے تھے حضرت صلعم نے زبان شریف اونکے دہن مین رکھی
اونھون نے اوسکو چوسا پیاس جاتی رہی اور تمام روز سیراب رہے اور روز حدیبیہ ایک کنوان تھا
کہ کثرت پانی بھرنے سے خالی ہوگیا اور پانی اوسمین باقی نہ رہا جب یہہ حال حضرت صلعم کو دریافت ہوا
تو اوس کنوئین پر تشریف لائے اور پانی طلب کرکے کلی اپنے دہن مبارک سے اوس کنوئین مین ڈالی
اور فرمایا ایک ساعت توقف کرو پھر دیکھو کنوان جوش مین آیا سب آدمیون اور جانورون نے پانی پیا
جب تک وہان مقام رہا پانی کم نہوا اور حضرت صلعم کے پاس ایک کنوئین سے پانی کا ڈول بھر کر لائے
آپنے اوس ڈول سے پانی پیا اور آب دہن شریف سے اوسمین ڈالا پھر اوس ڈول کو پانی کو اوس کنوئین مین
ڈالا تو اوس کنوئین کے پانی سے بوی مشک آنے لگی اور انس بن مالک رض کے گھر مین کنوان تھا
کہ اوسکا پانی کھاری تھا اوسمین ایک قطرہ آب دہن حضرت صلعم کا ڈالا وہ کھاری پانی ایسا شیرین ہوگیا
کہ مدینہ شریف مین اوسکے مثل دوسرا نتھا اور اسطرح کے معجزے نسبت سے کتب سیر مین لکھے ہین
اور عرق شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیون نے شیشہ مین کر رکھا تھا اور عطرون کی بجای عطر
لگا دیتی تھین سب خوشبوئون سے اوسکی خوشبو غالب رہتی تھی جس کوچہ مین آپ نکل جاتے اوس سے
خوشبو آتی یہانتک کہ پیچھے جو وہان نکلتا خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف لیگئے ہین
اور آپ جہان قضای حاجت کو بیٹھتے تھے وہان سے خوشبو آتی اور زمین آپکی فضلہ کو چھپا لیتی پیشاب مین
آپکے قذارت اور بدبو نہ تھی رات مین ایکبار برتن مین آپنے پیشاب کیا تھا ام ایمن نے دھوکے سے پی لیا
مطلق نہ جانا کہ پیشاب تھا آپنے سنکر فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھیگا اسیواسطے فقہا نے لکھا ہے کہ بول و براز
آپکا نجس نتھا چنانچہ عینی شارح بخاری نے لکھا ہے اور کہا ہے کہ مذہب حضرت امام اعظم کا یہی ہے

بیان دندان شریف

دندان نور افشان کشادہ اور نہایت روشن اور چمکتے تھے بوقت کلام گویا نور جھڑتا تھا چنانچہ
مفلج الاسنان اور مفلج الثنان حدیث شریف مین وارد ہے یعنے اگلے دانت آپکے

چہرے اور کشادہ تھی اور حکمت اسمین یہہ تھی کہ شعاع تجلیات کہ دل نور منزل مین جلوہ گر تھی
راہ کشادگی دندان مبارک سے چہرہ شریف پر نور افشان رہی اور حدیث ابن عباسؓ مین وارد ہے
کہ جب حضرت ہونٹ کھول کر بات کرتے دیکھا جاتا کہ کشادگی دو دانتون اگلے سے نور نکلتا ہے
اور طبرانی نے اوسط مین روایت کی کہ ہونٹ حضرت صلعم کے مہر دہان شریف اور احسن اور الطف
سب آدمیون کے ہونٹون سے تھے **عادات شریف** سے اکثر اوقات مین تبسم تھا تبسم مبادی
ضحک سے ہے اور حد ضحک کی یہہ ہے کہ دانت خوش ہونے مین ظاہر ہون اور آواز
بلند نہ ہو اور اگر آواز اس حالت مین گوش زد ہو اوسکو قہقہہ کہتے ہین اور اگر آواز اصلا پیدا نہ ہو
وہ تبسم ہے جسکو ہندی زبان مین مسکرانا بولتے ہین خلاصہ یہہ کہ خندہ حضرت صلعم کا اکثر اوقات
اور احوال مین زیادہ تبسم سے نہ تھا اور کبھی حد ضحک کو پہونچا ہو لیکن قہقہہ ہرگز ثابت نہین
حضرت عائشہ صدیقہؓ کہتی ہین کہ مینے نہین دیکھا حضرت صلعم کو ہنستے اسطرح کہ دیکھی جائین لہوات آپکے
ف لہوات بفتحات جمع لہات بفتح لام ہے معنے اوسکے پارہ گوشت کہ اعلائے حنجرہ مین اقصائے دہن سے ہے
اور مراد اس حدیث سے نفی قہقہے کی ہے اور ہمیشہ تھی حضرت کشادہ رو اور خندہ پیشانی بیہقی نے
ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت صلعم ہنستے تھے دیوارین روشن ہو جاتین اور نور دندان کا
دیوارون پر ایسا پڑتا جیسے عکس آفتاب اور گریہ حضرت جنس ضحک سے تھا یعنے رونے مین
آواز بلند نہ ہوتی فقط آنسو آنکھون سے حالت گریہ مین گرتے تھے اور سینہ شریف سے
ایک آواز مانند جوش دیگ مسی کے سنی جاتی اور سبب گریہ حضرت شفقت اور رحمت امت پر تھی
اور اکثر قرآن مجید کے سننے سے اور کبھی نماز شب مین روتے تھے **صوت شریف** احسن صوت تھا
کان احسن الناس صوتا واحلاهم یعنی تھی حضرت صلعم بہترین مردم از روے آواز
اور شیرین تر آدمیون کے از روے کلام کے کوئی آدمی مانند حضرت صلعم کے خوش آواز
اور خوش کلام نہ تھا اور اصدق الناس لہجۃ کہ آپکے وصف کلام مین وارد ہے
مراد اوس سے یہہ ہے کہ زبان شریف راست تر اور درست تر زبانون کی تکلم مخارج حروف مین تھی
اور صدق لہجہ بمعنے فصاحت آتا ہے انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نہین بھیجا حقتعالی نے کسی پیغمبر کو
مگر خوش رو اور خوش آواز تا آنکہ بھیجا تمہارے پیغمبر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو

بیان عادات شریف

بیان گریہ حضرت کا

بیان صوت شریف

خوشتر اور خوش آواز زیادہ ترسب سے اور آواز مبارک بے تکلف پہونچتی تھی اوس مقام تک کہ وہان
کسیکی آواز پہونچتی نہ تھی چنانچہ خطبہ پڑھنے مین جو وعظ و نصیحت فرماتے اسقدر آواز بلند ہوتی
کہ عورتین اپنی گھرون مین سنتی تھین اور جب خطبہ پڑھا منیٰ ایام حج مین سب آدمیون نے
حضرت صلعم کی آواز اپنی منازل مین سنی اور دور و نزدیک سے کوئی شخص نہ تھا کہ جسکے کان مین
آپکی آواز نہ پہونچی ہو اور وہ جو حدیث شریف مین آیا کہ حضرت منیٰ مین خطبہ پڑھتے تھے
اور جناب امیر اوسکو تعبیر کرتے تھے مراد اوس سے تفسیر و توضیح کلام شریف ہے نہ سنوانا آواز کا

بیان فصاحت لسان

فصاحت لسان کی تثبیت جوامع الکلم اس باب مین وارد ہے احاطہ تخمین و قیاس سے
خارج ہے حق تعالے نے کسیکو فصیح و بلیغ زیادہ آپسے پیدا نہین کیا ایکبار حضرت عمر رضؓ نے پوچھا
کہ یا رسول اللہ صلعم آپ ہمارے درمیان سے باہر نہین گئے اور کوئی فصیح و بلیغ ہمارے بیچ مین اور مقام
نہین آیا اسقدر فصاحت آپکو کہان سے حاصل ہوئی فرمایا کہ زبان حضرت اسمٰعیلؑ محو و مندرس ہو گئی تھی
لائے حضرت جبرئیلؑ میرے پاس اوس زبان کو اور سکھایا اوسکو یاد کر لیا اور فرمایا ادبنی ربی
فاحسن تادیبی یعنے ادب سکھلایا مجکو میرے رب نے اور نیک کیا میرے ادب کو علم عربیت
کہ متعلق علم فصاحت و بلاغت ہے اوسکو ادب کہتے ہین اور فرمایا کہ پرورش پائی مینے بنی سعد بن
بکر مین کہ قوم حضرت کی مرضعہ حلیمہ سعدیہ کی تھی یہ قبیلہ افصح عرب مشہور تھا اور کلام شریف ایسا واضح
مفصل مبین ہوتا تھا کہ اگر سامع چاہتا تو جدا جدا آپ کے کلمات کو شمار کر لیتا اور مقام اعتنا میں
ایک ایک کلمہ کو تین تین بار فرماتے تا سننے والا خوب سمجھ لے اور یہ طرز بیان ہمیشہ نہ تھا وقتا
فوقتا تھا اقتضائے فہم سامع کلام کو بتکرار ارشاد کرتے تھے اور خصائص کلام شریف سے ہے
کہ حدیث شریف مین وارد ہوا اوتیت جوامع الکلم یعنے دیئے گئے ہین مجکو کلمات جامعہ اور
جوامع الکلم سے یہ ہے کہ لفظ تھوڑے اور معنے بہت ہون اہل حدیث نے حضرت کے جوامع الکلم
کو جمع کر کے کتابین اور دفتر مرتب کیے ہین ریش مبارک طول و عرض مین سب طرف سے

بیان ریش و شیب

بھری ہوئی اور خوب گھنی بکمال زیبائش تھی حدیث ہند ابن ابی ہالہ مین وارد ہوا کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کث اللحیۃ مراد اس سے انبوہ و انبار و جامع البرکات ہے اور شفاء قاضی عیاض سے منقول
ہے کہ انبوہ ریش مبارک نے سینہ شریف بھر لیا تھا اور درازی ریش مبارک مین قدر معین ثابت نہین

وظائف النبی مین لکھا ہی کہ ریش مبارک بقدر چہار انگشت از روی خلقت کے تھی اسقدر سے کم اور
زیادہ نہین ہوتی تھی حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی لکھتے ہین کہ اس روایت کی سند پائی نہین
جاتی اور ارسال لحیہ موجب حسن و جمال ہی خصوصا اوس صورت مین کہ انبوہ ہوا اور یہ روایت خلاف
اونکے ہی کہ شیخ شفقتی بیاض سے منقول ہوا اور خلاف روایت ترمذی کے ہی کہ کتاب مذکور مین وارد ہوا
کہ حضرت لیتے تھے ریش مبارک کو طول و عرض سے تاکہ برابر ہو جاوے اور موچھون مبارک کو بھی
برابر فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ جو کوئی نہ کاٹی اپنی موچھون کو وہ ہم سے نہین اور صحیحین مین وارد
ہوا کہ حضرت نے فرمایا مخالفت کرو مشرکون کی اور ایک روایت مین مجوسیون کی دراز کرو داڑھیون کو
اور پست کرو موچھون کو اور مبالغہ کرو پست کرنے موچھون مین اور نافع نے ابن عمر رض سے روایت کی ہی
کہ فرمایا رسول مقبول صلعم نے مبالغہ کرو قطع اور پست کرنے موچھون مین اور چھوڑ دو داڑھیون کو
اونکے حال پر غرض قصر اور ارسال لحیہ مین اختلاف روایات ہی لیکن معمول اکثر مشائخ اور اسلاف کا
ارسال ہی اور منقول ہی کہ ریش مبارک حضرت علی رض نے اونکے سینہ کو پر کیا تھا اور اسیطرح حضرت
عمر رض اور حضرت عثمان رض کی ریش مبارک تھی اسیطرح جناب قطب العالمین رحمۃ اللہ علیہ محبوب سبحانی کی بھی ریش
مبارک طویل و عریض تھی یہ سب مدارج النبوۃ مین مذکور ہی اور حضرت کے خضاب کرنے مین علما کو
اختلاف ہی تحقیق یہ ہی کہ آپ نے خضاب نہین فرمایا کسواسطے کہ سفیدی حضرت کے موی سر مبارک اور ریش مبارک کی
حد خضاب کو نہین پہونچی تھی چنانچہ تمام سر اور ریش مبارک مین چودہ یا سترہ یا اٹھارہ بال سفید ہوے
تھے بہر تقدیر بیس سے کم تھے پس جب آپ روغن ڈالتے تو سفیدی بالون کی پوشیدہ ہو جاتی
پھر حاجت خضاب کی نہ تھی انس بن مالک رض سے روایت ہی کہ ریش مبارک مین چند بال سفید تھے
اگر چاہتا مین گن لیتا اور اسیقدر آپ کے سر مبارک مین غرض تحقیق محققین کی یہی ہی کہ آپ نے
خضاب نہین فرمایا اور جو احادیث کہ دلالت خضاب پر کرتی ہین وہ ماؤل ہین چنانچہ قائلین عدم خضاب
جو کہتے ہین کہ نکالا حضرت انس نے بالون شریف کو کہ اونکے پاس تھے وہ خضاب کیے ہوے
تھے جواب اسکا یہ ہی کہ وہ مخضوب نہ تھے بلکہ ممزوج و مخلوط طیب کے تھے ایسے معلوم ہوتے
تھے کہ گویا خضاب کیے ہوتے ہین اور احتمال ہی کہ حضرت انس نے اونکو خضاب کیا ہوتا کہ محکم
ہو جاوین اور دیر تک ٹھہرین وارد ہوا کہ آپ موچھین اور ناخن جمعہ کے دن کاٹتے تھے اور ترشواتے

بیان کیفیت ریش مبارک

بیان خضاب

روایات مین پنجشنبہ آیا ہی اور کیفیت ناخن تراشی مین کچھ ثابت نہین لیکن اسقدر کہ ابتدا سبابۂ یمنی
سے کرتے اور ختم سیدھے ہاتھ کی انگشت پر فرماتے اور مسواک اور کنگھی آپ کے پاس
سے جدا نہین ہوتی تھی اور جب آپ تیل لگاتے ریش مبارک مین تو کنگھی فرماتے اور
آئینہ مین جمال حق نما اور صورت حق نما ملاحظہ فرماتے صلی اللہ علیہ وعلی آلہ علی قدر حسنہ
وجمالہ گردن شریف رشک مینائے بہشت بکمال خوبی حد اعتدال پر درخشان و رخشان تھا
اور اسقدر صفائی اور آب و تاب رکھتی تھی کہ آئینہ جسکی صفائی کے روبرو شرمندہ تھا گویا
چاندی کا نگار تصویر کا عالم تھا حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا ہی کان عنقہ جید دمیة فی صفاء
الفضة یعنے تھی گردن آپ کی گردن دمیہ کی صفائی چاندی مین دمیہ دال کے پیش سے
بت کو کہتے مین کہ بنایا ہو عاج سے کذا فی النہایہ اور صاحب قاموس لکھتے ہین کہ رخام یعنے سنگ سفید
سے اور مقصود تشبیہ سے فقط مبالغہ صفت مین اور تحسین ہی اور حاشیہ شمائل وغیرہ مین کہ دمیہ معنی
غزال یا آہو برہ کے لکھا ہی لیکن سند اوسکی کتب لغت مین نہین ملتی شانے مبارک اونچے اونچے
اونچی بال اور دونون مین کچھ جدائی تھی چنانچہ اوسکے بیان مین بعید ما بین المنکبین وارد ہی
یعنے درمیان دونو شانون کے بعد اور مسافت تھی اور بعضون نے بعید بصیغہ تصغیر پڑہا ہی اور بعضون نے
اسکو بعریض الصدر تفسیر کیا ہی عرض صدر اگرچہ صفت جداگانہ ہی لیکن ان دونون وصفون مین تلازم ہی
یعنے ایک دوسرے کو لازم ہی بغل شریف کمال سفیدی سے ہمرنگ تمام بدن کے تھی اور یہ
ازجملہ عجائب و خواص حضرت سے ہی کہ بغل آدمیون کی مائل بسیاہی ہوتی ہی اور بعضون نے لکھا ہی
کہ بال آپ کی بغل مین نہ تھے اور بعض کے نزدیک تھے اور آپ کی بغلون سے خوشبو مشک کی آتی
تھی چنانچہ بعض صحابہ سے روایت ہی کہ آپ نے مجھکو اپنے ساتھ ملایا تو حضرت کی بغل شریف کا
پسینہ مین نے سونگھا خوشبوی مشک کی اوس سے آتی تھی سینہ مبارک چوڑا اور ابھرا تھا اور
نکتہ اس ترکیب مین یہ ہی کہ سینہ مبارک مجمع علوم و معارف اور منبع تجلیات اور معدن اسرار الٰہی
تھا اس سبب سے وسعت اور کشادگی مناسب ہوئی کہ وسعت ظرف بقدر وسعت مظروف چاہیے کہ اس نعمت
عظمیٰ کو حق تعالے نے قرآن مجید مین یاد دلایا ہی الم نشرح لک صدرک شکم مبارک نہایت
ہموار برابر سینہ کے تھا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا سواء البطن والصدر یعنے برابر شکم

بیان گردن شریف
بیان ما بین دو شانہ
بیان بغل شریف
بیان سینہ
بیان شکم

بیان پشت مبارک کیفیت تفصیلے مہر نبوت کی

اور سینہ مراد اسکی ہموار ہی حدیث ام ہانی مین آیا ہی کہ دیکھا مینے شکم مبارک رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو گویا قرطاس ہا بالائی یکدیگر تہ کیے ہوئے رکھے ہین یہ کنایہ کمال نرمی وصفائی سے ہی اور
حدیث ابن ہالہ مین آیا ہی دقیق المسربۃ ف مسربہ میم کے زبر سے اور سین ساکن اور رے کے
پیش سے وہ بال ہین کہ اوپر سینہ سے تا ناف ہون اور باریک ہون یعنے بالون کا ایک خط باریک
لنبا ابتدای سینہ سے تا ناف دستکاری نقاش ازل سے کھنچا تھا باقی سینہ اور شکم صاف تھا
لہذا حدیث شریف مین وارد ہوا عاری الثدیین والبطن سوی ذلک یعنے سوا اوس
خط باریک بالون کے کہ جسکو شدہ مین وارد کہتے ہین چہاتی اور پیٹ پر کوئی بال نہ تھا پشت مبارک
آپ کی گویا نقرہ گداختہ تھی یعنے نہایت سفید اور صاف ہموار تھی اور استخوان شانہ مضبوط اور
پر گوشت تھی اور دونون شانون مین مہر نبوت تھی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا وبین کتفیہ
خاتم النبوۃ وھو خاتم النبیین یعنے درمیان دونون شانون کے مہر نبوت تھی اور آپ خاتم الانبیا
ہین اور وہ ایک چیز ابھری ہوئی اجزائی بدن شریف سے رنگ اور صفائی مین مانند بدن کے
تھی اوسکو خاتم النبوت کہتے تھے اور یہ مہر نبوت ایک آیت آیات الہی سے تھی حاکم نے مستدرک مین
وہب سے روایت کی ہی کہ مبعوث نہوا کوئی پیغمبر مگر اوسکی علامت نبوت کی دست راست مین تھی
الا ہمارے پیغمبر کہ علامت نبوت آپ کے درمیان دونون شانون کی تھی اور بعض روایات مین
عند کتفہ الیسری اور بعض مین عند کتفہ الیمنی وارد ہی اور یہ دونون روایتین منافی روایت
بین الکتفین کہ مشہور ترین روایات ہی نہین ہین کسواسطے کہ درمیان دونون شانون کے ہونا مستلزم
اسکا نہین کہ میانہ اور بیچا بیچ مین دونون کے ہو اگر مائل بائین طرف یا داہنے طرف شانہ کے ہو تب بھی
درمیان دونو شانون کے اوسپر صادق ہی اور تشبیہ مہر نبوت مین روایات مختلف ہین بعضون مین
مانند تکمہ حجلہ عروس اور بعضون مین مثل بیضہ کبوتر یا کبک آیا ہی اور ہمرنگ بدن شریف صفائی اور
نورانیت مین تھی اور اوسپر چند خال اور کئی بال اسطرح سے جمے تھے کہ صورت حرفون کی نمود تھی
جیسے کہا جاتا ہی کہ اوسپر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعضون نے کہا ہی کہ اوسپر لکھا
تھا اللہ وحدہ لا شریک لہ حیثما توجہت فانک منصور یعنے جسطرف تو متوجہ ہو تو فتحیاب
ہی اہل حدیث لکھتے ہین کہ مہر نبوت علامت حضرت کی معرفت اور تصدیق کی ہی کہ یہ وہی پیغمبر ہی کہ جسکی بشارت

بیان دونون ہاتھہ مبارک کلائیان اور ہتیلیان

اگلی کتابون مین ہی اور صیانت وحفاظت قدح اور طعن وانکار سے ہی جیسے کسی خیر پر قہر کرین یا خلل اور فساد اسمین راہ نپاسنے اور حق یہ ہی کہ مہر نبوت ایک مہر عظیم مخصوص حضرت کی تھی حقیقت حال اوسکی حق تعالے کو معلوم ہی **دونون ہاتھہ مبارک** آپکے دراز تھے اور درازی ہاتھہ کی کمال جود وعطا او ثبوت خلیہ پر دلیل صریح ہی **کلائیان** چوڑی اور دراز تھین **ہتیلیان مبارک** پرگوشت اور نرم ونازک پھیلی پھیلی او خوشبودار تھین چنانچہ صحیحین مین انس بن مالک سے روایت ہی کہ ہاتھہ نہین لگایا مینے دیبا اور نہ حریر کو کہ نرم زیادہ ہو ہتیلی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور نہ سونگھا مینے مشک اور نہ عنبر کو کہ خوشبودار زیادہ ہو خوشبو آنحضرت صلعم سے مروی ہی کہ جب آپ یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھہ پھیرتے اوسکا سر خوشبودار ہو جاتا اور صحیح مسلم مین روایت ہی کہ مسح کیا حضرت نے رخسارہ جابر بن سمرہ کو جابر کہتے ہین کہ پائی مینے دست مبارک کی سردی اور خوشبو کہ گویا باہر لاتے ہین اوسکو طبلہ عطار سے اور طبرانی او بیہقی مین وائل بن حجر سے روایت ہی کہ مصافحہ کرتا ہون مین حضرت سے او مس کرتا ہی میرا بدن حضرت سے پھر سونگھتا ہون اپنے ہاتھہ کو اوس سے پاتا ہون خوشبو خوشتر بوی مشک سے اور سعد بن وقاص رض سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت میری عیادت کو تشریف لائے اور رکھا دست مبارک میری پیشانی پر پھر مسح کیا میرے منھہ کو اور سینہ کو پس ہمیشہ پاتا ہون مین سردی دست مبارک کی اپنے جگر مین اس ساعت تک مسور بن شداد اپنے باپ سے روایت کرتے ہین کہ مین آیا حضرت کے پاس اور مسح کیا مینے دست مبارک کو تھا وہ نرم زیادہ ابریشم سے اور سرد زیادہ برف سے اور روایت ہی کہ ایک دن حضرت نے قتادہ بن ملحان کے منھہ کو ہاتھہ لگایا تھا اونکا چہرہ اسقدر روشن ہو گیا کہ جسمین ہر چیز کا عکس نظر آنے لگا

بیان انگلیان مبارک

انگلیان مبارک آپ کی دراز اور باریک نہایت خوشنما تھین چنانچہ اونکی تعریف مین مروی ہی سائل الاطراف یعنے کنارے اعضا کے کہ عبارت انگلیون سے ہی دراز او روان تھی اور بعض روایات مین طویل الاصابع وارد ہی اور یہ معجزہ حضرت کی انگلیون کا مشہور ہی کہ چاند کو شق کیا اور سنگریزے آپکی انگلیون مین تسبیح کی اور گھاٹیون سے پانی ابلا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا کہ ابریق مین ایک وضو کے مقدار پانی تھا اور تین سو آدمی اوسوقت حاضر اونکو حاجت وضو کی ہوئی

حضرت نے اوسقدر پانی مین ہاتھ اپنا رکھا اوسوقت آپ کی کھانیونسے پانی نکلتا تھا یہانتک کہ اون سبھون نے فراغت تمام سے وضو کیا اور حضرت جابر رضی سے روایت ہی کہ ایکبار اصحابکو روز حدیبیہ مین تشنگی ہوئی اور آپ کی ایک چھاگل تھی اوسمین تھوڑا سا پانی تھا حضرت نے دست مبارک اوسمین رکھا فی الفور پانی نے بکثرت تمام اونگلیون سے اندچشمون کے جوش مارا ہم سبھون نے پیا اور وضو کیا حضرت جابر کہتے ہین کہ اگر لاکھ آدمی ہوتے تو پانی کفایت کرتا مگر ہم اوسوقت سب پندرہ سو آدمی تھے

بیان قدم مبارک

قدم مبارک کے وصف مین روایات مختلف ہین خلاصہ یہ کہ قدم شریف دونون درباز اور پر گوشت اور اونگلیان پانون کی دراز اور باریک تھین اور انگشت سبابہ سب اونگلیون سے دراز تھی اور خنصر پر گوشت اور پرے پانو ڈھلکتے ہوئی کہ اوسپر پانی ٹھہر تا ایڑیان

بیان ایڑیان مبارک

مبارک چھوٹی کم گوشت تھین

بیان ساق مبارک

ساق مبارک کی تعریف مین وارد ہوا کان فی ساقیہ حموشۃ حموشہ بحا حطی باریکی ساق یعنے دونون ساقون حضرت مین باریکی تھی اور بھی مروی ہی کانہما جمارۃ جمارہ بضم جیم وتشدید میم میانہ درخت خرما کا اوسکو شحم النخل عربی مین کہتے ہین اور گاوما کھجور کا ہندی مین خلاصہ یہ کہ دونون ساق کمال لطیف اور باریک اور کم گوشت تھین نہ دراز نہ عریض اس سبب سے رفتار مین سرعت تھی اور چلنے مین قدم کھنچتے قوت سے خوب جما کر آگے جھکے ہوئے گویا بلندی سے پستی کی طرف اوترتے ہین باوجود اسکے تیز رفتار سبک قدم آہستہ رو نرم چال تھی جابر بن عبد اللہ رضی سے روایت ہی کہ میرے باپ جنگ احد مین شہید ہوئے قرضدار یہودیون کے تھے ایک باغ خرمے کا اپنی ملک مین چھوڑا وہ باغ پھلا یہود نے چاہا کہ سارا باغ قرض مین لگالین مینے کہا کہ چند سال کی بہار مین قرض اپنا ادا کرلین یہودیون نے نہ مانا آخر یہ قصہ حضرت کے حضور مین آیا آپ نے فرمایا کہ خرمے کاٹ کر خرمن کرو پھر حضرت اوس باغ مین تشریف لائے اور ایک انبار کلان خرمے کے گرد پھر کر قدم شریف اوسپر رکھا اور فرمایا کہ قرضخواہون کو بلا کر خرمے اس خرمن کے اونکے قرض مین لگا دو جابر کہتے ہین مینے ناپ ناپ کر دینے لگا حق تعالے کی قدرت سے سب قرض اونکا اوسی انبار سے ادا ہو گیا اور مین دیکھتا تھا اوس انبار کی طرف گویا اوسمین سے ایک خرما بھی خرچ نہین ہوا مسلمانو دیکھو یہ ایک شمہ اثر برکت قدم شریف کا ہی اور اسطرح کے معجزے بہت سے سیر کی کتابون مین لکھے ہین اور حضرت

بیان رفتار مبارک

نہایت باوقار و باتمکین تھے اور اسی انداز سے خراماں ہوتے اور جب راہ مین چلتے صحابہ کرام کو اپنے آگے روانہ کرتے اور آپ سبکے پیچھے چلتے حدیث شریف مین وارد ہی کہ حضرت فرماتے کہ پیچھا میرا فرشتون کے لیے چھوڑ دو یعنے آپ کے پس رو فرشتے ہوتے تھے اسواسطے اصحاب کو آگے چلنے کا حکم تھا اور حدیث ابو ہریرہ مین وارد ہوا کہ ندیکھا مینے کسی کو شتاب تر راہ چلنے مین رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے گویا زمین لپٹی جاتی تھی آپ کے واسطے اور ہم کہ ہم سب مشقت مین ڈالتے تھے اپنی جانون کو اور دوڑتے تھے کہ حضرت کے ساتھ چلین اور آپ بے تکلف بطور خود چلتے تھے اور چلنے مین گھبراتے نہ تھے باوصف ایسی تیز رفتاری کے اور تمام بدن حضرت کا پر گوشت اور گٹھا ہوا اور کھنچا تھا یعنے کنارون سے گوشت لٹکتا نہ تھا اور جسم شریف حضرت کا کمال روشن اور نورانی تھا مگر جمہور اصحاب بیاض لون شریف پر اتفاق رکھتے ہین چنانچہ وارد ہی کان ابیض ملیحا یعنے رنگ حضرت کا سفید نمکین تھا ملاحت ایک وصف ہی کہ بیان اوسکا دشوار ہی کیونکہ وہ کیفیت وجدانی ہی نہ بیانی خلاصہ یہ رنگ آپکا سفیدی خالص نہ تھی کہ بے رونق ہو اور جذب نہ رکھتی ہو بلکہ سفیدی ملیح تھی کہ جسکو بیان کیا ہی ساتھ مائل بسرخی کے چنانچہ مروی ہی کہ سفیدی رنگ شریف مشرب بحمرت یعنے مخلوط بسرخی تھی اور بنظر اس اختلاط کے رنگ شریف کی صفت مین اسمر بھی واقع ہی یعنے گندم گون کیونکہ ظاہر ہی کہ سفیدی اور سرخی کے اختلاط سے گندمی رنگ پیدا ہوتا ہی اور حق یہ ہی کہ رنگ بدن مین اس رنگ سے بہتر کوئی رنگ نہین ہی اور نورانیت لون شریف نور ماہ شب چہاردہم پر غالب تھی براء بن عازب فرماتے ہین کہ مینے حضرت کو شب ماہ مین حلہ سرخ یعنے دھاری دار پہنے دیکھا پھر دیکھتا تھا مین آپ کو ایک نظر اور چاند کو ایک نظر قسم خدا کی کہ جسم شریف آپکا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

بیان صفات خلقیہ

صفات خلقیہ حضرت کے جیسے آگے پیچھے سے اور اندھیری اوجالی مین برابر دیکھنا اور بغل شریف کا سفید بیرنگ بدن صاف ہونا اور جمائی تمام عمر مین نہ آنا اور احتلام کا نہ ہونا اور پسینہ سے خوشبو مشک و عنبر کی آنا اور زمین کا بوقت قضائے حاجت شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا غائب ہونا اور اوس مکان سے مشک کی خوشبو آنا اور اثر فضلے کا زمین پر نہ دیکھنا اور ختنہ کیے ہوے اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور

اور بوقت تولد شریف سجدہ کرنا اور انگشت شہادت بطرف آسمان اوٹھانا اور کلمہ پڑھنا اور کلام
کرنا اور فرشتوں کا مہد میں حضرت کو ہلانا اور چاند کا آپ کے ساتھ باتیں کرنا اور بوقت اشارہ
آپ کے طرف مائل ہونا اور گہوارہ میں کلام کرنا اور پارہ ابر کا وقت گرمی آفتاب ہمیشہ آپکے
سر پر سایہ کرنا اور سایہ درخت کا آپکے طرف متوجہ ہونا اور حضرت کے بدن اور کپڑوں پر
مکھی کا نہ بیٹھنا اور جس جانور پر حضور سوار ہوتے اوس جانور کا تا مدت سواری بول براز نکرنا
اوصاف مشہورہ سے ہی اور بروایات صحیحہ ثابت ہی کہ حبیب کبریا قبر میں زندہ ہیں اور قبر میں
نماز پڑھتے ہیں اور حضرت کے مرقد مبارک اطہر پر ایک فرشتہ معین ہی کہ جو کوئی درود اور سلام
آپ پر بھیجتی ہی وہ اوسکو آپ کے حضور میں پہونچاتا ہی اور حضرت کے پاس عرض کیے جاتے ہیں
اعمال امت کے اور آپ اونکے واسطے استغفار فرماتے ہیں الصلوٰۃ والسلام علیک
تفسیر لعمرک یا رسول اللہ اور مناقب جلیلہ اور فضائل جمیلہ حبیب کبریا سے یہ ہی کہ حق تعالے نے
قرآن مجید میں آپکی حیات وبقا کی قسم کھائی لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ
جمہور اہل تفسیر متفق ہیں اسبات پر کہ یہ قسم ہی پروردگار عز وجل سے بمدت حیات اور بقاء
حضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیات اور یہ نہایت تعظیم وتکریم ہی جیسے عاشق اپنے معشوق کی
قسم کھاتے اور کہی تیری جان کی قسم مسلمانو قدر ومنزلت اس قسم کی محرمان اسرار کو
کہ اس راز ونیاز سے واقف ہیں معلوم ہی کہ اس قسم سے کیا تراوش کرتا ہی ابن عباس
سے روایت ہی کہ پیدا نکیا حق تعالے نے کسی ذات کو گرامی تر نزدیک اپنے محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کی حیات کی قسم کھائی نہ غیر اوسکے ابو الجوزا کہ بزرگترین تابعین
سے ہیں کہتے ہیں کہ سوگند نہ کھائی حقتعالے نے کسی کی حیات کی سوائے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی اسواسطے کہ حضرت گرامی تر اور بزرگترین تمام مخلوق ہیں نزدیک حق تعالے کے
اور قرطبی نے کہا کہ قسم کھانا حقتعالے کا بحیات حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان صریح ہی
ہمارے واسطے کہ قسم کھائیں ہم آپ کے حیات کی چنانچہ حضرت امام احمد فرماتے ہیں کہ
اگر کوئی قسم کھاوے حضرت کے حیات کی یمین منعقد ہو جاتی ہی اور اگر حانث ہو تو کفارہ واجب
ہوتا ہی بسبب ہونے حضرت کے ایک دو رکنوں شہادتین کا اور معمول اہل مدینہ طیبہ کا ہی کہ جب

قسم کھاتے ہین اور کہتے ہین بحق اوسکے کہ پوشیدہ کیا ہی جسکو اس قبر اطہر نے اور بحق ساکن
اس قبر اطہر کے یعنے قبر شریف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدارج النبوۃ مین مذکور ہی کہ عنوان سورہ
لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے باعتبار ظاہر کے زیادہ تر اس سے عظمت اور منزلت — تفسیر لا اقسم بهذا البلد
حضرت مقصود نہین کہ مقید کیا حق تعالے نے قسم کو بلد کہ بلد حرام اور بلد امین جسکا نام ہی بوقت
حلول اور نزول حضرت کے اوس شہر مین اسی جا سے کہتے ہین کہ شرف المکان بالمکین [illegible]
مین حضرت عمر سے روایت ہی کہ انہون نے عرض کی حضرت کی خدمت مین کہ بابی انت وامی یعنے
قربان ہون ماں باپ میرے تجھ پر تحقیق پہونچی فضیلت آپکی نزدیک خدا کے اس مرتبہ کو کہ قسم کھائی حیات
آپ کے حیات کی نہ حیات سب نبیون کی اور پہونچی فضیلت آپ کی پاس خدا کے اس حد کو
کہ قسم کھائی آپ کی خاک پا کی اور فرمایا لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ یعنے قسم کھاتا بلد کی کہ عبارت
زمین سے ہی کہ اوس پر چلتے ہین قسم کھانا خاک پا کی ہی اور یہ قسم ایک سر مکنون اور راز مکتوم
ہی کہ نظر کوتاہ بینون کی اوسکے ادراک سے قاصر ہی جو صاف بین اور پاک نظر واقف اسرار
راز و نیاز عاشق و معشوق ہین وہی ان باتون کی کیفیت اور لذت پاتے ہین اور منجملہ خصائص
حضرت صلعم سے یہ ہی کہ عالم ارواح مین اول آپ پیدا ہوئے اور پہلے اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ کے — بیان بعض خصائص
جواب مین بلی آپ نے فرمایا اور سیر معراج مخصوص آپ کے ساتھ تھا اور سواری
براق بھی مخصوص آپ کی تھی اور اوپر آسمانون کے جانا اور حد قاب قوسین او ادنی کو
پہونچنا اور دیدار الہی سے مشرف ہونا خاصہ آپ کا ہی اور فرشتون کا فوج و حشم ہونا اور
آپ کے ساتھ ہو کر کافرون سے لڑنا مخصوص حضرت ہی اور شق قمر اور ایسے معجزے
عجیب و غریب جو آپ سے ظاہر ہوئے کسی اور پیغمبر سے ظاہر نہین ہوتے اور پہلے قبر سے — فائدہ
سر اوٹھانا اور پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا اور سواری براق اور ستر ہزار فرشتونکا
جلو مین ہونا اور جانب راست عرش و کرسی کے اوپر بیٹھنا اور مقام محمود سے مشرف ہونا
اور لواء الحمد کا ہاتھ مین دینا اور حضرت آدم اور تمام اونکی ذریت کا اوس لوا کے سایہ مین
ہونا اور سب انبیا کا ساتھ اپنی امتون کے آپ کے پس رو ہونا اور پہلے دیدار خدا آپسے
شروع ہونا اور شفاعت عظمی مخصوص ہونا اور پہلے پل صراط سے گذر کرنا اور حضرت جنابسیدہ

بیان تحقیق معانی مرتبہ وسیلہ

تا ملتے اور بڑا صاحب اولاد ہی حضور کا حصہ اولیٰ بڑا نا اور سب خلق کو حکم آنکھیں بند رکھنے تک لینے کا ہونا اور سب
دروازہ بہشت کا آپ کا کھولنا اور دن قیامت کے مرتبہ وسیلہ شرف ہونا ہے حضور
حضرت کے ساتھ ہی اور مرتبہ وسیلہ کا نہایت بلند ہی کہ سوا آپ کے اور کسی کو میسر
ہوا اور حقیقت اجمالی اس مرتبہ کی یہ ہی کہ حضرت قیامت کے دن حق تعالیٰ کی طرف سے بمنزلہ
وزیر کے بادشاہ کی طرف سے ہونگے خلاصہ یہ کہ بعد خدای عزوجل کے سب مخلوقات سے
افضل اور اشرف اور اکمل اور اکرم و اعظم ہمارے محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین
اور مناقب اور کمالات اور معجزات اور اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور شمائل ستودہ

تعداد معجزات

اور خصائل محمودہ حضرت کے زیادہ از حد و شمار ہین مقدور بشر نہین کہ سب کو احاطہ کرے
اور معجزات حضرت کے جو کتب احادیث و سیر مین قلمبند ہین چودہ ہزار ہین بڑی خوبی
اور بھلائی مسلمان کے لیے اسی مین ہی کہ موافق آپ کے ارشاد کے عمل مین لاوے
اور ہمیشہ درود و سلام مین مشغول رہین الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول رب العالمین
بحرمتہ رحمۃ للعالمین سب مسلمانون کا خاتمہ بخیر کرے اور حرمین شریفین کی زیارت نصیب کرے آمین رب العالمین

کلمات طیبات حضرت شہیدی و ذکر سعید و بیان جلیل حضرات عظمت نصاب باعث حسن نظام و اعظم اہتمام و واسطۂ تحسین طبع انصرام اس رسائل الخیر و ذکر طیبہ کا

خاص و عام کا فہ انام پر روشن و مبرہن ہو کہ فقیر بعد اتمام ان حالات طیبات و بیانات سراپا تصدیقات
و بشارات معلقات کے ہر لحظہ و ہر لمحہ اس معنے کا جویا رہتا تھا کہ دیکھیے آفریدگار عالم باعث
حسن طبع اس برات اعظم حسنات اور نامہ کفارت سیئات کا کسکو گردانتا ہی اور بفضل عظیم
اور رحمت جلیل اور خیر کثیر اور اجر کبیر کسکو عطا فرماتا ہی اور خدمت سیر سامانی اس سعادت دو جہانی کی
کس سے لیتا ہی حمداً متوالیاً و شکراً متکاثراً اللہ تعالیٰ شانہ کہ حسب تمنیات قلبی اور
موافق ملتمسات معنوی کے شاہد مقصود جلوہ گر ہوا یعنی بروز سعید و یوم شریف ایک شکل
بدیہی الانتاج نے رو دکھلایا اور قران سعدین اصغر علی و اکبر علی او سکے سے نتیجہ محمود و نجابت مطبوع
جلوہ نما ہو یکر یعنے جناب مستطاب خلائق مآب امیدگاہ شفیع و شاب ہر پیر و برنا و بر گو ہر ہا دوست محیط از خاص

فیروض و کرمت گلدستہ محاسن مجد و محاسن شرافت اتقی جمیع فضائل و مکارم کبریٰ یادگار زمانہ
فریدو یگانہ دستگیر خویش و بیگانہ ابر مطیر خیر کثیر مجمع خوبی امستجمع جود و سخا ملاذ اکرم رکن اعظم مجار فخر
مرجع خاص و عام محمود الانام معدن جود و احسان محسن عالمیان جناب محمد صاحب خان صاحب
زاد شرفہ و فضلہ اور خلف رشید اور فرزند سعید اونکے جناب رفعت نصاب قطب مدار سعادت
مرکز دائرہ ایثار و ہمت صاحب فکر صائب و ذہن ثاقب گنجینہ علوم ہمتی و خزینہ دریا دلی کریم النفس
عمیم الاشفاق ممدوح اعظم امیر اکرم سردار نامدار مشہور و معروف امصار و دیار امیر ابن امیر
منعم بے نظیر محسن صغیر و کبیر مقبول بارگاہ حضرت سبحان جناب محمد رمضان خان صاحب دام مجد
اجلالہ و اکرامہ مطلع القران فی البوادی و العمران کہ دریا دلی اور عالی ہمتی اور ایثار طبعی اس
خاندان والا شان کی اقالیم سبعہ میں مشہور و معروف ہے اور ممدوح و موصوف ہی علما ہر دین
ان سخنان بلند اور کلمات ارجمند کو بہ پیرایہ طلاقت و زیادت محل تقریر دین اور از قبیل قیل و قال
مدحین اور افراط و مبالغہ و مدائحین سے نہ تصور کریں کہ محمودیت اور ممدوحیت دونوں صاحبوں کی
مسلم الثبوت خاص و عام اور متفق علیہ کافۂ انام ہے مسند بناء مساجد و رباط و تعین وظائف
از علما و حفاظ از الوف و مآت و واسطہ طبع جلیس باقیات صالحات بینات و استحقاق علی شان
محمودیت و قدسیت دونوں صاحبوں پر نادی باعلیٰ ندا ہین الحق کہ ثقلین عالمین بنام ہر دو ممدوح
تا یوم بعث و نشور ادعیات وافیات محمود العاقبت و تحیات طیبات حسن آخرت درگاہ رب العزت
سے مستدعی رہینگے اور روحانیان قدس سبح و مسافوبت خوش اقبال اور نقارۂ تہنیت مبارکباد
بنام نامی اسم گرامی ہر دو ممدوح بجا وینگے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاۗءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ

کلمات طیبات و ملفوظات قدسیات در نعت حضرت سرکائنات از جناب شہید علیہ الرحمۃ و الغفران

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رقم ہد ا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کے مد کا
سر دیوان لکھا مینے مطلع نعت احمد کا

طلوع روشنی جیسے نشان ہے سحر کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہے جہان میں نور احمد کا

دبستان ازل میں وسعلم عقل کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جن روز ون اس لوح نہ [illegible]

چمن پیرای کن فرش جسکی بزم رنگین ہے
بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکی مسند کا

عجم میں نور اوترا تو شیرا انکے تفسیر میں آیا
عرب میں شور اوٹھا تہنیت اوسکی آمد کا

شرف حاصل ہوا آدم و ابراہیم کو اوس سے
نہ تھا فخر دو عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

شب و روز اوسکے صاحب او دیکھا کوہ اور تھا باز
عجب قرب یہ یا رو تھا روح الامین کو بھی شک اوسکا

وہ اس عالم میں نور بخش تھا حوروں کی تسکین کو
گیا جنت میں طوبی پر نہ تھے سایہ اوس سروقد کا

شب معراج تھے وہ عرش پر اور ہم میں اوتر آیا
بیان اوس قلزم ہستی کا ہو کیا جذر اور مد کا

روان تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے جسکے
کرون کیا وصف اوس دریتیم بحر سرمد کا

وفات ظاہری سے جوہر جان میں تغیر آیا
وہ جسم پاک گو محسوس تھا روح مجرد کا

نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانے سے ارکان کے
نہ افزون رتبہ قرآن مجید اسے مجلد کا

گر الفی بیچ جا نکلے او وہی ایک بس احمد ہے
ملا ہی قصر اخضر روح کو اوسکی زمرد کا

او وہ الله سے واصل یدہ ہر مخلوق سے شامل
خواص اوس برزخ کبری میں ہے خیر و رشد کا

گذر وحدت سے کثرت میں ہوتا ذات مطلق کو
نہ ملتا صفر گر نقش احد پر میم احمد کا

کشا وہ عقدہ باطن میں کا نبی نام حق اسکو
کھلا کرتا ہی یہ کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

بجز وسایہ کسیکو ایک حصار عافیت کا ہے
مجھے نام مبارک کا ہی ورد التمن کہوسکا

تری پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان
ترے سجدے سے ہشتم آسمان ہے فرق فرقد کا

خدا بن مانگے کیا کیا نعمتیں دیتا ہے بندون کو
ترا ہست دعا ماسن ہی جیب کل کے مقصد کا

بٹین گے جس گھڑی ساغر عشرت خضر جنت میں
کھلے گا حال اوس کو تری انعام بے حد کا

لب گوہر فشان جو کھلیں گے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر میں تکین گے نیک منہ بد کا

رنگ کعبے میں تیرے سے روضہ کے در پر جا پایا
اسی اندوہ سے ہے رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو
تری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گرز کا

عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت میں
محل باقی ہے اسد کو قول ہو کب بد کا

سوا تجھسا نہ ہو سکتا ہے میرا ہی یہی ایمان
نہ مانوں مسئلہ گر کسی زندیق و مرتد کا

تری تعریف سے میری زبان میں آئی ہے تری
صفا ہان تک سنی ہو گا اس تیغ مہند سکا

کشین گے شکل تقویم کہن دیوان ہزار دیکھے — ہوا عالم میں شہرہ میرے اشعار مجدد کا

ہوئی ہے بسبب مالی مری معراجکی طالب — میسر ہو طواف اسے کاش مجکو تیرے مرقد کا

کبھی خود یک جا کر آستانے پر ملون آنکھین — کبھی گرد و در مشہیون میں کرون نظارہ گنبد کا

فراغ دل سے گزران زندگی کا کرون ہمدم — حسد ہو خضر و عیسیٰ کو مری عیش مخلد کا

مدینے کی زمین سے گرد لائق ہو سرمہ الاشہ — کبھی صحرا میں ہانکے طعمہ ہو ثعلبین ام اوزن کا

تمنا ہو و خشون پر میرے پر رونہ سے کے جا بیٹھون — تعشق جسوقت ہو طے طائر روح مقلد کا

خدا شہ جو ہم لیتا ہو شہیدی کس سے بہت سے — زبان پر ہو مرے جسدم نام آتا ہو محمد کا

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ کتاب مقبول حضرت رسول الثقلین یعنے مزج البحرین تصنیف فاضل جمیل عالم نبیل
حقیقت آگاہ عاشق رسول مختار جناب مولوی عبد الغفار صاحب مفتی صدر نظامت
ممالک محروسہ گوالیار جسمین مصنف صاحب نے بڑی تحقیق سے بیان حج اور اوسکی شرائط
ورنج فرمائی ہین اور حالات مدینہ طیبہ کو بھی جیسا کہ چاہیے لکھے ہین اور
نص قرآن اور حدیث نبوی سے ہر مضمون کو خوب ثابت کیا ہے
غرض کہ یہہ کتاب بیان حج وغیرہ مین بے نظیر ہے
اور مصنف صاحب نے سب باتین مفید خاص و عام
بیان کی ہین حسب ایما جناب حضرت مولف صاحب مطبع
جناب منشی نولکشور صاحب واقع شہر لکھنؤ
ماہ دسمبر ۱۸۷۱ع صحیح و خوشخطا
اور عمدہ کاغذ پر
طبع ہوئی ۔